مَكَارِمُ الاخلاق

طُبِعَ فِى المطبعِ الشَاهجهانِي الكَائن
فِى بلدة بهوپال المحمية
فى سنة [illegible]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَمْدُهٗ فَاتِحَةُ كُلِّ كِتَابٍ وَذِكْرُهٗ عَاقِبَةُ كُلِّ خِطَابٍ وَبِحَمْدِهٖ يَتَنَعَّمُ اَهْلُ الْاِيْمَانِ فِيْ دَارِ الثَّوَابِ + وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ رُسُلِهٖ وَخَاتَمِ اَنْبِيَائِهٖ فِيْ كُلِّ فَصْلٍ وَّبَابٍ + صَلٰوةً تُنْقِذُنَا مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ يَوْمَ الْعَرْضِ وَالْحِسَابِ + وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ زُلْفٰى وَحُسْنُ مَاٰبٍ

امابعد اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ یہ تصریح ہے [illegible] واسطے عبادت واقرار توحید کے بنے چلے انسان پر حق ہے کہ جس کام کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے اوسکی طرف اختیار کرے حظوظ دنیا سے زہد اختیار کرکے مُعرض ہو کیونکہ دنیا دار نفاد ہے نہ محل اخلاد مرکب عبور ہے نہ منزل حبور مشرع انفصام ہے نہ موطن دوام ولهذا ایقاظ دنیا سے اہم ہم عباد ہے اور اعقل مردم دنیا میں گروہ زہاد ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما مثل الحیوة الدنیا [illegible] انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتاها امرنا لیلا او نهارا فجعلناها حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون آیات اس باب میں بہت ہیں کتاب احیاء العلوم میں ایک باب ذم دنیا [illegible] اقوال اہل علم سے لکھے گئے ہیں کسی نے خوب کہا ہے شعر

ان لله عبادا فطنا + طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا + نظروا فیها فلما علموا + انها لیست لحی وطنا جعلوها لجة واتخذوا + صالح الاعمال فیها سفنا + موجب دنیا کا یہ حال شہیر اور ہمارا حال یوں ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا تو اب ہر مکلف پر حق ہے کہ سالک مسلک اخیار اولی النہی والابصار بنے اور دنیا وما فیہا میں زہد اختیار

مین کچهہ لوگ ہین کہ نہین چلے تم کوئی چلنا اور نہ قطع کیا تمنے کوئی بیابان لکن وہ ہمراہ تمہارے تھے انکو
مرض نے روکا دوسرا لفظ یہ ہے الا شرکوکم فی الاجر یعنے وہ اجر مین تمہارے شریک ہین رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ دل کی نیت پر اجر ملتا ہے کیونکہ اونکی معیت دل سے تہی نہ بدن سے انسؓ کا لفظ یہ ہے ہم پہرے
غزوہ تبوک سے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا کچهہ اقوام مدینہ مین رہگئے ہین ہم کسی گہاٹی و وادی
مین نہین چلے مگر وہ ہمارے ساتھہ تہے اونکو عذر نے روکا رواہ البخاری یہ دلیل ہے اسبات پر کہ غزو کا
اجر بہی نری نیت پر ملتا ہے پہر کسی اور عمل کمتر کا کیا ذکر ہے ولعد الحمد معن بن یزید نے کہا ہے میرے باپ نے
کچهہ دینار واسطے صدقے کے نکالے تہے پاس ایک شخص کے مسجد مین رکہدیے مینے جاکر وہ دینار لیلیے باپ نے
کہا واللہ ما ایاك اردت مینے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑا کیا حضرت نے فرمایا لك ما
نویت یا یزید ولك ما اخذت یا معن رواہ البخاری یعنے تجکو ثواب صدقہ کا نیت سے ملا اسکے ہاتہہ دنیا
لگی معلوم ہوا کہ اصل حصول اجر مین یہی نیت صالحہ ہوتی ہے اعتبار محل کا نہین ہے حدیث طویل سعد
بن ابی وقاص مین بذکر الثلث کثیر او کبیر آیا ہی انك لن تنفق نفقة تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا
حتی ما تجعل فی فی امرأتك متفق علیہ اس حدیث مین دلیل ہے اخلاص نیت اور ترتیب اجر پر مطابق نیت کے ابوہریرہ کا
لفظ مرفوع یون ہے ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم رواہ مسلم
مراد دل سے اس جگہہ نیت و ارادہ باطن ہے یعنی اللہ نہین دیکہتا کہ کون شخص فربہ اور کون شخص لاغر ہی اور نہ
یہ دیکہتا ہے کہ کون کالا اور کون گورا ہے یا کون دراز قد اور کون پستہ قد ہے بلکہ وہ چیز جسکی طرف اللہ کی
نظر ہوتی ہے قلوب عباد ہین سو دل کو سنوارنا چاہیے ابو موسی اشعری کی حدیث مین آیا ہے کہ حضرتؐ سے
پوچہا کوئی شخص شجاعت سے لڑتا ہے اور کوئی طرفداری سے اور کوئی ریا یعنی ناموری سے انمین کسکا لڑنا
راہ خدا مین ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمة اللہ هي العلیا فهو فی سبیل اللہ متفق علیہ یہ حدیث
دلیل ہے اخلاص نیت پر معلوم ہوا کہ جس کام مین سوای ذات خدا کے اور کوئی مقصد ہوتا ہے تو وہ عمل مقبول
نہین ہوتا ابو بکرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول
دونون نار مین جاتے ہین کہا قاتل کا جانا تو ٹہیک ہے مقتول کیون جاتا ہے فرمایا وہ حریص تہا قتل پر
اپنے یار کے متفق علیہ یعنی اسکی نیت یہ تہی کہ یہ بہی اوسکو مار ڈالے اس نیت کی بنیاد پر مستحق نار ٹہیرا اگرچہ اسکے
ہاتہہ سے وہ مارا نہین گیا غرضکہ دخل نیت کا ہر خیر و شر مین ہوتا ہی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہی نماز مرد کی
جماعت مین نماز بازار پر کچهہ اوپر بیس درجے زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اچہی طرح وضو کرکے مسجد مین آتا ہے
نہین ارادہ رکہتا مگر نماز کا اور نہین اوٹہاتی اوسکو مگر نماز الحدیث متفق علیہ اسمین دلیل ہے نفع نیت پر یہ سارا اجر

کہ ہر قدم پر ایک درجہ بڑہے ایک گناہ مٹے فرشتے دعا کرین اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب علیه
بطفیل اسی نیت کے ملتا ہے ولله الحمد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی جسنے قصد کیا کسی
حسنہ کا پہر نکیا اوسکو تو لکہتا ہے اللہ اوسکو ایک حسنہ کاملہ اور اگر کیا تو دس حسنہ سات سو حسنہ تک بلکہ اضعاف
کثیرہ تک لکہہ لیتا ہے اور اگر ارادہ کیا سیئہ کا پہر نکیا تو ایک حسنہ کاملہ لکہتا ہے اور اگر کر گزرا تو ایک ہی سیئہ لکہتا ہے
متفق علیه اس حدیث مین علاوہ اعتبار نیت کے یہ بہی ذکر ہے کہ حسنات غالب ہتے ہین سیئات پر یعنی
ہمراہ نیت کے اسی لیے نیت مؤمن کو بہتر اوسکے عمل سے کہا ہے ولله الحمد حدیث طویل ابن عمر مین قصہ تین
شخصون کا آیا ہی جو ایک غار مین بند ہوگئے تہے پہر ہر ایک شخص نے اونمین سے اپنا عمل خیر ذکر کر کے یہ کہا
اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه وہ پتہر لب غار سے سرک گیا یہ
سب باہر نکل آئے متفق علیه یہ حدیث دلیل ہے صحت نیت پر اور اسبات پر کہ توسل بعمل صالح جائز ہے
غزالی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے العمل بغير نية عناء والنية بغير اخلاص رياء وهو للنفاق
كفاء ومع العصيان سواء والاخلاص من غير صدق وتحقيق هباء وقد قال تعالى فى كل عمل كان
بارادة غير الله مشوبا معنوى او قدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا انتہی اللہ تعالی نے
فرمایا ہے ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه مراد اس ارادہ سے نیت ہی
وقال تعالى ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما اس آیت مین نیت کو سبب توفیق ٹہیرایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا ہے افضل الاعمال صدق النية فيما عند الله تعالى سالم بن عبد اللہ نے عمر بن عبد العزیز کو لکہا تہا
مدد کرنا اللہ کا بندے کو بقدر اوسکی نیت کے ہوتا ہے اگر نیت تمام ہے عون خدا بہی تمام ہوتی ہے اور اگر
نیت ناقص ہے تو عون بہی بقدر اوسکے ناقص رہتی ہے بعض سلف نے کہا ہی بہت سے عمل صغیر ہین جو بسبب
نیت کے عظیم ہو جاتے ہین اور بہت سے عمل کبیر ہین جو بسبب نیت کے صغیر ہو جاتے ہین داود طائی رح
کہتے ہین البر همته التقوى فلو تعلقت جميع جوارحه بالدنيا لردته نيته يوما الى نية صالحة وكذلك
الجاهل بعكس ذلك ثوری نے کہا جسطرح کہ تم عمل سیکہتے ہو اسیطرح وہ لوگ نیت واسطے عمل کے سیکہتے
تہے بعض علما کہتے ہین تو نیت کو قبل عمل کے طلب کر جبتک تیری نیت بخیر ہے تو بخیر ہے

حکایت

ایک مرید گرد علما کے پہرتا تہا کہتا تہا کون ایسا شخص ہے جو مجکو ایسا عمل بتادے کہ مین ہمیشہ وہ کام اللہ کے
لیے کرتا رہون کیونکہ مین چاہتا ہون کہ مجہپر کوئی ساعت رات یا دن کی نہ آئے مگر مین عامل لله ہون اوس سے
کہا گیا کہ تیرا کام ہوگیا جہانتک تجہسے بنے تو عمل خیر کر اور جب تو تہک جائے یا ترک کردے تو ارادہ اوس عمل کا
رکہہ کیونکہ مرید عمل خیر مثل عامل خیر کے ہوتا ہے بعض سلف نے کہا ہی اللہ کی نعمت تمپر شمار سے زیادہ ہے اور

تمھارے گناہ تمھارے علم سے مخفی تر ہین سو تمکو چاہیے کہ تم صبح و شام توبہ کیا کرو المد ما بین فراک تخشدیگا عیسی علیہ السلام نے کہا ہے اوس آنکھ کو خوشی ہو جو بغیر ہم بالمعصیۃ سو رہے اور غیر اثم پر جاگے ابوہریرہ رضی کہتے تھے تم قیامت کو بقدر اپنی نیات کے مبعوث ہوگے فضیل بن عیاض جب یہ آیت پڑھتے ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم تو روتے اور کہتے انک ان بلوتنا فضحتنا و هتکت استارنا حسن بصری نے کہا ہے خلود اہل جنت و نار جنت و نار مین انھین نیات کے سبب سے ہوگا ابوہریرہ نے کہا ہے توریت مین لکھا ہے ما ارید به وجھی فقلیله کثیر وما ارید به غیری فکثیره قلیل غرضکہ عماد اعمال نیات ہین عمل محتاج ہوتا ہے نیت کا تاکہ بسبب اوسکے خیر ہو اور نیت فی نفسہ خیر ہے اگرچہ بسبب کسی عائق کے عمل متعذر ہو **ف** نیت و ارادہ و قصد کے ایک ہی معنی ہین یہ ایک حالت و صفت ہے دل کی دو امر اسکو مکتنف ہوتے ہین ایک علم دوسرے عمل سو علم مقدم ہے اور عمل تابع ہے اعمال قلب کے علی الجملہ افضل ہوتے ہین حرکات جوارح سے اور منجملہ اونکے نیت افضل اعمال ہے کیونکہ عبارت ہے میل قلب الی الخیر سے پس اعمال متعلقہ بنیت افضل ہوتے ہین اگرچہ اقسام اعمال کے بہت ہین جیسے فعل و قول و حرکت و سکون و ذکر و فکر وغیرہا لکن مرجع اونکا تین طرف ہے طاعات و معاصی و مباحات سو معاصی اپنی جگہہ سے بسبب نیت کے متغیر نہین ہوتے ہین اسلیے کوئی جاہل حدیث انما الاعمال بالنیات سے یہ نسمجھے کہ نیت معاصی کو منقلب بطاعات کر دیتی ہے جسطرح کوئی شخص کسی شخص کی خاطرداری کے لیے کسی انسان کی غیبت کرے یا غیر کا مال کسی فقیر کو کھلا دے یا کوئی مدرسہ مسجد رباط مال حرام سے بنانے اور قصد خیر رکھے کہ یہ جہل ہے نیت کو کچھہ تاثیر اسکے اخراج مین مرتبہ ظلم و عدوان و معصیت سے نہین ہے بلکہ یہ قصد خیر اوس عمل شر سے برخلاف مقتضای شرع ایک دوسرا شر ہے اگر یہ شخص اس شر کو جانتا ہے تو معاند شرع ہوا اور اگر نہین جانتا ہے تو بسبب جہل کے عاصی ہے اسی لیے طلب کرنا علم کا ہر مسلمان پر فرض ٹہیرا ہے خیرات کا خیرات جاننا شرع سے ہوتا ہے پھر کسطرح شر خیر ہوسکے گا و لہذا سہل رحمہ اللہ نے کہا ہے ما عصی الله بمعصیة اعظم من الجھل کسی نے کہا بھلا جہل سے بھی زیادہ کوئی شی تم جانتے ہو کہا ہان جہل بالجہل ہے اسیطرح افضل ما اطیع الله تعالی بہ العلم ہے اور راس علم علم بالعلم ہوتا ہے جسطرح کہ راس جہل جہل بالجہل ہے جو شخص عالم علم نافع کا علم ضار سے نہین ہے وہ ضرور مشتغل بعلوم مزخرفہ اہل دنیا ہوگا یہی اوسکا مادہ جہل ہے بلکہ منبع فساد عالم غرضکہ قاصد خیر کا بمعصیت بسبب جہل کے معذور نہین ہو سکتا ہے مگر اوسیوقت کہ اسلام سے قریب العہد ہو اور بعد اسلام لانے کے مہلت تعلم کی نہ پائی ہو قال تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

اسی باب سے وہ تعلیم علما رسو ہی جو سفہا واشرار مشغولین بالفسق والفجور کو کرتے ہین اور گمان انکا یہ ہے
کہ ہمنے اچھا ارادہ اور کام کیا ہے حالانکہ وہ اس علم کو سیکہہ کر قطاع طریق الی اللہ ہو جاتے ہین اور وسیلہ
شر و اتباع ہوی کا ٹھہراتے ہین یہ وبال معلم اول تک متسلسل رہتا ہی وہ معلم مرجاتا ہے آثار شر اوسکے باقی
رہجاتے ہین ہزار یا دو ہزار برس تک جہان مین منتشر رہتے ہین فطوبی لمن اذا مات ماتت معہ ذنوبہ
یہ قول اوس عالم معلم کا کہ مقصد میرا اس سے نشر علم دین ہے اگر متعلم نے استعمال اوسکا فساد مین کیا
تو معصیت اوس سے ہوئی نہ مجھسے میرا قصد تو یہی استعانت علی الخیر تہا نہایت محل تعجب ہے یہ تو ویسی بات
ہوئی جیسے کوئی شخص کسی رہزن کے ہاتہہ مین تلوار دے اور اوسکی لیے سب اسباب مہیا کر دے اور یہ کہے
کہ مطلب میرا اس سے بذل و سخاوت تخلق باخلاق خدا ہے وہ اس تلوار سے راہ خدا مین لڑے گا اس
خیال سے مرابطہ کرے گا اور یہ اعمال افضل قربات ہین حالانکہ یہ عین معاصی ہین فقہا کا اسکی حرمت پر
اجماع ہے غزالی کہتے ہین وقد تعوذ جمیع السلف باللہ من الفاجر العالم بالسنۃ وما تعوذوا من الفاجر
الجاہل الحاصل حدیث انما الاعمال بالنیات مختص بطاعات و مباحات ہے نہ شامل معاصی و سیئات
طاعت قصد سے منقلب بمعصیت ہو جاتی ہے مباح ہی عصیان بنجاتا ہے لکن معصیت قصد سے منقلب
بطاعت نہین ہوتی ہے ہان نیت کو اوسمین دخل ہے کہ جب قصود خبیثہ اوس سے جا ملتے ہین تو اوسکا
گناہ اور بھی دوچند ہو جاتا ہے وبال عظیم و وزر فخیم گریبان گیر ہوتا ہے عیاذاً باللہ رہے طاعات سو یہ اصل
صحت اور تضاعف فضل مین مرتبط بنیات ہین اصل یہی کہ نیت اوس طاعت سے عبادت خدا ہو نہ عبادت
غیر اللہ کیونکہ اگر نیت ریا کی ہوگی تو وہ طاعت معصیت ہوجائیگی اور تضاعف فضل سو وہ کثرت نیات حسنہ سے
ہوتا ہے کیونکہ ایک طاعت مین نیت خیرات کثیرہ کی ہو سکتی ہے اور ہر نیت کا ثواب جدا ہوتا ہی ہر نیت بجای
خود ایک حسنہ ہوتی ہے ہر حسنہ دس گنا ہوتا ہے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک طاعت ہی ممکن ہے کہ اس نشست
مین بہت سی نیات کرلے یہانتک کہ یہ جلوس منجملہ فضائل اعمال متقین کے ہو جائے اور درجات متقین
تک اسکو پہونچائے جیسے پہلے یہ اعتقاد کرے کہ یہ مسجد اللہ کا گہر ہے اور جو کوئی یہان آتا ہے وہ اللہ کا زائر ہے
اوس سے ملنا اللہ کا زیارت کرنا ہے وحق علی المزور اکرام زائرہ پہر انتظار کرے نماز کا بعد نماز کے
کہ یہ باطنی سبیل اللہ ہے قال تعالی ورابطوا پہر ترہب کرے بکف سمع و بصر و اعضا حرکات و ترددات
سے کیونکہ اعتکاف کف ہوتا ہے یہ کف معنی صوم مین ٹہیریگا یا ایک طرح کا ترہب ہوا حدیث مین آیا ہی
رہبانیۃ امتی القعود فی المساجد پہر عکوف ہمّ کا ہی اللہ پر اور لزوم سر کا فکر فی الآخرۃ مین اور دفع کرنا
شواغل صارفہ عن ذکر اللہ کا مسجد مین معتزل ہو کر پہر تجرد للذکر اللہ و استماع ذکر اللہ اور تذکر بذکر اللہ حدیث

مین آیا ہے من غدا الی المسجد لیذکر اللہ تعالی او یذکر بہ کان کالمجاھد فی سبیل اللہ پہر قصد کرنا افادہ علم کا امر بمعروف ونھی عن المنکر سے کیونکہ مسجد اس سے خالی نہین ہوتی ہے کوئی شخص نماز مین اساءت کرتا ہے کوئی شخص امر ناجائز بجالاتاہے اوسکو ارشاد الی الدین کرے اوسکے عمل خیر مین جسکو وہ شخص اس سے سیکھہ کریگا شریک ہوگا اسکی خیرات متضاعف ہو جائنگی پہر کسی اخ فی اللہ سے استفادہ کرے کہ ایک غنیمت بارد و ذخیرۂ دار آخرت ہے کیونکہ مسجد آشیانۂ اہل دین شیمن محبین للہ فی اللہ ہوتی ہے پہر ترک کرنا ذنوب کا ہر اللہ سے شرما کر کہ اللہ کے گہر مین کوئی بات مقتضی ہتک حرمت نہو یہ طریق ہی تکثیر نیات کا اسی پر قیاس سائر طاعات ومباحات کا ہو سکتا ہے کیونکہ ہر طاعت محتمل نیات کثیرہ ہوتی ہے حضور نیات کا دل مین مومن کے بقدر اوسکی کوشش وفکر کے طلب خیر مین ہوا کرتا ہے اس طریق سے تزکیۂ اعمال وتضاعف حسنات ہاتہہ آتا ہے تیسری قسم مباحات تہی سو کوئی مباح ایسا نہین ہے جو محتمل ایک نیت یا چند نیات کا نہو سکے اور بہ سبب اون نیات کے محاسن قربات مین داخل نہو اور اوس سے معالی درجات ہاتہہ آئین پس جو کوئی اون سے غافل ہے وہ اعظم خسران مین ہے مثل بہائم کے متعاطی بسہو وغفلت ہی بندہ کو نچاہیے کہ کسی شی کو خطرات وخطوات ولحظات ولفظات سے حقیر خیال کرے کیونکہ دن قیامت کے ان سب امور سے مسئول ہوگا ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا اوس سے کہینگے یہ کام کیون کیا کس قصد سے کیا یہ سوال مباح محض مین ہوگا جسمین کوئی شائبہ کراہت کا نہین ہے روایت مین آیا ہے حلالھا حساب وحرامھا عذاب وشبھتھا عتاب پہر جس سے حساب مین مناقشہ ہوا وہ معذب ٹہیریگا مباح پر گو عذاب نہو لکن منقص نعیم آخرت ہے مباحات بہت ہین شمار کرنا اونکا ممکن نہین ہے بعض سلف نے کہا ہے مین چاہتا ہون کہ ہر چیز مین میرے لیے ایک نیت ہو یہانتک کہ اکل وشرب ونوم ودخول خلا مین بہی سو یہ سب ایسے امور ہین کہ انمین قصد تقرب الی اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ ہر وہ چیز جو واسطے بقاء بدن وفراغ قلب کے مہمات بدن کے سبب ہے وہ معین ہے دین پر مثلاً جب قصد کسی شخص کا کہانے سے یہ ہوگا کہ عبادت پر قوت حاصل ہو اور وقاع سے تحصین دین وتطییب قلب اہل اور توصل طرف حصول اولاد صالح کے مقصود ہو تو وہ شخص اس اکل وجماع مین اللہ کا مطیع ٹہیریگا اغلب حظوظ النفس یہی اکل ووقاع ہی سو قصد کرنا خیر کا ان سے کچہہ ممتنع نہین ہے خصوصاً اوس شخص کو جسکا اکبر ہم آخرت ہے اور یہ ہم اوسکے دل پر غالب ہے مثلاً اگر مال ضائع ہو گیا تو یہ نیت کرے کہ وہ اللہ کی راہ مین گیا اور جب سنے کہ کوئی شخص اسکی غیبت کرتا ہے تو دل مین خوش ہو کہ وہ حامل اسکے سیئات کا ہے اور اپنے حسنات اسکے دیوان مین نقل کرتا ہے **ف** نیت اختیار سے باہر ہے جاہل آدمی جب یہ بات سنتا ہے کہ نیت حسن کرنا چاہیے

اور انما الاعمال بالنیات بہی اوسنے سنا ہے تو وقت تدریس یا تجارت یا اکل کے اپنے جی مین کہتا ہے
کہ میری نیت اس درس و اکل و تجارت سے اللہ ہے اسکو نیت خیر خیال کرتا ہے حالانکہ یہ نیت نہین ہے
حدیث نفس ہے یا حدیث لسان یا فکر یا انتقال ہے ایک خاطر سے طرف دوسری خاطر کے نیت ان سب سے
برکران ہے کیونکہ نیت کہتے ہین انبعاث و توجہ و میل نفس کو طرف اوس چیز کے جسمین کوئی غرض عاجل
یا آجل اسکی ظاہر ہوتی ہے اور جب میل نہوا تو اختراع و اکتساب اوسکا مجرد ارادے سے نہین ہو سکتا ہے
پس طریقہ اکتساب نیت کا مثلا یہ ہے کہ پہلے اپنے ایمان کو ساتھہ شرع کے قوی کرے پہر اوس یا انکو عظم
ثواب سعی تکثیر امت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تقویت بخشے اور سارے منفرات کو اپنے نفس سے دور کرے جب
ایسا کریگا تب کہین اوسکے دل سے رغبت تحصیل ثواب کی اوٹہے گی پہر وہ رغبت محرک اعضا ہو گے واسطے
مباشرت اوس امر کے پہر جبکہ وہ قدرت محرکہ واسطے باعث غالب علی القلب کے اوٹہ کہڑی ہو گی تب
کہین شخص ناوی ٹہیریگا اگر یہ بات نہین ہے تو پہر مقدر فی النفس و متردد فی القلب نرا ایک وسواس و ہذیان ہے
یہی وجہ ہے کہ ایک جماعت سلف کو جب حضور نیت کا نہین ہوتا تہا تو وہ فعل طاعات سے بہی رک جاتے تھے
کہتے تہے لیس یحضرنا فیہ نیۃ یہانتک کہ ابن سیرین نے جنازہ حسن بصری پر نماز نہ پڑہی اور کہا لیس
تحضرني نیة **حکایت** حماد بن سلیمان علماء کوفہ مین سے تہے ثوری سے کہا تم اونکے جنازے پر
نہین چلتے کہا لو کان لي نیة لفعلت بعض سلف سے سوال بعض اعمال برّ کا کرتے تہے وہ کہتے ان رزقني
اللہ نیّة فعلت طاوس سے کہتے تم روایت حدیث کرو وہ نکرتے مگر جبکہ نیت حاضر ہوتی کہتے اذا حضرتني
نیة فعلت **حکایت** داود بن محبر نے کتاب العقل تالیف کی امام احمد اوسکو مانگ کر لیگئے دیکہہ بہال کر
والیس کی پوچہا تو کہا اوسمین اسانید ضعاف ہین داود نے کہا مینے اوسکی تخریج اسانید پر نہین کی ہے
تم اوسکو بعین خبر دیکہو مینے اوسمین نظر بعین عمل کی ہے مجہکو اوس سے نفع ہلا امام احمد نے کہا اچہا میرے پاس
بہیجدو مین اوسکو اوسی نظر سے دیکہون گا جس نظر سے تمنے دیکہا ہے پہر اوس کتاب کو اپنے پاس ایک مدت
تک رکہا پہر کہا جزاك اللہ خیرا فقد انتفعت بہ **حکایت** طاوس سے کہا ہمارے لیے دعا کرو کہا
حتی احلہ نیة بعض نے کہا مین ایک ماہ سے طالب نیت عیادت کا ہون کہ فلان شخص کی بیمار پرسی کرون
لیکن اب تک نیت ٹہیک نہین ہوئی ہے سلف عمل نکرتے تہے مگر خیر سے کیونکہ یہ بات جانتے تہے نیت
روح عمل ہے اور عمل بغیر نیت کے ریا و تکلف ہے ایسی نیت سبب مقت ہوتی ہے نہ سبب قرب یہی انکو
معلوم تہا کہ نیت یہ نہین ہے کوئی قائل اپنی زبان سے یون کہے کہ مینے نیت کی بلکہ نیت انبعاث قلب کا ہی
جو جاری مجری الفتوح من اللہ ہوتا ہے بعض اوقات مین نیت متیسر ہوتی ہے اور بعض اوقات مین متعذر

ہان جسکے دل پر غلبہ امر دین کا رہتا ہے اکثر احوال مین اوسپر نیت خیرات کی متیسر ہوجاتی ہے کیونکہ فی الجملہ
دل اوسکا مائل طرف اصل خیر کے ہے اسوجہ سے انبعاث اوسکا اغلبا طرف تفاصیل کے ہوتا ہے
اور جسکا دل طرف دنیا کے مائل ہوتا ہے اور یہ میل اوسپر غالب آجاتا ہے اوسکو تیسر نیت کا حاصل نہین ہوتا
بلکہ یہ نیت فرائض مین بہی اوسپر سہل نہین ہوتی مگر بڑی مشقت سے مثلا نار کو یاد کرے اپنے نفس کو
عقاب سے ڈراوے نعیم جنت کو یاد لاکر نفس کو اوسکی طرف راغب بنائے اوسوقت کہین داعیہ
ضعیف منبعث ہوتا ہے لکن پہر اوسکا ثواب بہی بقدر اوسی رغبت و نیت کے ملتا ہے پس لیس رہی
طاعت نیت اجلال خدا پر اسلیے کہ اللہ تعالے مستحق اجلال و طاعت و عبودیت ہے سو یہ تو راغب فی الدنیا
کو میسر ہی نہین آتی ہے کیونکہ یہ نیت اعز نیات و اعلی ارادات و انفس قصود ہے و یعز علی بسیط
الارض من یفھمھا فضلا عمن یتعاطاھا نیت لوگون کی عبادت مین طرح طرح کی ہوتی ہے
کسی کا عمل بطور اجابت باعث خوف ہوتا ہے وہ آگ دوزخ سے بچنا چاہتا ہے کسی کا عمل بطور اجابت
باعث رجا ہوتا ہے اوسکو جنت مین رغبت ہے سو یہ نیات اگرچہ باضافت قصد طاعت و تعظیم ذات
و جلال الٰہی نازل و کمتر ہین لکن معہذا منجملہ نیات صحیحہ کے ہین کیونکہ انمین میل طرف موعود فی الآخرۃ کے
ہوتا ہے اگرچہ جنس مالوفات فی الدنیا سے ہے کیونکہ اغلب بواعث انکو یہی باعث فرج و بطن ہے جسکا
موضع قضا و طر جنت ٹہیرا ہے سو عامل واسطے جنت کے عامل ہے واسطے فرج و بطن کے جیسے اجیر سور
انکا درجہ وہی درجہ بلہ کا ہے یہ لوگ بسبب اپنے عمل کے نائل جنت ہون گے کیونکہ اکثر اہل جنت یہی بلہ ہین
رہی عبادت اولی الالباب کی سو وہ ذکر اللہ و فکر فی ذکر اللہ سے حبا لجمالہ و جلالہ تجاوز نہین کرتی
سائر اعمال انکے بمنزلہ موکدات و روادف کے ہوتے ہین انکا درجہ التفات الی المنکوح والمطعوم فی الجنۃ
سے ارفع ہے یہ کچہہ قصد جنت کا نہین رکہتے ہین بل ھم الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشیے
یریدون وجھہ فقط لوگونکا ثواب بقدر انکی نیات کے ہوگا و کل حزب بما لدیھم فرحون **حکایت**
احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابایزید کہ وہ
میرا طالب ہے ابو یزید نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا اے رب کیف الطریق الیک فرمایا
اترک نفسک و تعال الی ؎ حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما + تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز
حکایت شبلی کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا ما فعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرھان
الا علی قول واحد مینے ایکدن کہا تہا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجھسے فرمایا ای خسارۃ
اعظم من خسران لقائی غرضکہ یہ نیات متفاوتۃ الدرجات ہوتی ہین جس کسی شخص کے دلپر ایک نیت

غالب آجاتی ہی اکثر اوسکو عدول اوس نیت سے طرف غیر کے متیسر نہین ہوتا ومعرفۃ ھذہ الحقائق تورث

اعمالاً وافعالاً لایستنکرھا الظاھریون من الفقہاء **فصل** علی مرتضی نے کہا کہ

تم قلت عمل کا غم نکرو قبول کا غم کرو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل سے فرمایا تھا

اخلص العمل یجزك منه القلیل تخلص بندہ کا شیطان سے نہین ہوتا مگر ساتھہ اخلاص کے معروف

کرخی اپنے نفس کو مارتے اور کہتے یا نفس اخلصی تخلصی یعقوب مکفوف نے کہا ہی مخلص وہ ہی جو

اپنے حسنات کو ایسا پنہان رکہے جیسے اپنے سیئات کو چہپاتا ہے سلیمان دارانی کہتے ہین خوشی ہو

اوسکو جسکا ایک قدم صحیح ہوا ارادہ نہین کیا اسنے اوس قدم سے مگر اللہ تعالی کا عمر بن خطاب رضہ نے

ابو موسی اشعری کو لکہا تہا جسکی نیت خالص ہوئی کافی ہے اوسکو اللہ درمیان اوسکے اور لوگون

کے بعض اولیاء نے بعض اخوان کو لکہا تہا اخلص النیۃ فی اعمالك یکفیك القلیل من العمل

ایوب سختیانی کہتے ہین تخلیص نیات کی عمال پر سخت تر ہے جمیع اعمال سے مطرف نے کہا ہی من صفا

صفی له ومن خلط خلط علیه **حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے اپنے اعمال

کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لیے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک دانہ انار کا جسکو راہ سے اوٹہایا

تہا اور بلی ہماری جو مر گئی تہی اوسکو بہی پلہ حسنات مین دیکہا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو

پلہ سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مر گیا تہا اوسکا کچہہ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بلی کتہ

حسنات مین رہی اور حمار کا مرنا یون ہی گیا کہا مجہسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تونے کہا تہا فی لعنۃ اللہ

اسلیے اجر اوسکا باطل ہو گیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون

ہے مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگ تہین وہ مجکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہی

سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حاله اذا لم یکن علیه فقد احسن الیه یحیی

بن معاذ کہتے تہے اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہی

حکایت ایک مرد لباس نساء پہنکر ہر مجمع نساء مین عرس ہوتا یا ماتم حاضر ہوتا اتفاقاً ایکدن ایک مجمع

نساء مین ایک موتی چوری گیا لوگ چلائے کہ دروازہ بند کرو ایک ایک کی جامہ تلاشی لو نوبت اوس مرد

کی آئی اسنے اخلاص کے ساتہہ اللہ سے دعا کی اور کہا ای رب اگر تو مجکو اس رسوائی سے نجات دیگا تو

پہر مین یہ کام کبہی نکرونگا وہ موتی پاس اوس عورت کے ملگیا جو اسکے ہمراہ آئی تہی لوگون نے کہا

اطلقی الحرۃ فقد وجدنا اللؤلؤ سری سقطی کہتے تہے اگر تو دو رکعت نماز گہر مین ساتہہ اخلاص کے

پڑہے تو بہتر ہے تیرے لیے ستر حدیث یا سات سو حدیث لکہنے سے بسند عالی بعض نے کہا ہے

ایک ساعت کے اخلاص مین نجات ابد ہے لکن اخلاص عزیز الوجود ہے علم تخم ہے عمل کشت ہے پانی اوسکا
اخلاص ہے اللہ جب کسی بندہ کو دشمن کہتا ہے تو اوسکو تین چیزین دیتا ہے اور تین چیزون سے روک
رکہتا ہے صحبت صالحین کی عطا کرتا ہے اور اونکے قبول سے منع کر دیتا ہے اعمال صالحہ عطا کرتا ہے
اخلاص سے باز رکہتا ہے حکمت دیتا ہے صدق سے حکمت مین روک دیتا ہے سوسی نے کہا مراد اللہ
کے عمل خلائق سے فقط اخلاص ہے جنید نے کہا اللہ کے بندے ہین جو سمجہ گئے جب سمجہ گئے تو عمل کیا جب
عمل کیا تو مخلص ہو گئے اس اخلاص نے اونکو طرف سارے ابواب بر کے بلایا محمد بن سعید مروزی کہتے ہین سارا
امر راجع بدو واصل ہے ایک فعل منہ بلث دوسرے فعل منک لہ فترضی ما فعل وتخلص فیما
تعمل فاذا انت قد سعدت بھذین فزت فی الدارین **ف** جس کسی شی مین آمیزش غیر کی متصور
ہے جب وہ شی اوس آمیزش سے صاف پاک ہوگی تب خالص کہلائے گی اور وہ فعل مصفی موسوم بخلاص ہوگا
قال تعالی من بین فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین خلوص لبن کا یہی ہے کہ اوسمین کوئی آمیزش
دم و فرث کی نہو سو مضاد اخلاص اشراک ہے پس جو شخص کہ مخلص نہین ہے وہ مشرک ہے مگر اشراک کے
لیے درجات ہین اخلاص فی التوحید کی ضد شرک فی الالٰہیۃ ہے پہر بعضا شرک خفی ہوتا ہے اور بعضا
جلی اسی طرح اخلاص سو اخلاص و ضد اخلاص کا توارد دل پر رہا کرتا ہے دل محل ہے اس توارد کا یہ توارد
نیات و قصود مین ہوتا ہے پس جبکہ باعث علی التجرد واحد ہوگا تو اوس فعل کا نام جو اوس باعث واحد سے
صادر ہوا ہے بنسبت منوی کے اخلاص ٹہیریگا مثلا جسنے صدقہ دیا اور غرض اوسکی محض ریا ہے تو وہ
مخلص ہے اور جسنے صدقہ دیا اور غرض اوسکی محض تقرب الی اللہ تعالی ہے تو وہ بہی مخلص ہے لکن
عادت یون جاری ہے کہ اسم اخلاص کو ساتہہ تجرید قصد تقرب الی اللہ کے خاص کرتے ہین جبکہ
وہ قصد جمیع شوائب سے مجرد ہو جسطرح کہ الحاد عبارت ہے میل سے لکن عادۃً خاص ہے ساتہہ
میل عن الحق کے سو جسکا باعث مجرد ریا ہے وہ معرض للهلاک ہے حدیث مین آیا ہی کہ ریا کار
کو دن قیامت کے چار نامون سے پکارینگے ای مرائی ای مخادع ای مشرک ای کافر اس جگہہ وہ
شخص مراد ہے جسکا قصد تقرب ہے لکن ہمراہ اس باعث کے کوئی دوسرا باعث بہی ریا یا کسی حظ
نفس کا اوسکے ساتہہ آملا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے کسی غلام کو آزاد کرے اسلیے کہ اوسکی مؤنت و بد
خلقی سے رہائی پائے معہذا قصد تقرب بہی رکہتا ہے یا حج کرے اسلیے کہ مزاج حرکت سفر سے درست
ہو جائے یا اوس شر سے جو اوسکے شہر مین رہنے سے عارض حال ہوتا ہے بچ جائے یا ایسے دشمن
سے جو گہر مین ہے بہاگ جائے یا جورو بچون سے ناراض ہو کر چلا جائے

ای آنکہ بسوی کعبہ روئے داری ٭ دانم کہ گزیدہ آرزوئے داری ٭ زینگونہ کہ تیز میخرامی
دانم ٭ درخانہ زن ستیزہ خوئی داری ٭ یا کسی شغل مین گرفتار ہے چند روز اوس شغل سے
آسایش حاصل کرنا چاہتا ہے یا رات کو اوٹھ کر اسلیے نماز پڑہتا ہے کہ نیند جاتی رہے تو گھر بار کا
کام کاج اچھی طرح کرے یا علم سیکھتا ہے اسلیے کہ طلب مال اسپر سہل ہوجائے یا قوم مین عزت حاصل
کرے یا درس و وعظ کرے اسلیے کہ کرب صمت سے خلاص ہو اور تفرج بلذت حدیث کرے
یا متکفل خدمت علما یا صوفیہ ہوا اسلیے کہ وہ لوگ اسکی حرمت کرین یا مسجد مین رہے اسلیے کہ گھر کا کرایہ دینا
نہ پڑے یا روزہ رکھے اسلیے کہ طبخ طعام سے تخفیف تصدیع حاصل ہو یا ہمراہ جنازے کے جاوے اسلیے
کہ لوگ اسکے جنائز مین بھی ہمراہ اوسکے جائین یا کوئی عمل خیر کرے اسلیے کہ لوگ اوسکو بنظر صلاح دیکھین
سو ہر چند باعث ان امور کے تقرب الی اللہ ہین لکن جبکہ کوئی خطرہ ان خطرات سے اس تقرب مین آملا
یہانتک کہ وہ عمل بسبب ان امور کے اخف ہوگیا تو یہ عمل اس شخص کا حد اخلاص سے خارج ہوجائیگا اور
خالص لوجہ اللہ نہ ٹھیرے گا اور ایک طرح کا شرک اوسمین آلگے گا وقد قال تعالی انا اغنی الشرکاء
عن الشرک غرضکہ جس کسی حظ کیطرف حظوظ دنیا سے استراحت نفس و میل قلب ہوگا قلیل
ہو یا کثیر جب وہ حظ اس عمل سے آملے گا تو صفو عمل مذکور مکدر ہوجائیگا اور اخلاص اوس عمل کا جاتا رہیگا
انسان اپنے حظوظ مین مرتبط اور اپنی شہوات مین منغمس ہوتا ہے یہ بات بہت کم ہوتی ہے کہ کوئی فعل
اوسکے افعال مین سے یا کوئی عبادت اوسکی عبادات مین سے حظوظ نفس و اعراض عاجل ان
اجناس سے جدا ہو اسلیے یہ بات کہی ہے من سلم لہ من عمرہ لحظۃ واحدۃ خالصۃ لوجہ اللہ
نجا کیونکہ اخلاص ایک شئی عزیز الوجود ہے تنقیہ قلب کا ان شوائب سے نہایت دشوار ہے خالص
وہی عمل ہوتا ہے جسمین سوا طلب قرب من اللہ تعالی کے اور کوئی باعث نہو پس جس شخص کا یہ حال نہین ہے
اوسپر دروازہ اخلاص کا بند ہے مگر نادر گاہت سے اعمال ایسے ہوتے ہین جنمین آدمی مشقت اوٹھاتا
ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اعمال اسنے خالص لوجہ اللہ کیے ہین یہانتک کہ یہ گمان اوسکے دل پر غالب
آجاتا ہے لکن وہ اون اعمال کے بجالانے مین مغرور ہوتا ہے اسلیے کہ جو آفت اون اعمال کے اندر ہے
اوسکو وہ نہین دیکھتا یہ ایک امر دقیق غامض ہے سلامتی اعمال کی اس سے بہت کم ہوتی ہے اور کم ایسے
لوگ ہین جنکو اس امر کا تنبہ ہوتا ہے مگر جسکو اللہ توفیق دے والغافلون عنہ یرون حسناتہم کلہا فی الآخرۃ
سیئات وہم المرادون بقولہ تعالی وبدا لہم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون وبدا لہم سیئات ما
کسبوا و بقولہ تعالی قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وھم

یحسبون انهم یحسنون صنعا امام غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین اشد الناس تعرضا لهذه الفتنة العلماء فان الباعث للاکثرین علی نشر العلم لذة الاستیلاء والفرح بالاستتباع والاستبشار بالحمد والثناء والشیطان یلبس علیهم ذلک ویقول غرضکم نشر دین الله والنضال عن الشرع الذي شرعه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اسکے بعد ذکر وعاظ کا کیا ہے غرضکہ شناخت حقیقت اخلاص کی اور عمل بالاخلاص ایک بحر عمیق ہے جسمین اکثر لوگ ڈوب جاتے ہین مگر شاذ ونادر وفرد وفذ وهو المستثنی فی قوله تعالی الا عبادك منهم المخلصین اسلیے بندہ کو چاہیے کہ شدید التفقد کثیر المراقبہ ہو واسطے ان دقائق کے ورنہ ملتحق باتباع شیاطین ہو جائیگا اور اوسکو خبر بھی نہو گی ف سوسی نے کہا ہے اخلاص فقد رؤیت اخلاص ہے جو کوئی شخص مشاہدہ اخلاص کا اپنے اخلاص مین کرتا ہے اوسکا اخلاص محتاج الی الاخلاص ہوتا ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ التفات ونظر کرنا طرف اخلاص کے عجب ہے اخلاص وہ ہے کہ سارے آفات سے صاف ہو سہل نے کہا اخلاص یہ ہے کہ سب حرکات وسکنات بندے کے خاص واسطے اللہ کے ہون ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے اخلاص کہتے ہین صدق نیت مع اللہ کو سہل سے پوچھا تہا کہ کون شی نفس پر سخت تر ہے کہا اخلاص اسلیے کہ نفس کو کچھ نصیب اوسمین نہین ہوتا ہے رویم نے کہا اخلاص فی العمل یہ ہے کہ صاحب عمل ارادہ کسی عوض کا اوسپر دارین مین نکرے معلوم ہوا کہ حظوظ نفس عاجلا و آجلا آفات ہوتے ہین اسی لیے قاضی ابو بکر باقلانی نے مدعی برارت من الحظوظ پر فتوی تکفیر کا دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ برارت تو صفات الٰہیہ مین سے ہے سویہ بات اونہون نے ٹھیک کہی لکن قوم نے اسکے یہ معنی سمجھے کہ مراد برارت اوس چیز سے ہے جسکو لوگ حظوظ کہتے ہین یعنے وہ شہوات جو جنت مین ہون گے فقط رہا تلذذ نری معرفت ومناجات ونظر الی وجہ اللہ سے سویہ حظ ان لوگون کا ہے لکن لوگ اسکو حظ نہین گنتے بلکہ اوس سے متعجب ہوتے ہین سویہ اشارہ ہے طرف آفت ریا کے فقط بعض سلف نے کہا ہے اخلاص فی العمل یہ ہے کہ شیطان کو اوسپر اطلاع نہو کہ وہ اوس عمل کو بگاڑ دے اور نہ فرشتہ کو کہ وہ اوسکو لکھ لے بعض نے کہا ہے الاخلاص ما استتر من الخلائق وصفا عن العلائق یہ کلمہ اجمع للمقاصد ہے محاسبی نے کہا اخلاص اخراج ہے خلق کا معاملہ رب سے یہ اشارہ ہے طرف مجرد نفی ریا کے حواریین نے عیسی علیہ السلام سے پوچھا تہا خالص کیا ہے فرمایا عمل کرے واسطے اللہ کے کسی کی تعریف کرنا اوس عمل پر دوست نرکھے اسمین تعرض کیا ہے ساتھہ ترک ریا کے وجہ تخصیص ذکر کی یہ ہے کہ اقوی اسباب مشوشہ اخلاص سے یہی ریا ہے جنید نے کہا اخلاص صاف کرتا ہے عمل کا کدورات سے فضیل نے کہا ترك العمل من اجل الناس

ریاء والعمل من اجل الناس شرك والاخلاص ان یعافیك الله منهما بعض نے کہا اخلاص
کہتے ہین دوام مراقبہ و ترک جملہ حظوظ کو وھذا ھو البیان الکامل اقوال بیان اخلاص مین بہت ہین
کچہہ فائدہ بعد انکشاف حقیقت کے تکثیر نقل مین نہین ہے بیان شافی اس جگہہ بیان سید الاولین والآخرین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جب حضرت سے پوچہا اخلاص کیا ہے فرمایا ان تقول ربی الله ثم تستقیم
کما امرت غزالی کہتے ہین ای لا تعبد ھواك و نفسك ولا تعبد الا ربك و تستقیم فی عبادته
کما امرت وھذا اشارۃ الی قطع ما سوی الله عن مجری النظر و ھو الاخلاص حقا اسکے بعد غزالی
نے درجات شوائب وآفات مکدرہ اخلاص کا بیان کیا ہے پہر کہا ہے کہ جو عمل مشوب ہے اوسکا کچہہ ثواب
نہین ظاہر اخبار اسی پر دال ہین پہر یہ کہا ہے کہ نظر طرف مقدار قوت باعث کے کرینگے اگر باعث دینی
اور باعث نفسی برابر ہین تو دونون ساقط ہوئے عمل بلا نفع و بلا ضرر رہیگا اور اگر باعث ریا اغلب
واقوی ہے تو بالکل مضر ہے اور اگر قصد تقرب الی اللہ اغلب ہے تو بقدر غلبہ اس باعث کے ثواب ہوگا
لقولہ تعالی ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ الآیۃ ولقولہ تعالی ان الله لا یظلم مثقال ذرۃ وان تك
حسنة یضاعفها معلوم ہوا کہ قصد خیر ضائع نہوگا بلکہ اگر قصد ریا پر غالب ہے تو قدر مساوی ریا
کو حبط کرکے جتنا زیادہ ہے اوتنا باقی رہجائیگا اور اگر مغلوب ہے تو بسبب اوسکے کسیقدر عقوبت
قصد فاسد کی ساقط ہوجائے گی اس مجمل کی تفصیل کتاب احیاء العلوم سے دریافت کرلینا چاہیے

باب بیان مین توبہ کے

نووی کہتے ہین علما نے کہا ہے توبہ کرنا ہر گناہ سے واجب ہے اگر یہ معصیت درمیان بندہ اور
اللہ تعالی کے ہے اور حق آدمی سے کچہہ تعلق نہین رکہتی ہے تو واسطے توبہ کے تین شرطین ہین ایک باز رہنا
معصیت سے دوسرے پشیمان ہونا فعل معصیت پر تیسرے عزم عدم عود کا طرف معصیت کے
یعنی یہ ارادہ کہ پہر کبہی وہ گناہ نکرونگا اور اگر یہ معصیت ایسی ہی کہ حق آدمی سے تعلق رکہتی ہے تو اوسکے
لیے ایک چوتہی شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ بری ہو حق سے اوس شخص کے اگر مال و نحوہ ہے تو پہیر دے
اور اگر قذف و نحوہ ہے تو اوسکو قدرت دے حد پر یا عفو طلب کرے اور اگر غیبت ہے تو معافی
چاہے غرضکہ وجوب توبہ کا سارے ذنوب سے ہے پہر اگر بعض ذنوب سے توبہ کی تو بہی نزدیک اہل حق
کے صحیح ہے باقی گناہ اوسپر باقی رہینگے دلائل کتاب وسنت واجماع امت وجوب توبہ پر متظاہر ہین
قال الله تعالی وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون یہ امر ہے علی العموم وقال تعالی
استغفروا ربکم ثم توبوا الیه جمیعا یہ امر بہی عام ہے وقال تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا

الی اللہ توبۃ نصوحا غزالی نے کہا ہے معنی النصوح الخالص للہ تعالی خالیا عن الشوائب مأخوذ
من النصح دلیل فضیلت توبہ پر یہ آیت ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین ابوہریرہ کہتے
ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین
مرۃ رواہ البخاری اغربن یسار کا لفظ مرفوع یہ ہے یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب فی
الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم پہلی حدیث مین ہر دن ستر بار توبہ و استغفار کرنے کا ذکر ہے اور
اس حدیث مین سو بار توبہ کرنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم تھے جب وہ توبہ و استغفار کرتے
رہین تو پھر کسی دوسرے کی کیا ہستی ہے جو اس کام مین سستی کرے معہذا اپنی درستی کا امیدوار رہے
یہ عین جہل و حمق ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے بندۂ مومن کی
اس سے بھی زیادہ کہ کوئی شخص تم مین کا اپنے اونٹ سے گر جائے اور وہ اونٹ کسی جنگل مین کھو جائے
متفق علیہ مسلم مین اتنا اور بھی زیادہ کیا ہی کہ پھر وہ شخص ایک درخت کے نیچے سایہ مین راحلہ سے ناامید
ہوکر پڑ رہے ناگاہ دیکھے کہ سواری اوسکی نزدیک اوسکے کھڑی ہے باگ پکڑے اور شدت فرح سے کہے
اللھم انت عبدی وانا ربک حدیث ابوموسی اشعری مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا پھیلاتا ہے اللہ تعالی ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن
کو تاکہ توبہ کرے خطاوار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوع
یہ ہے جسنے توبہ کی قبل سورج نکلنے کے مغرب سے قبول کرلیتا ہے اللہ توبہ اوسکی رواہ مسلم یہ حدیث
دلیل ہے سعت رحمت و رجا پر کہ اسقدر مہلت کثیر واسطے توبہ کے دی ہے اسپر بھی اگر موفق بتوبہ ہوا
تو سمجھو کہ بڑا بدنصیب ہے یہ میعاد توبہ کی تو واسطے ساری امت کی ہے تا بقاء امت اور واسطے ہر شخص کے
میعاد توبہ کی حدیث مرفوع ابن عمر مین یون آئی ہے کہ ان اللہ عزوجل یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر
رواہ الترمذی وحسنہ یعنی جبتک جان حلق مین نہین آئی ہے تب تک وقت توبہ کا باقی ہے پھر
جب غرغرہ لگ گیا اور حالت یأس طاری ہوگئی تو پھر توبہ قبول نہین ہوتی یہ وسعت زمانہ توبہ کی بھی واسطے
ہر مسلمان عاصی و مومن و مذنب کے بہت کچھ ہے بڑا بدبخت وہ ہے کہ جسکو اتنی مہلت ملے پھر بھی توفیق
توبہ کی نپائی یہ حدیث بھی منجملہ احادیث رجا کے ہے حدیث طویل صفوان بن عسال مین بذیل ذکر قصہ
اعرابی آیا ہے کہ پھر حضرت نے ذکر ایک دروازے کا مغرب مین کیا کہ مسیر عرض یا سیر راکب کا اوسکے
ارض مین چالیس یا ستر سال ہے وہ باب طرف شام کے ہے اللہ نے اوسکو پیدا کیا جس دن کہ سموات
وارض کو بنایا وہ دروازہ مفتوح ہے واسطے توبہ کے بند نہوگا یہانتک کہ نکلے سورج اوسطرف سے

رواه الترمذي وغیرہ وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابو سعید خدری مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے
ننانوے قتل کیے تھے پھر ایک راہب سے پوچھا کہ وہ توبہ کر سکتا ہے یا نہین اوسنے کہا تیری توبہ قبول نہین ہے
اسنے اوس راہب کو قتل کر ڈالا پھر ایک عالم سے پوچھا کہ مینے سو قتل کیے ہین میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہین
اوسنے کہا ہان ہو سکتی ہے کوئی شی درمیان تیرے اور توبہ کے حائل نہین ہے تو فلان زمین کو جا وہان
کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہین تو بھی اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف پھر کر
نہ آ کہ یہ زمین بری ہے وہ روانہ ہوا نصف راہ مین جا کر مر گیا ملائکہ رحمت و ملائکہ عذاب مین جھگڑا
پڑا ملائکہ رحمت نے کہا یہ تائب ہو کر دل سے اللہ پر توجہ کر کے آیا تھا ملائکہ عذاب نے کہا اسنے کبھی
کوئی عمل خیر نہین کیا ایک اور فرشتہ آدمی کی صورت مین آیا اوسکو اونھون نے پنچ ٹھیرایا اوسنے
کہا مابین ہر دو زمین کو ناپو جس زمین سے یہ قریب تر ہو اوسی کا اعتبار ہے پیمایش کی تو اوسکو
زمین مراد سے قریب تر پایا ملائکہ رحمت نے لیلیا متفق علیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ
ہر عاصی کی قبول ہو سکتی ہے خواہ کثیر الذنوب ہو یا قلیل الذنوب یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت غالب ہے
غضب پر یہ بھی ثابت ہوا کہ توبہ مکفر کبائر آثام ہوتی ہے کیونکہ قتل نفس اکبر کبائر مین سے ہے پھر
تکرار اوسکا دوسرا کبیرہ ہے مگر مغفرت الٰہی نے اپنا کام کیا ایسے بڑے گنہگار کو توبہ و استغفار
کرنے سے بخشدیا دوسری روایت صحیح مین یون ہے کہ وہ قریۂ صالحہ سے ایک بالشت قریب تر
تھا اسلئے اوسی قریہ کا ٹھیرا معلوم ہوا کہ ہجرت سے کفارۂ ذنوب کا ہو جاتا ہے اور عاصی کا زمین معصیت
سے نکل جانا اور زمین طاعت کیطرف جانا منجلہ اسباب مغفرت کے ہے اور ادنی قرب ارض عبادت
سے نفع دیتا ہے تیسری روایت صحیح مین یون ہے کہ اللہ نے طرف اس زمین کے وحی کی کہ تو دور
ہو جا اور طرف اوس زمین کے وحی کی کہ تو قریب آ جا پھر فرمایا دونون کے بیچ کو ناپو دیکھا تو اوس زمین
سے ایک بالشت بھر نزدیک تھا اوسکو بخشدیا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسکا بخشنا منظور ہوتا ہے
اوسکے لیے اسباب مغفرت کا مہیا و میسر کرنا بھی اللہ کے قدرت و ارادہ مین ہے چوتھی روایت مین
آیا ہے کہ وہ اپنے سینے کے بل طرف اوس زمین کے سرکا اسمین دلیل ہے اوسکی صدق نیت پر اللہ
کو اخلاص بہت پسند ہے اس اخلاص کے سبب سے باوجود اوس عظمت معصیت کے بخشدیا گیا وللہ الحمد
نووی نے اس جگہہ حدیث توبہ کعب بن مالک بطولہ نقل کی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اس حدیث
مین آیا ہے کہ کعب نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ ان اللہ تعالی انما انجانی بالصدق وان من
توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت یعنی اللہ پاک نے سچ بولنے پر مجکو نجات دی مین جبتک زندہ رہونگا

سوای سچ کے بات نکہون گا حدیث عمران بن حصین مین قصہ رجم ایک عورت جہینہ کا زنا پر آیا ہی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ پڑہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اسپر نماز پڑہتے ہین اوراسنے
زنا کیا تہا فرمایا لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لوسعتهم وهل وجدت
بافضل من ان جادت بنفسها لله عزوجل رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اعلی مرتبہ توبہ کا یہ ہی کہ دنیا مین
جس گناہ کی جو سزا مقرر ہے وہ ملجاے یہ بہی ثابت ہوا کہ حد سے گناہ اوترجاتا ہے آخرت مین دوبارہ
اوسپر عذاب نہو گا ہان جو گناہ دنیا مین مستور رہا ہے وہ مرتبط بمشیت خدا ہے جاہے بخشے چاہے نبخشے
لکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس گناہ کو اللہ نے یہان ستور رکہا اوسکو وہان بہی مستور رکہیگا
بیشک اوسکا فضل عمیم اسی لائق ہے حدیث ابن عباس وانس بن مالک مین فرمایا ہے ویتوب الله
علی من تاب متفق علیه یہ نص صریح ہے قبول توبہ پر ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا اللہ ہنستا ہی
دو مردون پر ایک نے دوسریکو قتل کیا پہر دونون جنت مین گئے یہ اللہ کی راہ مین لڑا مارا گیا پہر
دوسرا مسلمان ہو گیا اللہ نے اوسکی توبہ قبول کی پہر شہید ہوا متفق علیه **ف** توبہ کرنا ذنوب سے
طرف ستار العیوب وعلام الغیوب کے مبدأ طریق سالکین وراس مال فائزین واول اقدام مریدین ومفتاح
استقامت مائلین ومطلع اصطفا واجتبار مقربین ہے سب سے پہلے توبہ ہمارے باپ آدم علیه السلام
نے کی تہی اولاد کو بہی لائق ہے کہ مقتدی آبار واجداد کے ہون لکن لوگ گناہ مین آدم کی سند پکڑتے ہین اور
توبہ مین اونکی پیروی نہین کرتے حالانکہ تجرد واسطے خیر کے داب ملائکہ مقربین ہے اور تجرد واسطے شر کے
بدون تلافی سجیہ شیاطین ہے اور رجوع طرف خیر کے بعد وقوع فی الشر کے ضرورت آدمیین ہے
سو متجرد للخیر ملک مقرب رحمن ہے اور متجرد للشر شیطان ہے اور تلافی کرنے والا شر کا ساتہہ رجوع الی
الخیر کے حقیقت مین انسان ہے غرضکہ طینت انسان مین دو شایبہ ہین اور ہر بندہ مصحح اپنے نسب کا
ہے طرف ملک یا شیطان یا آدم کے جو تائب ہوا اوسنے اپنی صحت نسب پر تا آدم برہان قائم کی اور
جسنے اصرار کیا عصیان پر اوسنے نسب اپنا شیطان سے ملایا انتظام توبہ کا تین امر سے ہوتا ہے
علم وحال وفعل سے سو مراد علم سے شناخت عظم ضرر گناہ ہے کیونکہ گناہ حجاب ہے درمیان بندہ اور
محبوب بندہ کے حال سے مراد یہ ہے کہ جس گناہ مین پہنسا تہا اوسکو ترک کردے فعل سے مراد یہ ہے
کہ تلافی مافات کرے اطلاق اسم توبہ کا مجموع ان معانی پر ہوتا ہے غزالی کہتے ہین اخبار وآثار بیان
مین فضیلت وامر توبہ کے لاتحصی ہین امت کا وجوب توبہ پر اجماع ہے اسلیے کہ معنی اسکے یہی ہین کہ یہ بات
معلوم کرلے کہ سارے ذنوب ومعاصی مہلکات ومبعدات من اللہ ہین اور یہ علم داخل ہے وجوب ایمان مین

ولکن غفلت اس علم سے رہوش رکھتی ہے لہذا اس علم کے یہی معنی ہین کہ اس غفلت کا ازالہ کرے اس
ازالہ کے وجوب مین کچھ خلاف نہین ہے فی الحال معاصی کو چھوڑے استقبال مین عزم علی الترک کرے
تقصیر سابق کا تدارک کرے رہا ندم ماسبق پر اور تحزن ماضی پر سو یہ واجب ہے کیونکہ یہ روح ہی
توبہ کی تمام تلافی اسی سے ہوتی ہے رہی یہ بات کہ توبہ علی الفور واجب ہے یا علی التراخی سو وجوب
توبہ مین علی الفور کچھ شک و شبہہ نہین ہے کیونکہ معاصی کا مہلکات جاننا نفس ایمان ہے اور ایمان
واجب علی الفور ہوتا ہے جو علم ساتھہ ضرر ذنوب کے ہے مراد اوس سے یہی ہے کہ وہ باعث ہو ترک
ذنوب پر پھر جب کوئی شخص اوسکا تارک نہوا تو وہ اس جزو ایمان کا فاقد ٹھیرے گا یہی مطلب ہے اس حدیث کا
لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن اس صورت مین عاصی بالضرورت ناقص الایمان ٹھیریگا کیونکہ
ایمان کا کچھ ایک ہی دروازہ نہین ہے بلکہ کچھ اوپر ستر درہین اعلی اونہین شہادت لا الہ الا اللہ ہے اور
ادنی دور کرنا ایذا کا راہ سے رسالہ محاسن الاعمال اور رسالہ روض خصیب مین بزبان اردو وفارسی
شمار ابواب ایمان کا لکھا گیا ہے وللہ الحمد و لہذا ایسے شخص پر جسکے پاس اصل ایمان ہے باقی سب اعمال
مین مقصر ہے خوف سوء خاتمہ کا رہتا ہے سوء خاتمہ موجب دخول بلکہ خلود فی النار کا ہوتا ہے ظاہر
کتاب دلیل ہے اسبات پر کہ وجوب توبہ کا اشخاص و احوال مین عام ہے نور بصیرت بھی اسی طرف
ارشاد کرتا ہے غرضکہ توبہ فرض عین ہے حق مین ہر شخص کے کوئی بشر اوس سے مستغنی نہین ہو سکتا
ہے ہر حال مین علی الدوام واجب ہے یہ اسلیے کہ کوئی آدمی معصیت جوارح سے خالی نہین رہ سکتا تھا
کہ انبیاء علیہم السلام بھی خالی نرہے قرآن مین ذکر خطایاے انبیاء کا اور اونکی توبہ کا خطایا پر آیا ہے
پھر اگر بعض احوال مین معصیت جوارح سے خالی بھی رہا تو دل کا قصد ساتھہ ذنوب کے تو ضرور رہی
ہوتا ہے اگر بعض حالات مین اس ہم سے بھی خالی ہوا تو وسواس شیطان سے خالی نہین رہ سکتا ہے
خواطر متفرقہ مذہلہ عن ذکر اللہ دلپر وارد ہوتی رہتی ہین اگر اس سے بھی خالی ہوا تو غفلت وقصور
سے علم باللہ وبصفاتہ وافعالہ سے خالی نرہے گا و کل ذلک نقص ولہ اسباب ان اسباب کا ترک کرنا
یون ہی ہوتا ہے کہ تشاغل باضداد کرے کیونکہ مراد توبہ سے یہی ہے کہ جس راہ پر تھا اوسکو ترک کرکے
دوسری راہ پر لگے سو حق مین کسی آدمی کے یہ خلو عن النقص متصور نہین ہے ہان تفاوت مقادیر کا ہوتا ہی
رہی اصل سو وہ تو لگے کا لازمہ ہے و لہذا حضرت نے فرمایا ہے انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ
فی الیوم واللیلۃ سبعین مرۃ الحدیث پس جبکہ حضرت کا یہ حال ٹھیرا تو پھر دوسرے کا یہان کیا ذکر
ہے بہر حال بندہ سالک طریق الی اللہ کو توبہ نصوح ہر دم کرنا لازم ہے گو عمر نوح پاے اور یہ لزوم فوری

علی الفور ہے بلامہلت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہا ہی اگر نہ روئے عقلمند آدمی عمر آیندہ مین مگر اوس عمر
ماضی پر جو غیر طاعت مین گزر گئی ہے تو لائق اسکے ہے کہ یہی حزن تا ممات اسکو لاحق رہے پھر اوس آدمی
کا کیا ذکر ہے جو عمر باقی مین وہی کام کرے جو اوسنے عمر ماضی مین کیا تھا ~~ بی غم عشق تو صد حیف
زعمری کہ گذشت * پیش ازین کاش گرفتار غمت میبودم * امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جب
شرائط توبہ کے مستجمع ہو جاتے ہین تو توبہ ضرور ہی مقبول ہوتی ہے ہر توبۂ صحیحہ کے قبول ہونے مین کچھہ
شک نہین ہے اہل بصائر اس بات کو جانتے ہین کہ ہر قلب سلیم نزدیک اللہ کے مقبول ہوتا ہے اور آخرت
مین متنعم ہوکر جوار الٰہی مین رہتا ہے کیونکہ اصل خلقت دل کی سلامت پر ہے کل مولود یولد علی فطرۃ
الاسلام فوت ہونا سلامت کا بسبب کدورت وظلمت ذنوب کے ہوا کرتا ہے نار ندامت اوس غبار کو
جلا دیتی ہے اور نور حسنہ ظلمت سیئہ کو وجہ قلب سے دور کر دیتا ہے تاریکی معاصی کو سامنے نور حسنات کے
کچھہ طاقت نہین ہوتی ہے جسطرح سامنے روشنی روز کے ظلمت شب طاقت نہین رکھتی ہے قبول توبہ
کے لیے قضاء ازلی سابق ہو چکی ہے اوسکا رد کرنے والا کوئی نہین ہے اسیکا نام فلاح ہے قد افلح من
زکّٰہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وھو الذي یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات
وقال تعالی غافر الذنب وقابل التوب اور حدیث مین آیا ہے للہ افرح بتوبۃ احدکم الخ فرح وراء
قبول ہے اور اسمین دلیل ہے قبول وزیادت پر اور فرمایا ہے ان اللہ یبسط یدہ بالتوبۃ بسط ید کنایہ
ہے طلب توبہ سے اور طالب وراء قابل ہوتا ہے بہت سے قابل ہین کہ طالب نہین اور کوئی طالب نہین
مگر وہ قابل ہے اور فرمایا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ سعید بن مسیب نے تفسیر آیۂ انہ کان للاوابین
غفورا مین کہا ہے یہ حق مین اوس شخص کے ہے جس نے گناہ کیا پھر توبہ کی پھر گناہ کیا پھر توبہ کی فضیل
نے کہا اللہ نے بشارت دی ہے مؤمنین کو کہ اگر وہ توبہ کرینگے تو مین اونکی توبہ قبول کرلونگا طلق بن
حبیب نے کہا اللہ کے حقوق اعظم تر ہین اس بات سے کہ کوئی شخص اونکو بجا لا سکے لکن تم صبح وشام کرو
توبہ کرتے ہوئے ابن عمر نے کہا جسنے یاد کیا اپنی خطا کو پھر ڈر گیا اوس سے دل اوسکا تو محو کر دیجاتی
ہے وہ خطا ام الکتاب سے **حکایت** ایک نبی بنی اسرائیل سے ایک گناہ ہو گیا تھا اللہ نے وحی
کی وعزتی لئن عدت لاعذبنک اوسنے کہا یا رب انت انت وانا انا وعزتک ان لم تعصمنی
لاعودن اللہ نے اوسکو بچا دیا بعض سلف نے کہا ہے بندہ سے گناہ ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ نادم
رہتا ہے یہانتک کہ جنت مین جاتا ہے ابلیس کہتا ہے کاش مین اسکو گناہ مین مبتلا نکرتا حبیب بن ثابت
کہتے ہین دن قیامت کو گناہ بندہ پر عرض کیے جاوینگے وہ کہیگا مین اسی گناہ سے ڈرتا تھا اللہ اوسکو

بخشدے گا **حکایت** ایک آدمی نے ابن مسعود سے کہا مجھسے گناہ ہوگیا ہے میری توبہ قبول
ہوسکتی ہے اونہون نے منہ پہیر لیا پہر جو دیکھا تو وہ رو رہا تھا کہا جنت کے آٹھ در ہین سب کہلتے اور بند
ہوتے ہین لیکن ایک دروازہ توبہ کا کہ اوسپر ایک فرشتہ مقرر ہے وہ بند نہین ہوتا فاعمل ولاتیأس
حکایت عبدالرحمن بن ابی القاسم کہتے ہین ایک بارہم ہمراہ عبدالرحیم کے تذکرہ کافر کی توبہ کا
کرتے تہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف اونہون نے کہا انی
لارجوان یکون المسلم عند اللہ احسن حالا مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ توبہ مسلمان کی شل اسلام کے
بعد اسلام ہے عبداللہ بن سلام کہتے ہین مین حدیث نہین کرتا ہون تمکو مگر نبی مرسل یا کتاب منزل سے
بندہ جب گناہ کرکے طرفۃ العین نادم ہوتا ہے تو وہ گناہ طرفۃ العین سے بہی جلدتر ساقط ہوجاتا ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم پاس توابین کے بیٹہو کہ اونکے دل نہایت رقیق ہوتے ہین بعض سلف نے
کہا مین جانتا ہون کہ اللہ کسوقت مجکو بخشتا ہے کہا کب بخشتا ہے کہا اذا تاب علی کسی نے کہا مجکو
خوف حرمان توبہ کا حرمان مغفرت سے بہی زیادہ ہے یہ اسلیے کہا کہ مغفرت لوازم توبہ سے ہے
حکایت بنی اسرائیل مین ایک جوان تہا اوسنے بیس برس عبادت کی بیس برس معصیت کی پہر
آئینہ دیکہا تو ڈاڑہی مین سفید بال نظر آئے تو اوسکو برا لگا کہا ای رب بیس برس مینے تیری اطاعت
کی اور بیس برس تیری معصیت کی اگر مین تیری طرف رجوع کرون تو تو مجکو قبول کریگا ایک قائل کو
سنا کہتا ہے اجبتنا فاجبناک وترکتنا فترکناک وعصیتنا فامھلناک وان رجعت الینا
قبلناک انتہی وھذا القدر کاف فی بیان ان کل توبۃ صحیحۃ مقبولۃ لامحالۃ معتزلہ کا یہ قول
کہ قبول کرنا توبہ کا اللہ پر واجب ہے صحیح نہین بلکہ یہ قبول محض تفضل ہے اللہ نے طاعت کو مکفر
معصیت حسنہ کو ماحی سیئہ بنایا ہے جسطرح پانی کو مزیل عطش ٹہیرایا ہے قدرت کو اسکے خلاف کی گنجایش
ہے اگر مشیت سابق ہوچکی ہے توبہ کرنا سب ذنوب سے واجب ہے صغائر ہون یا کبائر غزالیؒ
نے اسکو بسط سے لکہا ہے گناہ کے اقسام ہین ایک وہ گناہ ہے جو درمیان بندہ اور خدا کے
ہوتا ہے دوسرا وہ گناہ ہے جو درمیان بندہ اور عباد کے ہوتا ہے پہر ان گناہون مین کوئی کبیرہ
ہے کوئی صغیرہ ہے بیان صغائر وکبائر کا رسالہ قوارع ورسالہ قواطع مین لکہا گیا ہے پہر ایک گناہ دل کا
ہوتا ہے دوسرا اعضا کا دل کے گناہ (۶۶) ہین اور اعضا کے چارسو ایک گناہ پہر کسی قسم کے
گناہ ہون سب ہی سے توبہ کرنا اور علی الفور کرنا اور تسویف نکرنا واجب ہے غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے اس مقام پر کبیرہ وصغیرہ کا ذکر کیا ہے اور کیفیت توزیع درجات ودرکات آخرت کی بنیاد حسنات

وسیئات پر بیان کی ہے اور جن امور سے صغائر کبائر ہو جاتے ہین اون کا ذکر کیا ہے پہر
شروط توبہ اور دوام توبہ کا تا آخر عمر ذکر کیا ہے بابت دوام توبہ کے اقسام عباد ذکر کیے ہین
پہر دواء توبہ اور طریق علاج بیان کیا ہے ان سب مقاصد کا ذکر اس باب مین نہین ہو سکتا
اس لئے کہ یہ مراتب بجاے خود ایک کتاب ہین واللہ الہادی الی الصواب

باب بیان مین صبر کے

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا وقال تعالی ولنبلونکم بشیء من
الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین وقال تعالی انما
یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم
الامور وقال تعالی واستعینوا بالصبر والصلوۃ وقال تعالی ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین
منکم والصابرین نووی کہتے ہین الایات فی الامر بالصبر وبیان فضلہ کثیرۃ معروفۃ
انتہی غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے اللہ نے صابرین کے بہت سے اوصاف بیان کیے ہین صبر کا ذکر
کچھ اوپر ستر جگہ فرمایا ہے اور اکثر درجات وخیرات کی اضافت طرف صبر کے فرمائی ہے ان سب کو گویا
ثمرہ صبر کا ٹہیرایا ہے فقال عز من قائل وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا
وقال تعالی وتمت کلمۃ ربك الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا وقال تعالی ولنجزین
الذین صبروا اجرہم باحسن ما کانوا یعملون وقال تعالی اولئك یؤتون اجرہم مرتین
بما صبروا غرضکہ جو قربت ہے اوسکا اجر تقدیر وحساب سے ہے مگر صبر صوم چونکہ منجملہ صبر کے ہے
اسلیے حدیث مین آیا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ صوم کو اپنی طرف اضافت کیا اور صابرین سے
وعدہ معیت کا فرمایا قال تعالی ان اللہ مع الصابرین نصرت کو صبر پر معلق کیا ہی فقال
ان تصبروا وتتقوا ویأتوکم من فورہم ہذا یمددکم ربکم جو امور واسطے اہل صبر کے فراہم کیے ہین
وہ کسی اور کے لیے نہین کیے فرمایا اولئك علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئك ہم المہتدون سو ہدی اور رحمت
وصلوات سب واسطے صابرین کے مجموع ہین واستقصاء جمیع الایات فی مقام الصبر یطول انتہی
حدیث حارث بن عاصم مین فرمایا ہے الصبر ضیاء رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے
ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر متفق علیہ صہیب بن
سنان کا لفظ مرفوع یون ہے مؤمن کا حال عجیب ہے سب کام اوسکا بہتر ہوتا ہے یہ بات سوا
مؤمن کے کسی کے لیے نہین ہے اگر اوسکو خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ بہتر ہے واسطے اوسکے

اور اگر ضرر پہونچتا ہے تو صبر کرتا ہے یہ بہتر ہے اوسکے لیے رواہ مسلم یعنی حالت راحت اور حالت جراحت دونوں اوسکے واسطے خیر ہین ولمد الهٰد انس کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرب موت ہونے لگا فاطمہ نے کہا واکرب ابتاہ فرمایا لیس علی ابیك کرب بعد الیوم الحدیث رواہ البخاري معلوم ہوا کہ ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد + اسامہ بن زید کہتے ہین جب فرزند زینب کا انتقال ہونے لگا تو حضرت نے فرمایا فلتصبر ولتحتسب متفق علیہ اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ موت اولاد پر صبر کرے امید اجر کی رکھے مسلم مین صہیب سے قصہ اصحاب اخدود کا مطولاً آیا ہے اوسمین ذکر ہے کہ ایک عورت آئی اوسکے ہمراہ ایک بچہ تہا وہ خندق نار مین گرنے سے رکی اوس صبی نے کہا یا امہ اصبري فانك علی الحق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکا تہا یہ قصہ خود قرآن پاک مین مذکور ہے اونہون نے صبر کیا انس کہتے ہین حضرت کا گزر ایک عورت پر ہوا وہ نزدیک ایک قبر کے روتی تہی اوس سے فرمایا اتقی اللہ واصبري جب وہ عذر کرنے آئی تو کہا الصبر عند الصدمة الاولی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے تبکی علی صبی لہا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے کہا اللہ فرماتا ہے ما لعبدي المؤمن عندي جزاء اذا قبضت صفیہ من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة رواہ البخاری عائشہ کی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے حق مین طاعون کے کہا کہ اللہ نے اوسکو واسطے مؤمنون کے رحمت کیا ہے جو بندہ طاعون مین مبتلا ہو کر اپنے شہر مین صابر محتسب رہتا ہے اور جانتا ہے کہ اوسکو نہین پہونچے گی مگر وہی چیز جو اللہ نے اوسکے لیے لکہی ہے تو اوسکو برابر شہید کے اجر ملتا ہے رواہ البخاری اسی طرح حدیث انس مین اندہے ہو جانے پر جبکہ صبر کرتا ہے وعدہ جنت کا فرمایا ہے رواہ البخاری ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ایک کالی عورت کو مرگی آتی تہی حضرت نے اوسکو فرمایا ان شئت صبرت ولك الجنة الحدیث متفق علیہ ابن مسعود کی حدیث مین آیا کہ حضرت نے حکایت ایک پیغمبر کی انبیا مین سے کی کہ اونکی قوم نے اونکو مارا وہ خون اپنے چہرے سے پونچہتے تہے اور کہتے تہے اللهم اغفر لقومي فانهم لا یعلمون متفق علیہ ابو سعید و ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہین پہونچتا کسی مسلمان کو کوئی نصب اور نہ وصب اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ اذی اور نہ غم یہانتک کہ لگتا ہے اوسکو کوئی کانٹا لکن کفارہ کرتا ہے اللہ اوسکی خطاؤن کا متفق علیہ وصب بمعنی مرض ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین ما من مسلم یصیبه اذی شوکة فما فوقها الا کفر اللہ به سیئاته کما تحط الشجرة ورقها متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے من یرد اللہ به خیرا یصب منه رواہ البخاری یعنی جسکے ساتھ اللہ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو تکلیف پہونچتی ہے انس کہتے ہین حضرت نے

فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین کا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے اور اگر بے دعا کیے
نہ بنے تو یون کہے اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني ما كانت الوفاة خيرا لي متفق عليه
اس حدیث مین طریقہ صبر کرنیکا بتایا ہے خباب بن الارت نے کہا ہے ہمنے حضرت سے شکوہ کیا کہا آپ
ہمارے لیے دعا نہین کرتے فرمایا تمسے پہلے ایک گڑہا کہود کر اوسمین مرد کو کہڑا کر کے اوسکے سر پر ارہ چلاتے
دو ٹکڑے کر ڈالتے لوہے کی کنگہی کرتے جو ہڈی تک پہونچتی ما يصده ذلك عن دينه الحديث
رواه البخاري اس حدیث مین ذکر ہے صلابت فی الدین وکمال صبر کا دین پر حدیث ابن مسعودؓ
مین بذیل قصہ ایک شخص خارجی کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یرحم الله موسى قد اوذي باكثر
من هذا فصبر متفق علیہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا سنن مرسلین سے ہے یہ بہی ثابت ہوا کہ تحمل اذی سے
کسی شخص کو نجات نہین ہوتی ہے بلکہ جسکو اللہ زیادہ دوست رکہتا ہے اوسکو دنیا مین ہاتہ سے خلق
کے زیادہ ایذا پہونچتی ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب ارادہ کرتا ہے
اللہ نیکی کا ساتہہ کسی بندے کے تو جلدی کرتا ہے واسطے اوسکی عقوبت کے دنیا مین اور جب ارادہ
کرتا ہے ساتہہ کسی بندے کے شر کا تو رک جاتا ہے اوس سے باوجود اوسکے گناہ کے یہانتک کہ پوری
سزا دیتا ہے اوسکو دن قیامت کے پہر فرمایا ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله اذا احب
عبدا ابتلاه فمن رضي فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وقال حديث حسن
نووی نے اس باب مین احادیث کظم غیظ ور دغضب بہی لکہی ہین اسلیے کہ اسمین بہی صبر کرنا پڑتا ہے لیکن
کچہہ حاجت اونکے ذکر کی باوجود ان احادیث مذکورہ کے نہین ہے اس مقدار احادیث بہین کفایت ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے صبر دو طرح پر ہے ایک صبر مصیبات مین دوسرا صبر محارم خدا سے صبر
ایمان سے بمنزلہ راس کے جسد سے ہے جسد نہین ہے جب راس نہین ہے اوسکو ایمان نہین جسکو
صبر نہین حدیث مین آیا ہے صبر نصف ایمان ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نعم العدلان ونعمت العلاوة
مراد عدلین سے صلوة ورحمت ہے اور مراد علاوہ سے ہدی ہے اس قول مین اشارہ کیا ہے طرف
آیت شریفہ کے اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون حبیب جب
اس آیت کو پڑہتے انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اواب روتے اور کہتے واعجباه اعطى واثنى
یعنے آپ ہی صبر دیا آپ ہی اوسپر ثنا کی ابو الدردا نے کہا ہے ذروہ ایمان صبر للحکم اور رضا بالقدر ہے غرضکہ
صبر ایک مقام ہے مقامات دین سے اور ایک منزل ہے منازل سالکین سے سارے مقامات دین کے تین
امور سے منتظم ہوتے ہین معارف احوال اعمال معارف اصول ہین مورث احوال ہوتے ہین اعمال ثمرات ہین

احوال کے غزالی رحمہ اللہ نے بیان حقیقت و معنی صبر و اسامی و اقسام صبر و مظان حاجت صبر و دوار
صبر مین بسط تمام کیا ہی ہم قبل اسکے بیان صبر مین ایک رسالہ مستقلہ ادامتہ السکر نام لکھہ چکے ہین وہ اجمع
ابواب صبر ہے اسلیے اس جگہہ بیان مین احوال صبر کے اختصار کیا گیا قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین
لکہا ہے جنید کہتے ہین مومن پر سیر دنیا سے طرف آخرت کے سہل و آسان ہے اور ہجران خلق کا
جنب اللہ مین شدید ہے اور سیر نفس سے طرف اللہ کے اور بہی صعب و شدید ہے اور صبر مع اللہ
اشد ہے پوچہا صبر کیا ہے کہا تجرع مرارت ہے بغیر تعبیس یعنی تلخی کا گہونٹ اوتار جانا اور ناک منہ نہ چڑہانا

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر آری شود ولیک بخون جگر شود

ابو القاسم حکیم کہتے ہین اصبر لحکم ربك امر بعبادت ہے اور ما صبرك الا بالله عبودیت ہے
جسنے درجۂ لک سے طرف بک کے ترقی کی وہ درجۂ عبادت سے درجۂ عبودیت کو پہونچا حضرت نے
کہا ہے بك احیا و بك اموت ابو سلیمان نے کہا واللہ ما نصبر علی ما نحب فکیف علی ما نکرہ
معلوم ہوا کہ صبر نہایت مشکل چیز ہے جبکہ امر محبوب پر نہین ہو سکتا تو پہر مکروہ کا کیا ذکر ہے ذوالنون نے
کہا صبر تباعد ہے مخالفات سے اور سکون ہے نزدیک تجرع غصص بلیہ کے اور اظہار غنا کا وقت حلول
فقر کے ساحات معیشت مین ابن عطا نے کہا صبر وقوف مع البلا ہے ساتہہ حسن ادب کے کسینے کہا
ہو الفناء فی البلوی بلا ظہور شکوی ابو عثمان نے کہا صبار وہ شخص ہے جسنے عادت ڈالی ہے اپنے
نفس کو ہجوم علی المکارہ کی بعض نے کہا صبر مقام مع البلا ہے ساتہہ حسن صحبت کے مثل مقام مع العافیہ کے
ابو عثمان رحمہ اللہ نے کہا احسن جزا علی العبادۃ جزاء علی الصبر ہے قال تعالی ولنجزین الذین صبروا اجرہم
باحسن ما کانوا یعملون عمرو بن عثمان نے کہا صبر ثبات مع اللہ و تلقی بلا برحب و وسعت ہے
خواص نے کہا الصبر الثبات علی احکام الکتاب والسنۃ رویم نے کہا صبر کہتے ہین ترک
شکوی کو ذوالنون نے کہا صبر استعانت کرنا ہے ساتہہ اللہ کے ابو علی دقاق نے کہا الصبر کاسمہ

ساصبر کی ترضی و اتلف حسرۃ و حسبی ان ترضی و یتلفنی صبری

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین الصبر مطیۃ لا تکبو یعنی صبر ایسی سواری ہے کہ جسکو ٹہوکر نہین
لگتی جریری نے کہا صبر یہ ہے کہ حال نعمت و محنت مین فرق نکرے دونون احوال مین سکون خاطر حاصل
رہے تصبر سکون مع البلا ہے ہمراہ وجدان اثقال محنت کے ابو علی دقاق نے کہا فاز الصابرون بعز
الدارین لانہم نالوا من اللہ معیتہ قال تعالی ان اللہ مع الصابرین کسینے کہا تجرع صبر کا اگر تجکو
قتل کرے گا تو تو شہید مرے گا اور اگر تجکو زندہ رکہے گا تو تو عزیز جیے گا صبر للہ عنا صبر باللہ بقاہی

صبر فی اللہ بلا ہے صبر مع اللہ وفا ہے صبر عن اللہ جفا ہے بعض نے کہا صبر علی الطلب عنوان
ظفر ہے اور صبر فی المحن عنوان فرج ہے ؎

صبرست علاج دل بیمار تو واقف　　افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورت

حکایت ایک بار شبلی رحمہ اللہ بیمارستان مین محبوس تھے ایک جماعت آئی کہا تم کون لوگ ہو کہا
تمہارے احباب تمہاری زیارت کو آئے ہین یہ پتھر مارنے لگے وہ بھاگ گئے کہا یا کذابون لوکنتم احبائی
لصبرتم علی بلائی **حکایت** ایک دن سری سے سوال صبر کا کیا وہ تکلم کرنے لگے اتنے مین ایک
بچھو اُنکے پاؤن پر چلا اوسنے کئی ڈنک مارے یہ بدستور ساکن رہے انسے کہا تمنے اسکو جدا نکر دیا کہا
استحییت من اللہ تعالی ان اتکلم فی الصبر ولم اصبر استاذ ابو علی کہتے ہین حد صبر یہ ہے کہ
تقدیر پر اعتراض نکرے رہا اظہار بلا کا بغیر وجہ شکوی سو یہ کچھ منافی صبر کے نہین ہے اللہ تعالی نے
قصہ ایوب علیہ السلام مین فرمایا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد حالانکہ اونکے حال سے یہ خبر
دی ہے کہ اونہون نے کہا تھا رب انی مسنی الضر استخراج اس مقالہ کا اونسے اسلیے کیا کہ واسطے
ضعفا رامت کے تنفیس ہو بعض نے کہا اللہ نے ایوب علیہ السلام کو صابر فرمایا نہ صبور اسلیے کہ جمیع
احوال مین صبر تھا بلکہ بعض احوال مین بلا سے لذت پاتے تھے حالت استلذاذ مین صابر نہ تھے ؎

غم کہاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی　　کیا غم ہے مزیکا کہ طبیعت نہین بھرتی

باب بیان مین صدق کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وقال تعالی والصادقین و
الصادقات وقال تعالی فلو صدقوا اللہ لکان خیرا لہم وقال تعالی رجال صدقوا ما عاھدوا
اللہ علیہ فضیلت صدق مین اسیقدر کافی ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اللہ نے معرض مدح
وثنا مین اسی وصف کو حق مین انبیا کے ذکر کیا ہے فقال واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا
نبیا وقال واذکر فی الکتاب اسمعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا وقال واذکر فی الکتاب
ادریس انہ کان صدیقا نبیا اس امت مین ابوبکر کا لقب صدیق تھا بلکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
حدیث ابن مسعود مین مرفوعا آیا ہے صدق راہنما ہے طرف بر کے اور بر راہنما ہے طرف جنت کے
آدمی سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ کے صدیق اور جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ لکھا
جاتا ہے نزدیک اللہ کے کذاب متفق علیہ ای رب یہ تیرا بندہ صدیق نام ہے تو اسکو کام کا صدیق
بھی کردے تجھپر یہ کام کچھ مشکل نہین ہے امام حسن علیہ السلام کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

یہ بات یاد کر لی دع ما یریبك الی ما لا یریبك فان الصدق طمانینۃ والکذب ریبۃ رواہ الترمذی
وقال حدیث صحیح یعنی شک کی چیز کو چھوڑ کر بی شک کی چیز کو اختیار کر مومن کا نفس صدق سے مطمئن ہوتا ہے
کذب سے شک مین پڑتا ہے قصہ ہرقل عظیم الروم مین آیا ہے کہ ابو سفیان نے اوس سے کہا تھا یأمرنا
بالصلوۃ والصدق والصدقۃ والعفاف والصلۃ متفق علیہ سہل بن حنیف مرفوعا کہتے ہین من
سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم
اس سے زیادہ اور کیا فضیلت صدق کی ہوگی کہ بطفیل صدق نیت کے مرتبہ شہید کا بے لڑے بھڑے
ہاتھہ آتا ہے نووی نے اس جگہہ حدیث طویل ابو ہریرہ قصہ غلول غنیمت مین لکھی ہے وہ حدیث متفق علیہ
ہے شاید اس مراد سے اوسکو روایت کیا ہے کہ غلول ضد صدق ہے حدیث حکیم بن حزام مین آیا ہے کہ حضرت
نے فرمایا البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لهما فی بیعهما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعهما متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے نفع صدق وضر کذب پر بشر بن حارث کہتے ہین جو کوئی
معاملہ کریگا اللہ سے ساتھہ صدق کے وہ مستوحش ہوگا لوگون سے **حکایت** ابو عبد اللہ رملی کہتے ہین
مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی مالم اؤمل
مینے کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ ماذا کہا الصدق واقبح ما توجہ بہ الکذب ابو سلیمان نے
کہا تو صدق کو اپنا مطیہ بنا اور حق کو اپنی تلوار اور اللہ تعالی کو غایت طلب ٹھیرا **حکایت** ایک شخص نے ایک
حکیم سے کہا مینے کوئی صادق نہین دیکھا کہا اگر تو صادق ہوتا تو صادقین کو پہچانتا محمد کتانی کہتے ہین ہمنے
اللہ کے دین کو تین چیزون پر مبنی پایا حق وصدق وعدل حق جوارح پر ہے عدل قلوب پر صدق عقول پر ثوری
نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوههم مسودۃ
یہ وہ لوگ ہین جنہون نے دعوی کیا محبت خدا کا اور اس دعوی مین صادق نتھے **حکایت** ایک شخص نے
مجلس شبلی رحمۃ اللہ علیہ مین چیخ ماری اوسکو دجلہ مین پھینکدیا کہا اگر صادق ہے تو اللہ نجات دیگا جسطرح
کہ موسی علیہ السلام کو نجات دی اور اگر کاذب ہے تو اللہ غرق کردیگا جسطرح فرعون کو غرق کردیا بعض
اہل علم نے کہا ہے کہ فقہا و علما کا اجماع ہے اس بات پر کہ تین خصلتین ہین جب ثابت ہونگی تو اون مین نجات
ہے اور تمام نہین ہوتین بعض مگر ساتھہ بعض کے اسلام خالص بدعت وہوی سے صدق بعد اعمال مین
طیب طعمہ اکل مین محمد بن سعید مروزی کہتے ہین جب طلب کریگا تو اللہ کو صدق سے تو دیگا
اللہ تعالی ایک آئینہ تیرے ہاتھہ مین جس سے تو عجائبات دنیا و آخرت کو دیکھیگا **حکایت** ذو النون
سے کہا بندہ کے لیئے طرف صلاح امور کے کوئی راہ ہے کہا **شعر**

قد بقینا من الذنوب حیاری | نطلب الصدق ما الیه سبیل
فدعاوی الهوی تخف علینا | وخلاف الهوی علینا ثقیل

سہل سے کہا اس کام کی جسپر ہم ہین کیا اصل ہے کہا صدق و سخاوشجاعت کہا کچھہ اور زیادہ کرو کہا تقی حیا طیب غذا استعمال لفظ صدق کا چھہ معنی مین ہوتا ہے صدق فی القول صدق فی النیۃ والارادۃ صدق فی العزم صدق فی الوفا بالعزم صدق فی العمل صدق فی تحقیق مقامات الدین کلہا پس جو شخص کہ ان سب امور مین متصف بصدق ہوگا وہی صدیق ہے اسلیے کہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے صدق مین پہر اسکے درجات ہین جس کسی شخص کو کسی شی مین حظ فی الصدق ہے وہ بنسبت اوس شی کے صادق ہوتا ہے صدق فی اللسان کا تعلق اخبار سے ہے ماضی ہو یا مستقبل اسمین وفا و خلف وعد داخل ہے ہر بندہ پر لازم ہے کہ حفظ الفاظ رکہے تکلم نکرے مگر ساتہہ صدق کے وھذا ھو اشہر انواع الصدق واظہرھا صدق فی النیۃ کا مرجع طرف اخلاص کے ہے کہ حرکات و سکنات مین اوسکے لیے کوئی باعث نہو مگر اللہ تعالی اگر ذرا سا بہی شوب حظوظ نفس کا آملیگا تو صدق نیت باطل ہوجائیگا صدق فی العزم کی صورت یہ ہے کہ انسان عمل سے پہلے عزم کرتا ہے اپنے جی مین کہتا ہے اگر اللہ مجکو مال عطا کرے گا تو مین اوس مال کو صدقہ کر دونگا یا اگر مجہے کسی شی کا والی کر دیگا تو مین اوسمین عدل کرونگا عاصی بظلم مائل الی الخلق نہونگا اسکا نام عزیمت ہے صدق اس عزم کا عبارت ہے تمام و قوت سے صدق فی الوفار بالعزم یون ہوتا ہے کہ فی الحال نفس نے سخا بالعزم کیا کیونکہ وعد و عزم مین کچھہ مشقت نہین ہوتی ہے یہ مؤنت خفیف ہے لکن تحقق حقائق کا اور حصول تمکن کا اور ہیجان شہوات کا ہوتا ہے تو وہ عزیمت منحل ہوجاتی ہے وفا بالعزم واقع نہین ہوتا سو یہ صورت مضاد صدق ہوتی ہے صدق فی الاعمال یہ ہے کہ اعمال ظاہرہ اس شخص کے دال ایسے امر باطن پر نہون جنکے ساتہہ یہ شخص متصف نہین ہے بلکہ باطن مستجر سو طرف تصدیق ظاہر کے صدق فی مقامات الدین اعلی درجات و اعز حالات صدق ہے جیسے صدق خوف و رجا و زہد و رضا و توکل و حب و سائر امور مین کیونکہ ان امور کے مبادی ہین جنکے ظاہر پر انطلاق اسم ہوتا ہے اور انکے غایات و حقائق ہین پس صادق محقق وہ شخص ہے جو نائل حقیقت ہے جب شی غالب ہوئی اور اوس کی حقیقت تمام ہوگئی تو اب صاحب اوس شئ کا صادق کہلاتا ہے ان ہر شش اقسام صدق کا بیان مفصل غزالی رحمہ اللہ نے کیا ہے ہمکو اس جگہہ فقط اشارہ کرنا منظور ہے ولاشارۃ بشارۃ قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے یہ حدیث ابن مسعود کی مرفوعا روایت کی ہے لا یزال العبد یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا ولا یزال یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا

استاد نے کہا ہے الصدق عماد الامر وبه تمامه وفیه نظامه وهو تالی درجة النبوة قال تعالی
فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین الخ صادق اسم لازم ہے صدق سے
اور صدیق مبالغہ ہے صدق مین اور اقل صدق یہ ہے کہ سر وعلانیہ برابر ہو صادق وہ ہے جو سچا ہے
بات مین صدیق وہ ہے جو سچا ہے قول وفعل وحال مین احمد بن خضرویہ نے کہا ہے جو شخص چاہے کہ الله
اوسکے ساتھ ہو وہ صدق کو لازم پکڑے کیونکہ الله نے کہا ہے ان الله مع الصادقین اس جگہہ
سبق قلم ہوگیا ہے کیونکہ آیت مین صابرین آیا ہے نہ صادقین قال شیخ الاسلام زکریا رحمہ الله تعالے
جنید نے کہا ہے صادق ایک دن مین چالیس بار پلٹا کہاتا ہے اور ریاکار چالیس برس تک ایک ہی حالپر ثابت
رہتا ہے بعض سلف نے کہا ہے صدق یہ ہے کہ مواطن مہلکہ مین قول حق کے کہنے کہا صدق موافقت
سر ہے ساتھ نطق کے ابو سعید قرشی کہتے ہین صادق وہ ہے جو مرنے کو طیار ہو اور کشف سر سے نشرمائے
قال تعالی فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **حکایت** ابو علی ثقفی ایک دن کلام کرتے تھے عبد الله
بن منازل نے کہا ای ابو علی تم موت کی طیاری کرو وہ تو ضروری آوے گی انہون نے کہا ای عبد الله
تم ہی مستعد للموت ہو جاؤ کہ وہ لابد ہے عبد الله نے اپنے ہاتہہ کا تکیہ لگا کر سر زمین پر رکہا اور کہا لو
مین چلا اور مر گئے ابو علی سے نہ بنا کہ اونکا مقابلہ کرتے اسلیے کہ انکے علاقات تھے اور عبد الله مجرد بے شغل تھے
حکایت ابو العباس دینوری ایکدن وعظ کرتے تھے ایک بڑھیا نے مجلس مین چیخ ماری انہون نے
اوس سے کہا مر جا وہ اوٹہہ کہڑی ہوئی چند قدم چلکر انکی طرف التفات کیا اور کہا قد مت پہر مر کر
گر پڑی رحمہا الله تعالی واسطی کہتے ہین صدق صحت توحید ہے ہمراہ قصد کے **حکایت** عبد الواحد
بن زید نے ایک لڑکے کو اپنے اصحاب مین سے دیکہا کہ لاغر تن ہوگیا تہا کہا ای لڑکے کیا تو ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے کہا مین ہمیشہ افطار نہین کرتا کہا کیا تو دوام قیام لیل کرتا ہے کہا مین ہمیشہ سوتا نہین ہون
کہا پہر تو کس سبب سے اتنا دبلا سوکہا ہے کہا هوی دائم وکتمان دائم علیه انہون نے کہا چپ
تجھکو بڑی جرات ہے غلام نے ایک دو قدم چلکر کہا الهی ان کنت صادقا فخذنی پہر مر کر گر پڑا
حکایت ابو عمرو زجاجی کہتے ہین میری مان مر گئی مجھکو ایک گہر ترکہ مین ملا مین نے وہ گہر پچاس
دینار پر فروخت کر دیا حج کو چلا جب بابل مین پہونچا ایک شخص رہزن سامنے آیا مجھسے کہا تیرے
پاس کیا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ سچ بولنا بہتر ہے اوس سے کہا پچاس دینار ہین کہا لا مینے
ضرور اوسکو دیدیا اوسنے گنے تو وہی پچاس دینار پائے مجھسے کہا اوٹہا لے تیرا سچ بولنا میرے جی کو
لگ گیا پہر اپنے دابہ پر سے اوتر کر مجھسے کہا کہ تو اسپر سوار ہو مینے کہا نہین کہا ضرور سوار ہو اور الحاح کیا

میں سوار ہو گیا کہا میں تیرے پیچھے آتا ہوں چنانچہ سال آئندہ میں آکر مجھسے ملا اور مرتے دم تک میرے ساتھہ رہا جنید نے کہا ہے حقیقت صدق کی یہ ہے کہ جہاں بے جھوٹ بولے نجات نہ ملے وہاں سچ بولے تین چیزیں ہیں جو صادق سے خطا نہیں کرتیں حلاوت ہیبت ملاحت ذوالنون نے کہا صدق اللہ کی تلوار ہے نہیں رکھی جاتی کسی شی پر مگر اوسکو کاٹ دیتی ہے سہل نے کہا اول خیانت صدیقین کی باتیں کرنا ہے اپنے جی سے **حکایت** فتح موصلی سے سوال صدق کا کیا تھا اپنا ہاتھہ آہنگر کی بھٹی میں ڈالکر ایک ٹکڑا گرم لوہے کا نکالکر ہاتھہ پر رکھا اور کہا ھذا ھو الصدق یوسف بن اسباط کہتے تھے ایکرات اللہ سے معاملہ بالصدق کرنا دوست تر ہے مجھکو اس بات سے کہ میں تلوار لیکر راہ خدا میں لڑوں ابو علی دقاق نے کہا ہی الصدق ان تکون کما تری من نفسك او ترى من نفسك كما تكون **حکایت** حارث محاسبی سے پوچھا علامت صدق کی کیا ہے کہا صادق وہ شخص ہے کہ اگر ساری قدر اوسکی قلوب خلق سے جاتی رہے کچھہ پروا نکرے بسبب صلاح دل کے اور ذرہ برابر حسن عمل پر اطلاع خلق کو دوست نرکھے اور کسی برے عمل پر مطلع ہونے سے لوگوں کے کراہت نکرے کیونکہ یہ کراہت دلیل ہے حب زیادت قدر پر نزدیک خلق کے وھذا لیس من اخلاق الصدیقین

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد — بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین بوستان قرار نیست — تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد

کسی نے کہا جو شخص فرض دائم کو ادا نہیں کرتا ہے اوس سے فرض موقت بھی قبول نہیں ہوتا پوچھا فرض دائم کیا ہے کہا صدق ہے علیك بالصدق حيث تخاف انه يضرك فانه ينفعك ودع الكذب حيث ترى انه ينفعك فانه يضرك کسی نے کہا ہے کہ ہر شی شی ہے مصادقت کذاب لاشی ہے ابن سیرین کہتے ہیں الكلام اوسع من ان يكذب ظريف یعنی کلام میں ایسی وسعت ہے کہ حاجت جھوٹ بولنے کی نہیں ہے

باب ۷ بیان میں مراقبہ کے

قال الله تعالى وتوكل على العزيز الرحيم الذي يراك حين تقوم وتقلبك في الساجدين وقال تعالى وهو معكم اينما كنتم وقال تعالى ان الله لا يخفى عليه شئ في الارض ولا في السماء وقال تعالى ان ربك لبالمرصاد وقال تعالى يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور نووی نے کہا ہے وفی الباب آیات کثیرة معلومة وقال تعالى الم يعلم بان الله يرى وقال تعالى ان الله كان عليكم رقيبا وقال تعالى والذين هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذين هم بشهاداتهم قائمون وقال تعالى ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد وقال تعالى افمن هو قائم على كل نفس بما کسبت حدیث طویل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں بجواب سوال جبرئیل علیہ السلام

آیا ہے کہ جب اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اخبرنی عن الاحسان تو حضرت نے
فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم قشیری نے اس حدیث
کو رسالہ مین اپنی سند سے جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت کیا ہے پھر کہا ہے کہ شیخ نے کہا یہ جو
حضرت نے فرمایا فان لم تکن تراہ فانہ یراک یہ اشارہ ہے طرف حال مراقبہ کے اسلیے کہ مراقبہ علم ہی
بندہ کا ساتھہ اطلاع حق تعالی کے حال پر بندیکے اور استدامت بندیکے واسطے اس علم کے مراقبہ رب ہی
یہ مراقبہ اصل ہے ہر خیر کی اور نہین لگتا کہ بندہ اس رتبہ کو پہونچے مگر بعد فراغ کے محاسبۂ نفس سے
جب محاسبہ نفس کا ماسلف پر کرے گا اور اصلاح حال فی الوقت مین رہے گا اور طریق حق کو لازم پکڑیگا
اور درمیان اپنے اور اللہ پاک کے مراعات قلب اچھی طرح سے کریگا اور اللہ کے ساتھہ محافظت انفاس
رکھے گا عموم احوال مین تب کہین یہ بات جانیگا کہ اللہ اوسپر رقیب ہے اور اوسکے دل سے قریب ہے عالم
احوال و ناظر افعال و سامع اقوال ہے اور جو شخص اس جملہ سے غافل ہے وہ بدایت وصلت سے برکران ہے
پھر حقائق قربت کا کیا ذکر ہے انتہی غزالی رحمہ اللہ نے ذکر مراقبہ کا ہمراہ محاسبہ کے لکھا ہے حدیث جندب
بن جنادہ و معاذ بن جبل مین فرمایا ہے اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق
الناس بخلق حسن رواہ الترمذی وقال حدیث حسن اس حدیث مین ارشاد کیا ہے
طرف مراقبہ کے کیونکہ ہر موقع پر خدا سے ڈرنا یہی مراقبۂ خدا ہے ابن عباس کہتے ہین مین ایکدن پیچھے
حضرت کے تہا مجہسے کہا ای لڑکے مین تجکو کچہہ کلمات سکہاتا ہون نگاہ رکہہ تو اللہ کو نگاہ رکھیگا وہ تجکو حفظ
کر تو اللہ کا پائیگا تو اسکو سامنے اپنے جب مانگے تو کچہہ تو مانگ اللہ سے جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے
اور جان لے تو اس بات کو کہ اگر ساری امت مجتمع ہو اسپر کہ تجہے کچہہ نفع پہونچائے تو وہ تجکو کچہہ نفع نہین پہونچا
سکتی مگر اوتنا ہی جتنا کہ اللہ نے تیرے لیے لکھدیا ہے اور اگر جمع ہو کہ ضرر پہونچائے تجکو کچہہ ضرر نہین پہونچا
سکتی مگر اوسیقدر کہ لکھدیا ہے اللہ نے تجپر اقلام مرفوع ہوگئے صحف خشک پڑگئے رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن صحیح اس حدیث کا تجربہ بحمدہ تعالی اس بندۂ شرمندہ کو بخوبی ہوچکا ہے جیساکہ حضرت نے
فرمایا تہا ویسا ہی حال پایا وللہ الحمد ولنعم ما قیل **شعر**

لو الثقلان الجن والانس اجمعوا — یریدون ایلاما لاصغر نملۃ
یکون لہا رب السموات ناصرا — لما ظفروا منہا بادنی مضرۃ

کیا فائدہ فکر و بیش و کم سے ہوگا — ہم کیا ہین جو کوئی کام ہمسے ہوگا
جو کچہہ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے — جو کچہہ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

دوسری روایت غیر ترمذی کا لفظ یہ ہے تو نگاہ رکھہ اللہ کو پائیگا تو اوسے روبرو اپنے شناسا ہو تو اللہ کا
رخا مین وہ شناسا ہوگا تیرا شدت مین اور جان لے کہ جو چیز تجھسے چوک گئی وہ تجکو نہین پہونچ سکتی تہی اور
جو بلا تجکو پہونچی وہ تجسے نہین چوک سکتی تہی اور جان لے کہ نصر ہمراہ صبر کے ہے اور فرج ہمراہ کرب کے
اور عسر کے ساتھہ یسر ہے قرآن پاک دلیل ہے اس بات پر کہ ایک عسر کے ساتھہ دو یسر ہوتے ہین بہر حال
یہ حدیث دلیل ہے تفاصیل مراقبات پر وللہ الحمد انس کہتے ہین تم وہ اعمال کرتے ہو جو تمہاری آنکہون مین
بال سے زیادہ تر باریک ہین ہم اونکو عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موبقات یعنی مہلکات مین
سے شمار کرتے تہے رواہ البخاری یہ اسلیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مراقب اعمال محاسب احوال تہے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے مرفوعا کہا ہے اللہ تعالی غیرت کرتا ہے غیرت اللہ کی یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ
نے اوسپر حرام کیا ہے متفق علیہ معلوم ہوا کہ اتیان حرام غیر مراقب خدا سے ہوتا ہے غیرت کی اصل انفت
ہے یعنی عار و انکار اسکے بعد نووی نے حدیث طویل ابوہریرہ و قصہ ابرص واقرع واعمی کی روایت کی ہے کہ
اللہ نے اونکا امتحان لیا تہا ابرص واقرع اللہ تعالی کا احسان بہول گئے سائل کو کچہہ ندیا اعمی نے کہا
خذ ماشئت ودع ماشئت فواللہ لا اجہدك الیوم بشیٔ اخذتہ للہ اوس فرشتے سائل نے کہا
امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی اللہ عنك وسخط علی صاحبیك متفق علیہ یہ اسلیے
کہ اس اعمی نے اللہ کا مراقبہ کیا احسان فراموشی نکی شداد بن اوس مرفوعا کہتے ہین عقلمند وہ شخص ہے جسنے
حساب لیا اپنی جان کا اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ شخص ہے جسنے تابع کیا اپنے
نفس کو ہوی کا اور تمنا کی اللہ پر رواہ الترمذی و قال حدیث حسن معلوم ہوا کہ محاسب نفس اور
مراقب خدا دانشمند ہوتا ہے اور متبع ہوای نفس احمق ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ حدیث حسن رواہ الترمذی ترک کرنا بیفائدہ کام کا کام مراقب
کا ہوتا ہے اسیلیے حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ تو کسی مرد سے نہ پوچہہ کہ تو نے اپنی جورو کو کس
قصور پر مارا ہے رواہ ابوداود وغیرہ غزالی کہتے ہین ایک شخص نے ابن المبارک سے تفسیر
مراقبہ کی پوچہی تہی کہا کن ابدا کانك تری اللہ عزوجل عبد الواحد بن زید نے کہا ہے اذا کان
سیدی رقیبا علی فما ابالی بغیرہ ابن عطا نے کہا افضل طاعات مراقبۂ حق ہے دوام اوقات مین
جریری نے کہا یہ امر ہمارا دو اصل پر مبنی ہے ایک مراقبۂ خدا دوسرے قیام علم ظاہر مین ابوحفص
نے کہا تو جب لوگون مین بیٹہے اپنے نفس کا واعظ ہو کہین اونکا اجتماع تجکو دہوکا نہ دے وہ مراقبہ
تیرے ظاہر کا کرتے ہین اور اللہ تیرے باطن پر رقیب ہے **حکایت** زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام

سے تخلیہ کیا اوٹھ کر منہ صنم کا چھپا دیا یوسف علیہ السلام نے فرمایا تو مراقبہ جمادات شرماتی ہے
اور مین مراقبہ ملک جبار سے شرم نکرون یعنی یہ کیونکر ہو سکتا ہے **حکایت** ایک نوجوان نے
ایک جاریہ سے ارادہ کیا اوسنے کہا تجکو شرم نہین آتی ہے جوان نے کہا مین کس سے شرماؤن
ہمکو تو سوا کواکب کے کوئی نہین دیکھتا ہے اوسنے کہا کواکب کہان گیا یعنی وہ تو دیکھتا ہے
حکایت ایک شخص نے جنید رحمہ اللہ سے کہا ہم غض بصر پر کس چیز سے استعانت کرین کہا
بعلمك ان نظر الناظر اليك اسبق من نظرك الى المنظور اليه جنید فرماتے ہین متحقق بمراقبہ
وہ شخص ہوتا ہے جو فوت حظ پر اپنے رب عزوجل سے ڈرتا ہے مالک بن دینار نے کہا جنات فردوس
مین سے ایک جنت عدن ہے اوسمین حورین ہین جو ورد جنت سے پیدا کی گئی ہین کسی نے کہا اوس جنت
مین کون رہیگا کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے جنات عدن مین وہ لوگ رہین گے کہ جب ارادہ معاصی
کا کرتے ہین تو میری عظمت کو یاد کر کے میرا مراقبہ کرتے ہین اونکی پشت میری خشیت سے جھک گئی
ہے سہل نے کہا ہے لم يتزين القلب بشيء افضل ولا اشرف من علم العبد بان الله شاهده حيث
كان بعض سلف نے تفسیر آیہ ذلك لمن خشي ربه مین کہا ہے اي ذلك لمن راقب ربه عزوجل
وحاسب نفسه وتزود لمعاده ؎

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل	خلوت ولكن قل علي رقيب
ولا تحسبن الله يغفل ساعة	ولا ان ما تخفيه عنه يغيب
الم تر ان اليوم اسرع ذاهب	وان غدا للناظرين قريب

حکایت حمید طویل نے سلیمان بن علی سے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا اگر تو خلوت مین معصیت
کریگا اور تجکو یہ گمان ہے کہ اللہ تجھے دیکھتا ہے تو تو نے ایک امر عظیم پر جرأت کی اور اگر تجکو یہ گمان
ہے کہ وہ تجکو نہین دیکھتا ہے تو تو کافر ہوگیا ثوری نے کہا عليك بالمراقبة ممن لا تخفى عليه خافية
فرقد سنجی نے کہا منافق نظر کرتا ہے جب کسیکو نہین دیکھتا تو مدخل سو مین داخل ہوتا ہے لوگون کا
مراقبہ کرتا ہے اور اللہ تعالے کا مراقبہ نہین کرتا **حکایت** عبد اللہ بن دینار کہتے ہین مین
ہمراہ عمر بن خطاب کے مکہ کو جاتا تھا ایک رات راہ مین ٹھیرنا ہوا ایک راعی پہاڑ پر سے اوترا عمر نے
اوس سے کہا اے راعی ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچدے اوسنے کہا مین مملوک ہون کہا اپنے سید
سے کہدینا کہ بھیڑیا کھا گیا اوسنے کہا فاین اللہ عمر روئے پھر صبحکو پاس اوسکے سید کے جا کر اوس غلام کو
خرید کر کے آزاد کر دیا اور کہا اس کلمہ نے تجکو دنیا مین آزاد کرا دیا مجھے امید ہے کہ یہ کلمہ تجھے آخرت مین بھی

آزاد کرادیگا حقیقت مراقبہ کی ملاحظہ ہے رقیب کا اور انصراف ہی ہمہ تن طرف اوسکے مراقبہ دو طرح پر
ہوتا ہے ایک مقربین صدیقین کا یہ مراقبہ ہے تعظیم و اجلال کا کہ قلب ملاحظۂ اوس جلال مین
مستغرق ہوکر نیچے ہیبت کے منکسر ہو جائے دلمین اصلا گنجایش التفات الی الغیر کی باقی نرہے یہ
مراقبہ مقصود ہے دل پر رہے جوارح سو وہ تلفت الی المباحات سے معطل ہو جاتے ہین محظورات
کا کیا ذکر ہے اور اگر واسطے طاعات کے متحرک ہوتے ہین تو مثل مستعمل کے ہوتے ہین حاجتمند تدبر
و تثبت حفظ کے نہین رہتے **حکایت** ایک شخص کا گزر ایک جماعت تیر انداز پر ہوا ایک آدمی اونسے
الگ بیٹھا تھا اسنے چاہا کہ اوس سے بات کرے اوسنے کہا ذکر اللہ اشہی اسنے کہا تو اکیلا ہے اوسنے
کہا میرے ساتھ میرا رب اور دو فرشتے ہین پوچھا انمین کون سابق ہوا کہا من غفر اللہ لہ کہا رستہ
کدہر ہے اشارہ طرف آسمان کے کیا پھر اوٹھ کر چلدیا اور کہا اکثر خلقك شاغل عنك یہ کلام
اون لوگونکا ہے جو مشاہدۂ خدا مین مستغرق ہین یہ لوگ محتاج مراقبۂ لسان و جوارح کے نہین ہوتے
حکایت ابن خفیف کہتے ہین مین مصر سے رملہ کو جاتا تھا واسطے ملاقات ابو علی روزباری کے
مجھسے عیسی بن یونس مصری نے کہا بلدۂ صور مین ایک جوان اور ایک کہل حال مراقبہ پر مجتمع ہین
تم اونکو دیکھتے چلو شاید کچھ فائدہ حاصل ہو مین بلدۂ صور مین گیا ہو کا پیاسا تھا کمر مین ایک خرقہ تھا دوش
پر کچھ نہ تھا مسجد مین گیا دو شخص رو بقبلہ بیٹھے ہوئے دیکھے مینے سلام کیا کسینے جواب ندیا پھر دوبارہ سہ بارہ
سلام کیا جواب نہ سنا مینے کہا تمکو خدا کی قسم ہے تم میرے سلام کا جواب دو جوان نے اپنے مرقع سے
سر اوٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا ای ابن خفیف دنیا قلیل ہے اور باقی نہین ہے اوس قلیل سے مگر قلیل
سو لے تو اس قلیل سے کثیر تیرا شغل بہت قلیل ہے کہ تجکو فرصت ہماری ملاقات کی ملے یہ بات اوسکی
میرے دلکو لگ گئی وہ پھر بدستور سرنگون ہو گیا مین ظہر و عصر تک وہین ٹھیرا میری بہوک پیاس تکلیف
سب جاتی رہی وقت عصر کے مینے کہا مجہے کچھ وعظ کر سر اوٹھا کر کہا یا ابن خفیف ہم اصحاب مصائب ہین ہمارے
لیے زبان وعظ نہین ہے مین تین دن تک بے آب و دانہ و خواب اوسی جگہ رہا اون دونون کو
نہ کچھ کہاتے دیکھا نہ پیتے تیسرے دن مینے اپنے جی مین کہا مین انکو قسم دون شاید مجکو کچھ نصیحت کرین
مجھے نفع ہو جوان نے سر اوٹھا کر کہا یا ابن خفیف علیك بصحبۃ من یذکرك اللہ رؤیتہ و تقع
ہیبتہ علی قلبك یعظك بلسان فعلہ و لا یعظك بلسان قولہ والسلام قم عنا یہ درجہ
اون مراقبین کا ہے جنکے دلون پر اجلال و تعظیم غالب ہے غیر کی گنجایش وہان باقی نہین رہی دوسرا
درجہ مراقبہ اصحاب یمین کا ہے یہ وہ قوم ہے جن پر یقین اللہ کی اطلاع کا اونکے ظاہر و باطن پر دلون

مین غالب آگیا ہے لکن ملاحظۂ جلال نے اونکو مدہوش نہین کیا ہے بلکہ اونکے دل حد اعتدال پہ
باقی ہین گنجایش تلفت کی طرف احوال واعمال کے رکہتے ہین لکن باوجود ممارست اعمال کے خالی مراقبہ
سے نہین ہین اونپر حیا من اللہ اسقدر غالب ہے کہ جس چیز سے رسوائی آخرت کی متصور ہے اوس سے
باز رہتے ہین اللہ تعالی کو دنیا مین اپنے حال پر مطلع دیکہتے ہین محتاج انتظار قیامت کے نہین ہین اس
درجہ کا شخص مراقب محتاج مراقبہ جمیع حرکات وسکنات وخطرات ولحظات ولفظات کا ہوتا ہے محمد بن
علی کہتے ہین ان المؤمن وقاف متأن یقف عند ہمہ لیس کحاطب لیل یہ نظر اول ہی اس مراقبہ
مین خلاص اس سے اوسیکو ہوتا ہے جو عالم متین ہے اور معرفت حقیقی اسرار اعمال واغوار نفس ومکائد
شیطان کی رکہتا ہے واسطے دو رکعت نماز ایسے شخص کی ہزار رکعت غیر عالم سے بہتر ہوتی ہے بہرحال عاقل
پر یہ بات لازم ہے کہ اوسکے لیے چار ساعات ہون ایک ساعت مین مناجات رب کرے ایک ساعت
مین حساب نفس کا لے ایک ساعت مین تفکر فی صنع اللہ کرے ایک ساعت مین واسطے مطعم ومشرب کے
خالی ہو غزالی رحمہ اللہ نے اس مقام کو بہت بسط سے لکہا ہے قشیری کہتے ہین جریری نے کہا ہے
جسنے مراقبہ کو محکم نکیا وہ کشف ومشاہدہ کو نہین پہونچے گا

باب بیان مین تقوی کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ وقال تعالی فاتقوا اللہ ما استطعتم نووی نے
کہا ہذہ الآیۃ مبینۃ للمراد من الاولی یعنی اس آیت سے پہلے آیت کا مطلب معلوم ہوتا ہے وقال
تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا نووی نے کہا والآیات فی الامر بالتقوی کثیرۃ
معلومۃ وقال تعالی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وقال تعالی
ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم والآیات فی الباب کثیرۃ وقال تعالی
ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قرآن شریف مین امر بتقوی چالیس جگہہ سے زیادہ آیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا اکرم الناس کون ہے فرمایا جو بڑا متقی ہے الحدیث متفق علیہ
حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون
فاتقوا الدنیا واتقوا النساء الحدیث رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا
کرتے تھے اللہم انی اسألک الہدی والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم عدی بن حاتم کا لفظ مرفوع
یہ ہے من حلف علی یمین فرأی اتقی للہ منہا فلیأت التقوی رواہ مسلم ابوامامہ نے کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین خطبہ پڑہا فرمایا اتقوا اللہ وصلوا خمسکم وصوموا شہرکم

وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم رواہ الترمذي فی اخر کتاب الصلوۃ و
قال حدیث حسن صحیح قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے
کہ ایک آدمی نے آکر کہا ای نبی اللہ مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیك بتقوی اللہ فانہ جماع کل خیر
الحدیث دوسری حدیث انس سے روایت کی ہے کہ حضرت سے کہا آل محمد کون ہین فرمایا کل تقي غرضکہ
تقوی جماع خیرات ہے کل الصید فی جوف الفرا حقیقت تقوی کی تحرز کرنا ہے ساتھہ طاعت خدا
کے عقوبت خدا سے اصل تقوی اتقا شرک ہے پھر اتقار معاصی و سیئات پھر اتقار شبہات پھر ترک
فضلات مینے ابو علی دقاق سے اسیطرح سنا ہے وہ کہتے تھے لکل قسم من ذلك باب اس آیت کی
تفسیر مین اتقوا اللہ حق تقاتہ آیا ہے ان یطاع فلا یعصے و یذکر فلا ینسی و یشکر فلا یکفر سہل
رحمہ اللہ فرماتے تھے لا معین الا اللہ ولا دلیل الا رسول اللہ ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر
کتانی نے کہا ہے قسمت الدنیا علی البلوی وقسمت الاخرۃ علی التقوی نصرابادی کہتے ہین تقوی یہ
کہ بندہ ما سوی اللہ سے پرہیز کرے سہل نے کہا جو کوئی شخص یہ چاہے کہ اوسکا تقوی صحیح ہو وہ سارے
ذنوب کو ترک کردے یعنے خواہ دل کے گناہ ہون یا جوارح کے نصرابادی نے کہا ہے جو تقوی کو
لازم پکڑے گا وہ طرف مفارقت دنیا کے مشتاق ہوگا اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وللدار الاخرۃ
خیر للذین یتقون افلا تعقلون بعض سلف نے کہا ہے جو کوئی ساتھہ تقوی کے متحقق ہوگا اللہ
اوسکے دل پر اعراض عن الدنیا کو آسان کریگا ابو عبد اللہ روذباری کہتے ہین تقوی الگ رہنا ہے اوس چیز سے
جو تجکو اللہ سے دور رکھے ذوالنون نے کہا ہے تقی وہ شخص ہے جو اپنے ظاہر کو معارضات سے اور باطن
کو علالات سے چرک آلودہ نکرے اور ہمراہ اللہ کے موقف اتفاق مین واقف ہو ابن عطا نے کہا ہے
واسطے تقوی کے ظاہر و باطن ہے ظاہر محافظت حدود ہے اور باطن نیت و اخلاص ذوالنون نے کہا ہے

فلا عیش الا مع رجال قلوبھم	تحن الی التقوی و ترتاح للذکر
سکون الی روح الیقین وطیبہ	کما سکن الطفل الرضیع الی الحجر

آدمی کے تقوی پر تین خصال سے استدلال کیا جاتا ہے ایک حسن توکل سے اوس چیز مین جو ہاتھہ نہ آئے
دوسرے حسن رضا سے اوس چیز مین جو ملے تیسرے حسن صبر سے اوس چیز پر جو فوت ہوگئی طلق بن حبیب
نے کہا تقوی عمل کرنا ہے طاعت خدا پر بنور خدا بخوف عقاب خدا ابو حفص نے کہا تقوی حلال محض مین
ہوتا ہے نہ غیر مین ابو حسین زنجانی کہتے ہین جس شخص کا راس المال تقوی ہے زبانین اوسکے وصف سے
کلیل ہین واسطی نے کہا تقوی یہ ہے کہ تقوی سے ڈرے یعنے اپنے تقوے کو نہ دیکھے متقی وہ ہے

جو ابن سیرین کی طرح ہو چالیس کپّے گہی کے خرید کیے تھے ایک کپّے سے ایک چوہا نکلا غلام سے کہا کہ یہ کس کپّے مین سے
نکلا ہے کہا مجھے نہین معلوم سارے کپّے بہا دیے **حکایت** امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ زیر سایہ درخت قرضدار
نہ بیٹھتے تھے اور کہتے تھے حدیث مین آیا ہے کل قرض جر نفعا فھو ربا **حکایت** عتبۃ الغلام کو
ایک جگہہ دیکہا موسم سرما تھا پسینا بہنے لگا پوچھا تو کہا اس جگہہ مجھے ایک معصیت ہو گئی تھی اس دیوار سے
مٹی لیکر ایک مہمان کا ہاتھہ دہلایا تھا پھر صاحب دیوار سے معافی نچاہی بعض سلف نے کہا ہے تقوی
کئی طرح پر ہے عامہ کا تقوی شرک سے ہے خاصہ کا تقوی معاصی سے ہے اولیا کا تقوی توسل بالافعال
سے انبیا کا تقوی نسبت افعال سے کیونکہ انکا تقوی من اللہ الی اللہ ہوتا ہے حدیث ابو امامہ مین آیا ہے
جسنے نظر کی طرف محاسن عورت کے پھر بند کر لی آنکھہ اپنی اول بار مین نو پیدا کرے گا اللہ اوسکے لیے عبادت جسکی
حلاوت وہ اپنے دلمین پائیگا **حکایت** جنید و رویم و جریری و ابن عطا یکجا بیٹھے تھے جنید نے کہا ما نجا
من نجا الا بصدق اللجا قال اللہ تعالی وعلی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض
بما رحبت رویم نے کہا ما نجا من نجا الا بصدق التقی قال اللہ تعالی وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم
الآیۃ جریری نے کہا ما نجا من نجا الا بمراعاۃ الوفا قال اللہ تعالی الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون
المیثاق ابن عطا نے کہا ما نجا من نجا الا بتحقیق الحیاء قال اللہ تعالی الم یعلم بان اللہ یری قشیری
کہتے ہین استاذ امام نے کہا ما نجا من نجا الا بالحکم والقضاء قال تعالی ان الذین سبقت لہم منا
الحسنی وقال ایضا ما نجا من نجا الا بما سبق لہ من الاجتباء قال تعالی واجتبیناہم وھدیناہم
الی صراط مستقیم **ف** قشیری نے باب الورع مین حدیث ابو ذر اپنی سند سے مرفوعا لکھی ہے
من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پھر کہا ہے ورع ترک کرنا ہے شبہات کا ابراہیم بن ادہم
نے کہا ہے الورع ترک کل شبہۃ وترک ما لا یعنیک ھو ترک الفضلات مین کہتا ہون
حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الحلال بیّن والحرام بیّن و
بینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع
فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یقع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا
وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد
کلہ الا وھی القلب متفق علیہ یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے مقدمہ ورع و ترک شبہہ مین نووی نے
کہا ہے اتفق العلماء علی عظم موقع ھذا الحدیث وکثرۃ فوائدہ فانہ احد الاحادیث التی
علیہا مدار الاسلام انتہی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح مستقل لکھی ہے

جسکا خلاصہ ہمنے کتاب دلیل الطالب مین درج کیا ہے پھر رسالہ حلال و حرام مین خلاصۃ الخلاصہ
اوسکا لکھا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم ستر باب حلال کے ڈر سے وقوع کے ایک
باب حرام مین ترک کر دیتے تھے حضرت نے ابو ہریرہ سے کہا تھا کن ورعا تکن اعبد الناس
معلوم ہوا کہ نفس ورع عبادت ہے سری نے کہا ہے اہل ورع اپنی اوقات مین چار شخص تھے
حذیفہ مرعشی یوسف بن اسباط ابراہیم بن ادہم سلیمان خواص ان لوگون نے ورع مین نظر کی جب انپر
امور تنگ ہوئے تو یہ طرف تقلل کے آئے شبلی نے کہا ہے ورع یہ ہے کہ تورع کرے تو ہر ماسوی
اللہ سے اسحق بن خلف کہتے ہین ورع منطق مین سخت تر ہے ورع سے زر و سیم مین زہد ریاست مین اشد تر
ہے زہد سے ذہب و فضہ مین اسلیے کہ تو سونے چاندی کو طلب ریاست مین بذل کرتا ہے ابو سلیمان
دارانی نے کہا ورع اول زہد ہے جسطرح کہ قناعت ایک طرف ہے رضا سے ابو عثمان نے کہا ثواب ورع کا
خفت حساب ہے یحیی بن معاذ نے کہا ورع وقوف ہی حد علم پر بغیر تاویل ابن الجلا نے کہا ہے مین
اوس شخص کو پہچانتا ہون جو تیس برس مکہ مین رہا آب زمزم سے نہ پیا مگر اوسیقدر جو اپنے آبخورہ مین بھر لیا
اور جو طعام مصر سے آتا تھا اوسکو نہ کہایا عبد اللہ بن مروان کے ہاتھ سے ایک پیسا ایک چاہ نجس
مین گر گیا تھا تیرہ دینار دیکر اوسکو نکلوایا پوچھا تو کہا اوسپر اللہ کا نام لکھا تھا یحیی بن معاذ نے کہا ہے
ورع ظاہر یہ ہے کہ حرکت نکرے مگر واسطے اللہ کے اور ورع باطن یہ ہے کہ داخل نہو دلمین کوئی
سوا اللہ کے پھر کہا من لم ینظر فی الدقیق من الورع لم یصل الی الجلیل من العطاء بعض نے کہا ہی
من دق فی الدین نظرہ جل فی القیامۃ خطرہ یونس بن عبید نے کہا ورع خروج ہے ہر شبہہ سے
اور محاسبہ نفس کا ہے ہر لحظہ مین سفیان ثوری نے کہا نہین دیکھا مینے سہل تر ورع سے جو بات کہ تیرے
نفس مین تو اوس کو چھوڑ دے معروف کرخی نے کہا نگاہ رکھہ تو اپنی زبان کو مدح سے
جسطرح کہ محفوظ رکھتا ہی تو اوسکو ذم سے بشر بن حارث نے کہا تین عمل بہت سخت ہین جود قلت مین
ورع خلوت مین کلمہ حق سامنے اوسکے جس سے خوف و رجا رکھتا ہے **حکایت** اخت بشر حافی
نے امام احمد بن حنبل سے کہا مین اپنی چھت پر سوت کاتا کرتی ہون مشاعل ظاہریہ اوس طرف
سے گذرا کرتے ہین شعاع اونکی مجھپر پڑتی ہے مین اونکی شعاع مین سوت کاتون کہا تو کون ہی عافاک
اللہ کہا مین بشر کی بہن ہون امام احمد روئے اور کہا من بیتکم یخرج الورع الصادق لا تغزلی
فی شعاعھا **حکایت** علی عطار کہتے ہین مین بعض شوارع بصرہ مین چلا جاتا تھا مینے دیکھا کہ
کچھہ مشائخ بیٹھے ہین اور لڑکے کھیل رہے ہین مینے کہا تم ان مشائخ سے نہین شرماتے ایک لڑکے نے کہا

هؤلاء المشائخ قل ورعهم فقلت هيبتهم کہتے ہین مالک بن دینار چالیس برس بصرہ مین رہے
کبھی وہان کے تمر و رطب کو نہین کھایا یہان تک کہ مر گئے جب وقت رطب کا جاتا رہتا کہتے یا اهل
البصرة هذا بطنی مانقص منه شئ ولازاد فیکم ابراهیم بن ادہم سے کہا تم آب زمزم نہین
پیتے کہا اگر میرے پاس ڈول ہوتا تو مین پیتا حارث محاسبی جب ہاتھہ کھانیکو بڑھاتے اور اوس طعام
مین کچھہ شبہہ ہوتا تو رگ انکی اونگلی کی کھڑی ہو جاتی یہ معلوم کر لیتے کہ یہ طعام غیر حلال ہے بشر
حافی کو ایک دعوت مین بلایا تھا سامنے کھانا رکھا ہر چند چاہا کہ ہاتھہ بڑھائین نہ بڑھا تین بار اسی طرح
ہوا آخر ایک شخص جو انکو پہچانتا تھا اوسنے کہا صاحب دعوت نے ناحق انکو بلایا انکا ہاتھہ کبھی
طرف طعام شبہہ کے نہ بڑھیگا سہل رحمہ اللہ سے پوچھا حلال صافی کیا ہے کہا هو الذی لایعصی
الله فیه ولاینسی الله فیه **حکایت** حسن بصری رحمہ اللہ مکہ کو گئے تھے ایک طفل کو اولاد علی
بن ابی طالب سے دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگائے لوگونکو وعظ کر رہا ہے انہون نے کھڑے ہوکر
کہا ما ملاك الدین اوسنے کہا الورع کہا فما آفة الدین کہا الطمع حسن متعجب ہو گئے حسن نے
کہا ہے ایک ذرہ ورع سالم کا بہتر ہے ہزار مثقال صوم و صلوۃ سے اللہ نے موسی علیہ السلام کو وحی
کی تھی کہ لم یتقرب الی المتقربون بمثل الورع والزهد ابو ہریرہ نے کہا اللہ کے ہمنشین کل
اہل ورع و زہد ہونگے عمر بن عبد العزیز کے پاس مشک غنیمت آیا تھا اپنی ناک بند کر لی کہا اس سے
انتفاع اسی ریحہ کا ہوتا ہے مین نہین چاہتا کہ اسکی خوشبو لون اور مسلمان نلین **حکایت** ایک شخص نے
ایک رقعہ لکھا وہ کرایہ کے گھر مین تھا چاہا کہ خاک دیوار سے اوسکو خشک کرے دلمین خطرہ ہوا کہ یہ گھر کرایہ
پھر یہی خطرہ ہوا کہ کچھہ مضایقہ نہین رقعہ کو دیوار سے خشک کیا ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے سیعلم
المستخف بالتراب مایلقاہ غدا طول الحساب **حکایت** سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا کہ اونکی
دو پر ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت کیطرف اوڑتے پھرتے ہین پوچھا کہ یہ رتبہ کہانسے ملا کہا ورع
حکایت حسان بن ابی سنان اصحاب حسن پر کھڑے ہوئے کہا تمپر کون شی سخت تر ہی کہا ورع کہا مجھپر ورع سے زیادہ کوئی
شی اخف نہین ہے کہا کیونکر کہا مینے چالیس برس سے تمہاری اس نہر کا پانی نہین پیا یہ حسان کبھی لیٹکر نہ سوتے نہین
کھاتے اور نہ آب سرد پیتے ساٹھہ برس اسی طرح بسر کی انکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا ما فعل الله بك
کہا خیر ہے لکن مین جنت سے محبوس ہون ایک سوزن مینے عاریت لی تھی وہ واپس نہ کی ابو سعید خراز ورع مین
کلام کر رہے تھے عباس بن مہتدی کا گذر ہوا کہا اے ابا سعید تجھے شرم نہین آتی کہ تو نیچے سقف ابی الدوانیق
کے بیٹھتا ہے برکہ زبیدہ سے پانی پیتا ہے کھوٹے روپے سے لین دین کرتا ہے اور ورع مین تکلم کرتا ہی انتہی

باب بیان مین یقین و توکل کے

قال اللہ تعالی ولما رأی المؤمنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا و تسلیما وقال تعالی الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و فضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم وقال تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت وقال تعالی وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وقال تعالی واذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین نووی کہتے ہین الآیات فی الامر بالتوکل کثیرۃ معلومۃ وقال تعالی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ای کافیہ وقال تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون والآیات فی فضل التوکل کثیرۃ معروفۃ وقال تعالی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین وقال تعالی ان اللہ یحب المتوکلین ورا عظمت اس مقام کی سمجھنا چاہیے کہ صاحب توکل کا نام محبوب خدا ہے محبوب کبھی معذب و مبعد و محجوب نہین ہوتا ہے پھر جسکا اللہ حسیب کافی ہے وہ فائز بفوز عظیم ہے قال تعالی الیس اللہ بکاف عبدہ اب جو کوئی طالب کفایت کا غیر اللہ سے ہوگا وہ تارک توکل و مکذب اس آیت کا ہوگا وقال تعالی ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم وقال تعالی ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم سوجب ماسوی اللہ عبد مسخر ٹہیرا تو پھر اوسپر توکل کرنا کیا غزالی کہتے ہین کل ما ذکر فی القرآن من التوحید فھو تنبیہ علی قطع الملاحظۃ عن الاغیار والتوکل علی الواحد القھار انتہی بہرحال توکل ایک منزل ہے منازل دین سے اور ایک مقام ہے مقامات موقنین سے بلکہ معالی درجات مقربین سے ہے فی نفسہ من حیث العلم غامض ہے اور من حیث العمل شاق ہے وجہ غموض کی من حیث الفھم یہ ہے کہ ملاحظہ کرنا اسباب کا اور معتمد ہونا اوسپر شرک فی التوحید ہے اور تثاقل کرنا اسباب سے بالکلیہ طعن فی السنۃ و قدح فی الشرع ہے اور اعتماد کرنا اسباب پر بغیر رؤیت اسباب کے تغیر ہے وجہ عقل مین اور انغماس ہے غمرۂ جہل مین اسلیے تحقیق معنی توکل کی اس طرح پر کہ موافق مقتضای توحید و نقل و شرع ہو غایت غموض و عسر مین ہے کشف اس غطا پر باوجود شدت خفا کے سوا اسماسرۂ علماء کے اور کسیکو قوت نہین ہے نووی نے باب توکل مین احادیث لکھی ہین از انجملہ ایک حدیث طویل ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سبعون الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب و لا عذاب پھر فرمایا ھم الذین لا یرقون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون متفق علیہ رقیہ کہتے ہین منتر کو یعنی جو لوگ کہ نہ منتر کرین اور نہ منتر کرائین بلکہ اللہ پر بھروسا کرین

وہ بیحساب و عذاب بہشت مین جائین گے اسی حدیث مین یہ لفظ بھی آیا ہے سبقك بها عكاشة یہ بڑی
فضیلت ہے عکاشہ کی یہ سابق الموقنین افضل المتوکلین ہین بنص سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ
دوسری حدیث ابن عباس رضی سے یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم
لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت الحديث متفق عليه وهذا
لفظ مسلم تیسری حدیث مین انکی اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تو
اونھون نے کہا حسبنا الله ونعم الوكيل اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگ
تمہارے لیے جمع ہوئے ہین تم اونسے ڈرو تو صحابہ نے بھی یہی کلمہ کہا رواه البخاري دوسرا لفظ اس
روایت کا یہ ہے كان آخر قول ابراهيم حين القي في النار حسبي الله ونعم الوكيل ابوہریرہ کا
لفظ مرفوع یہ ہے داخل ہون گے جنت مین کچھ اقوام جنکے دل مثل پرندون کے دل کے ہون گے
رواه مسلم نووی کہتے ہین معناہ متوكلون وقيل قلوبهم رقيقة حدیث جابر مین بذکر غزاۂ نجد
آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت پر تلوار کھینچکر کہا من يمنعك مني حضرت نے کہا الله متفق علیہ اسمین
دلیل ہے صدق توکل پر روایت اسمعیلی مین اتنا اور آیا ہے کہ جب حضرت نے کہا اللہ تو تلوار اوسکے
ہاتھ سے گر گئی عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لو انكم تتوكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق
الطير تغدو خماصا وتروح بطانا رواه الترمذي وقال حديث حسن یعنی چڑیان صبحکو بھوکی
جاتی ہین شام کو پیٹ بھر کر آتی ہین براء بن عازب کہتے ہین حضرت نے کہا ای فلان جب تو اپنے بستر پر
جائے تو کہہ اللهم اني اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت
ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت
وبنبيك الذي ارسلت اگر تو اوس رات مر جائیگا تو فطرت پر مرے گا اور اگر صبح کرے گا تو خیر پائے گا
متفق علیہ یہ ساری دعا مشتمل ہے مضمون یقین کامل و توکل سالم پر و للہ الحمد ابو بکر صدیق نے غار مین اقدام
مشرکین کو دیکھ کر کہا تھا کہ ای رسول خدا اگر یہ طرف اپنے قدم کے نظر کرین گے تو ہمکو دیکھ لینگے فرمایا
ما ظنك باثنين الله ثالثهما متفق علیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
گھر سے باہر جاتے فرماتے بسم الله توكلت على الله رواه الترمذي وقال حسن صحيح وهذا لفظ
ابي داود انس کا لفظ مرفوع یون ہے جو کوئی گھر سے نکلتے یون کہے بسم الله توكلت على الله ولا حول
ولا قوة الا بالله تو اوس سے کہا جاتا ہے هديت وكفيت ووقيت اور شیطان اوس سے الگ ہو جاتا ہے
رواه ابو داود والترمذي والنسائي وغيرهم انس رضی کہتے ہین عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دو بھائی تھے

ایک حضرت کے پاس آتا جاتا تہا دوسرا حرفہ کرتا تہا حرفہ ولے نے حضرت سے شکایت اپنے بھائی کی کی حضرت نے فرمایا لعلك ترزق به رواه الترمذي باسناد صحيح على شرط البخاري یعنی شاید تجھکو رزق اوسی متوکل کے طفیل سے ملتا ہے **حکایت** سعید بن جبیر کہتے ہین مجکو بچھو نے ڈنک مارا میری مان نے قسم دی کہ مین رقیہ کراؤن مینے راقی کو وہ ہاتھ دیا جسکو بچھو نے ڈنک نہین مارا تہا خواص نے یہ آیت وتوکل على الحي الذي لا يموت پڑھ کر کہا بندہ کو لائق نہین ہے کہ بعد اس آیت کے غیر اللہ کی طرف ملتجی ہو بعض علماء سے خواب مین کہا گیا من وثق بالله فقد احرز قوته اور بعض علما نے یون کہا ہے لا يشغلك المضمون لك من الرزق عن المفروض عليك من العمل فتضيع امر آخرتك ولا تنال من الدنيا الا ما قد كتب الله لك یحیی بن معاذ کہتے ہین بندہ کے رزق پانے مین بغیر طلب کے دلیل ہے اس بات پر کہ رزق مامور ہے ساتھ طلب عبد کے **حکایت** ابراہیم بن ادہم نے کہا ہم مینے بعض رہبان سے پوچھا کہ من این تاکل تو کہان سے کہاتا ہے اوسنے کہا لیس هذا العلم عندي ولكن سل ربي من اين يطعمني **حکایت** ہرم بن حیان نے اویس قرنی سے کہا تم مجکو کس جگہہ کا امر کرتے ہو کہ وہان جاکر رہون اشارہ طرف شام کے کیا ہرم نے کہا معیشت کیونکر ہوگی اویس نے کہا اُف لهذه القلوب قد خالطها الشك فما تنفعها الموعظة بعض سلف نے کہا متى رضيت بالله وكيلا وجدت الى كل خير سبيلا نسأل الله تعالى حسن الادب غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین یہ گمان کہ معنی توکل کے ترک کسب ببدن و ترک تدبیر بقلب ہین اور مثل ایک خرقہ ملقاۃ یا لحم على الوضم کے زمین پر پڑا رہے ظن جہال کا ہے کیونکہ یہ بات شرع مین حرام ہے حالانکہ شرع نے متوکلین پر ثنا کی ہے سو حصول کسی مقام کا مقامات دین سے بمحظورات دین نہین ہو سکتا ہے بلکہ توکل کے درجات ہین خواص کا مقام یہ ہے کہ وہ بیابان مین بغیر زاد کے ایک ایک ہفتہ تک چکر مارتے ہین اونکو اللہ کے فضل پر دربارہ تقویت على الصبر اعتماد ہوتا ہے یا گہاس پہوس پر اکتفا کرتے ہین یا راضي على الموت ہوتے ہین دوسرا مقام یہ ہے کہ گہر یا مسجد مین جو اندر کسی گاؤن یا شہر کے ہے بیٹھہ رہے یہ مقام اضعف ہے مقام اول سے لکن ایسا شخص متوکل ہوتا ہے کیونکہ تارک کسب و اسباب ظاہرہ ہے تدبیر امر مین طرف سے اسباب خفیہ کے اللہ کے فضل پر اعتماد رکہتا ہے فقط اتنی بات ہے کہ شہر و قریہ مین بیٹہکر متعرض اسباب رزق ہوتا ہے کیونکہ یہ قعود منجملہ اسباب جالبہ رزق کے ہے مگر مبطل توکل نہین ہے اگر نظر اوسکی سکان بلد پر نہین ہے بلکہ فطر او سپر ہے جسنے سکان بلد کو واسطے ایصال رزق کے اسکا مسخر کر دیا ہے کیونکہ یہ بات متصور ہو سکتی ہے کہ اگر اللہ کا فضل معرف و محرک انکے دواعی کا نہو وہ سب اس

شخص سے غافل ہوکر اسکو ضایع کردین تیسرا مقام یہ ہے کہ گھر سے نکل کر اکتساب کرے یہ کسب اوسکو مقامات توکل سے خارج نہین کرتا ہے جبکہ طمانیت اوسکے نفس کی اپنی کفایت و قوت و جاہ و بضاعت پر نہین ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی ایک لحظہ مین اس سبکو ہلاک کردے بلکہ نظر اوسکی طرف کفیل برحق کے ہے اوسکو حافظ اس سب کا جانتا ہے اور میسر اسباب سمجھتا ہی پھر اگر یہ اکتساب واسطے عیال کے ہے اور اسلیے کہ مساکین پر تفریق کرے تو ایسا شخص بدن سے مکتسب اور دل سے منقطع ہوتا ہے حال اشرف ہی حال قاعد فی البیت سے دلیل اس بات پر یہ ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے بغل مین کپڑا اٹھا ہتہ مین گز لیکر بازار مین گئے لوگون نے اس بات کو ناپسند کرکے کہا تم خلیفۂ نبوت ہو کہا مجکو میری عیال سے مشغول نکرو مین اگر اونکو ضائع کردونگا تو اونکے ماسوا کا مضیع تر ہونگا آخر بیت المال سے قوت اونکا مقرر کیا جب سبکی رضامندی معلوم کی تو وقت کو مصالح مسلمین مین مستغرق کیا یہ بات محال ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مقام توکل مین نہون اونسے زیادہ کون اولی تر ساتھ اس مقام کے ہوگا معلوم ہوا کہ کسب کچھ منافی حال توکل نہین ہے توکل بے زہد کے دنیا مین نہین ہوسکتا ہے زہد بے توکل کے البتہ ہوسکتا ہے اسلیے کہ توکل ایک مقام ورا زہد ہے ابو جعفر حداد شیخ جنید متوکلین مین سے تھے بیس برس توکل کو مخفی رکھا اور بازار کا جانا نچھوڑا کہتے تھے ہر دن ایک دینار کماتا تھا اور ایک دانگ رات تک نرکھتا تھا اور ایک قیراط سے بھی راحت حاصل نکرتا تھا بلکہ رات سے پہلے صرف کردیتا تھا غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین اعلم ان الجلوس فی رباطات الصوفیة مع معلوم بعید من التوکل فان لم یکن معلوم ووقف وامر الخادم بالخروج للطلب لم یصح معه التوکل الا علی ضعف ولکن یقوی بالحال والعلم کتوکل المکتسب وان لم یسئلوا بل قنعوا بما یحمل الیهم فهذا اقوی فی توکلهم لکنه بعد اشتهار القوم بذلك فقد صار لهم سوقا فهو کدخول السوق ولا یکون داخل السوق متوکلا الا بشروط کثیرة انتهی **حکایت** ابو سلیمان دارانی نے احمد بن ابی الحواری سے کہا مجکو ہر مقام سے ایک نصیب ہے مگر اس توکل مبارک سے کہ مینے اس کا رائحہ تک بھی نہین سونگھا سہل رحمہ اللہ نے کہا ہے جسنے طعن کی تکسب پر اوسنے طعن کی سنت پر اور جسنے طعن کی ترک تکسب پر اوسنے طعن کی توحید پر **حکایت** ایک عابد نے مسجد مین عکوف کیا تھا اور اوسکے لیے کسی جگہہ سے کچھہ معلوم مقرر نہ تھا امام نے اوس سے کہا تو اگر تکسب کرتا تو افضل ہوتا اوسنے کچھہ جواب نہ دیا چوتھی بار مین کہا جوار مسجد مین ایک یہودی ذمہ دار دو نان کا میرے لیے ہوا ہے کہ ہر دن مجکو دو روٹی دیا کریگا امام نے کہا اگر وہ اس ضمان مین صادق ہے تو عکوف مسجد مین تیرے لیے بہتر ہے عابد نے کہا اے شخص اگر تو امام نہوتا اور سامنے اللہ اور بندون کے باوجود اس

نقص فی التوحید کے کہڑا نہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا کیونکہ تونے وعدہ یہودی کو اللہ کے ضمان
بالرزق پر فاضل ٹھیرایا **حکایت** ایک امام مسجد نے بعض مصلین سے کہا من این تاکل اوسنے کہا
ای شیخ ذرا صبر کر مین نے جو نماز تیرے پیچھے پڑہی ہے اوسکو اعادہ کر لون پہر مین تجکو جواب دونگا غزالی
رحمہ اللہ نے باب توکل کو نہایت بسط سے لکہا ہے قشیری نے اس باب سے تعرض نہین کیا باب الیقین
کو منعقد کر کے پہلے آیت لکہی ہے وبالآخرة ھم یوقنون پہر اپنی سند سے حدیث ابن مسعود روایت
کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان اللہ تعالی بعدلہ وقسطہ جعل الروح والفرح فی الرضا والیقین
وجعل الھم والحزن فی الشک والسخط انطاکی کہتے ہین اقل یقین جب دلمین پہونچتا ہے تو دلکو نور سے
بہر دیتا ہے اور ہر شک کو دل سے دور کر دیتا ہے دل شکر سے بہر جاتا ہے اللہ سے ڈر جاتا ہے ابو عثمان
حیری نے کہا الیقین قلة الاھتمام لغد سہل نے کہا یقین زیادت وتحقیق ایمان ہے پہر کہا کہ ایک شعبہ ہے
ایمان کا تصدیق سے کم ابتدا یقین مکاشفہ ہے اسیلیے بعض سلف نے کہا ہے لو کشف الغطاء
ما ازددت یقینا پہر معاینہ ہے پہر مشاہدہ ابن طاہر نے کہا علم مین معارضہ شکوک ہوتا ہے یقین مین
شک نہین ہوتا بعض نے کہا اول مقامات معرفت ہے پہر یقین پہر اخلاص پہر شہادت پہر طاعت
اسم ایمان ان سب کا جامع ہے سہل نے کہا حرام ہے دل پر کہ رائحہ یقین سونگہے اور اوسمین سکون الی غیر اللہ
ہو ذوالنون نے کہا یقین داعی ہے طرف قصر امل کے قصر امل داعی ہے طرف زہد کے زہد مورث حکمت
ہوتا ہے حکمت مورث نظر فی العواقب ہے یقین کی تین علامتین ہین قلت مخالطت مردم عشرتمین
ترک مدح مردم عطیہ مین تنزہ ذم مردم سے وقت منع کے یقین الیقین کی علامت نظر کرنا ہر طرف اللہ
کے ہر شی مین اور رجوع کرنا ہے طرف اللہ کے ہر امر مین اور استعانت کرنا ہے ساتھ اللہ کے ہر حالمین
کسی نے کہا یقین کہتے ہین زوال معارضات کو جنید نے کہا ہے الیقین ارتفاع الریب فی مشھد الغیب
پہر کہا قد مشی رجال بالیقین علی الماء ومات بالعطش افضل منھم یقینا **حکایت** ابراہیم
خواص کہتے ہین مینے ایک غلام کو تیہ مین دیکہا جیسے ٹکڑا چاندی کا پوچہا الی این یا غلام کہا الی مکة حرسہا
اللہ تعالی مینے کہا بلا زاد ولا راحلة ولا نفقة کہا یا ضعیف الیقین الذی یقدر علی حفظ
السموات والارض لا یقدر علی ان یوصلنی الی مکة بلا علاقة جب مین مکہ مین پہونچا اوسکو دیکہا
کہ طواف کر رہا ہے اور کہتا ہے ؎ یا عین سحی ابدا + یا نفس موتی کمدا + ولا تحبی احدا + الا
الجلیل الصمدا + مجکو دیکہکر کہا یا شیخ انت بعد علی ذالک الضعف من الیقین نہر جوری کہتے ہین بندہ
جب استکمال حقایق یقین کا کر لیتا ہے تو بلا نزدیک اوسکے نعمت اور رخا قسمت ہو جاتی ہے ابو بکر وراق نے

کہا ہے یقین تین طرح پر ہے یقین خبر یقین دلالت یقین مشاہدہ **حکایت** ابو تراب کہتے ہین مینے جنگل مین ایک غلام دیکھا وہ بلا زاد چلا جاتا تہا جی مین کہا اگر اسکے پاس یقین نہین ہی تو یہ ہلاک ہوگا او سے کہا یا غلام فی مثل ھذا الموضع بلا زاد کہا یا شیخ ارفع رأسك ھل ترى غير الله عز وجل مینے کہا الآن اذھب حیث شئت ابو سعید خراز کہتے ہین العلم ما استعملك واليقين ما حملك
حکایت ابراہیم خواص کہتے ہین مینے اکل حلال کے لیے طلب معاش کی ایکدن جال ڈال کے ایک مچھلی شکار کی پھر دوبارہ جال ڈالا ایک اور مچھلی پکڑی اوسکو پھینک کر عود کیا ہاتف نے کہا لم تجد معاشا الا ان تأتي من يذكرنا فتقتلهم مینے جال توڑ ڈالا اور شکار کرنا چھوڑ دیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باب بیان مین استقامت کے

قال اللہ تعالی فاستقم كما امرت وقال تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن اولياءكم في الحيوة الدنيا وفي الآخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من غفور رحيم وقال تعالے ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون اولئك اصحاب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون سفیان بن عبد اللہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول اللہ کہو مجھسے اسلام مین ایک ایسی بات کہ پھر سوا آپ کے کسی سے مین نہ پوچھون فرمایا قل آمنت بالله ثم استقم رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے قاربوا وسددوا واعلموا انه لن ينجو احد منكم بعمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدني الله برحمة منه وفضل رواہ مسلم مقاربت بمعنی قصد ہے جسمین کچھہ غلو و تقصیر نہو سداد بمعنی استقامت و اصابت ہی تغمد بمعنی تستر ہے نووی نے کہا علماء کہتے ہین استقامت کے معنی ہین لزوم طاعت خدا یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے نظام جملہ امور ہے قشیری نے بسند خود ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعا روایت کیا ہے استقيموا ولن تحصوا واعلموا ان خير دينكم الصلوة ولن يحافظ على الوضوء الا مؤمن معلوم ہوا کہ دوام صلوۃ و وضو منجملہ اسباب استقامت کے ہے استاد نے کہا استقامت ایک درجہ ہے جس سے کمال و تمام امور کا ہوتا ہے وجود نظام حصول خیرات کا ساتھہ اوسکے ہے جو کوئی اپنی حالت مین مستقیم نہین ہے اوسکی سعی ضائع اوسکا جہد خائب ہے قال تعالی ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا اور جو شخص اپنی صفت مین مستقیم نہین ہے وہ اپنے مقام سے دوسرے مقام پر مرتقی نہین ہوتا ہے اوسکا سلوک مبنی علی الصحۃ نہین ہے سو شرط مستانف سے ہے استقامت احکام بدایت مین

جسطرح کہ حق عارف سے استقامت آداب نہایت مین امارت استقامت اہل ہدایت یہ ہے
کہ اوسکے معاملہ مین شائبہ فترت کا نہوا امارت استقامت اہل وسائط یہ ہے کہ ہمراہ اونکی منازلت کے
وقفہ نہو امارت استقامت اہل نہایت کی یہ ہے کہ اونکی مواصلت مین نداخل حجاب نہو دقاق نے کہا
استقامت کے تین مدارج ہین پہلے تقویم ہے پھر اقامت پھر استقامت تقویم من حیث تادیب النفوس ہے اقامت
من حیث تہذیب القلوب استقامت من حیث تقریب الاسرار ابوبکر صدیق نے فرمایا ہے ثم استقاموا
اي لم یشرکوا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای لم یروغوا روغان الثعالب صدیق کا قول محمول ہے مراعات
اصول فی التوحید پر عمر کا قول محمول ہے ترک طلب تاویل پر ابن عطا نے کہا استقاموا علی انفراد القلب باللہ
تعالی ابو علی جوزجانی کہتے ہین کن صاحب الاستقامۃ لا طالب الکرامۃ فان نفسك متحرکۃ فی طلب
الکرامۃ وربك عز وجل یطالبك بالاستقامۃ **حکایت** ابو علی شبوئی کہتے ہین مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہی
بوڑھا کردیا مجھکو سورۂ ہود نے سو کس چیز نے آپ کو بوڑھا کردیا کیا قصص انبیاء و ہلاک امم نے فرمایا
نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت بعض نے کہا ہے طاقت نہین رکھتے استقامت
کی مگر اکابر کیونکہ استقامت خروج ہے معہودات سے اور مفارقت ہے رسوم و عادات سے اور قیام
ہے سامنے اللہ کے حقیقت صدق پر و لہذا حضرت نے فرمایا ہے استقیموا ولن تحصوا واسطی نے
کہا وہ خصلت جس سے محاسن کامل ہوتے ہین اور اوسکے فقد سے محاسن قبائح ہوجاتے ہین استقامت
ہے بعض نے کہا استقامت اقوال مین ترک غیبت ہے اور افعال مین نفی بدعت اور اعمال مین نفی فترت
اور احوال مین نفی حجبت ابن فورک نے کہا سین استقامت مین واسطے طلب کے ہے یعنی حق سے یہ
بات طلب کرو کہ تمکو توحید پر قائم رکھے پھر استدامت عہود و حفظ حدود پر استقامت
موجب ادامت کرامت ہے قال تعالی وان لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناہم ماء غدقا

باب بیان مین تفکر کرنے کے عظم مخلوقات خدا و فناء دنیا و اہوال
آخرت و سائر امور و تقصیر و تہذیب فی محل نفس مین استقامت ہے

قال اللہ تعالی انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم تتفکروا وقال تعالی ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا

سبحانک فقنا عذاب النار الآیات وقال تعالی افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت فذکر انما انت مذکر نووی نے کہا والآیات فی الباب کثیرة ومن الاحادیث حدیث الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت قشیری نے باب الفکر نہین لکھا غزالی نے احیاء العلوم مین کتاب التفکر منعقد کی ہے اور کہا ہے قد امر الله بالتفکر والتدبر فی کتابه العزیز فی مواضع لا تحصی واثنی علی المتفکرین ابن عباس کہتے ہین ایک قوم نے تفکر کیا الله عزوجل مین حضرت نے فرمایا تفکروا فی خلق الله ولا تتفکروا فی الله فانکم لن تقدروا قدره حضرت عائشه کہتی ہین ایک رات حضرت صبح تک روتے رہے مینے کہا کیون روتے ہو الله نے تو آپ کے سارے گناہ اگلے پچھلے معاف کر دیے فرمایا وما یمنعنی ان ابکی وقد انزل الله تعالی علیّ فی هذه اللیلة ان فی خلق السموات والارض الآیة پھر فرمایا ویل لمن قرأها ولم یتفکر فیها اوزاعی سے پوچھا غایت تفکر کی ان مین کیا ہے کہا یقرؤهن ویعقلهن **حکایت** محمد بن واسع کہتے ہین ایک مرد اہل بصرہ سے پاس ام ذر کے بعد موت ابوذر کے گیا اور عبادت ابوذر کا حال پوچھا کہا سارے دن گھر کے کونے مین بیٹھے تفکر کیا کرتے تھے حسن نے کہا تفکر ایک ساعت کا بہتر ہے قیام ایک شب سے فضیل نے کہا فکر ایک آئینہ ہے دکھاتا ہے تجھکو حسنات وسیئات تیرے ابراہیم سے کہا تم بہت تطویل فکر کرتے ہو کہا فکر مغز ہے عقل کا سفیان بن عیینہ یہ شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎

اذا المرء کانت له فکرة ففی کل شیء له عبرة

طاؤس کہتے ہین حواریین نے عیسے علیہ السلام سے کہا آج کے دن زمین پر کوئی مثل تمہارے ہے کہا ہان وہ شخص جسکا نطق ذکر صمت فکر نظر عبرت ہے وہ مثل میرے ہے حسن نے کہا جسکا کلام حکمت نہین ہے وہ لغو ہے جسکا سکوت تفکر نہین ہے وہ سہو ہے جسکی نظر اعتبار نہین ہے وہ لہو ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق کہا اسکے یہ معنی ہین امنع قلوبهم التفکر فی امری **حکایت** لقمان اکثر اکیلے بیٹھے رہتے انسے کہا تم بہت تنہا بیٹھتے ہو اگر تم لوگون مین بیٹھتے انس حاصل ہوتا کہا ان طول الوحدة افهم للفکر وطول الفکر دلیل علی طریق الجنة عمر بن عبدالعزیز کہا تفکر الله کے نعم مین افضل عبادت ہے **حکایت** ابن المبارک نے ایک دن سہل بن علی کو ساکت متفکر دیکھ کر کہا این بلغت کہا الصراط بشر نے کہا لوگ اگر تفکر کرتے الله کی عظمت مین تو عصیان خدا نکرتے معلوم ہوا کہ عصیان نتیجہ ہے غفلت کا ابن عباس نے کہا رکعتان مقتصدتان فی تفکر خیر من قیام لیلة بلا قلب

حکایت ایک دن ابو شریح چلے جاتے تھے بیٹھہ کر منھ چادر سے چھپا کر رونے لگے کہا کیون روتے ہو کہا تفکرت فی ذھاب عمری وقلۃ عملی واقتراب اجلی ابو سلیمان نے کہا تم عادت ڈالو اپنی آنکھونکو رونے کی اور دلونکو تفکر کی فکر کرنا دنیا مین حجاب ہے آخرت سے اور عقوبت ہے واسطے اہل ولایت کے اور فکر کرنا آخرت مین مورث حکمت ہے اس فکر سے دل زندہ ہوتے ہین حاتم نے کہا عبرت سے علم بڑہتا ہے ذکر سے حب زیادہ ہوتا ہے تفکر سے خوف بڑہتا ہے ابن عباس رضی نے کہا تفکر خیر مین داعی الی العمل ہوتا ہے اور ندم علی الشر داعی الی الترک ہوتا ہے حسن نے کہا اہل عقل ہمیشہ عود کرتے تھے ذکر سے فکر پر اور فکر سے ذکر پر یہانتک کہ دل اونکے ناطق بحکمت ہوئے

حکایت اسحق بن خلف نے کہا ایک رات داود طائی بالای سطح چاندنی رات مین تفکر کرتے تھے ملکوت سموات وارض مین آسمان کی طرف دیکھہ کر روتے تھے گھر مین ہمسایہ کے گر پڑے وہ برہنہ تلوار اپنے فراش سے لیکر نکلا چور سمجھکر جب انکو دیکھا تلوار رکھدی اور کہا تمکو سطح پر سے کسنے گرادیا کہا مجھے نہین معلوم **ف** معنی تفکر کے حاضر کرنا دو معرفتون کا ہے دلمین جس سے تیسری معرفت حاصل ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی شخص سے یہ بات سنے کہ آخرت اولی بالایثار ہے اوسکا مقلد بنکر مصدق ہوکر بغیر بصیرت حقیقت امر کے عمل واسطے ایثار آخرت کے کرے مجرد قول پر اوسکے معتقد ہوا اسکو تقلید کہتے ہین نہ معرفت دوسرے یہ کہ اسباتکو پہچان لے کہ جو چیز ابقی ہے وہ اولی بالایثار ہے پھر یہ جان لے کہ آخرت ابقی ہے ان دو معرفتون سے تیسری معرفت حاصل ہوگی وہ یہ کہ آخرت اولی بالایثار ہے تحقق اس معرفت کا بدون ہر دو معرفت سابقہ کے ممکن نہین ہے اسلیے احضار معرفتین سابقتین دلمین وصیلہ ہوتا ہے طرف معرفت ثالث کے اس احضار کا نام تفکر اعتبار تذکر نظر تامل تدبر ہے تدبر تفکر تامل عبارات مترادفہ ہین ایک معنی پر انکے نیچے معانی مختلفہ نہین ہین تذکر و اعتبار و نظر مختلفۃ المعانی ہین اگرچہ اصل مسمی ایک ہی ہے ہر متفکر متذکر ہوتا ہے اور ہر متذکر متفکر نہین ہوتا فائدہ تذکار کا تکرار معارف ہے دل پر تاکہ معارف دلمین راسخ ہوجائین اور محو نہون اور فائدہ تفکر کا تکثیر علم واستجلاب معرفت غیر حاصلہ ہے یہ فرق ہے درمیان تذکر و تفکر کے غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجاری فکر کے سو سے بھی زیادہ ہین اور بندہ کو اون سب مین یا اکثر مین فکر کرنا چاہیے شرح آحاد ان انقسامات کی طویل ہے لکن انحصار انکا چار نوع مین ہے طاعات و معاصی و مہلکات و منجیات معاصی مین ہر دن صبحکو اوٹھکر اعضای ہفتگانہ کی تفتیش کرے کہ آیا فی الحال وہ ملابس کسی معصیت کے ہین تو اوس معصیت کو ترک کردے یا کل وہ ملابس تھے تو اونکا تدارک کرے ترک و ندم سے

یا اس دن مین اُن سے متعرض ہوگا تو واسطے احتراز و تباعد کے مستعد ہو جائے مثلاً زبان
مین نظر کرے کہ وہ متعرض غیبت و کذب و نمیمۂ و تزکیۂ نفس و استہزاء بالغیر و مماراۃ و ممازحت و خوض
لایعنی وغیرہ مکارہ کے ہے پہلے جی مین یہ قرار دے کہ یہ سب امور نزدیک اللہ کے مکروہ ہین
پہر شواہد قرآن و سنت مین جو دربارۂ شدت عذاب کے ان افعال پر وارد ہوئے ہین غور کرے
پہر سوچے کہ کسطرح مجکو ان سے احتراز کرنا چاہیے اور معلوم کرے کہ یہ بات تمام نہین ہوسکتی ہے
مگر ساتہہ عزلت و انفراد کے یا اسطرح پر کہ نہ بیٹھے مگر پاس کسی شخص صالح کے جو اسکے تکلم پر انکار کرے
ورنہ اپنے موہنہ مین ایک پتہر رکہہ لے تاکہ وہ مذکر ہو غرضکہ فکر حیلۂ احتراز مین اسطرح پر ہوتی ہے اسی پہ
بقیۂ اعضا کا قیاس کرنا چاہیے طاعات مین پہلے نظر فرائض مکتوبہ مین کرے کہ کسطرح پر اونکو ادا کیا ہے
اور کسطرح حراست اونکی نقصان و تقصیر سے کرنا چاہیے اور کیونکر جبر اوس نقصان کا نوافل سے عمل
مین لایا جائے پہر افعال مین ہر ہر عضو کے غور کرے مثلاً کہے کہ آنکہہ اسلیے پیدا کی گئی ہے کہ ملکوت ارض
و سموات مین بنظر عبرت دیکہے اور طاعت خدا مین مستعمل ہو کتاب اللہ و سنت مطہرہ مین نظر کرے
اور مین اس شغل مطالعۂ قرآن و سنت پر قادر ہون پہر کسلیے یہ کام نہین کرتا ہون یا مین طرف فلان
مطیع کے بعین تعظیم دیکہہ سکتا ہون اور اوسکے دلمین سرور داخل کر سکتا ہون یا فلان فاسق کیطرف
بعین حقارت نظر کر سکتا ہون اور اوسکو معصیت سے زاجر ہو سکتا ہون اسی پر قیاس سمع وغیرہ
کا کرنا چاہیے صفات مہلکہ مین معرفت اون مہلکات کی حاصل کرنا چاہیے جنکا محل دل ہے جیسے
استیلاء شہوت و غضب و بخل و کبر و عجب و ریا و حسد و سوء ظن و غفلت و غرور وغیر ذلک ان صفات
تفقد دل سے کرے اگر گمان ہو کہ دل ان سے منزہ ہے تو پہر کیفیت امتحان قلب مین متفکر ہو علامات
سے استشہاد کرے پہر جب علامات دلیل ہون وجود پر تو پہر اون اسباب مین غور کرے جو انکو
قبیح کر دکہائین اور یہ بات ظاہر کر دین کہ منشأ ان صفات کا جہل و غفلت ہے و علی ہذا القیاس
منجیات مین تفکر کرنا ہے توبہ و ندم علی الذنوب و صبر علی البلاء و شکر علی النعماء و خوف و رجا و زہد
فے الدنیا و اخلاص و صدق فی الطاعات و محبت و تعظیم خدا و رضا بافعال الٰہی و شوق الی اللہ و خشوع
و خضوع و تواضع للہ وغیرہ مین اب بندہ ہر دن مین اپنے دلکو ٹٹولے کہ کون چیز اوسکو ان صفات سے
آڑے آتی ہے مثلاً جب واسطے اپنے نفس کے اکتساب احوال توبہ و ندم کا کرنا چاہے تو پہلے تفتیش
ذنوب کی کرے پہر وعید و تشدید مین تفکر کرے اور خوب سمجہ جائے کہ وہ متعرض مقت خدا ہے یہانتک
کہ حال ندم منبعث ہو و قس علی ہذا غزالی نے ان ہر چہار نوع کو بہت مثالون سے کشف کیا ہے پہر یہ تین

تفکر فی خلق اللہ کے بسط فرمایا ہے اور کیفیت [illegible] جیسے انسان
مخلوق من النطفہ کہ اسمین عجائب دلالات ہین عظمت خدا پر اعمار منقضی ہو جاتی ہین اور عشر عشیر بھی
وقوف حاصل نہین ہوتا سو جبکہ نفس اقرب شی ہے اور اوسکی معرفت سے غفلت ہے تو پھر معرفت
غیر مین کیا طمع ہو سکتی ہے پانچوین جیسے جواہر جو جبال و معادن مین ہوتے ہین اب دیکھہ کہ یہ جواہر نفیسہ زر و سیم
و فیروزہ و لعل وغیرہا کسطرح پہاڑون سے نکلتے ہین پھر بعض انمین زیر مطارق منطبع ہوتے
ہین جیسے نحاس و رصاص و حدید اور بعض منطبع نہین ہوتے جیسے فیروزہ و لعل وغیرہا پھر اللہ نے
کسطرح لوگونکو طریقہ اونکے استخراج و اتخاذ ظروف و آلات و نقود و حلی کا سکہایا پھر معادن ارض مین کبریت
و قار و نفط وغیرہ رکہا اقل مودعات ارض ایک نمک ہے جس سے تطییب طعام ہوتی ہے اگر ایک شہر ہی
نمک سے خالی ہو جائے تو جلد نوبت ہلاکت کی آجائے اب اس رحمت خدا مین نظر کرنا چاہیے چھٹے جیسے
اصناف حیوانات ہین کہ کوئی پرندہ ہے اور کوئی چرندہ اور کوئی درندہ پھر کوئی دو پاؤن پر چلتا ہے
اور کوئی چار پر اور کوئی دس پر اور کوئی سو پر جسطرح کہ بعض حشرات مین مشاہدہ ہوتا ہے پھر اونکے
انقسام کو منافع و صور و اشکال و اخلاق و طباع و مضار مین دیکھنا چاہیے کہ وحوش بر کا کچھہ حال ہے
اور طیور جو کا کچھہ حال بہائم اہلیہ مین وہ عجائب ہین جو شک کو عظمت خالق سے دور کرتے ہین دواب
وحشیہ مین وہ غرائب ہین جو وجود صانع پر دلالت کرتے ہین ساتوین جیسے بحار عمیقہ جو مکتنف اقطار ارض ہین
اور ایک قطعہ ہین بحر اعظم محیط سے جو ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے یہانتک کہ مقدار مکشوف
زمین سے بہ نسبت غیر مکشوف کے مثل ایک جزیرہ صغیرہ کے بحر عظیم مین ہے باقی زمین پانی مین
مستور ہے پھر عجائب بحر کے لا انتہا ہین دریا مین وہ اصناف ہین جنکا نظیر خشکی مین نہین ہے بعض اقوام
نے سفر دریا کر کے عجائب و غرائب بحر کو مجلدات مین جمع کیا ہے آٹھوین جیسے ہوا لطیف جو درمیان مقعر سما
و محدب ارض کے محبوس ہے حس لمس سے اوسکا جسم وقت ہبوب کے مدرک نہین ہوتا اور نہ آنکھہ سے
شخص اوسکا نظر آتا ہے ساری ہوا بمنزلہ ایک بحر کے ہے اوسمین طیور جو سما رہتے ہین اپنے پرون سے
مثل حیوانات بحر کے سباحت کرتے ہین نوین جیسے کواکب وغیرہ آیات ملکوت سموات وغیرہا سار العمر بہی جسنے
ادراک کل کیا اور عجائب سموات اوس سے فوت ہوئے تو سمجھو کہ کل اوس سے فوت ہو گیا ارض و بحار و ہوا
و ہر جسم سوی سموات کے بہ نسبت سموات کے مثل ایک قطرہ کے بحر مین ہین بلکہ اس سے بھی اصغر ہے اللہ نے
اپنی کتاب مین امر سموات و نجوم کو عظیم کہا ہے ایسی سورت کم ہو گی جسمین تفخیم امر سموات نہو غرضکہ فکر فی
الخلق سے لا محالہ معرفت و عظمت و جلالت و قدرت خالق مستفاد ہوتی ہے جسقدر معرفت عجیب صنع خدا

کی زیادہ ہو گی اوتنی ہی معرفت جلال عظمت حق عزوجل کی اتم ہو گی غزالی رحمہ اللہ نے بانمین انواع تفکرات کے بسط لائق کیا ہے جسکے مطالعہ سے خواہی نخواہی معرفت صانع واحد جل مجدہ کی دلمین نازل ہوتی ہے وباللہ التوفیق

باب ۹ بیان مین شتابی کرنے کے طرف خیرات کے اور آمادہ کرنے متوجہ الی الخیر کے اقبال علی الخیر پر بجد وجہد تمام

قال تعالی فاستبقوا الخیرات وقال تعالی وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا رواہ مسلم یہ زمانہ مصداق اس حدیث کا ہے اس حدیث مین دلیل ہے مبادرت کرنے پر طرف اعمال صالحہ کے قبل وقوع فتن کے عقبہ بن حارث کہتے ہین مینے نماز عصر کی مدینہ مین پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھی سلام پھیر کر تخطی رقاب ناس کر کے جلد بعض حجرات نسا مین چلے گئے لوگ سرعت تشریف بری سے گھبر گئے پھر باہر آئے لوگونکو سرعت سے متعجب پاکر فرمایا ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرھت ان یحبسنی فامرت بقسمتہ رواہ البخاری دوسری روایت مین یون ہے کہ مین گھر مین کچھ سونا صدقہ کا چھوڑ آیا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ وہ سونا رات بھر رہے نووی نے کہا ہے التبر قطع من ذھب او فضة حدیث جابر مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے دن احد کے حضرت سے کہا بھلا اگر مین مارا جاؤن تو کہان ہونگا فرمایا جنت مین کچھ کھجورین اوسکے ہاتھ مین تھین اونکو پھینک کر مقاتلہ کیا یہانتک کہ مارا گیا متفق علیہ یہ حدیث جسطرح دلیل ہے مبادرت الی الخیر پر اسی طرح دلیل ہے اسبات پر کہ عمل کرنا بطمع جنت صحیح ہے وللہ الحمد ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول اللہ کون صدقہ اجر مین اعظم تر ہے فرمایا یہ کہ صدقہ کرے تو اور تو صحیح ہو ڈرتا ہو فقر سے امیدر کھتا ہو غنا کی اور مہلت نلے تو یہانتک کہ جب جان گلے تک پہونچے تو تو یہ کہے کہ لفلان کذا ولفلان کذا حالانکہ وہ اوس فلان کا ہے متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعا یہ ہے حضرت نے دن احد کے ایک تلوار لیکر فرمایا کون لیتا ہے اسکو مجھسے لوگون نے ہاتھ بڑھائے ہر انسان کہنے لگا مین مین فرمایا فمن یأخذہ بحقہ قوم رک گئی ابو دجانہ نے کہا انا آخذہ بحقہ پھر ہاتھ سے حضرت کے لیلی اور سر مشرکین کے پھاڑے رواہ مسلم اس حدیث مین دلیل ہے مبادرت الی الخیر پر زبیر بن عدی کہتے ہین ہم پاس انس بن مالک کے گئے حجاج بن یوسف کی

شکایت کی یعنی اوسکے ظلم کی حکایت کی انس سے نے کہا صبر کرو کوئی زمانہ آویگا لکن جو زمانہ بعد اوسکے ہے وہ بدتر ہوگا اوس سے یہانتک کہ ملو تم اپنے رب سے مینے یہ بات تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہے رواہ البخاری گویا انس نے زبیر کو دلالت کی طرف صبر و عمل خیر کے قبل آنے زمانہ بدتر کے زمانہ حال سے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بادروا بالاعمال سبعا ھل تنتظرون الا فقرا منسیا او غنا مطغیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادھی وامرّ رواہ الترمذي وقال حدیث حسن معلوم ہوا کہ ان سات چیزون کے پیش آنے سے پہلے جو عمل خیر بن سکے وہ کرلے جب انمین سے کوئی شی سامنے آجائیگی تو پھر فرصت عمل صالح کی ندیگی ایک محتاجی بہلانے والی دوسرے تونگری بہکانیوالی تیسرے بیماری بگاڑنے والی چوتھے بڑھاپا خرف کردینے والا پانچوین موت جلدی کرنیوالی چھٹے دجال وہ بُرا غائب ہے جسکا انتظار کیا جاتا ہے ساتوین قیامت سو قیامت بہت آفت ناک و تلخ تر ہے دوسری روایت مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے دن خیبر کے فرمایا مین یہ نشان اوس شخص کو دونگا جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اللہ اوسکے ہاتھ پر فتح دیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین دوست نرکھا مینے امارت کو مگر اوسدن پس جہانکا مینے طرف اوس نشان کے اس امید پر کہ مین بلایا جاؤن لکن حضرت نے علی بن ابی طالب کو بلاکر عطا کیا الحدیث رواہ مسلم اسمین دلیل ہے مبادرت عمر رضی اللہ عنہ پر طرف خیر کے

باب بیان مین مجاہدہ کے

قال اللہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین وقال تعالی واعبد ربك حتی یأتیك الیقین وقال تعالی واذکر اسم ربك وتبتل الیه تبتیلا اے انقطع الیه بکلك وقال تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وقال تعالی وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیرا واعظم اجرا وقال تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ به علیم نووی نے کہا وفی الباب آیات کثیرۃ معلومۃ انتھی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیئ احب الیّ مما افترضت علیه وما یزال عبدي یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذي یسمع به وبصره الذي یبصر به ویدہ التي یبطش بھا ورجله التي یمشی بھا وان سألني اعطیته ولئن استعاذني لاعیذنه رواہ البخاري یہ حدیث دلیل ہے مجاہدہ وثمرہ مجاہدہ پر اس حدیث کی شرح بسیط شوکانی رحمہ اللہ نے استقلالا رسالہ قطر الولی مین لکھی ہے جسکا خلاصہ مینے کتاب ریاض المرتاض مین لکھا ہے

وہ شرح اور خلاصہ ہادی الی المقصود ہی مطلب اس باب کا بغیر اوسکے بخوبی کسیکو مفہوم نہین ہو سکتا ہے
انس کا لفظ مرفوع حدیث قدسی مین یون ہے قال اللہ عز وجل اذا تقرب العبد الیّ شبرا
تقربت الیہ ذراعًا واذا تقرب الیّ ذراعًا تقربت منہ باعًا واذا اتانی یمشی اتیتہ
ھرولۃ رواہ البخاری باع کہتے ہین قدر مدیدین کو اس حدیث مین دلالت ہی طرف مجاہدہ کے
واسطے تحصیل تقرب من اللہ کے ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا دو نعمتین ہین جنمین
بہت سے لوگ مغبون ہین صحت و فراغ رواہ البخاری یعنی ان دو نعمتون کی قدر اکثر اشخاص کو نہین ہے
یہ دونون حالتین بے مجاہدہ و عبادت کے گزر جاتی ہین بجز غبن کے کچھ ہاتھ نہین آتا ہے عائشہ رض
کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم مین شقوق پڑجاتے
مینے کہا اے رسول خدا تم اتنی محنت کیون کرتے ہو اللہ نے تو اگلے پچھلے گناہ تمہارے بخشدیے
ہین فرمایا افلا اکون عبدا شکورًا متفق علیہ و ھذا لفظ البخاری ونحوہ فی الصحیحین من روایۃ المغیرۃ
بن شعبۃ پیغمبر معصوم جب اسقدر مجاہدہ کرین کہ پاؤن پھٹ جائین تو جو شخص معصوم نہین ہے اوسکو تو
بالا ولی سعی مجاہدہ مین چاہیے دوسری حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ جب عشرۂ اخیرۂ رمضان ہوتا
حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کوشش بجالاتے کمر مضبوط باندھتے یعنے عبادت و مجاہدت پر متفق علیہ
معلوم ہوا کہ یہ زمانہ اولی بالمجاہدہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک
واستعن باللہ ولا تعجز الحدیث رواہ مسلم ظاہر حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ مراد مومن
قوی سے قوی فی المجاہدۃ والعبادۃ ہے اور مومن ضعیف سے ضعیف فی المجاہدۃ کچھ قوت
وضعف بدن کا مراد نہین ہے اگرچہ ضعیف مین بھی ایک طرح کی خیر ہے یعنی اصل ایمان و لہذا یہ
فرمایا ہے کہ امر نافع پر حرص کر اللہ سے مدد چاہ عاجز و ناتوان مت بن یعنی جہان تک ہو سکے مجاہدہ
فی العبادت کرے ہمت نہ ہارے اگر ضعیف الجسم ہے تو موافق ضعف کے کام کرے اور اگر قوی ہے
تو مطابق قوت کے عمل بجالائے مثلاً شخص قوی کثرت صیام یا قتال کرسکتا ہے اوسکے لیے یہی
افضل ہے مرد ضعیف نماز زیادہ پڑھے اگر روزہ نہین کہہ سکتا ہے جس کسیکو جس کسی عمل خیر کی
طاقت ہو اوسکے حق مین اوسی عمل کا کرنا افضل عبادت و اکمل مجاہدت ہوتا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ
کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ
مراد مکارہ سے اس جگہہ مجاہدہ ہے فی اللہ ہے مسلم مین بجای حجبت لفظ حفت آیا ہی دونونکا ایک

معنے ہین نووی نے کہا اي بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها حذيفه بن اليمان کا لفظ یہ ہے
نماز پڑہی مینے ایک رات ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے سورہ بقرہ شروع کی
مینے کہا نزدیک سو آیت کے رکوع کرین گے وہ تو آگے چلے مینے کہا ایک رکعت مین اسکو پورا کرین گے
پہر آگے چلے اور سورہ نسا شروع کردی اوسکو پڑہکر آل عمران آغاز کی اوسکو ترسل کے ساتھ پڑھا
جس مین تسبیح آتی وہان تسبیح کرتے جس جگہ سوال آتا وہان سوال کرتے تعوذ پر گذر ہوتا تو پناہ
مانگتے پہر رکوع کیا رکوع مین سبحان ربی العظیم کہا یہ رکوع قریب بقیام تہا پہر سمع الله لمن حمده
ربنا لك الحمد کہا پہر قیام طویل کیا قریب رکوع کے پہر سجدہ کیا سبحان ربی الاعلی کہا یہ سجدہ قریب
بقیام تہا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ نماز محل مزید مجاہدہ ہے ابن عباس کہتے ہین ایک رات مینے
ہمراہ حضرت کے نماز پڑہی حضرت نے اتنا طول کیا کہ مینے برا ارادہ کیا پوچہا کیا ارادہ کیا کہا قصد
کیا کہ بیٹہہ جاؤن اور نماز چہوڑ دون متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ يتبع الميت ثلث
اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع اهله وماله ويبقى عمله یہ حدیث
دلیل ہے طرف اختیار مجاہدہ کے اسلیے کہ یہی مجاہدہ فی العمل مردہ کا ساتہہ دیتا ہے مال و اہل
کچہہ اوسکے کام نہین آتے ابن مسعود مرفوعا کہتے ہین جنت قریب تر ہے طرف تمہارے شراک نعل سے
اسی طرح نار رواہ البخاري اس مین ترغیب دلائی ہے عمل خیر پر اور ترہیب کی ہے عمل شر سے یہ حدیث
شامل ہے رجا و خوف دونون پر ربیعہ بن کعب اسلمی خادم حضرت اور اہل صفہ سے تہے شب کو نزدیک
حضرت کے رہا کرتے کہتے ہین مین پانی وضو و حاجت کا لایا مجہسے فرمایا کچہہ مانگ مینے کہا آپ کی
مرافقت جنت مین کہا اور کچہہ مینے کہا بس یہی فرمایا فاعني على نفسك بكثرة السجود رواہ مسلم
یعنی اگر میری رفاقت بہشت مین مقصود ہے تو بہت سے سجود کیا کر معلوم ہوا کہ تنہا سجدہ
بہی ایک عبادت مستقلہ ہے اور کثرت سجود سے مثل کثرت درود کے حضرت کی ہمسایگی جنت موعود
مین میسر آتی ہے ولله الحمد بعض اہل علم نے اس حدیث کو محمول کیا ہے کثرت نماز نوافل پر لیکن قول
اول اولی و ارجح ہے والله اعلم ثوبان کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
عليك بكثرة السجود فانك لن تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك
بها خطيئة رواہ مسلم یہ حدیث اصرح تر ہے حدیث اول سے اور دلیل ہے مجرد سجود پر شوکانی
رحمہ اللہ آخر عمر مین کثرت سے سجدہ کیا کرتے تہے بدلیل احادیث باب بیہقی نے کہا ہے ؎

ولو ان نفسي مذ براها مليكها　　　مضى عمرها في سجدة لقليل

ولکن لسان المذنبین کلیل

احب مناجاة الحبیب باوجه

عبد اللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یون ہے خیر الناس من طال عمرہ وحسن عملہ رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن لکن ابتو یہ ہوتا ہے کہ جتنی عمر بڑہتی ہے اوتنے ہی گناہ بڑہتے جاتے ہین انا للہ حدیث
انس مین قصہ شہادت انس بن نضر کا آیا ہے کہ دن احد کے اتنا لڑے کہ کچہہ اوپر اسّی زخم تلوار نیزہ
کے لگے سعد بن معاذ سے کہا ورب النضر انی لاجد ریحہا من دون احد سعد نے کہا اے
رسول خدا جو انسے بنا وہ مجسے نہو سکا الحدیث متفق علیہ یہ غایت مجاہدہ ہے راہ خدا مین اسی مجاہدہ
کا نتیجہ دنیا مین قبل شہادت کے یہ ملا کہ کوہ احد سے بہی قریب تر جگہہ مین خوشبو جنت کی پائی وللہ الحمد
ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث قدسی مین راوی ہین کہ اللہ تعالی نے
فرمایا اے میرے بندو حرام کیا ہے مینے ظلم اپنی جان پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے
سو ظلم نہ کرو تم باہم اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر وہ جسکو ہدایت کی مینے سو ہدایت مانگو تم مجہہ سے
مین ہدایت کرونگا تمکو ای بندو میرے تم سب بہوکے ہو مگر وہ جسکو کہانا دیا مینے سو تم کہانا مانگو مجہسے
مین کہلاؤنگا تمکو ای بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہنایا مینے سو تم کپڑا مانگو مجہسے مین کپڑا
دونگا تمکو اے بندو میرے تم خطا کرتے ہو رات دن اور مین سارے گناہ بخشتا ہون سو مغفرت
مانگو تم مجہسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تم نہ پہونچوگے میری ضر کو کہ ضرر دیسکو مجہکو اور نہ پہونچوگے تم
میرے نفع کو کہ نفع دیسکو تم مجہکو ای بندو میرے اگر ہون اول و آخر تمہارے اور جن و انس تمہارے
اتقی دل پر ایک شخص کے تم مین سے تو زیادہ نکرے یہ بات میری ملک مین کچہہ ای بندو میرے اگر ہون
اول و آخر و جن و انس تمہارے افجر قلب پر ایک شخص کے تم مین سے تو کم نکرے یہ بات میری ملک مین
کچہہ ای بندو میرے اگر کہڑے ہون اول و آخر و جن و انس تمہارے ایک زمین مین پہر سوال کرین مجہسے
اور دون مین ہر انسانکو مسئلہ اوسکا تو کم نکرے یہ کچہہ اوس چیز سے جو پاس میرے ہے مگر جتنا کم کرے
سوئی جبکہ دریا مین داخل کیجائے ای بندو میرے یہ تمہارے اعمال ہین جنکو شمار کرتا ہون مین تمپر
پہر پورا کر دونگا تمکو وہ اعمال تمہارے پس جو کوئی پاوے خیر وہ حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے
سوا اوسکے وہ ملامت نکرے مگر اپنی جانکو سعید بن عبد العزیز راوی حدیث نے کہا ہے کان ابوادریس
اذا حدث بہذا الحدیث جثا علی رکبتیہ رواہ مسلم یعنی ابوادریس خولانی جنہون نے اس
حدیث کو ابوذر جندب بن جنادہ سے روایت کیا ہے جب اس حدیث کو روایت کرتے تو گہٹنون
کے بل ہو جاتے نووی کہتے ہین روینا عن الامام احمد بن حنبل رح انہ قال لیس لاہل الشام حدیث

اشرف من هذا الحديث مین کہتا ہون اس حدیث کی شرح مبسوط امام شوکانی رحمہ اللہ نے نثر الجوہر
نام لکھی ہے ترجمہ اوسکا کتاب ریاض المرتاض مین کیا گیا ہے یہ حدیث لائق اسکے ہے کہ آب دیدہ
سے لوح دلپر نقش کیجائے نووی رحمہ اللہ نے باب مجاہدہ کو حدیث ابوہریرہ من عادی لی ولیا الحدیث
سے شروع کیا تھا اور اس حدیث ابوذر یہ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی الحدیث پر ختم کیا
یہ دونون حدیثین جوامع الکلم ونصح عظیم ہین انکے معانی ومقاصد دریافت کرنیکے لیے رجوع کرنا طرف
قطر الولی ونثر الجوہر وکتاب ریاض المرتاض کے ہر طالب آخرت وراغب نجات کو ضرور ہر
توفیق دینا ہاتھ مین حق تعالی کے ہے قشیری نے باب المجاہدہ مین اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو سعید
خدری نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ افضل جہاد کیا ہے فرمایا کلمۂ عدل پاس
سلطان جائر کے پھر ابو سعید کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے ابو علی دقاق کہتے ہین جسنے آراستہ کیا اپنے
ظاہر کو مجاہدہ سے خوب بخشیگا اللہ اسکے سرائر کو مشاہدہ سے قال تعالی والذین جاهدوا فینا لنهدینهم
سُبُلنا اور جو شخص کہ نہوگا اپنی بدایت مین صاحب مجاہدہ وہ نہ پائیگا اس طریقہ سے ایک شمہ ابو سلیمان مغربی
نے کہا ہے جسکو یہ گمان ہے کہ مفتوح ہوگا اوسکے لیے کچھہ اس طریقے سے اور کشف ہوگی کوئی شی واسطے
اوسکے اس راہ سے بدون لزوم مجاہدہ کے وہ غلطی مین ہے یعنی معارف طریقت بغیر لزوم مجاہدہ
کے حاصل نہین ہوتے ہین دقاق کا لفظ یہ ہے من لم یکن له فی بدایته قومة لم یکن له فی نهایته جلسة
وہ یہ بھی کہتے تھے یہ قول کہ الحرکة برکة مراد اس سے حرکات ظواہر ہین جو موجب برکات سرائر ہوتے
ہین حسن قزاز نے کہا ہے بنا اس امر کی تین شی پر ہے نکھائے مگر وقت فاقہ کے نہ سوئے مگر وقت
غلبہ کے نہ بولے مگر وقت ضرورت کے ابراہیم بن ادہم کہتے ہین آدمی رتبۂ صالحین کو نہین پاتا جب تک
کہ چھہ عقبہ طی نکرے اول یہ کہ باب نعمت کو بند کرے باب شدت کو کھولے دوسرے یہ کہ باب عز کو بند کرے
باب ذل کو کھولدے تیسرے یہ کہ باب راحت کو بند کرے باب جہد کو کھولے چوتھے یہ کہ دروازہ نیند کا
بند کرے دروازہ بیداری کا کھولے پانچوین یہ کہ دروازہ فقر کا کھولے دروازہ غنا کا بند کرے
چھٹے یہ کہ دروازہ امل کا بند کرے دروازہ استعداد للموت کا کھولے ابن نجید نے کہا ہے جسپر نفس
اوسکا مکرم ہوا دین اوسکا خوار ہوا اصل وملاک مجاہدہ کا فطام نفس ہے مالوفات سے اور حمل ہی نفس کا
خلاف ہوا پر عموم اوقات مین نفس کے لیے دو صفتین مانع من الخیر ہین ایک انہماک فی الشہوات دوسرے
امتناع عن الطاعات سو جب نفس وقت رکوب ہوی کے سرکشی کرے تو اوسکو لجام تقوی سے روکے
اور جب وقت قیام بالموافقات کے سرکش ہو تو سوق اوسکا خلاف ہوی پر واجب ہے اور جب وقت غضب کے

جوش مین آئے تو خلق حسن سے اوسکے سلطان کو شکست دے اور رفق سے اوسکی آگ بجہائے اور جب شراب رعونت کو شیرین جانی اور اظہار مناقب کرنا چاہے اور ناظرین کے لیے آراستگی کرے تو اوسکو عقوبت ذل سے توڑے ذکر حقارت قدر و خساست اصل و قذارت فعل کرے جہد عوام تو فیہ اعمال مین ہوتا ہے اور قصد خواص تصفیہ احوال مین کیونکہ مقاسات جوع و سہر سہل و آسان ہے اور معالجہ اخلاق و تنقی سفساف سے صعب و شدید ہے غوامض آفات نفس سے ایک رکون ہے نفس کا طرف استعلا مدح کے **حکایت** بعض مشائخ نے سالہای سال مسجد مین نماز صف اول مین پڑہی ایک دن دیر ہوگئی صف اخیر مین آکر شامل ہوے پہر مدت تک نظر نہ آئے پوچہا تو کہا مینے اتنے دن نماز پڑہی مین اپنے نزدیک مخلص تہا جسدن مجھکو دیر ہوئی مجھکو لوگونکی طرف سے دلمین خجالت آئی کہ انہون نے مجہے آج صف اخیر مین دیکہا مجہے معلوم ہوا کہ وہ نشاط طول عمر کا اسی بنیاد پر تہا کہ وہ مجھکو صف اول مین دیکھتے تہے مینے وہ ساری نماز قضا کی **حکایت** ایک عورت سالخوردہ سے حال پوچہا اوسنے کہا مین حال شباب مین اپنے نفس مین نشاط پاتی تہی اوسکو قوت حال خیال کرتی تہی جب مین بوڑہی ہوگئی وہ حال جاتا رہا مینے جانا کہ وہ قوت جوانی کی تہی جسکو مینے احوال گمان کیا تہا ابو علی دقاق کہتے ہین اس حکایت کو جن مشائخ نے سنا اوس عجوز کے لیے رقت کی اور کہا کہ وہ منصفہ تہی ذوالنون نے کہا عزت ندی اللہ نے کسی بندے کو اس سے زیادہ کہ دلالت کی اوسکو ذل نفس پر اوسکے اور نہ ذلیل کیا کسی بندے کو زیادہ اس سے کہ محجوب کر دیا اوسکو ذل نفس اوسکے سے ابراہیم خواص نے کہا ما ہالنی شیٔ الا رکبتہ محمد بن فضل نے کہا الراحۃ ہو الخلاص من امانی النفس

گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا

ابو علی روذباری نے کہا ہے آفت خلق پر تین شی سے داخل ہوئی ہے سقم طبیعت ملازمت عادت فساد صحبت پوچہا سقم طبیعت کیا ہی کہا اکل حرام کہا ملازمت عادت کیا ہی کہا نظر و استماع حرام و غیبت کہا فساد صحبت کیا ہے کہا جب نفس مین ہیجان کسی شہوت کا ہوا اوسکے پیچہے لگا نصر ابادی نے کہا تیرا قیدخانہ تیرا نفس ہے جب تو اس قیدخانہ سے نکل جائیگا راحت ابدی مین جا پڑے گا **حکایت** حسین وراق کہتے ہین اجل احکام مبادی امر ہمارے مین مسجد ابو عثمان حیری مین یہ کام تہا کہ جو کچہ ہم پر مفتوح ہوتا ہم اوسکو ایثار کر دیتے رات کسی معلوم پر بسر نکرتے اگر کوئی ہمارے ساتہہ بری طرح پیش آتا ہم انتقام اپنے نفس کا اوس سے نہ لیتے بلکہ اوس سے عذر کرتے تواضع سے پیش آتے جب کسی شخص کی حقارت ہمارے دل مین آتی ہم اوسکی خدمت کرتے اوسکے ساتہہ احسان بجالاتے یہانتک کہ وہ خاطر زائل ہو جاتی سری نے کہا تم بہی رہیو

جیران اغنیار و قرار اسواق و علما امرار سے ذو النون نے کہا فساد خلق پر چھہ چیزون سے داخل ہوا ہے ایک ضعف نیت سے عمل آخرت مین دوسرے ابدان اونکے رہین شہوات ہو گئے ہین تیسرے طول امل باوجود قرب اجل کے غالب آگیا ہے چوتھے رضای مخلوق کو رضای خالق پر اختیار کیا ہے پانچوین متبع ہوئے ہوئے ہین سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت پھینکدیا ہے چھٹے قلیل زلات سلف کو اپنے لیے حجت ٹھیرالیا ہے اور کثیر مناقب اونکے دفن کر دیے ہین

باب ۱۱ آمادہ کرنیمین از دیاد خیر پر اواخر عمر مین

قال اللہ تعالی اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن عباس رضی اللہ عنہما و محققین نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہین اولم نعمرکم ستین سنۃ بعض نے کہا مراد اٹھارہ برس ہین بعض نے کہا چالیس برس یہی قول حسن کلبی و مسروق کا بھی ہے و نقل عن ابن عباس ایضا منقول ہے کہ اہل مدینہ جب چالیس برس کے ہوجاتے تو واسطے عبادت کے فراغت حاصل کرتے بعض نے کہا مراد بلوغ ہے ابن عباس و جمہور کہتے ہین مراد نذیر سے اس جگہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا مراد شیب ہے قالہ عکرمۃ وابن عیینۃ و غیرہما

موی سفید از اجل آرد پیام	پشت خم از مرگ بگوید سلام

ابوہریرہ نے کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اعذر اللہ الی امرء اخر اجلہ حتی بلغ ستین سنۃ رواہ البخاری یہ حدیث مؤید قول اول ہے علمار نے کہا معناہ لم یترک لہ عذرا اذا امہلہ ہذہ المدۃ یقال اعذر الرجل اذا بلغ الغایۃ فی العذر **حکایت** ابن عباس کہتے ہین عمر رضی اللہ عنہ مجھکو اشیاخ بدر کے ساتھہ داخل کرتے اون مین بعض کے نفس مین یہ بات بری لگی کہا تم اسکو کیون ہمارے ساتھہ شامل کرتے ہو اسکے برابر تو ہمارے ابنار ہین عمر نے کہا تم اسکے رتبہ کو جانتے ہو پھر ایکدن مجھکو بلاکر ہمراہ اونکے بٹھایا مین سمجھہ گیا کہ آج مجھے اسی لیے بلایا ہے کہ اونکو دکھائین عمر نے اون لوگون سے کہا تم اس آیت مین کیا کہتے ہو اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم حمد و استغفار کرین جبکہ ہمکو نصرت و فتح حاصل ہو اور بعض خاموش رہے مجھسے کہا ای ابن عباس کیا تم بھی یہی کہتے ہو مینے کہا نہین کہا پھر تم کیا کہتے ہو مینے کہا ہو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلمہ لہ اذا جاء نصر اللہ والفتح و ذلک علامۃ اجلک فسبح بحمد ربک الخ عمر نے کہا ما اعلم منہا الا ما تقول رواہ البخاری اس قصہ مین دلیل ہے اسبات پر کہ جب انسان آخر عمر کو پہونچے تو واسطے عبادت کے فارغ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھہ سال کی ہوئی یہ زمانہ انسان کی آخر عمر کا ہوتا ہے

اسلیے حضرت بعد نزول اس آیت کے جب کوئی نماز پڑھتے تو اوسمین یون کہتے سبحانک ربنا وبحمدک اللھم
اغفرلي متفق علیہ من حدیث عائشۃ دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے کہ اسکو رکوع وسجود مین بہت کہتے تاویل
قرآن کرتے یعنی جس امر کا حکم ہوا ہے اوسپر عمل کرتے حدیث جابر مین آیا ہے حضرت نے فرمایا
یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم سو جب یہ بات ٹہیری کہ بعثت آخر عمل پر ہوگی
تو اب آخر عمر مین ازدیاد من الخیر ضرور ہوا تاکہ خاتمہ عمر کا عمل صالح پر ہو واللہ الموفق والمعین

باب ۱۲ بیان مین کثرت طرق خیر کے

قال اللہ تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم وقال تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وقال
تعالی من عمل صالحا فلنفسہ نووی نے کہا الآیات فی الباب کثیرۃ پہر کہا ہے واما الاحادیث فکثیرۃ
جدا وھی غیر منحصرۃ فنذکر طرفا منہا مین کہتا ہون میرا رسالہ محاسن الاعمال نام اسی بیان مین ہے
صحاح ستہ وغیرہ کتب سنت مطہرہ مین جسقدر ذکر افعال خیر واعمال صالحات کا آیا ہے رسالہ مذکور اکثر
پر شامل ہے ابوذر نے کہا تہا ای رسول خدا کون اعمال افضل ہین فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور
جہاد کرنا اوسکی راہ مین کہا کون گردن افضل ہے کہا جو نفیس تر ہو نزدیک اہل رقاب کے اور زیادہ
قیمت کی ہو کہا اگر مین یہ کام نکر سکون فرمایا مدد کر تو کسی صانع کی یا کام کردے کسی اخرق یعنی پہوہڑ کا کہا
اگر ضعیف ہون مین بعض عمل سے فرمایا باز رکہہ اپنے شر کو لوگون سے کہ یہ صدقہ ہے تیری طرف
سے تیری جان پر متفق علیہ روایت مشہور صانع ہے اور ضائع بہی روایت ہے یعنی صاحب ضیاع
فقر یا عیال سے دوسرا لفظ اخرق تہا یعنی وہ شخص جو اپنا کام اتقان کے ساتھ نہین کرسکتا ہے ابوذر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے ہر روز ایک صدقہ لازم ہوتا ہے سو ہر تسبیح صدقہ ہی اور
ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر امر بمعروف صدقہ ہے اور ہر نہی عن المنکر صدقہ ہے
اور کافی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی رواہ مسلم تیسری حدیث ابوذر کی یہ ہے کہ حضرت نے
فرمایا عرض کیے گئے مجہپر اعمال میری امت کے اچہے وبرے پس پایا مینے محاسن اعمال امت مین اذی کو
جو دور کیا جاتا ہے راہ سے اور پایا مینے مساوی اعمال مین آب بینی کو جو مسجد مین ہو اور دفن نکیا جاوے
رواہ مسلم چوتہی حدیث ابوذر کی یہ ہے کہ کچہہ لوگون نے کہا ای رسول خدا لیگئے اہل دثور اجور نماز
پڑہتے ہین مثل ہمارے اور روزہ رکہتے ہین مثل ہمارے اور صدقہ دیتے ہین اموال زائد سے فرمایا
کیا مقرر نہین کیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے اوس چیز کو جو تم صدقہ کرو ہر تسبیح پر صدقہ ہے ہر تکبیر
پر صدقہ ہے ہر تحمید پر صدقہ ہے ہر تہلیل پر صدقہ ہے امر بمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہی

شرمگاہ مین ایک تمہاری کے صدقہ ہے کہا ای رسول خدا ایک ہمارا اپنی شہوت پوری کرتا ہے اوسکو اوسمین
اجر ملتا ہے کہا بہلا بتاؤ اگر اوس شہوت کو حرام مین کرے گیا اوسپر گناہ نہوگا اسی طرح جب حلال مین رکہے گا
تو اوسکو اجر ملے گا رواہ مسلم دثر واحد دثور ہے بمعنے مال مراد اہل اموال ہین پانچوین حدیث ابوذر کی
مرفوعا یہ ہے کہ تم حقیر نہ سمجہو معروف مین سے کسی شی کو اگرچہ ملاقات کرو تم اپنے بہائی سے بکشادہ
روئی رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا ہر جوڑ پر آدمی کے صدقہ ہے ہر دن جسمین
سورج نکلتا ہے عدل کرنا بیچ درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے اور اعانت کرنا بیچ کسی شخص کی اوسکے
دابہ مین صدقہ ہے کہ تو اوسکو اوسپر سوار کرادے یا سامان لاد دے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم
جس سے تو طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے متفق علیہ
ورواہ مسلم ایضا من حدیث عائشۃ لفظ عائشہ کا یہ ہے ہر انسان مین بنی آدم مین سے تین سو ساٹہہ
جوڑ ہین سو جسنے اللہ اکبر کہا اور الحمد للہ کہا اور لا الہ الا اللہ کہا و سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور کوئی پتہر
راہ سے علیحدہ کردیا یا کوئی کانٹا ہٹا دیا کوئی ہڈی راہ سے الگ کردی یا امر بمعروف و نہی منکر کی
بعدد صد و شصت مفصل کے تو وہ اوس دن چلتا ہے اور اوسنے اپنی جانکو آگ سے سرکا دیا ابوہریرہ
مرفوعا کہتے ہین جو صبح و شام گیا طرف مسجد کے تو طیار کرتا ہے اللہ اوسکے لیے جنت مین مہمانی ہر صبح و شام
متفق علیہ دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مسلمان عورتو حقیر نجانے کوئی
پڑوسن کسی پڑوسن کو اگرچہ ایک سم گوسفند ہو متفق علیہ تیسری روایت یہ ہے کہ ایمان کچہہ اوپر ساٹہہ یا ستر
شعبے ہے افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور حیا ایک شعبہ
ہے ایمان کا متفق علیہ چوتہی حدیث یہ ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پیاس سے زبان نکالے ہوئے پاکر اپنا
موزہ کنوئین مین ڈالکر پانی بہر کر پلایا اللہ نے اوسکو بخشدیا کہا ہمکو بہائم مین بہی اجر ہے فرمایا فی کل کبد
رطبۃ اجر متفق علیہ بخاری کا لفظ یہ ہے فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ دوسری روایت صحیحین کی
یون ہے ایک کتا گرد ایک چاہ کے پہرتا تہا قریب تہا کہ پیاس اوسکو مار ڈالے ایک عورت زانیہ نے
بنی اسرائیل مین سے اوسکو دیکہہ کر اپنا موزہ اوتار کر پانی بہر کر پلایا اللہ نے اوس زانیہ کو بخشدیا پانچوین
حدیث ابوہریرہ کی مرفوعا یہ ہے کہ مینے ایک مرد کو دیکہا کہ جنت مین تقلب کر رہا ہے بسبب ایک درخت
کے جسکو پشت راہ سے اوسنے قطع کر ڈالا تہا اور وہ درخت مسلمانونکو ایذا دیتا تہا رواہ مسلم دوسری
روایت مین یون ہے کہ گذر کیا ایک شخص نے ایک شاخ درخت پر جو پشت راہ پر تہی کہا واللہ مین اسکو
مسلمانون سے الگ کرونگا تا کہ یہ اونکو ایذا نہ دے وہ جنت مین داخل کیا گیا تیسری روایت کا لفظ یہ

ایک آدمی راہ مین چلا جاتا تھا ایک شاخ خاردار راہ پر پائی اوسکو راہ سے ہٹا دیا اللہ نے اوسکا
شکر مانا اوسکو بخشدیا چھٹی حدیث مرفوع یہ ہے جسنے اچھی طرح وضو کر کے جمعہ مین آکر خطبہ سنا خاموش
رہا تو بخشدیا جاتا ہے اوسکو مابین اس جمعہ سے اوس جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ رواہ مسلم
ساتوین حدیث یہ ہے کہ جب وضو کرتا ہے بندۂ مسلم یا مؤمن پھر دہوتا ہے اپنا مونہہ تو نکل جاتی ہر
اوسکے مونہہ سے ہر خطا جسکی طرف اپنی آنکھون سے دیکھا تھا ہمراہ پانی کے یا آخر قطرۂ آب کے پھر
جب دہوتا ہے دونون ہاتھہ اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا اوسکے ہاتھون سے جسکو ہاتھہ سے پکڑا تھا ہمراہ
آب کے یا آخر قطرۂ آب کے یہانتک کہ پاک ہوجاتا ہے ذنوب سے پھر جب دہوتا ہے دونون پانون
اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکو چھوا تھا اوسکے پانون نے ہمراہ پانی یا آخر قطرۂ پانی کے یہانتک کہ پاک
ہوکر نکلتا ہے گناہون سے رواہ مسلم آٹھوین حدیث یہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان
رمضان تک مکفرات ہین اون گناہون کے جو درمیان انکے ہوئے ہین جبکہ کبائر سے بچا رہا ہو رواہ مسلم
نوین حدیث یہ ہے کہ کیا دلالت نکرون مین تمکو اوس چیز پر کہ مٹا دے اللہ بسبب اوسکے خطائین تمہاری
اور بلند کرے درجات کہا ہان ای رسول خدا فرمایا پورا کرنا وضو کا مکارہ پر اور بہت جانا طرف مساجد کے اور
انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یہی ہے رباط تمہاری رواہ مسلم ابو موسی اشعری کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے
پڑہین دو نمازین ٹھنڈی وہ داخل ہوگا جنت مین متفق علیہ مراد نماز صبح و نماز عصر ہے دوسری حدیث
انکی یہ ہے جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو لکھا جاتا ہے اوسکے لیے وہ عمل جو مقیم صحیح ہوکر کرتا تھا
رواہ البخاري جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر معروف صدقہ ہے رواہ البخاری و رواہ مسلم عن حذیفة
دوسرا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ لگائے کوئی درخت مگر جو کچھہ کہایا جاتا ہے اوس سے وہ صدقہ
ہے واسطے اوس شخص کے اور جو چوری جاتا ہے اوس سے وہ صدقہ ہے واسطے اوسکے اور نہین کم کرتا ہے
کوئی اوسکو لکن صدقہ ہوتا ہے واسطے اوسکے رواہ مسلم دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ نہین لگاتا ہے
مسلمان کوئی درخت پہر کہاتے ہین اوس سے انسان و دواب و طیر لکن ہوتا ہے یہ صدقہ واسطے اوسکے
دن قیامت تک جابر کہتے ہین بنو سلمہ نے چاہا تھا کہ قریب مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آرہین
یہ بات حضرت کو پہونچی اونسے پوچھا کہ کیا تم ارادہ نقل مکان کا قریب مسجد کے کرتے ہو کہا ہان فرمایا دیار کو
تکتب آثار کو دوبار یہی کہا رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے ان بکل خطوة درجة رواہ
البخاري مراد آثار سے خطا ہین بنو سلمہ ایک قبیلہ تھا انصار کا ابی بن کعب کہتے ہین ایک مرد تھا مین نہین
جانتا کہ کوئی شخص اوس سے زیادہ دور تر مسجد سے ہو کوئی نماز اوسکی مسجد سے نہ چوکتی اوس سے کہا گیا اگر تو

ایک گدہا خرید لیتا تو اندہیرے یا گرمی کے وقت اوسپر سوار ہوکر آتا کہا مجھے خوش نہین آتا کہ میرا گہر
مسجد کے پاس ہو مین چاہتا ہون کہ میرا چلنا طرف مسجد کے اور پہر ناطرف گھر والون کے لکھا جائے
حضرت نے فرمایا قد جمع اللہ لک ذلک کلہ رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے ان
لک ما احتسبت ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے فرمایا چالیس خصلتین ہین اعلی اونمین منیحہ عنز ہے
نہین عمل کرتا کوئی عامل کسی خصلت پر اونمین سے بامید ثواب وتصدیق موعود کے لکن داخل
کرتا ہے اوسکو اللہ جنت مین رواہ البخاری مراد منیحہ عنز سے یہ ہے کہ کسیکو ایک بکری دودہ پینے کو عاریت دے
پہر اوسکو پہیر لے عدی بن حاتم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دو متفق علیہ
دوسرا لفظ یہ ہے فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ یعنی جو کوئی آدہی کھجور بھی نپائے تو وہ اچھی بات ہی کہے
کہ یہ بہی آگ سے بچاتی ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے اس بات پر کہ ایک نوالہ کہائے اوسپر اللہ کی حمد کرے یا پانی پیے
اوسپر حمد بجالائے رواہ مسلم لفظ حدیث کا اکلہ ہے نووی نے کہا مراد کہانا ہے صبح وشام کا

باب ۱۳ بیان مین میانہ روی کرنیکے طاعت مین

قال اللہ تعالی طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی وقال تعالی یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم
العسر عائشہ کہتی ہین میرے پاس حضرت آئے میرے نزدیک ایک عورت بیٹھی تھی پوچھا یہ کون ہی
بیبے کہا فلانہ ہے اسکی نماز کا ذکر کیا جاتا ہے فرمایا مہ علیکم ما تطیقون فو اللہ لا یمل اللہ حتی
تملوا بہت محبوب دین حضرت کو وہ تہا جسپر صاحب دین ہمیشگی کرے متفق علیہ مہ کلمہ نہی وزجر کا ہی
عدم ملال کے یہ معنے ہین کہ ثواب اوس عمل کا منقطع نہین ہوتا ہے یہانتک کہ تم ہی اوس عمل کو ترک کردو
اسلیے تمکو یہ چاہیے کہ جس عمل پر تم مداومت کرسکو وہی اختیار کرو تاکہ اجر اوسکا دائم رہے حدیث انس مین آیا ہے
کہ تین شخص بیوت ازواج حضرت مین آئے حضرت کی عبادت کا حال دریافت کرتے تہے جب اونکو خبر
دیکئی تو اونہون نے آپ کی عبادت کو قلیل سمجھ کر کہا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر پہر ایک نے کہا مین ساری رات نماز پڑہتا ہون دوسرے نے
کہا مین صوم دہر رکھتا ہون کبہی افطار نہین کرتا تیسرے نے کہا مین عورتون سے کنارہ کش رہتا ہون
کبہی بیاہ نہین کرتا حضرت نے انکے پاس آکر کہا تمہین وہ لوگ ہو کہ تمنے یہ کہا وہ کہا اما واللہ انی لاخشاکم
للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی
یہ حدیث دلیل ہے نہی پر عبادت شاقہ وریاضت شدیدہ سے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے

هلك المتنطعون تین بار اسی طرح فرمایا رواہ مسلم نووی نے کہا مراد متنطعین سے مشددین ہین
غیر موضع تشدید مین ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ دین یسر ہے اور شدت نہین کی جاتی دین مین مگر غالب
ہو جاتا ہے اوسپر سو تسدید و مقاربت کرو اور بشارت لو اور استعانت چاہو صبح و شام اور کچھ رات کو
رواہ البخاری دوسری روایت یون ہے سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشئ من الدلجۃ القصد
القصد تبلغوا نووی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ استعانت کرو طاعت خدا عز وجل پر ساتھ اعمال
کے وقت نشاط و فراغ قلوب کے تاکہ عبادت مین لذت پاو اور تھکو نہین اپنے مقصود کو پہونچ جاوگے
جس طرح کہ مسافر حاذق ان اوقات مین چلتا ہے اور وہ اور دابہ اوسکا اور وقت مین استراحت کرتا ہے
پہر بے تعب منزل مقصود کو پہونچ جاتا ہے انتہی مین کہتا ہون یہ مثال عابد کی مسافر سے تشبیہ ہے طرف
اسکے کہ دنیا مسافر خانہ ہے اس جگہہ بقدر وسعت و طاقت کے کام کرے مشقت بیحد نہ اوٹھاوے
کہ مطلب فوت ہو جائے حدیث انس مین بذیل قصہ زینب فرمایا ہے لیصل احدکم علی نشاطہ فاذا
فتر فلیر قد متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جب اونگھے کوئی تم مین اور وہ نماز
پڑہتا ہو تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے کیونکہ اگر اونگھہ مین نماز پڑہے گا شاید استغفار
کی جگہہ اپنی جان کو گالی دینے لگے متفق علیہ جابر بن سمرہ کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے نماز پڑہتا تہا
آپ کی نماز قصد ہوتی تہی آپ کا خطبہ قصد ہوتا تہا رواہ مسلم مراد قصد سے بین الطول والقصر ہے یعنی
میانہ روی حضرت نے درمیان سلمان و ابو الدرداء کے مواخات کر دی تہی سلمان نے اونکو عبادت
کثیر پر پاکر کہا ان لربك علیك حقا وان لنفسك علیك حقا ولاهلك علیك حقا فاعط
کل ذی حق حقہ ابو الدرداء نے آکر حضرت سے ذکر کیا فرمایا صدق سلمان رواہ البخاری
ابن عمرو صائم النہار قائم اللیل تہے کہا مین جب تک جیونگا یہی کرونگا حضرت نے فرمایا تجہسے یہ التزام
نہو سکیگا فصم وافطر ونم وقم وصم من الشہر ثلثۃ فان الحسنۃ بعشر امثالها وذلك صیام الدهر
پہر فرمایا فصم یوما وافطر یوما فذلك صیام داود وهو اعدل الصیام وفی روایۃ هو افضل الصیام
انہون نے کہا مجہکو اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا لا افضل من ذلك تیسری روایت مین ہے کہ
یون فرمایا فان لجسدك علیك حقا وان لعینك علیك حقا وان لزوجك علیك حقا وان
لزورك علیك حقا چوتہی روایت مین ہے کہ فرمایا واقرء القرآن فی کل شہر پہر آخر کو کہا فاقرأہ
فی کل سبع ولا تزد علی ذلك پانچوین روایت یہ ہے کہ ان لولدك علیك حقا چھٹی روایت یہ ہے کہ
احب الصیام الی اللہ صیام داود واحب الصلوۃ الی اللہ تعالی صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل

ویقوم ثلثه وینام سدسه نووی کہتے ہین کل ہذہ الروایات صحیحۃ معظمہا فی الصحیحین وقلیل منہا فی احدہما قصہ حنظلہ مین آیا ہے کہ اونہون نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا ہے ابو بکر نے کہا ای حنظلہ تم کیا کہتے ہو کہا ہم جب پاس حضرت کے ہوتے ہین حضرت ہمسے جنت ونار کا ذکر فرماتے ہین تو گویا ہم اونکو آنکھہ سے دیکھتے ہین جب حضرت کے پاس سے باہر آتے ہین ازواج واولاد وضیعات یعنی معاش مین لگتے ہین تو بہت کچہ بہول جاتے ہین حضرت نے سنکر فرمایا والذی نفسی بیدہ ان لو تدومون علی ماتکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلۃ ساعۃ وساعۃ ثلث مرات رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت خطبہ پڑہتے تہے ایک شخص کو دیکہا کہ کہڑا ہے پوچہا یہ کون ہے کہا ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ دہوپ مین کہڑا رہے بیٹہے نہین اور سایہ مین نہو اور بات نکرے اور روزہ رکہے فرمایا مرہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ رواہ البخاری

باب ۱۴ بیان مین محافظت علی الاعمال کے

قال اللہ تعالی الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وقال تعالی وقفینا بعیسی بن مریم وآتیناہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رأفۃ ورحمۃ ورہبانیۃ ابتدعوہا ماکتبناہا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوہا حق رعایتہا وقال تعالی ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا وقال تعالی واعبد ربک حتی یأتیک الیقین یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے کہ احب الدین الیہ ما داوم صاحبہ علیہ عمر بن خطاب نے مرفوعا کہا ہے جو شخص سو گیا اپنے حزب یعنی وظیفہ شب سے یا کسی شی سے اوس حزب کو پہر پڑہ لیا اوسکو ما بین نماز فجر ونماز ظہر کے تو لکہا جاتا ہے وہ حزب اوسکے لیے کہ گویا اوسنے رات ہی کو پڑہا ہے رواہ مسلم اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ حفظ حزب کرے ناغہ نکرے اگر قضا ہوگیا ہے تو دوسرے وقت پڑہ لے حکم ادا مین ہوگا مقصود محافظت ہے اعمال صالحہ پر حضرت نے ابن عمرو سے فرمایا تہا یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ معلوم ہوا کہ عدم حفظ عمل بری بات ہے عائشہ کہتی ہین حضرت سے جب نماز شب فوت ہوجاتی بیماری وغیرہ سے تو دن کو بارہ رکعت پڑہتے رواہ مسلم

باب ۱۵ بیان مین محافظت کرنے کے سنت وآداب سنت پر

قال اللہ تعالی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا وقال تعالی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وقال تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم

وقال تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وقال تعالیٰ
فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا
تسلیما وقال تعالیٰ فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول نووی نے کہا معناہ الی الکتاب
والسنۃ وقال تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وقال تعالیٰ وانک لتہدی الی صراط مستقیم
صراط اللہ وقال تعالیٰ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم
وقال تعالیٰ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ نووی نے کہا والایات فی الباب کثیرۃ
مین کہتا ہون کہ سارا قرآن اول سے تا آخر اسی طرف مشیر ہے کہ اتباع سنت کیا جاے سنت پر محافظت
عمل مین آئے ایک حرف بہی تمام فرقان مجید مین تقلید احبار ورہبان پر دلالت نہین کرتا ہے بلکہ جمیع آیات
کتاب عزیز نص ہین حرمت تقلید کذائی پر تقلید کو اللہ پاک نے اہل کتاب واہل شرک سے حکایت کیا ہے
یہ مرض اول یہود سے نکلا پہر جملہ ادیان وملل مین پہیل گیا حدیث مین خبر دی ہے کہ تم چال پر اگلون کے
چلوگے شبر بشبر ذراع بذراع سو جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا ائمہ اربعہ مجتہدین اور سارے محدثین اور تمام سلف
صالحین نے امت اسلامیہ کو تقلید سے نہی کی اور ہمیشہ منع کرتے آئے ہین اونکا دامن گرد وغبار طعن سے
بحمدہ تعالیٰ پاک ہے ۳۰۰ہجری تک کوئی شخص کسی کا مقلد دین مین نہتہا نہ اصلا نہ فرعا سنہ ہجری مین حدوث
اس بدعت کا ہوا پہر بعد ۶۵۰ کے یہ بدعت سنت ٹہیر الی گئی انا للہ ع ہر کفر کہنہ شد مسلمانی شد
معہذا متبعین سنت قطرہا مین بکثرت موجود تہے روایت سنت کا چرچا بخوبی تہا ایک ایک مجلس روایت مین ستر
ستر ہزار آدمی واسطے سماعت وروایت وکتابت حدیث کی مع قلم ودوات حاضر ہوتے تہے بعد
زوال دولت خلفاء عباسیہ کے بقیۃ السیف کا عامہ ہین سے اتفاق تقلید ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم پر ہوا
جب سے شیوع اس امر کا وقتا فوقتا اقطار وامصار ارض مین ہوتا رہا یہانتک کہ سنت بالکل مہجور
ہوگئی درس کتاب وسنت درمیان سے اہل علم کے جاتا رہا درس کتب رای مجرد وفقہ مصطلح کا
بجای اوسکے قائم ہوا جو نفرت تقلید سے صوفیہ صافیہ کو ہی وہ کسی دوسرے گروہ اہل دین کو کم ہوگی
احیاء العلوم غزالی رحمہ اللہ تنفیر فقہ مروج سے مشحون ہے شیخ عبد القادر جیلانی کبیر الاولیا رضی اللہ عنہ
متبع سنت تہے طریق حنابلہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی ظاہری المذہب تہے کتاب فتوحات مکیہ مملو ہے
تحریض علی السنۃ وتنفیر عن التقلید سے یہی حال سارے اولیائے کاملین کا تہا کیا اولین وکیا آخرین
یہی طریقہ سارے علماء مجتہدین سلف وخلف کا تہا تقلید پیشہ عامہ کا ہے اسی تقلید کی وجہ سے
شعائر دین مبتذل ہوگئے مشاہر اسلام گمنام ٹہیر گئے اسلام غریب ہوگیا ایمان مین ضعف آگیا

احسان در بیان سے جا تا رہا انا لله و کان امر الله قدرا مقدورا اس بحث کی تفصیل کے
لیے دوسرا موضع ہے اس جگہہ فقط ذکر کرنا احادیث باب کا منظور ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے
فرمایا چھوڑ دو تم مجھکو جب تک کہ ترک کر دون مین تمکو ہلاک نہ ہوئے وہ لوگ جو پہلے تم سے تھے مگر
بسبب کثرت سوال و اختلاف کے اپنے پیغمبرون پر مین جب نہی کرون تمکو کسی شی سے تو بچو تم اوس سے
اور جب امر کرون تمکو کسی شی کا تو بجا لاؤ تم اوسکو جہان تک تم سے ہو سکے متفق علیہ عرباض بن ساریہ
کہتے ہین وعظ کیا ہمکو رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے وعظ بلیغ جس سے دل ڈر گئے آنکھہ سے آنسو بہے
ہمنے کہا اے رسول خدا یہ تو موعظت مودع ہے ہمکو کچہہ وصیت کرو فرمایا مین وصیت کرتا ہون تمکو کہ
الله سے ڈرو اور سنو اور کہنا مانو اگرچہ امیر ہو تم پر کوئی غلام حبشی اور جو کوئی زندہ رہے گا تم مین سے
وہ دیکھے گا اختلاف کثیر سو لازم پکڑو تم میری سنت کو اور خلفاے راشدین مہدیین کی سنت کو دانتون
سے پکڑو تم اوسکو اور دور رہو محدثات امور سے بیشک ہر بدعت گمراہی ہے رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ وقت اختلاف کثیر کے اخذ کرنا سنت کا
اور ترک کرنا بدعت کا واجب ہوتا ہے پہر ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہے کچہہ تفصیل و تقسیم و توزیع نہین
کی خلفاء راشدین خلاف سنت کے کوئی کام نہین کرتے تہے اسلیے حکم اونکی اقتدا کرنے کا دیا وہ ہر بدعت
صغیرہ و کبیرہ و ظاہرہ و باطنہ سے اعتقادًا و عملًا و قولًا و فعلًا و حالًا محفوظ تہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہ ہے ساری امت میری بہشت مین جائیگی مگر وہ شخص جسنے نمانا کہا وہ کون شخص ہے فرمایا جسنے میری
اطاعت کی وہ داخل جنت ہو گا جسنے میرا عصیان کیا اوسنے نمانا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جو کوئی
حضرت کا حکم بردار نہین ہے تارک سنت عامل بالبدعۃ ہے وہ عاصی غیر ناجی ہو گا سلمہ بن عمرو کہتے ہین
ایک شخص نے پاس حضرت کے بائین ہاتہہ سے کہانا کہایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتہہ سے کہا اوسنے کہا مجھے
استطاعت نہین ہے فرمایا لا استطعت نروکا اوسکو اس بات سے مگر کبر نے پہر وہ شخص اوس
ہاتہہ کو طرف مونہہ کے نہ اوٹہا سکا رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عادات مین بہی
اتباع و اطاعت حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا واجب ہے چہ جاے عبادات و معاملات شرعیہ
کے سو آداب مین بہی حفظ سنت کرنا چاہیے جو کوئی براہ تکبر حفظ ادب نکریگا وہ خیر و برکت سے
محروم ہو جائیگا جسطرح کہ یہ شخص اپنا ہاتہہ کہو بیٹہا نعمان بن بشیر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت فرماتے تہے
لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوہکم متفق علیہ صف کا برابر کرنا ایک ادب ہے آداب
سنت سے ترک سے اس ادب کے خوف خلاف کا دلون مین ہے یہ دلیل ہے حفظ سنن پر ابو موسی

کہتے ہین مدینہ مین ایک گھر رات کو آگ سے جل گیا حضرت سے ذکر اوسکا ہوا فرمایا ان ھذہ النار
عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا متفق علیہ یہ حدیث بہی دال ہے حفظ سنت پر دوسر الفظ انکا مرفوعا
یون ہے مثال اوس ہدی و علم کی جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے مثل باران کے ہے کہ زمین پر برسا ایک ٹکڑا
زمین کا اچھا تہا اوسنے پانی کو قبول کیا بہت سا گیاہ و سبزہ اوگایا بعض زمین اجادب تھی اوسنے فقط
پانی روک رکہا اللہ نے اوس سے لوگونکو نفع دیا پیا پلایا بویا جوتا پہر وہ پانی ایک زمین میدانی مین
برسا اوسنے نہ پانی روکا اور نہ گھاس اوگائی یہ مثال ہے اوس شخص کی جو سمجھ دار ہوا دین مین اور نفع
دیا اوسکو اوس چیز نے جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اور سے سیکھا سکھایا اور مثال ہے اوس شخص کی
جسنے سر نہ اوٹہایا اور اللہ کی ہدایت جو مجکو دیکر بھیجی تھی قبول نکی متفق علیہ اس حدیث مین دلیل ہے اسبات
پر کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہین ایک عالم و معلم سنت دوسرے نرے عالم تیسرے جاہل عاصی سو عالم
و معلم بہتر ہین جاہل سے اور علم سے مراد اس جگہہ علم سنت ہے لاغیر جابر کی حدیث مین فرمایا ہے مثال
میری اور تمہاری اوس شخص کی سی ہے جسنے آگ سلگائی اوسمین تینگے گرنے لگے وہ اونکو آگ سے ہٹاتا
مین تمہاری کمر پکڑے ہوئے ہون اور تم میرے ہاتہون سے نکلے بھاگتے ہو رواہ مسلم حدیث ابن عباس
مین فرمایا ہے قریب ہے کہ لائے جائینگے کچہہ لوگ میری امت کے اونکو بائین طرف سے پکڑ لیا جائیگا
مین کہونگا ای رب میرے اصحاب ہین کہا جائیگا تو نہین جانتا کہ انہون نے بعد تیرے کیا احداث کیا
ہے تب مین وہ کہونگا جو عبد صالح نے کہا تہا وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم
مجہسے کہا جائیگا انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم متفق علیہ یہ حدیث نہایت خوفناک ہے
اسلیے کہ اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ اہل احداث و بدعات اوسدن ماخوذ ہونگے یہ بہی معلوم ہوا کہ
عصمت مخصوص با نبیاء علیہم السلام ہے صحابہ معصوم نہین ہین یہ بھی ثابت ہوا کہ جسکی تقدیر مین شقاوت
لکھی ہوتی ہے وہ گو صحبت پیغمبر مین پہونچے لکن اوسپر کتاب سابق آتی ہے ؎

ہر کہ او روی بہ بہبود نداشت ۔۔۔ دیدنش روی نبی سود نداشت

مراد مرتدین صحابہ سے وہ لوگ ہین جن سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منع زکوۃ پر قتال کیا تہا عابس
بن ربیعہ کہتے ہین مینے حضرت عمر بن خطاب کو دیکہا کہ حجر اسود کا بوسہ لیکر کہا انی اعلم انک حجر ما تنفع
ولا تضر ولو لا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقبلک ما قبلتک متفق علیہ
یہ حدیث دلیل ہے کمال اتباع سنت و نفرت پر شرک و بدعت سے اکابر صحابہ خصوصا خلفاء راشدین جس امر
مین اونکی شائبہ شرک یا بدعت کا خیال کرتے تھے اوس سے ہزارون کوس بہاگتے تھے جس درخت کے نیچے

بیعت الرضوان ہوئی تھی اور قرآن پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے جب لوگون نے اوسکی آؤبھگت شروع
کی تو فاروق رضی اللہ عنہ نے بخوف آثار پرستی اوس درخت کو جڑ سے کاٹ کر پھینکدیا سو جب کہ اونکو
ایسا اہتمام رفع خلاف سنت مین تہا تب کہین بقای سنت کا اونکے زمانہ مین رہا جب سے زمانہ خلافت
راشدہ کا ختم ہو گیا اور اسلام مین ملوک آئے رسوم اکاسرہ و قیاصرہ کا رواج ہوا سلاطین نے
اہتمام عمل بالسنۃ و نفی بدعت کا چھوڑ دیا تب سے اسلام مین غربت آگئی فقہا نے ملازمت دربار
کی اور تولیت قضا وغیرہ کی اختیار کی اخلاص علم و عمل کا جہان سے مفقود ہو گیا تھوڑے سے لوگون نے
جنکو غربا اسلام کہنا چاہیے سنت صحیحہ کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا وہ غربا عبارت ہین دو گروہ
سعادت پژوہ سے ایک اہل حدیث دوسرے اہل سلوک علما حدیث جامع تہے درمیان علم و عمل
کے سالکین پر غلبہ زہد و اخلاص کا تہا اگرچہ علوم کتاب و سنت سے بھی بخوبی آگاہ تہے یہ سب طوائف
اصحاب احسان و اخلاص گزرے ہین فقہا علوم رسوم اصحاب اختلاط تہے خلطوا عملا صالحا و اخر
سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم عوام مسلمین جو انواع شرک و بدع سے مجتنب ہین اور کبائر ذنوب سے
تحفظ نہین کرتے ہین داخل ظلمہ ہین و کلھم فی الجنۃ ان شاء اللہ تعالی سب سے زیادہ خطرہ اونکے لیے ہے
جو مشاق خدا و رسول خدا ہین بعد تبین ہدی کے یا مبتلای بدع مکفرہ ہین یا گرفتار شرک خفی و جلی انکے لیے کوئی
صورت نجات کی باوجود قول کلمہ طیبہ کے بلکہ باوجود صوم و صلوۃ وغیرہ اعمال کے نظر نہین آتی مگر یہ کہ
اللہ تعالی توفیق انصاف کی رفیق کرے اور ہمت توبہ و استغفار کی بخشے و المہدی من ہداہ اللہ تعالی

باب ۱۶ اس بیان مین کہ انقیاد حکم الٰہی کا واجب ہی اور جو شخص طرف اس انقیاد کے بلایا جائے یا امر معروف و نہی عن المنکر کیا جائے وہ کیا کہے

قال اللہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا
مما قضیت و یسلموا تسلیما اس آیت مین حکم ہے کہ مسلمانکو منقاد حکم رسول ہونا چاہیے اگر دل مین حکم
رسول سے تنگ ہو گا تو پہر ایمان ثابت نہو گا اور اسلام قائم نرہیگا و قال تعالی انما کان قول المؤمنین
اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئک ہم المفلحون اس آیت
مین تعلیم ہے کہ بجواب دعوت نبوی اظہار سمع و طاعت کا کرنا چاہیے یہ علامت ہی صحت ایمان کی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آیت اوتری للہ ما فی السموات و ما فی الارض و ان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اصحاب حضرت پر سخت گزری حضرت کے پاس آکر زانو کے بل

کھڑے ہو کر کہا ای رسول خدا ہم تکلیف دیے گئے اون اعمال کی جنکی ہمکو طاقت ہی نماز جہاد صیام صدقہ اب یہ آیت آپ پر اوتری ہے ہمکو اسکی طاقت نہیں ہے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ وہ بات کہو جو اہل کتابین نے تم سے پہلا کہی تھی سمعنا وعصینا بلکہ تم یون کہو سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر جب قوم نے اسکو پڑھا اور اونکی زبان نے اسکو کہا تو اسکے پیچھے یہ آیت اوتری امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون کل امن بالله وملائکته وکتبه ورسله لانفرق بین احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر جب اونہون نے یون ہی کہا تو اللہ نے اوس حکم کو منسوخ فرمایا یہ آیت اوتاری لایکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا کہا ہان ای رب ہمارے ولاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا فرمایا نعم یا ربنا ربنا ولاتحملنا ما لاطاقة لنا به کہا نعم واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین قال نعم رواہ مسلم

باب بیان مین نہی کے بدع و محدثات امور سے

قال الله تعالی فماذا بعد الحق الا الضلال وقال تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقال تعالی فان تنازعتم فی شئ فردوه الی الله والرسول نووی نے کہا ای الی الکتاب والسنة وقال تعالی وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله وقال تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم والایات فی هذا الباب کثیرة معلومة واما الاحادیث فکثیرة جدا وهی مشهورة فنقتصر علی طرف منها حضرت عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد متفق علیه مسلم کی روایت یہ ہے من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد ایک جماعت اہل علم نے جیسے شوکانی رح وغیرہ ہین اس حدیث سے استدلال کیا ہے رد تقسیم بدع پر طرف اقسام جائزہ وناجائزہ کے جابر کہتے ہین حضرت نے خطبہ مین فرمایا اما بعد فان خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه واله وسلم وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة الحدیث رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ کی باب محافظت علی السنہ مین گذر چکی ہے اس حدیث مین تصریح ہے ہر بدعت کے ضلالت ہونے کی خواہ بڑی بدعت ہو یا چھوٹی فقہا نے استحسانات علما کو بدع حسنہ ٹھیرایا ہے جب اطلاق لفظ بدعت کا کسی قول وفعل وحال واعتقاد پر خود اپنی زبان وبیان سے کیا تو وہ اشیا نیچے اس حدیث کے داخل ہو گئی اب اون مین حسن کا ثابت کرنا صریح مضادت سنت ومشاقت رسول سے ہے

اعتمال بدع حسنہ کا آخر اسی غرض سے کیا جاتا ہے کہ اجر و ثواب حاصل ہو تو جو امور اجر و ثواب
کے بلا شک و شبہہ سنت صحیحہ سے ثابت ہین وہ بھی بہت ہین ممکن نہین ہے کہ کوئی بشر وہ سب کلام بجا لاسکی
پھر امر یقینی کو چھوڑکر امر ظنی مین پڑنا اور حلال بیّن کو ترک کرکے مشتبہات مین پھنسنا کسلیئے ہے جو
شخص مستعمل بدع نہین ہے وہ امن مین ہے اوس سے دن قیامت کے یہ سوال بالیقین نہوگا کہ تونے
استحسانات علما پر کیون عمل نکیا اور جو شخص تارک سنت ہے باوجود استطاعت کے وہ مسئول ہوگا
اور جو شخص مبغض سنت ہی اوسکے ایمان مین کلام ہے عداوت سنت کی یا نفرت سنت سے دلیل ہے
عداوت پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا شخص ہرگز محب و محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہین ہوسکتا ہے قرآن پاک مین محبت خدا اور رسول کو مربوط ساتھہ اتباع کے کیا ہی اور ابتداع کو ضلال فرمایا ہی

باب ۱۸ بیان مین سنت حسنہ و سیئہ کے

قال اللہ تعالے والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا
للمتقین اماما وقال تعالی وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا حدیث جریر بن عبد اللہ مین بذیل قصۂ قوم عراۃ
آیا ہے کہ جب لوگون نے اوس قوم مفلس کو صدقہ دینا شروع کیا کسی نے دینار دیا کسینے درہم کسینے
گیہون کسینے کھجور کسینے کپڑا تو حضرت نے فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا
واجر من عمل بھا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیٔ ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ
کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیٔ رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ امر ثابت فی الشرع کا رواج دینا سنت حسنہ ہے اور امر غیر ثابت فی الشرع کا نکالنا سیئہ
ہے فضیلت تصدق کی پہلے ہی سے معلوم تھی اب جو بعد تحریض حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے
اوسکی ابتدا کی تو مستحق اجر کے ٹھیرے اسلام کی ہر بات کا تازہ کرنا احیار سنت ہوتا ہے اور اسلام
مین احداث کرنا بدعت و سیئہ ہوتا ہے اسی طرح کسی غیر کی بدعت کا رواج دینا حدیث ابن مسعود رض
مین مرفوعا آیا ہے نہین ہے کوئی نفس کہ مارا جائے ظلم سے مگر ہوتا ہے ابن آدم اول پر ایک حصہ اوسکی
خون سے اسلیئے کہ سب سے پہلے اوسی نے سنت قتل نکالی تھی متفق علیہ معلوم ہوا کہ موجد ہر گناہ اور مروج ہر گناہ پر ایک گناہ دوسرے
عاصی کا لکھا جاتا ہے اب قیامت تک جتنے قتل دنیا مین ہونگے اوستنے ہی گناہ قابیل قاتل ہابیل پر
لکھے جاوینگے یہی حکم سارے بدع و مبتدعہ و معاصی و عصاۃ کا ہے

باب ۱۹ بیان مین دلالت علی الخیر و دعا الی الھدی والضلالۃ کے

قال تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وقال تعالی وتعاونوا علی البر و
التقوی وقال تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر حدیث عقبہ بن عمرو مین فرمایا ہے من دل
علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ رواہ مسلم یعنی خیر کی راہ بتانیوالیکو برابر خیر کرنیوالیکے اجر ملتا ہے
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے جسنے بلایا کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے برابر اجر اوس شخص کے
جسنے پیروی کی اوسکی یہ کچھہ اونکے اجر سے کم نہین کرتا اور جسنے بلایا کسیکو طرف ضلالت کے اوسپر
گناہ ہے برابر اوسکے جسنے پیروی کی اوسکی کم نہین کرتا یہ کچھہ اونکے گناہ سے رواہ مسلم حدیث
سھل بن سعد ساعدی مین بذیل قصہ عطار رآیت علی مرتضی کو آیا ہے کہ حضرت نے علی رضی اللہ عنہ
سے کہا لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون حمر النعم متفق علیہ علمار ومشائخ
نے تبلیغ علم کے لیے تصنیفات کثیرہ کئے ہین تالیفات نفیسہ لکھے ہین جیسے صحاح ستہ وسنن ومسانید
ومعاجم وغیرہا یا کتب سلوک وطبقات اخلاق اولیا اور وہ کتب دنیا مین موجود ہین لوگ اونکو پڑھ کر
راہ سنت پر آتے ہین سبیل ہدایت پر لگ جاتے ہین اسکا اجر بے حساب اونکو ملتا ہے
اور متعلمین مہتدین کے اجر سے کچھہ کم نہین ہوتا وللہ الحمد

باب بیان مین تعاون علی البر والتقوی کے

قال اللہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی وقال تعالی والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین
اٰمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے ان الناس
او اکثرھم فی غفلۃ عن تدبر ھذہ السورۃ مین کہتا ہون جسطرح لوگ تدبر کرنے سے اس سورت مین
غافل ہین اسیطرح تفکر کرنے سے سورۂ الھکم التکاثر مین ذاہل ہین حالانکہ یہ دو نو سورتین
باوجود اختصار نظم کے ایک تازیانہ ہین واسطے اہل غفلت کے رسالہ ادامۃ السکر مین
تفسیر ان سور کی لکھی گئی ہی قابل مراجعت وملاحظہ کے ہے حدیث زید بن خالد جھنی مین فرمایا ہے
من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا اس حدیث
مین دلیل ہے تعاون علی البر پر یہی حکم سارے امور خیر واعمال صالح کا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے وقت بعث بنی لحیان کے فرمایا لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما
رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے ایک قافلہ روحا مین دیکھا فرمایا کون لوگ
ہین اونھون نے کہا ہم مسلمان ہین تم کون ہو کہا مین رسول اللہ ہون ایک عورت نے ایک صبی کو
اونچا کرکے کہا کیا اسکے لیے حج ہے فرمایا نعم ولک اجر رواہ مسلم ابو موسی اشعری رض کہتے ہین

حضرت نے کہا خازن مسلم امین جو تنفیذ امر کرتا ہے اور کامل موفر جی سے خوش ہو کر دیتا ہے جسکے لیے حکم کیا گیا ہی احد المتصدقین ہی متفق علیہ اس لفظ کو بصیغۂ تثنیہ و جمع دونوں طرح بر روایت کیا گیا ہے نووی نے کہا وکلاھما صحیح

باب ۲۱ بیان مین نصیحت کی

قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالیٰ اخبارا عن نوح علیہ السلام وانصح لکم وعن ھود وانا لکم ناصح امین حدیث تمیم بن اوس داری مین فرمایا ہے الدین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم رواہ مسلم جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہین بیعت کی مینے حضرت سے اقامت نماز ایتاء زکوۃ پر اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمانکو متفق علیہ نصیحت سے مراد خیر خواہی خیر سگالی ہے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے مومن نہین ہوتا ہے کوئی تم مین کا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے اپنے بہائی کے جو دوست رکھے واسطے اپنے متفق علیہ

باب ۲۲ بیان مین امر بمعروف و نہی عن المنکر کے

قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون وقال تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وقال تعالیٰ خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین وقال تعالیٰ والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر وقال تعالیٰ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون وقال تعالیٰ وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر وقال تعالیٰ فاصدع بما تؤمر وقال تعالیٰ وانجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون والایات فی الباب کثیرۃ معلومۃ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے آیت اول مین بیان ایجاب کا ہے اسلیے کہ لفظ ولتکن امر ہے اور ظاہر امر ایجاب ہے اور یہ بیان بہی ہے کہ فلاح منوط ہے ساتھ امر و نہی کے اسلیے کہ ھم المفلحون حصر ہے یہ بہی بیان ہے کہ یہ کام فرض کفایہ ہے نہ فرض عین جب ایک گروہ ساتھ اوسکے قائم ہوگا تو دوسرون سے ساقط ہو جائیگا بدلیل لفظ منکم امۃ اختصاص فلاح کا ساتھ قائمین مباشرین کے ہے اگر ساری خلق اوس سے تقاعد کریگی تو حرج کا فہ انام کو عام ہو جائیگا لامحالہ اونکو جنکو قدرت امر و نہی کی ہے اللہ نے کہا ہے لیسوا سواء من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون

آیات اللہ آناء اللیل وہم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویأمرون بالمعروف و
ینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولٰئک من الصالحین اس آیت مین شہادت صلاح
کی مجرد ایمان باللہ وبالیوم الآخر پر نہین دی ہے بلکہ امر بمعروف ونہی عن المنکر کو طرف اوسکے اضافہ کیا
ہے چوتھی آیت مین وصف مؤمنین کا ذکر کیا کہ وہ آمر و ناہی ہوتے ہین پس تارک امر ونہی خارج ہے
اس وصف سے جو کہ آیت مین مذکور ہوا ہے پانچوین آیت مین غایت تشدید ہے کیونکہ تعلیل استحقاق
لعنت کی ترک نہی عن المنکر سے فرمائی ہے دوسری آیت مین دلیل ہے فضیلت امر ونہی کی کیونکہ
اونکو خیر امت فرمایا ہے آٹھوین آیت مین بیان کیا ہے کہ استفادہ نجات کا اونکو اسی نہی عن
السوء سے ہوا ہے اسمین دلیل ہے وجوب امر ونہی مذکور پر وقال تعالیٰ الذین ان مکنّاہم فی
الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر اسمین امر ونہی کو قرین
صلوٰۃ وزکوٰۃ ٹھیرایا ہے نعت صالحین ومؤمنین مین وقال تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا
تعاونوا علی الاثم والعدوان یہ امر جزم ہے تعاون کے معنی ہین حث کرنا طریق خیر کو سہل کرنا
سبیل شر کو بند کرنا بحسب امکان وقال تعالیٰ لولا ینہاہم الربانیون والاحبار عن قولہم الاثم واکلہم
السحت لبئس ما کانوا یصنعون اسمین بیان کیا ہے کہ وہ بترک نہی گنہگار ہوئے وقال تعالیٰ
فلولا کان من القرون من قبلکم اولو بقیۃ ینہون عن الفساد فی الارض اسمین یہ بیان کیا ہے
کہ اللہ نے اون سب کو ہلاک کیا مگر تھوڑے سے لوگو نکو جو فساد سے منع کرتے تھے وقال تعالیٰ یا ایہا
الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین
مراد امر بمعروف کرنا ہے والدین واقربین کو وقال تعالیٰ لاخیر فی کثیر من نجواہم الا من امر
بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ
اجرا عظیما وقال تعالیٰ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما مراد اصلاح سے انکی
نہی عن البغی ہے پھر اگر وہ عود الی الطاعۃ نکرین تو حکم قتال کا دیا ہے اور فرمایا فقاتلوا التی تبغی یہ نہی
عن المنکر ہے انتہی غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ہو القطب الاعظم فی
الدین وہو المہم الذی ابعث اللہ لہ النبیین اجمعین ولو طوی بساطہ واہمل علمہ وعملہ
لتعطلت النبوۃ واضمحلت الدیانۃ وعمت الفترۃ وفشت الضلالۃ وشاعت الجہالۃ واستشری
الفساد واتسع الخرق وخربت البلاد وہلکت العباد وان لم یشعروا بالہلاک الا یوم التناد
حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کوئی منکر پس چاہیے کہ متغیر کردے اوسکو

اپنے ہاتھ سے اگر نکر سکے تو زبان سے اگر یہ بھی نکر سکے تو دل سے اور یہ اضعف ایمان ہی رواہ مسلم
ہاتھ سے تغییر کرنا کام اولی الامر کا ہوتا ہے اور زبان سے کام اہل علم کا اور دل سے کام عوام کا نہین
کا اشارۃ النص سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان عامہ کا اضعف ہوتا ہے بنسبت ایمان خلفاء و علما
کے سواب یہ ایمان اضعف بھی خواص مین باقی نرہا عوام کا کیا ذکر ہے علما خاموش ہین بلکہ
شہر کا اہل منکر ہین امرا نے منکر کو معروف ٹھیرالیا ہے اور معروف کو منکر کردیا ہے انا للہ ابن
مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی پیغمبر جسکو اللہ نے اوسکی امت مین مجھسے
پہلے مبعوث کیا تہا مگر تہے واسطے اوسکے امت مین سے حواریین اور اصحاب جو اخذ کرتے تہے
اوسکی سنت کو اور اقتدا کرتے تہے اوسکے امر کی پہر خلیفہ ہوتے ہین بعد اونکے ایسے لوگ جو کہتے ہین
وہ بات کہ نہین کرتے ہین اوسکو اور کرتے ہین وہ کام جسکا حکم نہین ہے اونکو پس جو کوئی جہاد
کریگا اونسے اپنے ہاتھ سے وہ مؤمن ہے اور جو کوئی جہاد کریگا اونسے اپنی زبان سے وہ مؤمن
ہے اور جو کوئی جہاد کریگا اونسے اپنے دل سے وہ مؤمن ہے لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ
خردل رواہ مسلم عبادہ بن صامت نے کہا بیعت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سمع
وطاعت پر عسر و یسر و منشط و مکرہ مین الی قولہ اور اسبات پر کہ کہین ہم حق بات جہان کہین ہون
اور نڈرین راہ مین اللہ کی لومۃ لائم سے متفق علیہ مراد منشط و مکرہ سے سہل و صعب ہے ام سلمہ رض
کہتی ہین حضرت نے فرمایا عامل ہونگے تمپر امرا تم اونسے معروف و منکر دیکھوگے سو جو کوئی کارہ ہوا
وہ بری ہے اور جسنے انکار کیا وہ سالم ہے ولکن جو کوئی راضی ہوا اور تابع رہا پوچھا کیا مقاتلہ
نکرین ہم اونسے فرمایا نہین جب تک کہ قائم رکھین درمیان تمہارے نماز کو رواہ مسلم
نووی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ دل سے مکروہ رکھا اور ہاتھ و زبان سے انکار نکر سکا تو اثم سے بری
ہوا اور اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جسنے انکار کیا بحسب طاقت خود وہ اس معصیت سے سلامت رہا
اور جو شخص راضی ہوا اونکے فعل سے اور پیرو ہوا اونکا وہ عاصی ہے زینب بنت جحش نے کہا ہے
کہ حضرت گھبرائے ہوئے پاس امنکے آئے کہا لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح
الیوم من ردم یاجوج و ماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی تلیہا مینے کہا اے
رسول خدا کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم مین صالحین ہین فرمایا ہان جب خبث یعنی زنا کثرت سے ہوگا
متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ دور رہو تم بیٹھنے سے راہو نمین کہا اے رسول خدا
ہمکو چارہ نہین ہے ہم وہان بیٹھ کر باتین کرتے ہین فرمایا اگر تم بے بیٹھے نہین رہتے تو راہ کا حق ادا کرو

پوچھا راہ کا حق کیا ہے فرمایا بند کرنا آنکہہ کا روکنا اذی کا جواب دینا سلام کا حکم کرنا ساتہہ نیکی کے
منع کرنا منکر سے متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت نے ایک مہر سونے کی ہاتہہ مین ایک شخص کے
دیکہی اوسکو کہینچکر پہیکدیا اور کہا ایک تم مین کا انگارہ آگ کا لیکر اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہے جب حضرت
چلے گئے اوس مرد سے کہا اپنی مہر اوٹہا لے اوس سے نفع حاصل کر کہا واللہ مین اسکو کبہی نہ لونگا
حضرت نے اسکو پہیکدیا ہے رواہ مسلم حسن بصری کہتے ہین عائذ بن عمرو پاس عبید اللہ بن زیاد
کے گئے کہا اے میرے بیٹے مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے ان شر الرعاء الحطمۃ سو تو اونمین
سے نہو تا اوس نے کہا بیٹہو تم نخالہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو انہون نے کہا اونکے لیے
نخالہ کہان تہا نخالہ تو بعد اونکے اور اونکے غیر مین ہوا رواہ مسلم حذیفہ کا لفظ مرفوعا یون ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ
تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم اللہ سے دعا کروگے وہ قبول نہوگی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر رواہ ابو داود
والترمذي وقال حديث حسن **حکایت** سلطان محمد تغلق نے ایک عالم سے دہلی مین کہا
تہا کہ تم ہمکو محمد عادل کہا کرو اونہون نے کہا ہم ظالم کو عادل نہین کہینگے بادشاہ نے اونکو بالای
دیوار قلعہ سے نیچے گرادیا وہ مر گئے رحمہ اللہ اگلے علما ایسے ہوتے تہے طارق بن شہاب کا لفظ
یہ ہے کہ ان رجلا سأل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد وضع رجلہ فی الغرز ای
الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ النسائی باسناد صحیح غرز کے معنی ہین
رکاب حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا پہلے پہل جو نقص بنی اسرائیل مین داخل
ہوا وہ یہ تہا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا کہتا اے شخص اللہ سے ڈر اور چہوڑ دے تو جو کرتا ہے
کہ یہ کام تجہکو درست نہین ہے پہر دوسرے دن اوس سے ملتا اور وہ اپنے حال پر ہوتا تو یہ بات
اوسکو اس سے منع نکرتی کہ یہ اوسکا ہم نوالہ ہم پیالہ ہمنشین ہو جب وہ یہ کام کرنے لگے تو اللہ نے
بعض کے دل بعض پر مارے پہر فرمایا لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل الی قولہ فاسقون پہر
کہا واللہ تم امر بمعروف و نہی عن المنکر کرو ظالم کا ہاتہہ حق پر پکڑ لو اوسکو ایسہہ حق پر قصر کرو ورنہ
اللہ دل بعض تمہارے کے بعض پر مارے گا پہر لعنت کرے گا تمکو جسطرح کہ لعنت کی تہی اونکو
رواہ ابو داود و اللفظ لہ ترمذی کا لفظ یون ہے جب پڑے بنی اسرائیل معاصی مین تو منع کیا اونکو
علما نے وہ باز نآئے تو ہمنشین ہوئے علما اونکی مجلسو نمین اور ہم نوالہ ہم پیالہ بنے اونکے پس مارا

اللہ نے دل بعض کا بعض پر اور لعنت کی اونکو زبان داود و عیسیٰ بن مریم پر یہ اسلیے کہ وہ عاصی
ہوئے اور حد سے آگے بڑہ گئے حضرت تکیہ لگائے ہوئے تھے اوٹھہ بیٹھے فرمایا والذی نفسی
بیدہ حتی تأطروھم علی الحق اطرا معلوم ہوا کہ جو لوگ علما رہکر ترک نہی عن المنکر و امر معروف
کرتے ہین پہر ہمنوالہ ہم پیالہ اہل فسق و ظلم کے ہو جاتے ہین وہ زبان انبیاء علیہم السلام پر ملعون
ہین یہ حدیث حق مین اہل علم کے نہایت وعید شدید ہے اللہم احفظنا ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہا ای لوگو تم اس آیت کو پڑہتے ہو یاایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من
ضل اذا اھتدیتم اور مینے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تھے ان الناس اذا
رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ اوشك ان یعمھم اللہ بعقاب منہ رواہ ابو داود و
الترمذی والنسائی باسانید صحیحۃ ابو ثعلبہ خشنی نے معنی اس آیت کے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے پوچھے فرمایا تو حکم کر معروف کا نہی کر منکر سے پہر جب دیکہے تو شح مطاع ہوی
متبع دنیا موثرہ اعجاب ہر ذی رای برای خود تو لازم پکڑ اپنے نفس کو اور چھوڑ دے عوام کو
بیشک پیچھے تمہارے فتنے ہین جیسے ٹکڑے کالی رات کے واسطے متمسک کے اونمین مثل
تمہارے کام کے اجر ہے پچاس شخص کا تم مین سے اسلیے کہ تم خیر پر اعوان پاتے ہو اور وہ اعوان
نہ پائینگے **حکایت** ابن مسعود سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہا یہ زمانہ اس آیت کا نہین ہے
کیونکہ آجکے دن وہ مقبول ہے ولکن قریب ہے کہ اوسکا زمانہ آئے تم حکم کروگے نیکی کا تمہارے ساتھ
کذا و کذا کیا جائیگا تم بات کہوگے وہ تمسے قبول نکیجائیگی اوسوقت مصداق علیکم انفسکم الخ کا
ہوگا ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا تقفن عند رجل یقتل مظلوما فان اللعنۃ تنزل علی
من حضرہ ولم یدفع عنہ ولا تقفن عند رجل یضرب مظلوما فان اللعنۃ تنزل علی
من حضرہ ولم یدفع عنہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے لا ینبغی لامرء شھد مقاما فیہ حق
الا تکلم بہ فانہ لن یقدم اجلہ ولن یحرمہ رزقا لہ غزالی رحمہ اللہ نے موافق اپنی عادت
کے تخریج ان احادیث کی نہین کی بعد روایت کے یہ کہا ہے ھذا الحدیث یدل علی انہ لا یجوز
دخول دور الظلمۃ والفسقۃ ولا حضور المواضع التی یشاھد المنکر فیھا ولا یقدر علی
تغییرہ فانہ قال اللعنۃ تنزل علی من حضر ولا یجوز لہ مشاھدۃ المنکر من غیر حاجۃ
اعتذارا بانہ عاجز ولھذا اختار جماعۃ من السلف العزلۃ لمشاھدتھم المنکرات فی
الاسواق والاعیاد والمجامع وعجزھم عن التغییر وھذا یقتضی لزوم الھجرۃ للخلق انتہی

حکایت ابن مسعود نے کہا ہی ایک گانون والے عامل بالمعاصی تہے اون مین چار نفر منکر تہے اونکے اعمال کے ایک شخص نے اونمین سے کہڑے ہوکر کہا تم ایسے ایسے کام کرتے ہو اونکو نہی کی اور اونکی قبیح صنع پر اطلاع دی وہ لوگ اس شخص پر رد کرنے لگے اور اپنے اعمال سے باز نہ آئے اسنے اونکو برا بہلا کہا اونہون نے اسکو گالیان دین اسنے اونسے مقاتلہ کیا وہ اسپر غالب آئے اسنے کنارہ کش ہوکر کہا اللهم اني قد نهيتهم فلم يطيعوني وسبيتهم فسبوني وقاتلتهم فغلبوني پہر یہ چلا گیا دوسرا کہڑا ہوا اوسنے اونکو منع کیا نمانا اسنے برا بہلا کہا اونہون نے گالیان دین یہ بہی معتزل ہو گیا کہا اللهم اني قد نهيتهم فلم يطيعوني وسببتهم فسبوني ولو قاتلتهم غلبوني پہر یہ بہی چلا گیا تیسرے نے کہڑے ہوکر نہی کی اوسکا کہنا بہی نمانا وہ بہی کنارہ کش ہوا کہا اللهم اني قد نهيتهم فلم يطيعوني ولو سببتهم سبوني ولو قاتلتهم غلبوني پہر یہ بہی چلدیا چوتہا قائم ہوا اوسنے کہا اللهم اني لو نهيتهم عصوني ولو سببتهم سبوني ولو قاتلتهم غلبوني پہر یہ بہی چلا گیا ابن مسعود نے کہا یہ چوتہا ادنی مرتبہ تہا اونمین وقليل فيكم مثله یعنی تم مین برابر اوس چوتھے کے بہی بہت کم ہین **حکایت** ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک قریہ کو عذاب کیا گیا وہان اٹھارہ ہزار آدمی ایسے تھے جنکا عمل مثل عمل انبیا کے تہا یہ اسلیے کہ وہ الله کے واسطے غضب نکرتے تھے اور نہ آمر بالمعروف وناہی عن المنکر تھے حذیفہ سے پوچہا میت الاحیاء کون ہے کہا وہ جو انکار منکر کا ہاتہ و زبان و دل سے نہین کرتا ہے بلال بن سعد نے کہا ہے معصیت جب مخفی ہوتی ہے تو ضرر نہین کرتی مگر اپنے صاحب کو اور جب علانیہ ہوتی ہے اور متغیر نہین کیجاتی تو ضرر پہونچاتی ہے عامہ کو **حکایت** کعب بن احبار نے ابو مسلم خولانی سے پوچہا تہا تیرا درجہ تیری قوم مین کیسا ہے کہا اچھا ہے کعب نے کہا توریت کچہہ اور کہتی ہے کہا کیا کہتی ہے کہا یہ کہتی ہے کہ آدمی جب امر بمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے تو اوسکا درجہ نزدیک اوسکی قوم کے برا ہو جاتا ہے کہا صدقت التوراة وكذب ابو مسلم رح اہل علم کہتے ہین جو شخص کہ امر بالمعروف سے عاجز ہو اوسکو لازم ہے کہ اوس موضع سے دور اور روپوش رہے اگرچہ یہان منکر کا رویہ ہو اوسکے نہو سہل بن عبد الله نے کہا ہے جس کسی شخص نے عمل کیا اپنے دین مین امر ونہی پر اور متعلق ہوا ساتہہ اوسکے وقت فساد امور و تنکر و تشوش زمان کے تو وہ عہد مین قائم لله بامر و نہی ہے غزالی نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ جب قادر نہو مگر اپنے نفس پر قائم ہو ساتہہ نفس کے اور دل سے منکر احوال غیر ہو تو جبات اوسکے حق مین غایت مافی الباب تھی وہ اسکو

بجالایا **حکایت** فضیل سے کہا تم نہی و امر نہین کرتے کہا ایک قوم نے امر و نہی کی تہی وہ کافر ہوگئے اسلیے کہ جو مصیبت اونپر آئی اوسپر صبر نکیا یہی سوال کسی نے ثوری سے کیا تہا کہا اذا انشق البحر فمن یقدر ان یسکنہ معلوم ہوا کہ امر و نہی کرنا واجب ہے فرضیت انکی باوجود قدرت کے ساقط نہین ہوتی ہے مگر ساتہہ قیام ایک قائم کے غزالی رحمہ اللہ نے بیان ارکان حسبت مین بہت وسعت کی ہے حسبت شامل امر بمعروف و نہی عن المنکر ہے حسبت کے چار رکن ہین محتسب محتسب علیہ محتسب فیہ نفس احتساب محتسب کا مکلف مسلم قادر ہونا شرط ہے مجنون و صبی و کافر و عاجز اس شرط سے خارج ہین آحاد رعایا البتہ اوسمین داخل ہین اگرچہ طرف سے ولی امر کے ماذون نہو فاسق و رقیق و زن بہی داخل حسبت ہے مراتب حسبت کے پانچ ہین ایک تعریف دوسرے وعظ بکلام لطیف تیسرے سب و تعنیف مراد سب سے فحش بکنا نہین ہے بلکہ یہ کہنا کہ یا جاهل یا احمق الا تخاف اللہ ہے اور جو مثل اسکے ہو چوتھے منع بقہر بطریق مباشرت جیسے کسر ملاہی و اراقت خمر و اختطاف ثوب حریر و استلاب ثوب مغصوب پانچوین تخویف و تہدید بضرب و مباشرت ضرب یہانتک کہ اوس کام سے باز رہے جیسے کہ ایک شخص مواظب علی الغیبۃ و القذف ہو کہ سلب اوسکی زبان کا ممکن نہین ہے ہان مار مار کر اوسکو سکوت پر آمادہ کرے یہ سارے مراتب مستغنی ہین اذن امام سے مگر مرتبہ پنجم کہ اوسمین نظر ہے استمرار عادات سلف کا حسبہ پر ولاۃ کے حق مین قاطع باجماع سلف ہے استغنا عن التفویض پر بلکہ اگر والی اوس امر بمعروف پر راضی ہوا فبہا اور اگر ساخط ہوا تو یہ سخط اوسکا خود ایک منکر ہے اسپر انکار کرنا واجب ہے جب یہ بات ٹہیری تو حاجت اوسکے اذن کی انکار منکر پر یعنی چہ سلف ہمیشہ ائمہ پر انکار کرتے تہے مروان نے ایک بار قبل نماز عید کے خطبہ پڑہا ایک مرد نے کہا خطبہ بعد نماز کے ہوتا ہے مروان نے کہا ای فلان اب وہ قاعدہ جاتا رہا ابو سعید خدری نے کہا اما هذا فقد قضی ما علیہ پہر حدیث من رأی منکم منکرا الخ ذکر کی گویا سلف نے ان عمومات سے دخول سلاطین کا نیچے ان عمومات کے سمجہا تہا تو اب کچہہ حاجت اذن کی باقی نرہی **حکایت** مہدی مکہ مین آئے تہے چند روز قیام کیا وقت طواف کے لوگونکو گرد خانہ کعبہ سے ہٹا دیا عبد اللہ بن مرزوق نے چادر پکڑ کر کہینچا اور کہا دیکہہ تو کیا کرتا ہے تجہکو کسنے اس گہر کا احق ٹہیرایا ہے بنسبت اوسکے جو دور سے آئے اور تو درمیان اوسکے اور اس گہر کے حائل ہو جائے حالانکہ اللہ تعالی نے کہا ہے سواء ن العاکف فیہ والباد مہدی نے انکے چہرے پر نظر کی وہ انکو پہچانتا تہا اسلیے کہ یہ منجملہ اوسکے موالی کے تہے کہا کیا عبد اللہ بن مرزوق ہے کہا ہان مہدی نے انکو پکڑ کر بغداد بہیجدیا سائیس اصطبل کا مقرر کیا تا آخر قصہ **حکایت** ہارون

سبز کرتے تھے خادم سے کہا عود لے آوے لاتا تھا کہ راہ مین ایک شیخ نے توڑ ڈالا ہارون کو خبر ہوئی اوسکو بلاکر کہا ما حملك على ما صنعت اوسنے کہا اي شئ صنعت ہارون شرم سے نہ کہہ سکے کہ تو نے ہمارا باجا توڑ ڈالا جب بار بار اوس سے یہی بات کہی اوسنے کہا اني سمعت اباك واجدادك يقرؤن هذه الآية على المنبران الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر مینے ایک منکر کو دیکھا اوسکو متغیر کردیا ہارون چپ رہگئے **حکایت** سفیان ثوری کہتے ہین سنہ ۱۶۶ مین مہدی حج کو آئے مینے دیکھا کہ رمی جمرۂ عقبہ کرتے ہین لوگونکو داہنے بائین جانب سے کوڑے مارکر ہٹایا جاتا ہے مینے کھڑے ہوکر کہا یا حسن الوجہ حدثنا ایمن عن وائل عن قدامۃ بن عبد الله الكلابي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يرمي الجمرة يوم النحر على جمل لا ضرب ولا طرد ولا جلد ولا اليك اليك اور تیرے سامنے سے لوگ داہنے بائین ہٹائے جاتے ہین مہدی نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا سفیان ثوری ہے مہدی نے کہا اگر منصور ہوتا تو ہرگز تحمل اسبات کا تجھسے نکرتا کہا لو اخبرك المنصور بما لقي لاقصرت عما انت فيه کسینے کہا دیکھو اسنے تمکو حسن الوجہ کہا امیر المؤمنین نہین کہا کہا بلاؤ ڈھونڈا تو سفیان روپوش ہوگئے تھے **حکایت** مامون کو خبر لگی کہ ایک آدمی احتساب کرتا ہے لوگونمین چل پھر کر امر بمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے حالانکہ وہ مامور نہین ہے مامون نے اوسکو بلاکر کہا کہ تو کیون آمر وناہی بنتا ہے حالانکہ اللہ تعالے نے اس کام کو ہمارے سپرد کیا ہے ہمارے حق مین فرمایا ہے الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوة واتوا الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر کہا سچ ہے تم ایسے ہی ہو جو تمنے حال اپنے سلطان وتمکن کا بیان کیا اتنی بات ہے کہ ہم تمہارے اعوان واولیا ہین اسکا انکار وہی شخص کرے گا جو کتاب عزیز وسنت مطہرہ سے جاہل ہے قال اللہ تعالی والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف الآیۃ اور حضرت نے فرمایا ہے المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا تو متمکن ہے ارض مین اور یہ اللہ کی کتاب اور رسول خدا کی سنت ہے اگر تو انکا منقاد ہوگا تو شکر گزار ٹھہیرے گا اوس شخص کا جو تیری اعانت کرتا ہے بسبب حرمت کتاب وسنت کے اور اگر تو استکبار کرے گا اور منقاد انکا نہوگا تو جس شخص نے تجھکو امیر کیا ہے اور جسکے ہاتھ مین تیری عزت ہے اوسنے یہ فرمایا ہے کہ ان اللہ لا يضيع اجر من احسن عملا اب جو تو چاہے وہ کہہ مامون نے تعجب کیا اور اوسکی بات سے خوش ہوکر کہا مثلك يجوز له ان يأمر بالمعروف فامض على ما كنت عليه بامرنا وعن رأينا چنانچہ پھر وہ شخص بدستور امر ونہی کرنے لگا سیاق مین ان حکایات کے بیان ہے دلیل کا اس بات پر کہ اذن سے استغنا حاصل ہے

شرط خامس یہ بھی ہے کہ قادر ہو اسلیے کہ عاجز پر حسبہ نہیں ہی مگر دل سے کیونکہ جو کوئی اللہ کو دوست رکھیگا وہ اللہ کے معاصی کو مکروہ جانیگا اور اونکا انکار کریگا وقوف سقوط وجوب کا عجز حسی پہ نہیں بلکہ خوف حصول مکروہ بھی ساتھہ اوسکے ملتحق ہے یہ معنی ہین عجز کے اسیطرح اگر خوف مکروہ نہیں ہے لکن یہ بات جانتا ہے کہ انکار اوسکا نافع نہوگا تو بھی قادر نہیں ہے غزالی نے اسکی چار صورتین بیان کی ہین اور اس بیان مین بسط لائق کیا ہے حسبہ اوس منکر مین ہوتا ہے جو فی الحال موجود ہو محتسب پر ظاہر ہو بغیر تجسس کے اوسکا منکر ہونا معلوم ہو بغیر اجتہاد کے احتساب کے درجات و آداب ہین پہلے تعریف ہے پھر نہی پھر وعظ و نصح پھر سب و تعنیف پھر تغییر بدست پھر تہدید بضرب پھر ایقاع ضرب پھر شہر سلاح پھر استظہار بالاعوان و جمع جنود محتسب کا صاحب علم و ورع و حسن خلق ہونا چاہیے حسبہ مین رفق کرے غزالی نے بیان مین درجات و آداب حسبہ کے بہت تطویل فائق کی ہے پھر منکرات مساجد و اسواق و شوارع و حمامات و ضیافت کو شمار کیا ہے منکرات عامہ و امرار کا بیان کیا ہے طریقہ انکے امر معروف و نہی عن المنکر کا ذکر کیا ہے یہ جگہہ بسط مدارج مذکور کی نہین ہے یہان فقط اشارہ کرنا منظور تہا طالب صالح مراجعت طرف اصل کتاب کے کرسکتا ہے پھر آخر کتاب مین کہا ہے فهذه كانت سيرة العلماء وعادتهم في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وقلة مبالاتهم بسطوة السلاطين لكنهم اتكلوا على فضل الله ان يحرسهم ورضوا بحكم الله ان يرزقهم الشهادة فلما اخلصوا لله النية اثر كلامهم في القلوب القاسية فلينها وازال قساوتها واما الآن فقد قيدت الاطماع السن العلماء فسكتوا وان تكلموا لم تساعد اقوالهم احوالهم فلم ينجحوا ولو صدقوا وقصدوا حق العلم لافلحوا ففساد الرعايا بفساد الملوك وفساد الملوك بفساد العلماء وفساد العلماء باستيلاء حب المال والجاه ومن استولى عليه حب الدنيا لم يقدر على الحسبة على الاراذل فكيف على الملوك والاكابر انتهى یہ ذکر زمانہ غزالی کا ہے جب کہ ملوک اسلام بلاد اسلام مین متمکن تہے اور جہان کہین ملوک اسلام نہیں ہین اور آثار قیامت کبرے ظاہر ہین وہان وجود حسبہ کا مثل منکر کے ہے غزالی نے ابتداء کتاب امر و نہی مین لکہا ہے وقد كان الذي خفنا ان يكون انا لله وانا اليه راجعون اذ قد اندرس من هذا القطب علمه وعمله وانمحى بالكلية حقيقته ورسمه واستولت على القلوب مداهنة الخلق وانمحت عنها مراقبة الخالق واسترسل الناس في اتباع الهوى والشهوات استرسال البهائم وعز على بساط الارض مؤمن صادق لا تأخذه في الله لومة لائم فمن سعى في تلافي هذه الفترة وسد هذه الثلمة اما متكفلا بعملها او متقلدا لتنفيذها مجددا لهذه السنة الداثرة ناهضا باعبائها ومتشمرا في احيائها كان مستأثرا

من بین الخلق باحیاء سنة افضی الزمان الی اماتتہا و مستبد ابقربة تتضائل درجات القرب دون درو تہاانتہی واللہ المستعان علی کل حال +

باب ۲۳ بیان مین عقوبت اوس شخص کے جو امر و ناہی ہی اور قول اوسکا خلاف اوسکی فعل کے ہی

قال اللہ تعالےٰ اتأمرون الناس بالبر و تنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون وقال تعالیٰ یاایہا الذین اٰمنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون وقال تعالیٰ اخبارا عن شعیب علیہ السلام وما ارید ان اخالفکم الی ما انہاکم عنہ حدیث اسامہ بن زید مین فرمایا ہے لایا جائیگا ایک آدمی دن قیامت کے پہر ڈالا جائیگا آگ مین نکل پڑین گی آنتین اوسکی وہ چکر ماریگا اونکو لیکر جسطرح چکر مارتا ہے گدہا چکی مین اہل نار اوسکے پاس مجتمع ہونگے کہینگے ای فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو امر بمعروف ونہی عن المنکر نکرتا تہا وہ کہیگا ہان مین تمکو حکم نیکی کا کرتا تہا اور خود بجانلاتا اور منکر سے منع کرتا تہا اور خود اوسکو بجالاتا متفق علیہ اس باب مین بہت سی احادیث آئی ہین لکن نووی نے اس جگہہ اسی ایک حدیث پر اکتفا کیا ہے ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست یہ حدیث وعید شدید ہے حق مین اون اہل علم کے جو بے عمل محض ہین جنکا قول موافق فعل کے اور فعل اونکا مطابق قول کے نہین ہوتاہے اب ایک مدت دراز سے دنیا مین عالم با عمل باقی نہین رہے ہے اب علما کا کام یہ رہگیا ہے کہ اراذل کو طرف منکرات کے راہبر ہوتے ہین اور امرا فساق و فجار کے ہم نوالہ وہم پیالہ ہمنشین بنتے ہین مقصود علم کا نزدیک انکے یہی طلب دنیا وحب جاہ ہی لاغیر اسلیے جو عالم یہ کام نہین کرتا وہ زمرۂ فضلاء دنیا مین احمق وجاہل وبیوقوف ٹہیرتا ہے اناللہ +

باب ۲۴ بیان مین امر باداء الامانة کے

قال تعالیٰ ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا وقال تعالیٰ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نشان منافق کی تین ہین جب بات کہے جہوٹہہ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت رکہا جائے خیانت کرے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے کہ اگرچہ روزہ رکہے نماز پڑہے اور زعم کرے کہ وہ مسلمان ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ اسلام کے نفاق بہی جمع ہوتا ہے جسطرح کہ ہمراہ ایمان کے اجتماع شرک کا قرآن مین آیا ہے وما یؤمن اکثرہم باللہ الاوہم مشرکون نفاق دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ دلمین کافر ظاہر مین مؤمن ہو علما نے کہا ہے کہ یہ نفاق عہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت تہا اب باقی نہین ہی

دوسرے یہ کہ ظاہر مین مسلمان اور عمل مین منافق ہو جسطرح حدیث باب مین آیا ہے یہ نفاق اس زمانہ مین بکثرت موجود ہے کم کوئی مسلمان اس نفاق عملی سے بری ہوگا الا من رحمہ اللہ لکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ پہلی قسم نفاق کی بہی اس زمانہ مین میسر آتی ہے اسوقت مین ایسے مسلمان بہی بہت موجود ہین جو بسبب حجاب رسم یا حجاب طبع یا حجاب قوم کے آپکو مسلمان کہے جاتے ہین لکن دلمین اونکی کچہہ وقعت اسلام کی نہین ہے بلکہ مذہب پر ملوک کے ہین کما قیل الناس علی دین ملوکھم جیسا دیس ویسا بھیس شاید ایسا زمانہ بہی جلد آنیوالا ہی کہ اس اسم و رسم کو بہی ترک کرکے کچہہ اور ہی لقب اپنے لیے اختیار کرینگے اسلام و ایمان ایک امانت ہے اور حضرت نے خبر دی ہے رفع امانت کی سو یہ دلیل ہے رفع ایمان و اسلام پر دل سے خلق کے حذیفہ رضی اللہ عنہ جنکو علم منافقین کا تہا اور صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہلاتے تہے وہ کہتے ہین حضرت نے ہمسے دو باتین کہین ایک بات کو ہمنے دیکہہ لیا دوسری بات کا مین منتظر ہون فرمایا امانت اوتری ہے جذر قلوب رجال مین پہر قرآن اوترا لوگون نے قرآن سیکہا سنت سیکہی پہر ہمسے ذکر رفع امانت کا کیا فرمایا الی قولہ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ و ما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان متفق علیہ۔ یعنی اکثر لوگونسے امانت داری جاتی رہیگی اقل قلیل مین کچہہ باقی رہجائیگی یہانتک کہ یون کہین گے کہ فلان قوم مین ایک شخص امین ہے کسی آدمی کو بڑا تیز و چالاک و عاقل بتائینگے اوسکے دلمین برابر ایک دانہ رائی کے بہی ایمان نہو گا چنانچہ مصداق اس حدیث کا ایک مدت دراز سے اس امت مین موجود ہے جو لوگ دنیا مین بڑے ہوشیار عقلمند دور اندیش معاملہ فہم کارگزار کہلاتے ہین ایمان اونکا اونکے پاس تلاش کرو تو ذرہ برابر بہی نہین ملتا۔ عبداللہ بن زبیر نے قصہ زبیر کا دن جمل کے بابت وصیت ادای قرض کے مطولا روایت کیا ہے ان پر دو کروڑ دو لاکہہ کا قرض تہا رواہ البخاری یہ وصیت دلیل ہے ادا امانت پر کیونکہ قرض منجملہ امانات قرضخواہ کے ہوتا ہے قلیل ہو یا کثیر اوسکا ادا کرنا دال ہے صحت ایمان پر ✣

باب ۲۵ بیان مین تحریم ظلم و امر برد مظالم کے

قال اللہ تعالی ما للظالمین من حمیم و لا شفیع یطاع و قال تعالی و ما للظالمین من ولی و لا نصیر احادیث اس باب مین بہت ہین از انجملہ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ ہے جو آخر باب مجاہدہ مین گزر گئی ہے جابر مرفوعا کہتے ہین بچو تم ظلم سے بے شک ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے اور بچو تم شح یعنی بخل سے بیشک بخل نے ہلاک کیا اونکو جو پہلے تمسے تہے آمادہ کیا اونکو خون ریزی و استحلال

محارم پر رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا دیے جاینگے حقوق اہل حقوق
کو دن قیامت کے یہانتک کہ قصاص کیا جائے گا گوسفند بے شاخ کا گوسفند شاخدار سے
رواہ مسلم معلوم ہوا کہ ظلم بہائم مین بھی ہوتا ہے اس ظلم کا بھی قصاص ہو گا پھر مظالم بشر کا کیا
ذکر ہے اوسکا عوض ملنا تو ضروری ہے اس حدیث سے وخامت عاقبت ظلم کی ثابت ہوئی ابن عمر
سے قصہ حجۃ الوداع مین مرفوعا مروی ہے کہ خبردار ہو جاو حرام کیے ہین اللہ نے تمپر خون اور مال
تمہارے جیسے یہ دن آج کا حرام ہے الحدیث رواہ الشیخان یہ حدیث دلیل ہے حرمت ظلم پر
حدیث عائشہ مین مرفوعا آیا ہے جسنے ظلم سے لی ایک بالشت زمین اوسکو طوق ڈالا جائیگا اوس
قطعہ کا سات زمین سے متفق علیہ ابوموسی کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی مہلت دیتا ہے ظالم کو پھر جب پکڑ لیتا ہے
اوسکو تو رہا نہین کرتا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ
ان اخذہ الیم شدید معاذ بن جبل کہتے ہین حضرت نے مجھکو بھیجا تو یہ بھی فرمایا کہ اتق دعوۃ المظلوم
فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب متفق علیہ ؎

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن　　اجابت از در حق بہر استقبال می آید

حدیث ابوحمید ساعدی مین بذیل قصہ ہدیہ ابن اللتبیہ فرمایا ہے واللہ نلیگا کوئی تم مین سے کچھ ناحق
لکن ملیگا اللہ سے لادے ہو گا اوس چیز کو دن قیامت کے مین نہ پہچانون تم مین کسیکو کہ حامل
بعیر ہے وہ بعیر بلبلاتا ہے یا حامل بقرہ ہے وہ چیختی ہے یا حامل گوسفند ہے وہ آواز کرتی ہے
پھر دونون ہاتھ اوٹھا کر کہا اللھم ھل بلغت متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین جس کسی شخص کے
پاس کوئی مظلمہ ہو اوسکے بھائی کا بابت آبرو یا کسی اور شی کے وہ معاف کرالے اوسکو آج کے دن قبل
اسکے کہ نہ دینار ہو نہ درہم اگر اوسکا کوئی عمل صالح ہو گا تو بقدر مظلمہ کے اوس سے لے لیا جائے گا
اور اگر اوسکے حسنات نہونگے تو سیئات صاحب مظلمہ کے لیکر اوس ظالم پر لادی جاینگے رواہ البخاری
ابن عمرو کا لفظ یہ ہے مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان و ہاتھ سے مہاجر وہ ہے جسنے
چھوڑدی وہ چیز جس سے اللہ نے نہی کی ہے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت کے سامان پر
ایک شخص تھا اوسکو کرکرہ کہتے تھے وہ مرگیا حضرت نے فرمایا وہ آگ مین ہے جاکر دیکھا تو ایک عبا پائی
جسکو اوسنے خیانت کیا تھا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ غلول بھی منجملہ مظالم کے ہوتا ہے ابوبکرہ
نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم
ھذا فی بلدکم ھذا فی شہرکم ھذا الی قولہ لیبلغ الشاھد الغائب پھر کہا الاھل بلغت قلنا نعم قال اللھم اشہد

متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ حکم جان و مال و آبرو کا حرمت مین برابر ہی جیسے
کسے کا قتل کرنا ویسے ہی اوسکا مال چھین لینا ویسے ہی اوسکی آبرو ریزی کرنا ہے لوگ خون ریزی تو
کم کرتے ہین لکن ہضم مال غیر و مال حرام مین نہایت چست و چالاک ہوتے ہین اخذ مال سے زیادہ ابتلاء
آبرو ریزی خلق مین ہوتی ہے اس حرکت بے برکت سے شاید ہزار دن مین دو چار شخص جدا ہون
ورنہ یہ بلوی عام ہے خصوصًا ہاتھ سے اہل اخبار کے تو کوئی مسلمان سلامت نہین رہنا بلا کسی سابقہ
معرفت و وقوع معاملت و مشاہدۂ معصیت کے ہزار طرح کی افترا پردازی و بہتان بندی کرکے اشاعت
اسارت اسم و رسم کرتے ہین حالانکہ اس فعل کا اثم برابر قتل نفس مسلم کے ہوتا ہے گویا راتدن صدہا
قتل کیا کرتے ہین جانتے ہین کہ قتل مسلمان کا اکبر کبائر ہے اسی طرح اخذ مال مسلم بغیر اوسکی خوشی خاطر کے
کبیرہ ہے اسیطرح کسی مسلمان کی غیبت کرنا آبرو لینا حرام قطعی و اعظم کبائر ہے لکن اس کام کو اطیب
طیبات سمجھ رکھا ہے جو مصائب و تکالیف زبان و ہاتھ سے اصحاب ازالۂ اعراض کے اہل اسلام کو پہونچتے ہین
وہ آلام جسد و اوجاع جسم و امراض بدن سے کہین بڑھ کر ہوتے ہین فاعوذ باللہ من شهوة الكلام حدیث
ابو امامہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے قطع کر لیا حق کسی شخص مسلمان کا قسم کھا کر تو بیشک واجب
کی اللہ نے اوسکے لیے آگ اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک شخص نے کہا ای رسول خدا اگرچہ ذراسی چیز ہو
فرمایا اگرچہ ایک شاخ درخت اراک کی ہو رواہ مسلم ظاہر یہ ہے کہ مراد شاخ اراک سے مسواک ہے
عدی بن عمیرہ نے مرفوعًا کہا ہے جس کسی شخص کو ہمنے تم مین سے کسی کام پر عامل کیا پھر اوسنے ایک
سوزن یا زیادہ اوس سے ہمسے مخفی رکھی تو یہ غلول یعنی خیانت ہو لائیگا وہ اوسکو دن قیامت کے
رواہ مسلم حدیث عمر بن خطاب مین آیا ہے کہ دن خیبر کے کچھ اصحاب حضرت کے کہنے لگے کہ
فلان شہید ہے اور فلان شہید پھر ایک مرد پر گذر کیا اوسکو بھی شہید کہا حضرت نے فرمایا كلا اني
رأيته في النار في بردة غلها او عباءة رواہ مسلم معلوم ہوا کہ غلول و خیانت منجملہ مہلکات کے ہے
حدیث حارث بن ربعی مین قتل فی سبیل اللہ پر وعدۂ تکفیر خطایا کا فرماکر ارشاد کیا ہے الا الدين
فان جبريل قال لي ذلك رواہ مسلم یعنی شہید کے سب خطایا مغفور ہوتے ہین مگر قرض کہ وہ
نہین بخشا جاتا یہ حدیث دلیل ہے عظم اثم دین پر اسلیے کہ قرض منجملہ حقوق عباد کے ہے اوسکا
ادا نکرنا اور ہضم کر جانا مظلمۂ عظیمہ ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے کہا تم جانتے ہو
مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ ہے جسکے پاس درہم ہے نہ متاع فرمایا مفلس میری امت مین وہ
شخص ہے جو آئیگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر اور آئیگا اوس حال مین کہ گالی دی ہوگی اسکو

اور تہمت زنا لگائی ہوگی اوسکو اور کہا لیا ہوگا مال اسکا اور بہایا ہوگا خون اوسکا اور مارا ہوگا اسکو سو دیا جائیگا وہ مظلوم حسنات اس ظالم کے پہر اگر حسنات اوسکے قبل فیصلہ کے فانی ہوجائین گی تو خطایا اس مظلوم کی لیکر اوس ظالم پر ڈالی جائین گے پہر وہ ظالم آگ مین پہینکدیا جائیگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ سب و شتم و قذف و اکل مال بالباطل و سفک دم و ضرب مردم داخل مظالم و حقوق بنی آدم ہین انکا قصاص وہان لیا جائیگا ام سلمہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا مین ایک بشر ہون مثل تمہارے تم جھگڑا لاتے ہو پاس میرے شاید بعض تمہارے زبان آور ہوتے ہین اپنی حجت مین بنسبت بعض دیگر کے اور مین حکم دیتا ہون مطابق سماعت کے سو جسکو حق اوسکے بھائی کا دلاؤنگا تو وہ ایک ٹکڑا ہوگا آگ کا متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ہمیشہ مومن فسحت مین ہے اپنے دین سے جبتک کہ اوس نے کوئی خون حرام نہین کیا ہے رواہ البخاری اس حدیث مین وعید ہی قتل مسلم پر خولہ بنت ثامر انصاریہ مرفوعا کہتی ہین کہ کچہہ لوگ خوض کرتے ہین مال مین اللہ کے ناحق او نکے لیے آگ ہوگی دن قیامت کو رواہ البخاری

باب ۲۷ بیان من تعظیم حرمات مسلمین و حقوق مسلمین و شفقت و رحمت علی المسلمین کے

قال اللہ تعالی و من یعظم حرمات اللہ فہو خیر لہ عند ربہ وقال تعالی و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب وقال تعالی و اخفض جناحک للمؤمنین وقال تعالی من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا متفق علیہ یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہے یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا چاہیے نعمان بن بشیر مرفوعا کہتے ہین مثال مومنون کی مودت و تراحم و تعاطف باہم مین مثال جسد کے ہے کہ جب ایک عضو شاکی ہوتا ہے تو سارا بدن بیداری و تپ مین فراہم ہوجاتا ہے متفق علیہ ؎

بنی آدم اعضای یکدیگر اند — کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوی بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

دوسرا لفظ ابو موسی کا مرفوعا یون ہے جب گذر ہو مسجدون یا بازارون مین اور اوسکے پاس تیر ہون وہ اونکو اپنے ہاتھ سے قبض و امساک کرلے تاکہ کسی مسلمان کو کچہہ اوس سے نہ پہونچے یعنے کسیکو نوک اوس تیر کی نہ لگ جائے اسی پر قیاس ہر ہتیار کا ہے جیسے تلوار وغیرہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت صلعم نے

حسن بن علی کا بوسہ لیا آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے تھے کہا میرے دس بیٹے ہین مینے کبھی کسی ایک کو پیار نہین کیا حضرت نے اونکی طرف دیکھہ کر کہا من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ معلوم ہوا کہ اطفال صغیر کا بوسہ لینا اور اونکو پیار کرنا دلیل ہے رحمت و رقت قلب پر جسطرح کہ ترک تقبیل دلیل ہے قساوت قلب پر عائشہ نے کہا کچھہ اعراب لوگ پاس حضرت کے آئے کہا کیا تم صبیان کا بوسہ لیتے ہو کہا ہان کہا ولکن ہم تو واللہ اونکو نہین چومتے حضرت نے فرمایا او املک ان کان اللہ نزع منکم الرحمۃ متفق علیہ یعنی اگر اللہ نے تمسے رحم لیلیا ہے تو مین کیا کرون جریر بن عبد اللہ کا لفظ مرفوعا یون ہے من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ جب نماز پڑھائے کوئی تم مین لوگو نکو تو تخفیف کرے کیونکہ اونمین ضعیف سقیم کبیر ہوتے ہین دوسری روایت مین صاحب حاجت کہا ہے اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لنبی کرے متفق علیہ حدیث دلیل ہے شفقت کرنے پر ساتھہ اہل اسلام کے حتی کہ حالت عبادت بلکہ افضل عبادات مین بھی عائشہ کہتی ہین حضرت بعض عمل کو چھوڑ دیتے حالانکہ اوسکو دوست رکھتے تھے اس خوف سے کہ لوگ اوس کام کو کرنے لگین گے پھر کہین اونپر وہ کام فرض نہو جائے متفق علیہ یہ غایت شفقت تھی رحمۃ للعالمین کی امت ضعیف پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ نے کہا ہے نہی فرمائی اونکو حضرت نے وصال سے براہ رحمت اونہون نے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ نووی نے کہا معناہ یجعل فی قوۃ من اکل وشرب حارث بن ربعی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین نماز کو کھڑا ہوتا ہون چاہتا ہون کہ تطویل کرون رونا بچے کا سنکر نماز مین اختصار کرتا ہون کراہت سے اس بات کے کہ اوسکی مان پر شاق نگزرے رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے ہر مسلمان بھائی ہے مسلمان کا ظلم نہین کرتا اوسپر اور نہ مخذول کرتا ہے اوسکو جو کوئی ہوتا ہے حاجت مین اپنے بھائی کے اللہ اوسکی حاجت مین ہوتا ہے اور جو کوئی دور کرتا ہے کوئی کربت یعنی سختی کسی مسلمان سے تو دور کریگا اللہ اوس سے کربت کو دن قیامت کے اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا عیب چھپاوے گا اللہ اوسکا دن قیامت کو متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا مسلم برادر مسلم ہے نہ خیانت کرے اوسکی نہ جھوٹ بولے اوس سے نہ مخذول کرے اوسکو پورا مسلم حرام ہے مسلم پر آبرو اوسکی مال اوسکا خون اوسکا تقوی اس جگہہ ہے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ حقارت کرے برادر مسلمان کی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا یہ ہے تم حسد نکرو باہم اور نہ تناجش نہ تباغض نہ تدابر اور نہ بیع کرے کوئی تمہارا بعض کی

بیع پر اور ہو جاؤ تم بندے اللہ کے برادر یکدیگر مسلم بہائی ہے مسلم کا نہ ظلم کرے اوسپر نہ بے مدد چھوڑے
اوسکو اور نہ حقیر رکہے اوسکو تقوی یہان ہے پھر اشارہ کیا طرف سینہ کے تین بار پھر کہا بحسب امرء
من الشران یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم
تناجش کے یہ معنے ہین کہ قیمت چیز کی بڑہا دے خود تو لینا منظور نہین ہے فقط دوسرے کو دہوکا
دینا مقصود ہے یہ کام حرام ہے تدابر کے یہ معنے ہین کہ جب سامنا ہو تو مونہہ پھیر کر چلدے
اوسکی طرف پشت کرے مراد ہجران مسلم ہے اسلیے حدیث انس مین مرفوعا آیا ہے ایمان نہین لاتا
کوئی تم مین یہانتک کہ دوست رکھے واسطے اپنے بھائی کے جو دوست رکھتا ہے واسطے اپنی جان کے
متفق علیہ یہ حدیث وعید سخت ہی اسلیے کہ اسمین نفی کی ہے ایمان کی فاعل غیر اس فعل سے
دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ مدد کر تو اپنے بھائی کی ظالم ہو وہ یا مظلوم ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
مین مدد کرونگا اوسکی جبکہ وہ مظلوم ہوگا بھلا ظالم کی کسطرح مدد کرون فرمایا تو اوسکو ظلم سے منع
کر روکدے یہی اوسکی مدد کرنا ہے رواہ البخاري حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا حق
مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنائز اجابت دعوت تشمیت عاطس
متفق علیہ دوسری روایت مین چھٹا حق یہ آیا ہی کہ جب نصیحت چاہے وہ تجھسے تو تو نصیحت کر اوسکو +

باب ۲۷ بیان مین ستر عورات مسلمین اور نہی اشاعت عورات کی بغیر ضرورت

قال اللہ تعالی ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا
والاخرة وقال تعالی واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما ۵

اگر من ناجوانمردم بکردار + تو بر من چون جوانمردان گذر کن

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا پردہ پوشی نہین کرتا کوئی بندہ کسی بندہ کی دنیا مین لکن
پردہ پوشی کرے گا اللہ اوسکی دن قیامت کو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی ساری امت
میری معافی ہے مگر دو مرد مہاجر یکدیگر اور منجملہ مہاجرت کے ایک یہ بات ہی کہ عمل کرے کوئی شخص
رات کو کچھ اور اللہ نے اوس عمل کو اوسپر مستور رکھا ہے یہ شخص کہے ای فلان آج کی رات مینے کذا وکذا
کیا وقد بات یسترہ ربہ فیصبح فیکشف ستر اللہ علیہ متفق علیہ تیسرا لفظ یہ ہے جب کنیز نے
زنا کیا اور حال کھل گیا تو اوسکو حد مارے ملامت نکرے پھر اگر اوسنے دوبارہ زنا کیا تو پھر حد مارے
ملامت نکرے پھر اگر تیبارہ زنا کیا تو اوسکو فروخت کردے اگرچہ ایک بال کی رسی کی عوض ہو متفق
علیہ چوتھا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس ایک مرد کو لائے اوسنے شراب پی تھی فرمایا اسکو مارو کسینے

ہم مین سے ہاتھہ سے مارا اور کسینے جوتے لگائے اور کسینے کپڑے سے مارا جب وہ پھر کر چلا تو بعض قوم نے
کہا اخزاك الله حضرت نے فرمایا لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان رواہ البخاري

باب ۲۸ بیان مین قضای حوائج مسلمین کے

قال الله تعالی وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون اس باب مین حدیث ابن عمر المسلم اخو المسلم الخ باب
سابق مین گزر چکی ہے دوسری حدیث ابوہریرہ کی مرفوعا یہ ہے کہ جو کوئی دور کرے گا کسی مؤمن
سے کوئی کربت کرب دنیا سے تو دور کرے گا اللہ اوس سے کوئی کربت کرب یوم القیامہ سے
اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر تو آسانی کرے گا اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین اللہ عون
مین ہے بندے کے جب تک کہ بندہ عون مین ہے اپنے بھائی کے الحدیث رواہ مسلم

باب ۲۹ بیان مین شفاعت کے

قال اللہ تعالی من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منھا ابو موسی مرفوعا کہتے ہین حضرت
کے پاس جب کوئی طالب حاجت آتا تو اپنے جلسا کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے تم شفاعت کرو اجر
پاوگے حکم کرتا ہے اللہ زبان پر اپنے نبی کے جو دوست رکھتا ہے متفق علیہ دوسری روایت
مین یون ہی کہ جو چاہتا ہے ابن عباس نے قصہ بریرہ مین مرفوعا کہا ہے کہ حضرت نے بریرہ سے فرمایا
اگر تو رجعت کر لیتی یعنے تو کیا اچھا ہوتا اوسنے کہا ای رسول خدا کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہین فرمایا نہین
تو شفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجھے اوس سے کچھہ کام نہین مین کہتا ہون یہ شفاعت خاص ہے
ساتھہ امور جائزہ فی الشرع کے امور منہیات و محرمات و مکروہات اس بحث سے خارج ہین ایک عالم
مدینہ منورہ نے اس باب مین ایک چہل حدیث جمع کی ہے رسالہ ہے مین فضائل سفارش و قضاء حوائج پر وللہ الحمد والمنۃ

باب ۳۰ بیان مین اصلاح بین الناس کے

قال اللہ تعالی لا خیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس
وقال تعالی والصلح خیر وقال تعالی واصلحوا ذات بینکم وقال تعالی انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا
بین اخویکم حدیث ابوہریرہ کی بعدد لازم ہونے صدقہ کے ہر جوڑ پر پیشتر گزر چکی ہے اوسمین ایک
لفظ یہ بھی ہے تعدل بین الاثنین ای تصلح بینھما بالعدل قالہ النووي ام کلثوم بنت عقبہ نے مرفوعا
کہا ہے وہ کذاب نہین ہے جو درمیان لوگون کے صلح کراتا ہے بہتر بات پہونچاتا ہے بہتر بات
کہتا ہے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے مینے نہین سنا کہ آپ رخصت دیتے ہون کسی شی مین اقوال
مردم سے مگر تین مین ایک حرب دوسرے اصلاح بین الناس تیسرے بات چیت مرد کی بی بی سے اور

گفتگو بی بی کی خاوند سے عائشہ نے کہا حضرت نے آواز خصوم کی دروازہ گھر پر سنی کہ ایک تو قرض چھوڑوانا تھا اور کچھ کم کرتا تھا دوسرا کہتا تھا واللہ لا افعل حضرت نے باہر نکل کر فرمایا این المتألی علی اللہ لا یفعل المعروف اوسنے کہا انا یا رسول اللہ فلہ ای ذلک احب متفق علیہ حدیث سہل بن سعد ساعدی مین آیا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلغہ ان بنی عمرو بن عوف کان بینہم شر فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلح بینہم فی اناس معہ الحدیث بطولہ متفق علیہ

باب ۳۱ بیان مین فضیلت ضعفہ وفقرا روخاملین مسلمین کے

قال اللہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا وقال تعالی للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ الآیۃ وقال تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض سیاق آیت کا معرض مدح مین ہے پہلے وصف فقر کا بیان کیا پھر ہجرت واحصار کا اسمین دلالت ظاہر ہے مدح فقر پر حارثہ بن وہب نے مرفوعا کہا ہی کیا خبر ندون مین تمکو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہی اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو سچا کر دے اوسکو اللہ کیا خبر ندون مین تمکو اہل نار کی ہر عتل جواظ مستکبر ہے متفق علیہ عتل بمعنی غلیظ جافی ہی یعنی سخت دل جفا کار جواظ کہتے ہین جموع منوع کو یا ضخم مختال فی المشی کو یعنی موٹا آدمی جو اتراتا چلتا ہے یا قصیر بطین یعنی چھوٹا آدمی بڑے شکم کا سہل بن سعد کہتے ہین ایک مرد کا گزر حضرت پر ہوا آپ نے ایک مرد سے جو آپکے پاس بیٹھا تھا فرمایا تیری رای حق مین اس شخص کے کیا ہے اوسنے کہا یہ ایک شریف آدمی ہے واللہ اس لائق ہے اگر خطبہ کرے تو نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول ہو حضرت خاموش رہے پھر ایک اور مرد نکلا کہا اسکے حق مین تیری رای کیا ہے کہا یہ ایک مرد فقیر ہے مسلمانون مین یہ اس لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو نکاح نکیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہو اور اگر کچھ بات کہے تو سنی نجائے فرمایا ہذا خیر من ملأ الارض من ہذا متفق علیہ غرضکہ اس فقیر حقیر کو اوس شریف آبرودار پر ترجیح دی زمین بھر کر حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا حجت کی جنت ونار نے نار نے کہا مجھ مین جبارین متکبرین ہونگے جنت نے کہا مجھ مین ضعفاء ومساکین لوگ ہونگے اللہ نے دونون کے بیچ مین حکم کیا فرمایا ای جنت تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون تجھسے رحمت کرون اے دوزخ تو میرا عذاب ہے جسکو چاہون اوسکو تجھسے عذاب کرون ولکلیکما علی ملاؤہا دراہ مسلم یعنی مجھکو تم دونون کا پر کرنا منظور ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین ایک مرد فربہ

عظیم دن قیامت کے لایا جاویگا اللہ کے نزدیک برابر ایک پریشہ کے نہو گا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ایک کالی عورت مسجد مین جاروب کشی کرتی تھی یا ایک جوان حضرت نے اوسکو مفقود پاکر پوچھا کہا مر گئی فرمایا تمنے مجھکو خبر نکی اونہون نے گویا اوسکے حال کو صغیر سمجھا فرمایا مجھے اوسکی قبر بتاؤ پھر وہان جاکر اوسپر نماز پڑھی اور کہا ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ تعالی ینورھا لھم بصلاتی علیھم متفق علیہ تیسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا بہت سے پریشان صورتین کہ دروازون سے دور کیے جاتے ہین اگر اللہ پر قسم کھائین تو اللہ اونکی قسم پوری کرے رواہ مسلم

خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

اسامہ مرفوعاً کہتے ہین مین باب جنت پر کھڑا ہوا عام داخل ہونیوالی اوسکے مساکین تھے اصحاب جد یعنی تونگر لوگ محبوس تھے ہان اصحاب نار کو حکم نار مین جانے کا دیا گیا مین دروازۂ نار پر کھڑا ہوا عام داخل ہونیوالی اوسکی عورتین تھین متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین بات نکی مہد مین مگر تین شخصون نے عیسے بن مریم و صاحب جریج اور ایک بچے نے وہ اپنی مان کا دودہ پی رہا تھا ایک آدمی اچھے نفیس دابہ پر سوار نکلا اوسکی مان نے کہا ای اللہ میرے بچے کو مثل اسکے کر اوسنے دودہ چھوڑکر کہا ای اللہ مجھکو اسکی طرح نکرنا پھر دودہ پینے لگا ایک جاریہ نکلی اوسکو مارتے ہوئے لیے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اسنے زنا کیا ہے چوری کی ہے وہ کہتی تھی حسبی اللہ و نعم الوکیل مان نے کہا ای اللہ میرے بچے کو اسکی طرح نکرنا اوسنے دودہ چھوڑکر کہا ای اللہ مجھے اسکی طرح کرنا مان نے بچے سے کہا تو نے یہ کیا کہا اوسنے جواب دیا کہ وہ ایک مرد جبار تھا اور اسنے نہ زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے الحدیث بطولہ متفق علیہ یہ احادیث دلیل ہین فضل فقر و ضعف پر غزالی کہتے ہین فقر عبارت ہے فقد سے اوس چیز کے جو محتاج الیہ ہے اور فقد اوس چیز کا جسکی حاجت نہین ہے موسوم بفقر نہین ہوتا ہے اگرچہ وہ محتاج الیہ موجود مقدور علیہ ہوا اوسکا محتاج فقیر نہین کہلاتا ہے فقر کے حالات پانچ قسم ہین حالت علیا یہ ہے کہ اگر مال آئے تو ناخوش ہو ایذا پائے اور اوسکے لینے سے بھاگے اوسکے شر سے احتراز کرے اسکو زہد کہتے ہین ایسا شخص زاہد ہوتا ہے دوسری حالت یہ ہے کہ مال مین ایسا راغب نہو کہ اوسکے حاصل ہونے سے خوشی ناتھہ آئے اور نہ ایسا اوس سے ناخوش ہو کہ ایذا پائے بلکہ اگر آئے تو اوسمین زہد کرے ایسے شخص کا نام راضی ہے

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانے

تیسری حالت یہ ہے کہ وجود مال کا احب ہو عدم مال سے اسلیے کہ مال مین رغبت رکھتا ہی لیکن یہی رغبت

نہین ہے کہ اوسکی طلب کے لیے ناہض ہو بلکہ اگر صفوًا عفوًا آیا ہے تو اوسکو لیکر خوش ہوتا ہو
اور اگر اوسکی طلب مین محتاج تعب کا ہوتا ہے تو اشتغال بالطلب نہین کرتا ہے ایسے شخص کو قانع
کہتے ہین اسلیے کہ نفس اوسکا قانع بالموجود ہے باوجود رغبت ضعیفہ کے تارک طلب ہی چوتھی حالت
یہ ہے کہ تارک طلب کا بسبب عجز کے ہو ورنہ اوسکو مال مین رغبت ہی اگر راہ طلب کی پائے گو
تعب ہو تو طلب کرے یا مشغول بالطلب ہے اس حالت والے کا نام حریص ہے پانچوین حالت
یہ ہے کہ مال مفقود کیطرف مضطر ہو جس طرح جائع فاقد خبز یا عاری فاقد ثیاب سراسیمہ و آشفتہ
خاطر ہوتا ہے ایسے شخص کو مضطر کہتے ہین خواہ اوسکی رغبت طلب مال مین ضعیف ہو یا قوی یہ حالت
رغبت سے بہت کم جدا ہوتی ہے یہ سب پانچ حال ہوئے اعلی حال انمین زہد ہے پہر اگر اضطرار سے
زہد آملا تو یہ اقصی درجات زہد ہوا ورا ان حالات پنجگانہ کے ایک حالت اور ہی جو زہد سے بہی
اعلی ہے وہ یہ ہے کہ وجود و فقد مال کا نزدیک اسکے برابر ہو اگر ملا تو کچہ فرح وابنا نہین ہی اور اگر
نملا تو بھی کچہ پروا نہین ہے ؎

جمعے بتماشاے زر و مال خوش اند   جمعے بتمناے زر و مال خوش اند
اینہا ہمہ را بحال بدے بینم ✤   خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند

بلکہ اسکا حال مثل حال عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہے کہ اونکے پاس ایک لاکہ درہم عطا سے آئے اوسی
دن سب بانٹ دالاکر بیٹہہ رہین خادمہ نے کہا اگر آجکے دن ایک درہم کا گوشت تم منگا لیتین تو کیا ہوتا
کہا تو یاد دلاتی تو مین ایسا ہی کرتی پس جس شخص کا یہ حال ہوگا اوسکے پاس اگر ساری دنیا کا مال
آئے گا اور جہان بہر کے خزانے اوسکے ہاتہہ مین ہونگے تو بھی اوسکو آمد مال کی کچہ ضرر نکریگی اسلیے کہ وہ
اموال کو خزائنہ خدا مین دیکہتا ہے نہ اپنے ہاتہہ مین اوسکے سامنے ہونا مال کا اپنے پاس یا غیر کے
پاس برابر ہوتا ہے ایسے شخص کا نام مستغنی ہے کیونکہ وہ فقد مال و وجود مال دونون سے غنی ہے
رہا نام غنی مطلق کا وہ اوسی پر صادق ہے جو غنی ہے ہر شی سے جل جلالہ و عم نوالہ غرضکہ مراتب
فقر کے چہ ٹہیرے اعلی مرتبہ مستغنی کا ہے پہر زاہد کا پہر راضی کا پہر قانع کا پہر حریص کا رہا مضطر
سو اوسکے حق مین بہی تصور زہد و رضا و قناعت کا ہوسکتا ہی درجہ اوسکا بحسب اختلاف ان احوال
کے مختلف ہوتا ہے اطلاق اسم فقیر کا انہین اقسام پنجگانہ پر آتا ہی مستغنی کو فقیر کہنا بیوجہ ہے
ہان اس نظر سے اوسکو فقیر کہہ سکتے ہین کہ وہ جمیع امور اپنے مین عامۃً اور بقاء استغناء عن المال
مین خاصۃً محتاج طرف اللہ پاک کے ہے آخبار مدح فقر مین بیشمار آئے ہین کچہ اوپر گذر چکے

اور دوسری حدیثون مین آیا ہے ان اللہ یحب الفقیر المتعفف ابا العیال یہ بھی مروی ہے کہ فقرا امت پانسو برس پہلے اغنیا سے بہشت مین جاوینگے دوسری روایت مین چالیس برس آیا ہے یہان مراد تقدیر تقدم فقیر حریص ہے غنی حریص پر اور پانسو برس مین مراد تقدیر تقدم فقیر زاہد ہے غنی راغب پر اختلاف درجات فقرا سے تفاوت مدت کا معلوم ہوتا ہے فقیر حریص کا درجہ پچیسوان درجہ ہے فقیر زاہد سے کیونکہ نسبت چالیس سال کی پانسو برس سے یہی ہوتی ہے تو یہ گمان نکرنا چاہیئے کہ تقدیر رسالت کا جریان زبان نبوت پر بطور جزاف ہوا ہے بلکہ حضرت ناطق بحقیقت حق ہین لاینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اسی طرح قول الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ کہ یہ تقدیر تحقیق ہے لامحالہ ہان غیر کو یہ قوت حاصل نہین ہے کہ وہ اس نسبت کو پہچان سکے مگر بطور تخمین حکایت مسیح علیہ السلام کا گزر اثنای سیاحت مین ایک شخص پر ہوا وہ ایک چادر مین لپٹا ہوا پڑا سوتا تھا کہا ای نائم اوٹھ اللہ کو یاد کر اوسنے کہا تم مجھسے کیا چاہتے ہو مینے دنیا واسطے اہل دنیا کے ترک کردی ہے کہا ای یار سورہو حکایت کعب احبار کہتے ہین اللہ نے موسی علیہ السلام سے کہا ای موسی توجب فقر آتے ہوئے دیکھے تو کہہ مرحبا بشعار الصالحین اور جب غنا آتے دیکھے تو کہہ ذنب عجلت عقوبتہ موسے نے پوچھا تھا ای رب تیرے دوست تیری خلق مین کون ہین فرمایا کل فقیر وقید غزالی نے کہا وقید تاکید ہے یا مراد شدید الضر ہے ابو الدرداء نے کہا ہے دو درہم والا سخت تر ہوگا حبس یا حساب مین بنسبت ایک درہم والیکے ایک فقیر مجلس ثوری مین آیا انہون نے کہا اگر تو غنی ہوتا تو مین تجھکو اپنے پاس آنے ندیتا انکے یار اغنیا رتمنا کرتے تھے کہ کاش وہ فقرا ہوتے اسلیئے کہ سفیان فقرا کو اپنے پاس زیادہ بٹھاتے تھے اغنیاء سے اعراض کرتے تھے مومل نے کہا مینے غنی سے زیادہ کسیکو ذلیل تر مجلس ثوری مین نہین دیکھا اور نہ فقیر سے زیادہ کسیکو عزیز اونکی مجلس مین پایا بعض حکما نے کہا ہو مسکین ابن آدم لو خاف من النار کما یخاف من الفقر لنجا منہما جمیعا ولو رغب فی الجنۃ کما یرغب فی الغنا لفاز بہما جمیعا ولو خاف اللہ فی الباطن کما یخاف خلقہ فی الظاہر لسعد فی الدارین جمیعا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے ملعون ہے وہ شخص جسنے اکرام کیا کسی کا بسبب غنا کے اور اہانت کی کسی کی بسبب فقر کے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا تو کسی پرانے کپڑے والے کو حقیر نسمجھہ کیونکہ رب تیرا اور اوسکا ایک ہی ہے یحیی بن معاذ نے کہا دوست رکھنا تیرا فقرا کو اخلاق مرسلین سے ہے اور اختیار کرنا تیرا اونکی مجالست کو علامت صالحین سے ہے اور

بھاگنا تیرا اونکی صحبت سے علامت منافقین سے ہے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے فرمایا تھا
کہ اگر تو مجھسے ملنا چاہتی ہے تو فقرا کی طرح بسر کر ہمنشینی اغنیا سے بچ کپڑیکو بے پیوند کیے نہ اوتار
حکایت ایک شخص پاس ابراہیم بن ادہم کے دس ہزار درہم لایا انہون نے انکار کیا اوسنے
الحاح کیا انہون نے کہا تو چاہتا ہے کہ میرا نام دیوان فقرا سے دس ہزار درہم کے پیچھے محو کردیا جائے
مین ہرگز یہ کام نکرونگا حضرت عمر فاروق نے فرمایا ہے طمع فقر ہے یاس غنا ہی ابن مسعود نے کہا ہی
ہر دن ایک فرشتہ زیر عرش سے پکار کر کہتا ہے یا ابن آدم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک
ابو الدردا نے کہا ہے ہر کسی کی عقل مین نقصان ہے اسلیے کہ جب اوسکے پاس دنیا زیادہ آتی ہی
تو وہ بہت خوش ہوتا ہے اور رات دن اوسکی ہردم عمر مین لگے ہین اسکا کچھہ غم اوسکو نہین ہوتا ہے
افسوس ہی ابن آدم پر کیا کام آئیگا مال جو بڑہتا ہے اور عمر جو گھٹتی ہے حکایت کسی حکیم سے پوچھا
تھا تونگری کیا ہے کہا قلت تمنی اور رضا بکفایت ابراہیم بن ادہم خراسان مین اہل نعم سے تھے ایکدن
اپنے محل پر سے دیکھا کہ غنا رقصر مین ایک مرد بیٹھا ہے اوسکی ہاتھہ مین ایک روٹی ہے اوسکو کھاکر
سورہا انہون نے اپنے غلام سے کہا یہ شخص جب جاگے تو اوسکو بلالا جب وہ آیا تو اوس سے کہا
ای شخص تو نے روٹی کھائی تو بھوکا ہوگا کہا ہان کہا تیرا پیٹ بھر گیا کہا ہان کہا پھر تو چین سے سویا کہا ہان
انھون نے اپنے جی مین کہا ما اصنع انا بالدنیا والنفس تقنع بھذا القدر

صباح نعرہ برآور دوگفت ای محمود ... شب سمور گذشت وشب تنور گزشت

حکایت ایک شخص کا گزر عامر بن عبد القیس پر ہوا وہ نمک اور ساگ کھا رہے تھے کہا ای عبد اللہ کیا
تو دنیا سے اس مقدار پر راضی ہے انھون نے کہا کیا مین تجھکو ایسا شخص نہ بتاؤن جو اس سے بھی
بدتر پر راضی ہوا ہے کہا ہان کہا من رضی بالدنیا عوضا عن الآخرۃ حکایت محمد بن واسع
رحمہ اللہ سوکھی روٹی پانی مین بھگا کر نمک سے کھاتے تھے اور کہتے من رضی من الدنیا بھذا لم یحتج
الی احدٍ حسن کہتے تھے لعنت کرے اللہ اون اقوام کو جنکے لیے اللہ نے قسم کھائی پھر اونھون نے
اللہ کی تصدیق نکی پھر یہ آیت پڑھی وفی السماء رزقکم وما توعدون فورب السماء
والارض انہ لحق حکایت ابو ذر ایک دن لوگون مین بیٹھے تھے اونکی بی بی نے آکر کہا تم انمین
بیٹھے ہو واللہ گھر مین کوئی مٹھی بھر ستو بھی نہین ہے ... کہا ای نیک بخت ہمارے سامنے ایک عقبہ کئود ہے
نجات نہ پائیگا اوس سے مگر ہر سبکبار وہ بیچاری راضی ہوکر چلی گئی ذو النون نے کہا ہی اقرب مردم
الی الکفر صاحب فاقہ ہے جسکو صبر نہین ہے بعض کتب سالفہ مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے کہا ای

ابن آدم اگر ساری دنیا تیرے لیے ہو تو تجھکو اوس سے یہی قوت ہی سو جب مینے تجھکو قوت دیا اور دنیا کا حساب تیرے غیر پر رکھا تو مین تیرا محسن ہوا غزالی رحمہ اللہ نے بیان فضیلت فقر مین غنا پر اور آداب فقر و قبول عطا مین بغیر سوال کے اور تحریم سوال مین بغیر ضرورت کے اور آداب فقیر مضطر و مقدار غنای محرم سوال و احوال سائلین مین بسط بسیط کیا ہے جو کہ ہمنے اس بحث کو رسالہ ادامۃ السکر مین مفصلا لکھا ہے اس لیے اسجگہہ ضرورت بسط بحث کی نہین ہے طالب صادق طرف رسالۂ مذکور اور احیاء العلوم کے رجوع کر سکتا ہے -

باب ۳۲ بیان مین ملاطفت کرنیکے ساتھہ یتیم و دختران و سائر ضعفاء و مساکین و منکسرین کے اور احسان کرنا اونسے اور شفقت کرنا اونپر اور تواضع کرنا ساتھہ اونکے اور خفض جناح کرنا واسطے اون کے

قال اللہ تعالی واخفض جناحك للمؤمنین و قال تعالی واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشي الآیة وقال تعالی فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر وقال تعالی ارایت الذي یکذب بالدین فذلك الذي یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے چھہ آدمی مشرکین نے کہا تم انکو نکالدو یہ جرأت نکرین ہمپر مین اور ابن مسعود اور ایک شخص ہذیل کا اور بلال اور دو آدمی اور تھے جنکا نام مین نہین لیتا حضرت کے جی مین جو اللہ نے چاہا آیا اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشي یریدون وجهه رواہ مسلم عائذ بن عمرو مزنی کہتے ہین ابو سفیان پاس سلمان و صہیب و بلال کے چند نفر مین آئے انھون نے کہا ما اخذت سیوف اللہ من عدو اللہ ماخذها یعنی اللہ کی تلوارنے اوسے استیفاء اپنے حق کا جیسا کہ چاہیے تھا نہین کیا ابوبکر نے کہا تم شیخ و سید قریش سے ایسی بات کہتے ہو پھر اگر حضرت سے ذکر کیا فرمایا شاید ای ابوبکر تو نے اونکو غصہ دلایا اگر ایسا کیا ہے تو تو اپنے رب کو غصہ مین لایا ابوبکر نے انکے پاس آکر کہا یا اخوتاہ اغضبتکم فقالوا لا یغفر الله لك یا اخي رواہ مسلم حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے مین اور کافل یتیم جنت مین یون ہونگے اور اشارہ کیا سبابہ و وسطے سے رواہ البخاري مراد کافل سے قائم بامور یتیم ہے دوسرا لفظ یون ہے کافل الیتیم له او لغیرہ انا و هو کهاتین رواہ مسلم

مراد قریب اور اجنبی ہے کفالت قریب یہ ہے کہ ماں یا جد یا برادر تکفل کرے تیسرا لفظ سہل کا یہ ہے
مسکین وہ نہین ہے جسکو ایک یا دو دانہ کھجور کے یا ایک یا دو لقمہ طعام کے پھیر دین مسکین
تو وہ ہے جو تعفف کرتا ہے متفق علیہ چوتھا لفظ صحیحین کا یہ ہے مسکین وہ نہین ہے جو گرد
لوگون کے پھرتا ہے مسکین تو وہ ہے جو غنا رمغنی نہین پاتا اور کوئی اوسکو نہین پہچانتا کہ اوسکو کچھ
صدقہ دے اور نہ وہ کھڑے ہوکر لوگون سے سوال کرتا ہے پانچوان لفظ یہ ہے ساعی ارملہ
و مساکین پر مثل مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل قائم غیر فاتر یا صائم غیر مفطر کے متفق علیہ
صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جسمین اغنیا ربلائے جائین اور
فقرا چھوڑے جائین انس کا لفظ مرفوع یون ہے جسنے عیالداری کی دو دختر کی یہانتک کہ وہ
بالغ ہون آئیگا وہ دن قیامت کے اور مین پھر ملایا اپنی انگلیونکو رواہ مسلم حدیث عائشہ
مین فرمایا ہے من ابتلی بھذہ البنات بشیء فاحسن الیھن کن له سترا من النار متفق علیه
دوسری روایت مین کہا ہے ایک مسکینہ دو دختر لیے ہوئے آئی مینے تین دانے کھجور کے
اوسکو دیئے اوسنے ایک ایک دانہ ان دونون کو دیا تیسرا دانہ خود کھانا چاہا دخترون نے
وہ دانہ بھی مانگا اوسنے دو ٹکڑے کرکے ان دونونکو دیدیئے مجھکو تعجب آیا مینے حضرت سے
ذکر کیا آپ نے فرمایا ان الله قد اوجب لها بها الجنة او اعتقها بها من النار رواہ مسلم
خویلد خزاعی کا لفظ مرفوع یہ ہے اللهم اني احرج حق الضعيفين اليتيم والمرأة یعنی مین
ان دونون کی اضاعت حق سے ڈراتا ہون اس کام کو گناہ بتاتا ہون رواہ النسائي باسناد
جید مصعب بن سعد کہتے ہین کہ میرے باپ سعد بن ابی وقاص نے خیال کیا کہ اونکو فضیلت ہے
اونسے کمترین آدمی پر حضرت نے فرمایا هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم رواہ البخاري
هكذا مرسلا فان مصعبا تابعي ورواه الحافظ ابو بكر البرقاني في صحيحه متصلا عن مصعب عن
ابيه ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے تم تلاش کرو مجھکو ضعفا مین نصرت ورزق ملتا ہے تمکو انھین
ضعفاء کے سبب سے رواہ ابوداود باسناد جید ان احادیث مین بیان ہے شفقت ورحم کرنے
کا مساکین پر اور فضیلت ہے ضعف وفقر وضعفاء وفقراء کے قشیری نے رسالہ مین باب الفقر
منعقد کرکے اپنی سند سے یہ حدیث مرفوع ابوہریرہ کی روایت کی ہے یدخل الفقراء الجنة
قبل الاغنياء بخمسمائة عام نصف يوم پھر حدیث مسکین جسکو ایک دو تمر یا لقمہ رد کرتے ہین ذکر
کی ہے پھر کہا ہے کہ فقر شعار اولیا حلیۂ اصفیا ہے اللہ نے اس فقر کو واسطے خواص انبیا و اتقیا

وصفوہ عباد فقرار کے اختیار فرمایا ہے یہ لوگ موضع اسرار الٰہی ہین درمیان خلق کے خلق
انکی برکت سے محفوظ رہتی ہے انھین کے طفیل سے اونکو رزق ملتا ہے فقرار صابرین دن قیامت
کے جلسار رب العالمین ہونگے عمر بن خطاب نے مرفوعا کہا ہے ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور کنجی
بہشت کی حُبِّ مساکین ہے فقرار صبر جلسار اللہ ہین دن قیامت کے معاذ نسفی نے کہا ہے
ہلاک نہین کیا اللہ نے کسی قوم کو گو کیسا ہی عمل کیا ہو یہانتک کہ اہانت و تذلیل کی اونہون نے
فقرار کی ابراہیم قصار نے کہا ہے فقر ایک لباس مورث رضا ہے جبکہ بندہ ساتھ اوسکے متحقق
ہوجائے **حکایت** ۳۹۴ھ مین ایک فقیر زوزن سے پاس ابو علی دقاق کے آیا ایک ٹاٹ پہنے
تہا اور ایک ٹوپی ٹاٹ کی لگائے ہوئے تہا کسینے براہ مطائبہ کہا ای شیخ تمنے یہ ٹاٹ کتنے کو خرید کیا
ہے کہا اشتریتہ بالدنیا وطلب منی بالاخرۃ فلم ابعہ **حکایت** حمدون قصار نے کہا جب
ابلیس اور اوسکا لشکر یکجا جمع ہوتا ہے تو کسی شی سے اونکو خوشی نہین ہوتی جتنی خوشی کہ تین
امر سے ہوتی ہے ایک وہ مومن جسنے کسی مومن کو قتل کیا دوسرا وہ شخص جو کفر پر مرگیا تیسرا وہ دل
جسمین خوف فقر کا ہے جنید رحمہ اللہ نے فرمایا ای گروہ فقیرون کے تم پہچانے جاتے ہو اللہ سے
اکرام کیا جاتا ہے تمہارا اللہ کے لیے اب تم دیکھو کہ ہمراہ اللہ کے خلوت مین کسطرح پر ہو اسنے پوچھا
تہا کہ افتقار الی اللہ اتم ہے یا استغنا باللہ کہا انھما حالتان لا تتم احدھما الا بالاخری ابراہیم
بن ادہم نے کہا طلبنا الفقر فاستقبلنا الغنی وطلب الناس الغنی فاستقبلھم الفقر کسی نے
یحیی بن معاذ سے پوچھا فقر کیا ہے کہا خوف فقر کہا غنا کیا ہے کہا امن خدا سے بشر بن حارث نے
کہا افضل المقامات اعتقاد الصبر علی الفقر الی القبر ذو النون نے کہا علامت سخط خدا کی
بندہ پر خوف کرنا اوسکا ہے فقر سے شبلی رحمہ اللہ نے کہا ادنی علامات فقر یہ ہے کہ اگر ساری
دنیا کسی کے پاس ہو وہ ایکدن مین اوسکو خرچ کردے پہر اوسکے دلمین یہ خطرہ گزرے کہ
ایک دن کا قوت رکھ لیتا تو وہ اپنے فقر مین صادق نہین ہے ابو علی دقاق کہتے ہین لوگون نے
کلام کیا ہے فقر و غنا مین کہ کون افضل ہے میرے نزدیک یہ بات ہے کہ آدمی کو بقدر کفایت
ملے پہر وہ اوسمین مصروف رہے **حکایت** ابن الجلار سے پوچھا استحقاق اسم فقیر کا کب ہوتا ہے کہا
جبکہ اوسپر کچھہ بہی باقی نرہے کہا یہ کیونکر ہوتا ہے کہا اذا کان لہ فلیس لہ واذا لم یکن لہ فھو لہ
ابن المبارک نے کہا ہے اظہار غنا کا فقر مین بہتر ہے فقر سے **حکایت** بنان مصری نے کہا
مین مکہ مین تہا میرے سامنے ایک جوان بیٹھا تہا ایک شخص نے ایک کیسہ دراہم کا لاکر اوسکے روبرو رکھا

اسنے کہا مجھے حاجت نہین سہے کہا تم مسا کین پر بانٹ دو جب وقت عشا کا آیا مینے اوس زاہد
دیکھا کہ وادے مین اپنے لیے کچھ طلب کرتا ہے مینے کہا تو نے اوس مال سے کچھ اپنے لیے رکھ لیا
ہوتا کہا مجھے معلوم نتھا کہ مین اسدم تک زندہ رہونگا ابو حفص نے کہا احسن توسل بندہ کا طرف
رب کے دوام فقر ہے طرف اللہ کے جمیع احوال مین اور ملازمت سنت کی جمیع افعال مین اور
طلب کرنا قوت کا وجہ حلال سے **ف** ابو علی روذباری کہتے ہین چار آدمی اپنے زمانے مین چار
طرح کے تھے ایک اخوان سے لیتے نہ سلطان سے یہ یوسف بن اسباط تھے ستر ہزار درہم باپ سے
وراثت مین ملے کچھ نلیا اپنے ہاتھ سے خوص بناتے دوسرے اخوان وسلطان دونون سے
لیتے یہ ابو اسحق فزاری تھے جو اخوان سے لیتے وہ ان مستورین پر خرچ کرتے جو حرکت نکر سکتے تھے
اور جو سلطان سے لیتے وہ اہل طرطوس کو بہیجدیتے تیسرے اخوان سے لیتے نہ سلطان سے یہ ابن المبارک
تھے اخوان کا عوض کرتے چوتھے سلطان سے لیتے نہ اخوان سے یہ مخلد بن حسین تھے یہ کہتے تھے سلطان
منت نہین رکہتا ہے اخوان منت رکھتے ہین حصری نے کہا طرق الی اللہ نجوم سما سے بھی اکثر تھے
اب اونمین سے سوا طریق فقر کے کچھ باقی نرہا یہ صحیح طریق ہے شبلی سے پوچھا حقیقت فقر کیا ہے کہا سوا
اللہ کے کسی شی کے ساتھ مستغنی نہو **حکایت** بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا
کہ مالک بن دینار و محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکھون پہلے کون جاتا ہے محمد
بن واسع کو مقدم کیا مینے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص تھا مالک کے پاس دو قمیص تھے
حکایت محمد بن علی کتانی کہتے ہین مکہ معظمہ مین ہمارے پاس ایک جوان تھا پرانی پھٹی چادر مین وہ
ہمارے درمیان مین نہ آتا اور نہ ہمارے پاس بیٹھتا میرے دل مین اوسکی محبت پڑی میرے
پاس دو سو درہم وجہ حلال سے آئے مینے لیجا کر اوسکے سجادہ پر رکھے اور کہا کہ یہ وجہ حلال سے
ملے ہین تم اسکو بعض امور اپنے مین صرف کرو میری طرف نظر کر کے کہا مینے اس جلسہ کو ہمراہ خدا کے
ستر ہزار دینار سے خالی ہو کر خرید کیا ہے سوای ضیاع ومستغلات کے تو مجکو ان دراہم سے
فریب دیا چاہتا ہے پھر اوٹھ کھڑا ہوا اور اون دراہم کو پھینکدیا تب مین اونکو جمع کرنے لگا فما
رایت کعزہ حین مر ولا کذلی حین کنت التقطہا عبد اللہ بن خفیف کہتے ہین چالیس برس سے
مجھپر زکوۃ فطر واجب نہین ہوئی حالانکہ خاص و عام مین مجھکو یہ قبول عظیم حاصل ہے ابو بکر وراق
نے کہا طوبی للفقیر فی الدنیا والاخرۃ کہا اسکا کیا مطلب ہوا کہا لا یطلب السلطان منہ
فی الدنیا الخراج ولا الجبار فی الاخرۃ الحساب قشیری نے اسکے سوا اور بھی اقوال اہل اللہ کے

بیان فقرہ وفقیہ مین لکھے ہین و فیماذکرناہ کفایۃ وبلاغ

باب ۴۳ بیان مین وصیت بالنساء کے

قال اللہ تعالیٰ وعاشروھن بالمعروف وقال تعالیٰ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ وان تصلحوا وتتقوا فان اللہ کان غفورًا رحیما حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے وصیت مانو حق مین عورتون کے نیکی کی عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے بہت کج شی پسلی مین اعلی اوسکا ہے اگر تو سیدھا کرنا اوسکا چاہے گا تو تو اوسکو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اوسکو چھوڑ دے گا تو وہ بدستور ٹیڑی رہیگی سو وصیت قبول کرو حق مین نساء کے متفق علیہ دوسری روایت صحیحین مین یون آیا ہے عورت مثل پسلی کے ہے اگر سیدھا کرے گا تو اوسکو توڑ ڈالیگا تو اوسکو اور اگر تمتع لیگا تو اوس سے تو تمتع لیگا اور اوسمین کجی ہوگی مسلم کا لفظ یہ ہے عورت مخلوق ہوئی ہے پسلی سے ہرگز سیدھی نہوگی تیرے لیے راہ پر سو اگر تمتع لیتا ہو تجھکو اوس سے تو تمتع لے اور اوسمین کجی ہے اور اگر سیدھا کرنے جائیگا تو اوسکو توڑ ڈالے گا توڑنا اوسکا طلاق دینا ہے اوسکو حدیث عبداللہ بن زمعہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک تم مین کا مارتا ہے اپنی بی بی کو مثل غلام کے پھر شاید ہم بستر ہوتا ہے آخر روز مین متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے دشمن نرکھے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ناپسند کرے گا اوس سے کسی عادت کو تو پسند کرے گا دوسری عادت کو رواہ مسلم عمرو بن احوص جشمی نے کہا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا سن رکھو تمہارا حق ہے تمہاری عورتون پر اور تمہاری عورتون کا حق ہے تم پر تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ پامال نکرائین تمہارے فرش کو اون لوگون سے جنکو تم ناپسند کرتے ہو اور اذن ندین تمہارے گھر مین اون شخصون کو جنکو تم مکروہ رکھتے ہو اونکا حق تم پر یہ ہے کہ احسان کرو تم اون سے کپڑے اور کھانے مین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح نووی نے کہا عوان جمع ہے عانیہ کی بمعنی اسیر تشبیہ دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے داخل ہونے مین نیچے حکم شوہر کے ساتھ اسیر کے ضرب مبرح سے مراد شاق شدید ہے عدم ابتغاء سبیل سے مراد یہ ہے کہ ایسی راہ طلب نکرو جس سے اونپر حجت لاؤ اور اوسکے سبب سے اونکو ایذا پہونچاؤ واللہ اعلم انتہی معاویہ بن حیدہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول اللہ حق ہماری زوجہ کا ہم پر کیا ہے

فرمایا کھلا تو اوسکو جب کھائے تو اور پہنا تو اوسکو جب پہنے تو او ورمت مار مونھہ پر اور بد نکہہ اوسکو اور جدا نکر مگر گھر مین یہ حدیث حسن ہے اسکو ابوداود نے روایت کیا ہے بد کہنے سے یہ مراد ہے کہ قبحك الله کہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اکمل مؤمنین ایمان مین وہ شخص ہے جسکا خلق بہت اچھا ہے اور بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو بہتر ہین ساتھہ اپنی عورتون کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح ایاس بن عبد الله نے کہا حضرت نے فرمایا تم مت مارو الله کی لونڈیونکو عمر رضی الله عنہ نے آکر کہا جرأت کی عورتون نے اپنے شوہرون پر حضرت نے اجازت مارنیکی دی بہت سی عورتون نے حضرت کا گھر آکر گھیرا اپنے شوہرون کی شکایت کرتی تھین فرمایا مجھکو ستر عورتون نے آکر گھیرا ہے سب شاکی ہین اپنے خاوندون کی ليس اولئك بخياركم یعنی وہ لوگ جنکی یہ شاکی ہین کچہ اچھے لوگ نہین ہین رواہ ابوداود باسناد صحیح ابن عمرو کا لفظ یہ ہے دنیا متاع ہے یعنی برتنے کی چیز ہے بہتر متاع دنیا کی عورت صالحہ ہے رواہ مسلم

باب ۴۳ بیان مین حق زوج کے زوجہ پر

قال الله تعالى الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله حدیث عمرو بن احوص سابق مین گذر چکی ہے دوسری حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب بلایا مرد نے اپنی بی بی کو اپنے بستر پر اور وہ نہ آئی اور سو رہا وہ غصے مین تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیه دوسرا لفظ یہ ہے قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری نہین بلاتا کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے بستر پر اور انکار کرتی ہے اوسپر لکن وہ شخص جو آسمان پر ہے خفا ہوتا ہے اوس عورت پر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوس سے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اذن سے شوہر کے اور اجازت نہ دے کسیکو اوسکے گھر مین مگر اوسکے اذن سے متفق علیه وهذا لفظ البخاري ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا تم سب راعی ہو اور سب کے سب مسئول ہو گے اپنی رعیت سے امیر راعی ہے اور مرد راعی ہے اپنے گھر والون پر اور عورت راعی ہے گھر پر اپنے شوہر اور اولاد کے فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته متفق علیه طلق بن علی کا لفظ یہ ہے کہ جب بلائے مرد اپنی بی بی کو واسطے حاجت اپنی کے تو وہ آوے پاس اوسکے اگرچہ تنور پر ہو رواہ الترمذي والنسائي وقال الترمذي حديث حسن صحيح ظاہر یہ ہے کہ مراد حاجت سے اس جگہہ جماع ہے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے اگر مین حکم کرتا

کسی شخص کو کہ سجدہ کرے کسی شخص کو تو حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے وہ خاوند کو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ام سلمہ مرفوعاً کہتی ہین جو عورت مرے اور اوسکا خاوند اوس سے راضی ہو وہ جنت مین جائیگی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہی ایذا نہین دیتی کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا مین لیکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حور عین مین سے تو ایذا ندے اسکو قتل کرے تجھے اللہ یہ تو نزدیک تیرے دخیل ہے یعنی مہمان قریب ہے کہ تجھکو چھوڑ کر پاس ہمارے آجائیگا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ظاہر یہ ہے کہ یہ کہنا حور کا حق مین اوس شخص کے ہوگا جسکا مغفور ہونا نزدیک اللہ کے مقرر ہے واللہ اعلم اسامہ بن زید کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین چھوڑا مینے بعد اپنے کوئی فتنہ مضر تر مردون پر عورتون سے متفق علیہ

ف حقوق زوجین مین رسالہ صلاح ذات البین جامع مقاصد واحکام نکاح ہے غزالی کہتے ہین نکاح معین ہے دین پر مہین ہے شیاطین کا ایک حصن حصین ہے دشمن خدا سے سبب تکثیر ہے واسطے مباہات سید المرسلین کے سائر نبیین پر علمار کا فضل نکاح مین اختلاف ہے بعض نے فی مبالغۃ کہا کہ افضل ہے تخلی لعبادۃ اللہ سے دوسرون نے اعتراف فضل کا کیا لیکن تخلی لعبادۃ اللہ کو اوسپر مقدم رکھا جب تک کہ نفس کو ایسا توقان طرف اوسکے نہین ہے جس سے حال مشوش ہو اور داعیۂ وقاع پیدا ہو اورون نے کہا افضل ہمارے زمانے مین ترک نکاح ہے فضیلت اسکی پہلے تھی جبکہ اکساب محظور اور اخلاق نسا مذموم نتھے انتہی مین کہتا ہون نکاح سنت ہے رغبت سنت سے بری بات ہے لیکن فضیلت نکاح و ترک نکاح کے حق مین ہر مسلم کے مبنی ہے سلامت وعدم سلامت پر غوائل نکاح سے سو اسمین شک نہین ہے کہ اس زمانے مین سلامتی آفات ومصائب نکاح سے محال نظر آتی ہے الا ماشاء اللہ بنظر ان غوائل کے اگر کوئی شخص باوجود اعتقاد سنیت نکاح کے ترک نکاح کرے اور اپنے ایمان وآبرو ومال وجان کو ہاتھ سے ابن دام شیطان کے بچاوے تو وہ محل اعتراض نہین ہوگا غزالی رحمہ اللہ نے ترغیب فی النکاح و ترغیب عن النکاح مین کلام بسیط کیا ہے **حکایت** امم سالفہ مین ایک عابد تھا جو عبادت مین فائق اہل زمان تھا اوسکا ذکر نبی زمان کے سامنے ہوا کہا وہ بہت اچھا آدمی ہے اگر تارک سنت نہوتا عابد نے سنکر غم کیا نبی سے پوچھا کہا تو تارک تزویج ہے اوسنے کہا مین تزویج کو حرام نہین جانتا لیکن مین فقیر ہون اور لوگون پر عیال ہون کہا مین اپنی بیٹی تجھکو بیاہ دونگا پھر اوس سے نکاح اپنی دختر کا کر دیا **حکایت** بشر بن حارث نے کہا امام احمد بن حنبل تین امر مین مجھپر فاضل ہین ایک یہ کہ اونھون نے

طلب حلال اپنے اور غیر کے لیے کیا اور مین فقط اپنے جان کے لیے طلب کرتا ہون دوسرے وہ نکاح کرنے مین متسع ہین اور مین نکاح کرنے سے تنگ ہوتا ہون تیسرے یہ کہ وہ سبکے امام ہین کہتے ہین جسدن والدہ عبداللہ بن احمد کا انتقال ہوا اوسکے دوسرے دن امام احمد نے نکاح کیا اور کہا مین اس بات کو مکروہ رکھتا ہون کہ شب بے جورو کے بسر کرون بشر سے جب کہا کہ لوگ بسبب ترک نکاح کے تم مین گفتگو کرتے ہین اور تمکو تارک سنت ٹھیراتے ہین کہا اون لوگون سے کہدو وھو مشغول بالفرض عن السنۃ بار دگر کہا مجھے تزویج سے کوئی مانع نہین ہے مگر یہ آیت ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف جب یہ ذکر امام احمد سے آیا تو اونہون نے کہا بشر کے جوڑ کا آدمی کہان ہے وہ تو نوک سنان پر بیٹھتا ہے معتمد البشر کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا رفعت منازلی فی الجنۃ واشرف بی علی مقامات الانبیاء ولم ابلغ منازل المتاھلین دوسری روایت مین یون ہے کہ مجھسے کہا ما کنت احب ان تلقانی عزبا پوچھا ابو نصر تمار کے ساتھ کیا گذرا کہا رفع فوقی بسبعین درجۃ کہا ہمتو تم کو اون سے فائق تر دیکھتے تھے کہا بصبرہ علی بنیاتہ والعیال سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کثرت فساد کی دنیا سے نہین ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ ازہد اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اونکی چار بی بیان سترہ لونڈیان تھین غرضکہ نکاح ایک سنت ماضیہ اور ایک خلق ہے اخلاق انبیا سے **حکایت** کسی نے ابراہیم بن ادہم سے کہا تمکو خوشی ہو کہ تم بے جورو ہوکر عبادت کے لیے فارغ ہوے کہا لروعۃ منک بسبب العیال افضل من جمیع ما انا فیہ کہا پھر کس لیے تم نکاح نہین کرتے کہا مجھکو حاجت عورت کی نہین ہے اور مین نہین چاہتا ہون کہ کسی عورت کو اپنے نفس سے دھوکا دون یہ حکایات متعلق ترغیب فی النکاح تھی رہی ترغیب عن النکاح سو حدیث مین آیا ہے بہتر لوگون مین بعد دو صد سال کے وہ شخص ہے جو خفیف الحاذ ہے اہل وولد ہو دوسری حدیث مین یہ ہی آئیگا لوگونپر ایک زمانہ کہ ہلاک مرد کا ہاتھ پر زوجہ و ابوین و ولد کے ہوگا اوسکو فقر کی عار دلائین گے تکلیف مالایطاق دینگے وہ ایسے مداخل مین داخل ہوگا جہان اوسکا دین جاتا رہے گا **حکایت** ابو سلیمان دارانی سے سوال نکاح کا کیا کہا الصبر عنھن خیر من الصبر علیھن والصبر علیھن خیر من الصبر علی النار یہ بھی کہا ہے کہ جو حلاوت عمل کی اور فراغ قلب کا وحید پاتا ہے وہ متاہل نہین پاتا ہے پھر کہا ہمنے اپنے اصحاب مین کسیکو نہین دیکھا کہ اوسنے بیاہ کیا ہو اور پھر وہ مرتبہ اعلی پر ثابت رہا ہو حسن نے کہا اللہ جب کسی بندے

کے ساتھہ ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو اوسکو مشغول باہل و مال نہین کرتا ابن ابی الحواری کہتے ہین اس بات کے معنی مین ایک جماعت نے مناظرہ کیا آخر یہ رای ٹہیری کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اہل و مال شاغل اوسکے نہین ہوتے ہین نہ یہ کہ سرے سے اہل و مال ہی نہ رکہے گویا اشارہ ہے طرف قول ابوسلیمان دارانی کے ماشغلک عن اللہ من اہل و مال و ولد فھو علیک مشؤم غزالی نے کہا بالجملہ کسی شخص سے ترغیب عن النکاح مطلقاً منقول نہین ہے مگر مقرون لبشرط اور ترغیب فی النکاح مطلقاً آئی ہے اور مقرون لبشرط بھی آئی ہے پھر ذکر فوائد و آفات نکاح کا کیا ہے فوائد مین پہلا فائدہ یہ کہا کہ حصول ولد ہے اصل وضع نکاح کی اسی لیے ہے مقصود اوس سے ابقاء نسل و عدم اخلاء عالم کا جنس انس سے ہے توصل الی الولد مین قربت ہے چار طرح پر ایک موافقت محبت خدا تحصیل ولد مین بغرض بقای جنس انسان دوسرے طلب محبت رسول اللہ تکثیر امت مین بغرض مباہات تیسرے طلب کرنا تبرک کا دعاء ولد صالح سے بعد موت کے چوتھے طلب شفاعت بموت ولد صغیر جبکہ قبل اس شخص کے مرجائے دوسرا فائدہ نکاح کا تحصن ہے شیطان سے اور توڑنا توفان کا اور دفع کرنا غوائل شہوت کا اور غض بصر و حفظ فرج تیسرا فائدہ ترویح و ایناس نفس ہے مجالست و نظر و ملاعبت سے اور راحت و تقویت قلب عبادت پر چوتھا فائدہ تفریغ قلب ہے تدبیر منزل و تکفل شغل طبخ و کنس و فرش و تنظیف اوانی و تہیہ اسباب معیشت سے کیونکہ عورت صالحہ مصلحہ منزل مرد کو عون ہوتی ہے دین پر پانچوان فائدہ مجاہدت و ریاضت نفس ہے اسلیے کہ رعایت و ولایت و قیام بحقوق اہل کرنا پڑتا ہے اخلاق نساء و احتمال اذی و اصلاح حال و ارشاد طریق دین و اجتہاد کسب حلال مین واسطے اونکے صبر و مشقت اوٹھانا ہوتا ہے رہے آفات نکاح کے سو اول و اقوی آفات عجز ہے طلب حلال سے کیونکہ ہر کسی شخص کو یہ رزق حلال میسر نہین آتا خصوصاً ان اوقات مین باوجود اضطراب معایش کے پس نکاح سبب توسع طلب و اطعام حرام کا ہوتا ہے اسمین یہ خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور اسکے گھر والے بھی ہلاک ہوجاتے ہین جو شخص بے زن ہے وہ اس آفت و بلا سے امن مین ہے دوسری آفت قصور ہے قیام حق نسوان سے اور صبر کرنے سے اونکے اخلاق پر اور اوٹھانا ایذا کا اونکی زبان و فعل سے یہ آفت بنسبت آفت اولی کے عموم مین کمتر ہے اسلیے کہ قدرت اسیر بنسبت قدرت کے اولی پر ایسر ہے تحسین خلق ہمراہ نساء کے اور قیام ساتھہ اون کے حظوظ کے آہون ہوتا ہے طلب حلال سے اسیوجہ سے بعض نے عدم تزویج کا یہ عذر بیان کیا کہ

انا مبتلی بنفسے فکیف اضیف الیہا نفسا اخری حکایت سفیان بن عیینہ کو دروازہ پادشاہ
پر کھڑا ہوا دیکھ کر کہا یہ جگہہ تو تمہارے کھڑے ہونیکی نتھی کہا ہل رایت ذا عیال افلح سویہ
آفت بھی عام ہے اگرچہ عموم آفت اولی سے کم ہو اس آفت سے سوا حکیم عاقل حسن الاخلاق
بصیر بعادات نساء کے اور کوئی سلامت نہین رہ سکتا ایسا ہی شخص زبان سے اونکی صبر کرتا ہے
اتباع شہوات نساء سے وقاف ہوتا ہے اور نکے حقوق وفا کرتا ہے اونکے زلل سے تغافل کرتا ہے
اونکے اخلاق کی مدارات اپنی عقل سے بجالاتا ہے اسلیے کہ اکثر لوگون پر سفہ و فظاظت و حدت
و بطش و سوء خلق و عدم انصاف باوجود طلب تمام انصاف کے غالب ہوتا ہے سو یہ حالات
فساد نکاح سے اور زیادہ ہوجاتے ہین تیسری آفت یہ ہے کہ اہل و ولد شاغل ہون حق تعالی سے
جاذب ہون طرف طلب دنیا کے سو ہر شاغل عن اللہ اہل و مال و ولد سے مشوم ہوتا ہے اشیاء
داعی ہوتی ہین طرف تنعم بالمباح کے بلکہ ملاعبت و موانست نساء و امعان تمتع مین مستغرق کردیتی
ہین رات دن گذرتا چلا جاتا ہے اسکو فرصت تفکر فی الآخرۃ کی نہین ملتی استعداد للآخرۃ کا
کیا ذکر ہے ولہذا ابراہیم بن ادہم نے کہا ہے من تعود افخاذ النساء لم یجی منہ شئ ابو سلیمان نے
کہا جسنے بیاہ کیا وہ طرف دنیا کے جھکا یعنی تزوج داعی الی الدنیا ہوتا ہے ان فوائد و آفات
کا بیان غزالی نے بہت بسط سے کیا ہے اب کسی شخص واحد پر یہ حکم لگانا کہ افضل واسطے اوسکے
نکاح ہی یا عزوبت مطلقاً قصور ہے احاطہ مجامع ان امور سے بلکہ انکی فوائد و آفات کو معیار و محک
ٹھیرا کر عرض نفس کرے اگر یہ آفات اوسکے حق مین منتفی ہون اور فوائد مجتمع ہون تو اوسکو نکاح کرنا
افضل ہے اور اگر فوائد مفقود اور آفات موجود ہون تو ترک نکاح افضل ہی اور اگر دونون امر متقابل ہون
اور یہی غالب ہے تو پھر حظ فوائد و حظ آفات کو میزان قسط مین وزن کرے جسکا رجحان غالب علی
الظن ہوا اوسی کا حکم ہوگا غزالی رحمہ اللہ نے اسکو مثال سے سمجھایا ہے پھر دوسرے باب مین
احوال زن و شروط عقد کو طریقہ مفقہ پر ذکر کیا ہے پھر باب سوم مین آداب معاشرت کی سکھائی
ہین بیان حقوق زوجین کا کیا ہے اور لکھا ہے کہ القول الشافی فیہ ان النکاح نوع رق
فھی رقیقۃ لہ فعلیہا طاعۃ الزوج مطلقا فی کل ما طلب منہا فی نفسہا مما لا معصیۃ فیہ
انتہی حکایت سلف مین عادت عورتون کی یہ تھی کہ جب مرد باہر جاتا تو وہ اوس سے کہتی تھین
خوا بی بی یا بیٹی دیکھہ کسب حرام نکرنا ہم بھوک و ضر پر صبر کرلین گے لکن آگ پر ہمسے صبر نہوگا
حکایت سلف مین ایک مرد سفر کو جانے لگا ہمسایون نے اوسکی بی بی سے کہا تم نے اسکے

سفر کو کسطرح روا رکھا یہ تجھکو نفقہ دیکر نہین جاتا ... جب ... جاتا ہے نہ رزاق میرا رب رزاق ہے سو یہ اکال جاتا ہے اور رزاق باقی ہے **حکایت** اصمعی رحمہ کہتے ہین مینے جنگل مین ایک عورت دیکھی ... پہنے ہوئے مہندی لگائی ہوئے ہاتھ مین تسبیح تھی مینے کہا ما ابعد ھذا ... اوسنے کہا

وللہ مني جانب ... وللھو مني والبطالۃ جانب

مینے معلوم کیا کہ یہ عورت نیک ہے اسنے یہ تزین واسطے اپنے شوہر کے کیا ہے **حکایت** اصمعی نے کہا مین ... مین ... یا ایک عورت کو بہت خوبصورت پایا اوسکا شوہر نہایت بدصورت تھا مینے کہا تجھکو ... اسکے پاس رہنا پسند آتا ہے کہا چپ شاید اسنے درمیان اپنے اور خدا کے کچھ اچھا کام کیا ہوگا جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اسکو دیا ہے اور شاید مجھسے درمیان میرے اور خدا کے کوئی بدی ہو ... سکو میرے لیے عقوبت اوس سیئہ کی ٹھیرایا ہی کیا مین اللہ کی رضا پر راضی نرہون مین خاموش ہو گیا

باب ۳۵ بیان مین نفقہ عیال کے

... وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف وقال تعالی لینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما اتاہ اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا ما اتاھا ... قال تعالی وما انفقتم من شيئ فھو یخلفہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ایک دینار وہ ہے جو تو نے راہ خدا مین خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو تو نے اپنی گردن پر صرف کیا ایک دینار وہ ہے جو تو نے مسکین پر صدقہ کیا ایک دینار وہ ہے جو تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا سب سے بڑا اجر وہ دینار ہے جو تو نے اپنے اہل پر صرف کیا رواہ مسلم ثوبان کا لفظ مرفوع یون ہے افضل دینار جسکو مرد صرف کرتا ہے وہ دینار ہے جسکو اپنی عیال پر خرچ کیا اور وہ دینار ہے جسکو اپنے دابہ پر راہ خدا مین صرف کیا اور وہ دینار ہے جو فی سبیل اللہ اپنے اصحاب پر اوٹھایا رواہ مسلم ام سلمہ نے پوچھا مجھکو کچھ اجر ہوگا بنی سلمہ مین اگر مین اونپر نفقہ کرون کیونکہ مین اونکو نہین چھوڑ سکتی اسلیے کہ وہ میرے ابنا ہین فرمایا ہان تجھکو اجر ہے نفقہ کرنے کا اونپر متفق علیہ اول کتاب مین حدیث سعد بن ابی وقاص کی باب النیۃ مین گزر چکی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اُجرت بھا حتی تجعل فی فی امرأتک متفق علیہ ابو مسعود بدری کا لفظ مرفوع یہ ہے جب خرچ کرتا ہے مرد اپنی اہل پر کچھ نفقہ بامید اجر کے تو وہ اوسکے لیے صدقہ ہوتا ہے متفق علیہ حدیث دلیل ہے اعتبار نیت پر معلوم ہوا کہ اگر بے نیت اجر کے اہل

اوٹھاکر موںنہ مین رکھہ لیا تھا حضرت نے فرمایا کخ کخ ارم بہا اما علمت انالا ناکل الصدقۃ متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے انا لا تحل لنا الصدقۃ کخ کخ باسکان خا معجمہ و بکسر خا مع التنوین ایک کلمہ ہے زجر کا واسطے کودک کے مستقذرات سے حسن رضی اللہ عنہ اوسوقت صبی تھے عمر بن ابی سلمہ کہتے ہین مین بچا تھا حجر رسول خدا مین میرا ہاتھہ رکابی مین اوہر اودہر جاتا مجھسے فرمایا ای لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھہ سے کھا اور اپنے قریب سے کھا پھر جب سے میری عادت یہی ہے متفق علیہ ابن عمر مرفوعا کہتے ہین تم سب راعی ہوا اور سبکی سب اپنی رعیت سے سوال کیے جاوگے امام راعی ہے اور مسؤل ہوگا رعیت سے اور مرد اپنے گھر مین راعی ہے مسؤل ہوگا اپنی رعیت سے عورت راعی ہے گھر مین اپنے میان کے پوچھی جائیگی اپنی رعیت سے خادم راعی ہے مال مین اپنے سید کے مسؤل ہوگا اپنی رعیت سے سو تم سب راعی ہوا اور سب مسؤل ہو اپنی رعیت سے متفق علیہ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا اور وہ سات برس کے ہون اور مارو اونکو نماز پر اور وہ دس برس کے ہون اور جدا سلاو اونکو مضاجع مین حدیث حسن رواہ ابو داود باسناد حسن سبرہ بن معبد جہنی کا لفظ مرفوعا یون ہے علموا الصبی الصلوۃ لسبع سنین واضربوہ علیہا ابن عشر سنین رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن ابو داود کا لفظ یہ ہے مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین ٭

باب ۳۸ بیان مین حق ہمسایہ کے

قال اللہ تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم عمر وعائشہ نے مرفوعا کہا ہے ہمیشہ جبریل علیہ السلام وصیت کرتے ہین مجکو ہمسایہ کی یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ اوسکو جلد وارث ٹھیراوینگے متفق علیہ ابوذر سے فرمایا تھا ای ابوذر جب تو شوربا پکانے تو اوسکا پانی زیادہ کر اپنے ہمسایون کی خبر لے رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی ابوذر نے کہا مجکو وصیت کی میرے خلیل نے کہ جب تو شوربا پکانے تو پانی زیادہ رکھہ پھر کسی گھر والون مین اپنے ہمسایون مین سے نظر کر اور کچھہ اوس شوربے مین سے اونکو بھی مطابق دستور کے دے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا واللہ مومن نہین ہوتا واللہ مومن نہین ہوتا پوچھا کون ای رسول خدا فرمایا وہ شخص کہ امن مین نہین ہے ہمسایہ اوسکا بوائق اوسکے سے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے داخل نہوگا

جنت مین وہ شخص کہ امن مین نہین ہے پڑوسی اوسکا بوائق سے اوسکے بوائق کہتے ہین غوائل و شرور کو دوسرا لفظ انکا یہ ہے ای مسلمان بی بیو حقیر نجانے کوئی ہمسایہ ہدیہ کو اپنے ہمسایہ کے اگرچہ ایک کھر بکری کا ہو متفق علیہ تیسرا لفظ انکا یہ ہے منع نکرے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس بات سے کہ رکھے وہ چوب اپنی اوسکی دیوار مین پھر ابوہریرہ نے کہا مالی ارا کو عنہا معرضین واللہ لارمین بہا بین اکتافکم متفق علیہ بعض علما قائل اسکے وجوب کے ہین چوتہا لفظ یہ ہے جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ و یوم آخر پر وہ ایذا ندے اپنے ہمسایہ کو اور جو کوئی مومن ہو اللہ و یوم آخر پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا اور جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر وہ اچھی بات کہے یا چپ ہو رہے متفق علیہ ابو شریح خزاعی کا لفظ یہ ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ و یوم آخر پر وہ احسان کرے اپنے ہمسایہ سے اور اکرام کرے اپنے مہمان کا اور کہے خیر یا چپ رہے رواہ مسلم بھذا اللفظ وروی البخاری بعضہ عائشہ نے کہا ای رسول خدا میرے دو ہمسایہ ہین مین کسکو ہدیہ بھیجون فرمایا جسکا دروازہ تجہسے زیادہ تر قریب ہے رواہ البخاری حدیث ابن عمر مین آیا ہے بہتر اصحاب نزدیک اللہ کے وہ ہے جو بہتر ہے اپنے صاحب سے اور بہتر ہمسایون مین نزدیک اللہ کے وہ ہے جو بہتر ہے اپنے ہمسایہ سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غزالی کہتے ہین حق جار کچہ ہی کف اذی نہین ہے بلکہ احتمال اذی ہے کیونکہ اوس جار نے بھی اس شخص سے کف اذی کیا ہی سو فقط اس بات سے اوسکا حق ادا نہین ہوتا اور نہ فقط احتمال اذی کفایت کرتا ہی بلکہ رفق و اسدار خیر و معروف بھی چاہیے زہری نے کہا ہے جوار ہر چہار جہات سے چالیس گھر تک ہے ابن المقنع نے سنا کہ ہمسایہ اونکا اپنا گھر بسبب قرض کے فروخت کرتا ہے یہ اوس گھر کے سایہ مین بیٹھے تھے کہا جب لسنے اپنا گھر بیچدیا تو مینے کیا حرمت اسکی کی اوسکو قیمت گھر کی دی اور کہا تو اسکو فروخت نکر ایک شخص کے گھر مین چوہے بہت ہو گئے تھے لوگون نے کہا بلی پالو اوسنے کہا بلی کی آواز سے چوہے گھر مین ہمسایہ کے چلے جائین گے یہ جفا ہے منجملہ حقوق جار کے یہ ہے کہ ابتدا بسلام کرے زیادہ کلام نکرے اور نہ حال پوچھے مرض مین عیادت کرے مصیبت مین تعزیت کرے فرح کی تہنیت کرے سرور مین اظہار شرکت کرے زلات سے درگزر کرے سطح سے اوسکے گھر مین نہ جھانکے اوسکو لکڑی رکہنے سے اپنے گھر کی دیوار پر منع نکرے اوسکی خادمہ کی طرف نظر نکرے اوسکی اولاد سے تلطف کرے امر دین و دنیا کیطرف جسکے کہ وہ جاہل ہو ارشاد کرے اوسکو ہدیہ بھیجے ورنہ گھر مین فواکہ کو چھپا کر لائے الی غیر ذلک مما ذکرہ الغزالی رحمہ اللہ تعالی

باب ۳۶ بیان مین برّوالدین وصلۂ ارحام کی

قال اللہ تعالیٰ و بالوالدین احسانا و بذی القربی الآیہ وقال تعالیٰ واتقوا اللہ الذی تساءلون
بہ والارحام وقال تعالیٰ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل وقال تعالیٰ و وصینا
الانسان بوالدیہ حسنا وقال تعالیٰ و بالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما
او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من
الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا وقال تعالیٰ و وصینا الانسان بوالدیہ حملتہ
امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک ابن مسعود نے پوچھا کون عمل
احب الی اللہ ہے فرمایا نماز پڑھنا وقت پر کہا پھر کون عمل فرمایا بر والدین کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد کرنا
راہ خدا مین متفق علیہ معلوم ہوا کہ برّ والدین جہاد پر بہی مقدم ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین کفایت
نہین کرتا بیٹا باپ کو مگر یہ کہ پائے اوسکو مملوک پہر اوسکو خرید کرکے آزاد کردے رواہ مسلم
دوسرا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر وہ صلہ کرے اپنے رحم کا الحدیث
متفق علیہ تیسرا لفظ یہ ہے اللہ جب پیدائش خلق سے فارغ ہوا رحم نے کہڑے ہو کر کہا ھذا
مقام العائذ بک من القطیعۃ فرمایا ہان کیا تو راضی نہین ہے اس بات پر کہ مین وصل کرون
اوسکو جو وصل کرے تجکو اور قطع کرون اوسکو جو قطع کرے تجکو کہا ہان پہر حضرت نے کہا اگر تم چاہو
تو یہ آیت پڑھو فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک
الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم متفق علیہ چوتہا لفظ یہ ہے ایک شخص نے آکر کہا ای
رسول خدا کون زیادہ حقدار ہے ساتھہ حسن صحابت میری کے فرمایا مان تیری کہا پہر کون فرمایا
مان تیری کہا پہر کون فرمایا وہی مان تیری کہا پہر کون کہا باپ تیرا متفق علیہ تین بار مان کو
بتایا چوتھی بار مین باپ کا ذکر فرمایا یہ دلیل ہے مزید حسن صحابت والدہ پر بنسبت والد کے ایک
روایت مین یہ لفظ ہے یا رسول اللہ من احق بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم اباک
ثم ادناک ادناک پانچوان لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسنے پایا
مان باپ کو وقت پیری کے ایک کو یا دونوکو پہر داخل نہوا وہ جنت مین رواہ مسلم چھٹا لفظ یہ ہے
ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا میرے رشتہ دار مین مین اونکا صلہ کرتا ہون وہ مجہسے قطع کرتے
ہین مین اونکے ساتھہ احسان کرتا ہون وہ میرے ساتھہ برائی کرتے ہین مین اون سے حلم کرتا ہون
وہ مجہپر جہل کرتے ہین فرمایا اگر تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے کہا تو بہر گویا تو اونکو راکھہ کھلاتا ہے اور ہمیشہ

تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے اونپر ایک مددگار رہیگا جب تک کہ تو اس حال پر ہے رواہ مسلم
مراد رالکھہ کھلانے سے اثم ہے انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ اوسکے
رزق مین کشایش ہو اور اوسکے اثر مین تاخیر وہ صلۂ رحم کیا کرے متفق علیہ مراد تاخیر اثر سے
تاخیر اجل وعمر ہے یعنی صلۂ رحم کرنے سے عمر زیادہ ہوتی ہے حدیث انس کی بمقدمہ صدقۂ
بیرحا کے اقربین پر بطولہ گزر چکی ہے ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین بیعت کرتا ہون
آپ سے ہجرت وجہاد پر اللہ سے طالب اجر کا ہون فرمایا تیرے مان باپ مین کوئی زندہ ہے
کہا ہان دونون موجود ہین فرمایا تو اللہ سے اجر چاہتا ہے کہا ہان فرمایا جا پاس اپنے والدین کے
اور اچھا برتاو کر اونسے متفق علیہ ہذا لفظ مسلم دوسری روایت یہ ہے ففیہما فجاہد معلوم ہوا
کہ خدمت وبر والدین مقدم ہے جہاد وہجرت پر وللہ الحمد دوسرا لفظ ابن عمرو کا مرفوعا یہ ہے واصل
مکافی نہین ہے لکن واصل وہ ہے کہ جب قطع رحم ہو تو اوسکو وصل کرے رواہ البخاری عائشہ نے
مرفوعا کہا ہے رحم معلق ہے عرش سے کہتا ہے من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ
متفق علیہ میمونہ نے ایک کنیز آزاد کردی تھی جب حضرت سے ذکر کیا فرمایا اگر تو وہ کنیز اپنے اخوال
کو دیتی تو تجھکو اجر عظیم ملتا متفق علیہ اسما بنت ابی بکر نے کہا میری مان میرے پاس آئی وہ مشرکہ
تھی مینے حضرت سے پوچھا کہ وہ راغبہ ہے مین صلہ کرون فرمایا ہان صلی امک متفق علیہ
مراد راغبہ سے یہ ہے کہ وہ طامعہ ہے مجھسے کچھہ مانگنے آئی ہے نووی نے کہا قیل کانت امہا
من النسب وقیل من الرضاعۃ والصحیح الاول معلوم ہوا کہ واسطے صلۂ رحم والدین کے ہونا اسلام
کا شرط نہین ہے اگر مشرک ہون تو بھی اون سے صلۂ رحم کرنا جائز ہے یہ دلیل ہے عظم حق والدہ پر
حدیث زینب زن ابن مسعود مین آیا ہے کہ یہ اور ایک عورت انصاریہ حضرت کے در پر آئین کہ اگر
ہم صدقہ اپنے شوہر مفلس کو دین تو کافی ہوگا یا نہین حضرت صلعم نے فرمایا لہما اجران اجر القرابۃ
واجر الصدقۃ متفق علیہ مراد صدقہ سے اس جگہہ صدقۂ نفل ہے یا زکوۃ مفروضہ ہر طرف ایک
گروہ علما کا گیا ہے ظاہر حدیث شامل ہے دونون کو واللہ اعلم لکن اگر شوہر سید ہے تو تصدق
جائز نہوگا بوجہ سیادت نہ بوجہ شوہریت قصۂ ہرقل مین آیا ہے کہ ابوسفیان نے کہا یأمرنا بالصلوۃ
والصدقۃ والعفاف والصلۃ متفق علیہ ابوذر کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح کروگے تم مصر کو
سو وصیت مانو خیر کی ساتھہ وہان کے لوگون کے فان لہم ذمۃ ورحما دوسری روایت مین
کہا ہے ذمۃ وصہرا رواہ مسلم علما نے کہا رحم یہ تھا کہ ہاجر ام اسمعیل علیہما السلام اہل مصر سے تھین

اور رصہریہ تہاکہ ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر کی تہین معلوم ہوا کہ رشتہ
دور و دراز کی رعایت بھی داخل صلۂ رحم ہوتی ہی حدیث ابوہریرہ مین بذیل نزول آیۂ وانذر عشیرتک
الاقربین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان لکم رحما سابلہا ببلالہا رواہ مسلم بطولہ بلال بفتح وکسر با یعنے
آب ہے نووی نے کہا معنے حدیث کے یہ ہین ساصلہا تشبیہ دی ہے قطیعت رحم کو حرارت سے
جسکو پانی سے بجھاتے ہین اور اس رحم کو صلہ سے سرد کیا جاتا ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے
کھل کر فرمایا نہ چھپا کر کہ آل ابی فلان میرے اولیا نہین ہین میرا ولی اللہ و صالح مؤمنین سے ہے
ولکن لھم رحم ابلہا ببلالہا متفق علیہ واللفظ للبخاری نہایہ مین کہا ہے ای اصلہا فی الدنیا
ولا اغنی عنہم من اللہ شیئا انتہی یہ حدیث ہی دلیل ہے جواز صلۂ رحم پر ساتھ غیر اہل صلاح کے
خالد بن زید انصاری نے کہا ایک آدمی نے حضرت سے کہا ای رسول خدا خبر دو مجھکو ایسے عمل کی
جو داخل کرے مجھکو جنت مین فرمایا عبادت کر اللہ کی شریک نکر ساتھہ اوسکے کسی شی کو قائم رکھہ نماز
دے زکوۃ صلۂ رحم کر متفق علیہ حدیث سلمان بن عامر مین آیا ہے کہ صدقہ مسکین پر ایک صدقہ
ہے اور ذی رحم پر دو صدقے ہین صدقہ وصلہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابن عمر
کہتے ہین میرے نیچے ایک عورت تھی مین اوسکو دوست رکہتا تہا عمر اوس سے ناخوش تھے مجھسے
کہا تو اسکو طلاق دیدے مینے نمانا عمر نے حضرت سے کہا فرمایا طلقہا رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح معلوم ہوا کہ حق والد کا بہت بڑا ہے ایسے امور مین بھی طاعت والدین کی
واجب ہوتی ہے ایک شخص پاس ابوالدرداء کے آیا کہا میری ایک بی بی ہے میری مان
مجھسے کہتی ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے والد اوسط
ابواب جنت ہے اب تو چاہے اوسکو ضائع کر اور چاہے نگاہ رکھہ رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن صحیح انہون نے لفظ والد سے استدلال کیا والدہ پر یہ استدلال صحیح ہے اسلیے کہ والدہ
کا حق تین گنا ہے والد سے سو جبکہ بحکم والد طلاق ہو سکتی ہے تو بحکم والدہ بالاولی طلاق
ہونا جائز ہوگا سوا شرک و معصیت کے سب امور مین اطاعت والدین کی اولاد ذکور پر واجب
ہوتی ہے براء بن عازب کا لفظ مرفوعا یہ ہے خالہ بمنزلۂ مادر کے ہے رواہ الترمذی وقال
حدیث صحیح اس باب مین بہت احادیث ہین صحیح وغیرہ مین جیسے حدیث غار و حدیث جریج حدیث
طویل عمرو بن عبسہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ارسلنی بصلۃ الارحام
وکسر الاوثان وان یوحد اللہ لا یشرک بہ شیء غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ حق قرابت و رحم کا متاکد

ٹھیر اتو اخص و امس ارحام و ولادت سے ہے اسکا تاکد دو چند ہونا چاہیے اسلیے حضرت نے فرمایا
ہے کہ بر والدین افضل ہے نماز و صدقہ و صوم و حج و عمرہ و جہاد فی سبیل اللہ سے اکثر علما کا قول
یہ ہے کہ طاعت والدین واجب ہے شبہات مین اگرچہ حرام محض مین واجب نہو یہانتک کہ اگر
وہ دونون تنہا کھانا تیرا ناپسند کرتے ہون تو تجھپر لازم ہے کہ تو اونکے ہمراہ کھائے اسلیے
کہ ترک شبہ ورع ہے اور رضا ر والدین حتم ہے اسیطرح تجھکو سفر کرنا امر مباح یا نافلہ مین نہین
پہونچتا مگر اونکے اذن سے اور مبادرت طرف حج کے کہ فرض اسلام ہے نفل ہے اسلیے کہ حج تاخیر
پر ہے اور خروج واسطے طلب علم کے نفل ہے مگر یہ کہ طلب علم فرض کو نکلے جیسے نماز روزہ بشرطیکہ
تیرے شہر مین کوئی معلم نہو ابو سعید خدری نے کہا ہے ایک آدمی یمن سے بارادہ جہاد آیا تھا
حضرت نے کہا تیرے ابوین نے تجھکو اذن دیا ہے کہا نہین فرمایا جا کر اونسے اذن لے
اگر وہ اجازت دین تو جہاد کر ورنہ اونکے ساتھ احسان کر جہان تک تجھسے بن سکے فان ذلك
خیر ما تلقی اللہ بعد التوحید ایک دوسرا شخص آیا اوسنے جہاد کا مشورہ چاہا فرمایا تیری مان ہے
کہا ہان فرمایا اوسکی خدمت کر جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہے اور ایک شخص آیا طالب بیعت
تھا کہا مین والدین کو رلا کر آیا ہون فرمایا جا اونکو ہنسا جسطرح کہ رلایا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ حق
بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مثل حق والد کے ہے ولد پر اور فرمایا ہے جب صعب ہو دابہ کسی تمہاریکا
یا بدخلق ہو بی بی اوسکی یا اور کوئی گھر والون مین سے تو اوسکے کان مین اذان دے انتہی

باب بیان مین تحریم عقوق و قطیعت رحم کے

قال اللہ تعالی فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض و تقطعوا ارحامكم اولئك
الذين لعنهم الله فاصمهم و اعمى ابصارهم و قال تعالى والذين ينقضون عهد الله
من بعد ميثاقه و يقطعون ما امر الله به ان يوصل و يفسدون في الارض اولئك لهم
اللعنة ولهم سوء الدار و قال تعالى و قضى ربك الا تعبدوا الا اياه و بالوالدين احسانا الى
قوله كما ربياني صغيرا ابو بکرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو اکبر کبائر کی تین بار
اسی طرح کہا ہمنے کہا ہان یا رسول خدا فرمایا اشراک باللہ و عقوق والدین تکیہ لگائے تھے اوٹھ
بیٹھے اور کہا سن رکھو اور قول زور و شہادت زور الحدیث متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے
کبائر اشراک باللہ عقوق والدین و قتل نفس یمین غموس ہین رواہ البخاري دوسرا لفظ یہ ہے
منجملہ کبائر کے گالی دینا ہے آدمی کا اپنے مان باپ کو کہا کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے

کہا ہان گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ دوسری روایت مین بجای لفظ گالی کے لفظ لعنت کرنے کا آیا ہے مینے اپنے کان سے سنا ہے کہ بعض اولاد والدین پر لعنت کرتی ہے اور انکو گالی دیتی ہے یہ ابلغ تر و اصرح تر ہے صورت اولی سے جبیر بن مطعم کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ داخل نہوگا جنت مین قاطع رحم متفق علیہ مغیرہ بن شعبہ کا لفظ یہ ہے کہ حرام کیا ہے اللہ نے تمپر عقوق امہات کو الحدیث متفق علیہ اس حدیث مین فقط ذکر ماں کا ہے لکن باپ کا بھی یہی حکم ہے اس باب مین اور بہت احادیث ہین

باب ۱۸ بیان مین فضل بر اصدقاء مادر و پدر و اقارب زوجہ و سائر مندوب الاکرام کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ابر البرّ ان یصل الرجل ودّ ابیہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستون کے ساتھ احسان کرے ابن عمر کو ایک گنوار مکے کی راہ مین ملا انہون نے اوسکو سلام کیا اور اپنے گدہے پر سوار کر کے ایک عمامہ اوسکے سر پر باندھا ابن دینار نے کہا اصلحك اللہ یہ اعراب لوگ تھوڑی سی چیز مین خوش ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا اور مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے ان ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ رواہ مسلم ابو اسید ساعدی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے ایک مرد بنی سلمہ کا آیا اور نے کہا اے رسول خدا ابوین سے کچھ باقی رہگیا ہے جو مین بعد اون کی موت کے اونکے ساتھ احسان کرون فرمایا ہان الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھا وصلۃ الرحم التی لاتوصل الا بھما واکرام صدیقھما رواہ ابوداود مراد صلوۃ سے یہانپر دعا ہے عہد سے مراد وصیت ہے صدیق سے مراد دوست ہے عائشہ کہتی ہین حضرت کبھی بکری ذبح کرتے اوسکے اعضا الگ الگ کر کے صدائق خدیجہ مین بھیجتے متفق علیہ دوسری روایت مین لفظ خلائل آیا ہے تیسری روایت مین لفظ اصدقاء آیا ہے چوتھی روایت مین آیا ہے کہ ہالہ بنت خویلد خواہر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آکر اذن چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استیذان خدیجہ کو پہچان کر خوش ہوئے یا اہتمام کیا اور کہا اللھم ھالۃ بنت خویلد انس کہتے ہین مین ہمراہ جریر بن عبداللہ کے سفر مین نکلا وہ میری خدمت کرنے لگے مینے کہا تم یہ کام مت کرو کہا مینے انصار کو دیکھا ہے کہ وہ ساتھ حضرت کے کچھ کرتے تھے جب سے

سینے قسم کھائی ہے کہ مین ہمراہ کسی شخص کے انہین سے نہون گا لکن اوسکی خدمت کرونگا متفق علیہ

باب ۴۲ بیان مین اکرام اہل بیت رسالت وفضل عترت کے

قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا وقال تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب زید بن ارقم کہتے ہین ایکدن رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کھڑے ہوئے ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے درمیان مکہ ومدینہ کے پھر اللہ کی حمد وثنا کی وعظ کہا تذکیر فرمائی پھر کہا اما بعد ایھا الناس فانما انا بشر یوشك ان یأتي رسول ربي فاجیب وانا تارك فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتي اذکرکم اللہ فی اھل بیتي اذکرکم اللہ فی اھل بیتي فقال لہ حصین ومن اھل بیتہ یا زید الیس نساؤہ من اھل بیتہ قال نساؤہ من اھل بیتہ ولکن اھل بیتہ من حرم الصدقۃ بعدہ قال ومن ھم قال ھم ال علي وال عقیل وال جعفر وال عباس قال کل ھؤلاء حرم الصدقۃ علیھم قال نعم رواہ مسلم دوسری روایت یون ہو واني تارك فیکم ثقلین احدھما کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ مطلب آیت تطہیر کا تفسیر فتح البیان سے اور مطلب حدیث کا شروح مسلم خصوصا سراج وہاج سے حاصل کرنا چاہیے حضرت نے قرآن وعترت کو ثقلین فرمایا ہے انپر چلنا اور انکا حفظ مرتبہ کہنا کام مومنین کاملین کا ہے یہ حدیث دلیل ہے فضل اہل بیت رسالت پر اسلیے کہ اونکو قرین کتاب اللہ ٹھیرایا ہے اور مہتم بالشان بتایا ہی فضائل اہل بیت مین علماء اہل سنت نے مؤلفات مستقلہ لکھے ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اھل بیتہ رواہ البخاري نووی نے کہا معناہ راعوہ واحترموہ واکرموہ انتھی

باب ۴۳ بیان مین توقیر علما وکبار واہل فضل کے اور اون کی تقدیم مین غیر پر اور اونکی رفع مجالس واظہار مرتبہ مین

قال اللہ تعالی ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون حدیث ابو مسعود انصاری مرفوعا آیا ہے کہ امامت کرے قوم کی جو اقرا ہو واسطے کتاب اللہ کے پھر اگر قراءت مین برابر ہون تو اعلم بالسنۃ اگر سنت مین بھی برابر ہون تو اقدم ہجرت مین اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو اقدم

سن مین اور امامت نکرے کوئی شخص کسی شخص کی اوسکی سلطنت مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر
مین اوسکی تکرمہ یعنی مسند پر مگر اوسکے اذن سے رواہ مسلم مراد قاری کتاب اللہ سے
عالم بالقرآن ہے عرف سلف مین قاری عالم کو کہتے تھے نہ نرے تالی قرآن کو اسلیے بعد اوسکے
ذکر اعلم بالحدیث کا کیا ہے مراد سلطنت سے محل ولایت ہے یا موضع مختص ہے مراد تکرمہ
سے وہ چیز ہے جسکے ساتھہ وہ منفرد ہو جیسے فرش سریر ونحو ہما دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نمازمین
ہماری دوش پر ہاتھہ پھیر کر کہتے لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین
یلونھم رواہ مسلم مراد نہی سے عقول ہین اور اولوا الاحلام سے بالغین یا اہل حلم و فضل ابن مسعود
کا لفظ مرفوع بعد لفظ یلونھم کے یہ ہے وایاکم وھیشات الاسواق رواہ مسلم مراد انسے
اراذل ہین حدیث سہل بن ابی حثمہ مین بذکر قصہ محیصہ و حویصہ آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
کبر کبر متفق علیہ نووی نے کہا معناہ یتکلم الاکبر ہمارے کہتے ہین حضرت قتلی احد مین دو دو شخصون
کو ایک قبر مین جمع کرتے تھے جسکو اکثر اخذ للقرآن پاتے اوسکو لحد مین مقدم فرماتے رواہ البخاری
ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے میںنے خواب مین دیکھا کہ مین مسواک کرتا ہون دو مرد آئے ایک بڑا تھا
دوسرے سے مینے مسواک اصغر کو دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے مینے اکبر کو دے رواہ مسلم
مسنداً والبخاری تعلیقاً ابو موسی کا لفظ رفعا یون ہی منجملہ اجلال اللہ تعالی کے ہے اکرام مسلمان
ذی شیبہ کا یعنی بوڑھے مومن کا اور حامل قرآن کا جو نہ غالی ہے اوسمین اور نہ جافی ہے اوس سے
اور اکرام صاحب سلطان مقسط کا یعنی پادشاہ عادل کا حدیث حسن رواہ ابو داؤد
مراد غلو سے تجاوز عن الحد ہے اور مراد جفا سے تباعد و عدم تعاہد ہے حدیث عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانے
شرف ہمارے کبیر کا حدیث حسن صحیح رواہ ابو داؤد والترمذی وقال الترمذی ہے
حسن صحیح دوسری روایت مین بجای لفظ شرف کے لفظ حق آیا ہے میمون کہتے ہین عائشہ پر
گزرا ایک سائل کا ہوا اوسکو ایک پارۂ نان دیا ایک دوسرا آدمی گزرا وہ پرانے کپڑے پہنے تھا
اوسکو بٹھال کر کھانا کھلایا کسینے کہا تمنے یہ کیا کیا کہا حضرت نے فرمایا ہے انزلوا الناس منازلھم
رواہ ابی داود لکن میمون نے عائشہ کو نہین پایا تھا مسلم نے ذکر اسکا اول صحیح مین تعلیقا کیا ہے
اس لفظ سے وذکر عن عائشۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ننزل الناس
منازلھم وذکرہ الحاکم فی کتابہ معرفۃ علوم الحدیث وقال ھو حدیث صحیح سمرہ بن جندب کہتے ہین

مین زمانہ حضرت مین لڑکا تھا جو حضرت سے سنتا یاد کر لیتا مجکو کچھ کہنے سے کوئی مانع نتھا
لکن یہ امر کہ وہان کچھ لوگ تھے مسن تر مجسے متفق علیہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے ما اکرم شاب
شیخا لسنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ رواہ الترمذی و قال غریب ۹

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد — ہر کہ خود را دید او محروم شد

باب ۴۴ بیان مین فضل علم و علما کے

نووی نے یہ باب اپنی کتاب مین بہت دور جا کر بلفظ باب ۲۴۱ فی العلم منعقد کیا ہے اسجگہ ادنی مناسبت
سے یہ باب اضافہ کیا گیا شواہد اسکے قرآن مین بہت ہین قال اللہ تعالی شہد اللہ انہ لا الہ الا
هو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط اس آیت مین بدایت اپنی ذات پاک سے کی تثنیہ
ملائکہ سے کیا تثلیث اہل علم سے کی وناھیک بھذا شرفا و فضلا وجلاء ونبلا وقال تعالی
یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت ابن عباس نے کہا علماء کے لیے درجات
ہین مومنین سے بڑھ کر سات سو درجے مابین ہر دو درجے کے پانسو سال کا رستہ ہے وقال
تعالی ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی عالم و جاہل برابر نہین ہوتا ہے عالم
شریف و کریم ہے جاہل رذیل و لئیم ہے وقال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال
تعالے قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتب وقال تعالی قال الذی
عندہ علم من الکتب انا اتیک بہ اسمین تنبیہ کی ہے اقتدار قوت علم پر وقال عز وجل
وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن آمن وعمل صالحا اسمین یہ بات بیان
کی ہے کہ عظم قدر آخرت علم سے معلوم ہوتا ہے وقال تعالی وتلک الامثال نضربھا
للناس وما یعقلھا الا العالمون اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ علما ہی عقلمند ہوتے ہین
پس بس وقال تعالی ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم
اپنے حکم کو وقائع مین طرف استنباط علماء کے پھیرا ہے اور انکے رتبہ کو ملحق برتبہ انبیا کیا
ہے کشف مین حکم خدا کے وقال تعالی قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا
کہا ہے مراد لباس سے اسجگہ علم ہے اور مراد ریش سے اسجگہ یقین ہے اور مراد لباس تقوی
سے وہ شرم و حیا ہے وقال تعالی ولقد جئناھم بکتب فصلناہ علی علم وقال تعالے
فلنقصن علیھم بعلم وقال تعالی بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وقال
تعالی خلق الانسان علمہ البیان اسکو معرض امتنان مین ذکر کیا ہے ع حکیمی سخن در زبان آفرید

حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ جس کسیکے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو
دین مین فقیہ بناتا ہے مین قاسم ہون یعنی علم کا اور اللہ معطی ہے یعنی فہم فی العلم کا متفق
علیہ مراد فقہ سے اسجگہہ فہم ہے نہ فقہ عرفی ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے لوگ معادن ہین
مثل معادن زر و سیم کے خیار مردم جاہلیت مین خیار ہین اسلام مین جبکہ فقیہ ہو جائین
رواہ مسلم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے حسد نہین مگر دو شخصون مین ایک وہ مرد جسکو
اللہ نے مال دیا ہے پھر اوسکو ہلاک پر اوس مال کے حق مین مسلط کیا ہے دوسرا وہ شخص جسکو
اللہ نے حکمت دی ہے وہ حکم کرتا ہے ساتھہ اوسکے اور سکھاتا ہے اوس حکمت کو متفق علیہ
مراد حکمت سے محاورہ کتاب و سنت مین علم حدیث ہوتا ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یون
ہے انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزین صدقہ جاریہ
یا علم منتفع بہ یا ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جو کوئی چلا
ایسی راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم آسان کردے گا اللہ بسبب اوسکے واسطے اوس
شخص کے راہ طرف جنت کے رواہ مسلم **حکایت** کثیر بن قیس کہتے ہین مین پاس ابوالدرداء
کے مسجد دمشق مین بیٹھا تھا ایک آدمی نے آکر کہا اے اباالدرداء مین مدینہ رسول صلعم سے تیرے
پاس آیا ہون واسطے ایک حدیث کے مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ تم اوس حدیث کو رسول خدا
صلعم سے بیان کرتے ہو مین کسی اور حاجت کے لیے نہین آیا ہون اونھون نے کہا مینے
حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق
الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضًا لطالب العلم وان العالم يستغفر له من في السموات
ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر
ليلة البدر على سائر الكواكب ان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا
ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذي وابوداود
وابن ماجة والدارمي وسماه الترمذي قيس بن كثير یہ حدیث بیان مین فضل علم و طالب علم
و عالم کی نہایت صریح و صحیح ہے وللہ الحمد غزالی نے کہا وای منصب یزید علی منصب من
تشتغل ملائكة السموات والارض بالاستغفار له فهو مشغول بنفسه وهم
مشغولون بالاستغفار له انتهى ابوامامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے فضل عالم کا عابد پر مثل میرے
فضل کے ہے تمہارے ادنی آدمی پر پھر فرمایا اللہ اور ملائکہ و اہل آسمان و زمین یہانتک کہ چیونٹی

لپنے سوراخ مین اور مچھلی دعا کرتی ہے اوس شخص پر جو لوگونکو تعلیم خیر کرتا ہے رواہ الترمذی
ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے لوگ تابع ہین تمھارے
اور کچھہ لوگ آئین گے پاس تمھارے اقطار زمین سے تفقہ کرینگے دین مین پس جبکہ آئین وہ
پاس تمھارے تو قبول کرو تم وصیت میری اونکے حق مین خیر کی رواہ الترمذی ابوہریرہ کا
لفظ رفعا یہ ہے دو خصلتین ہین مجتمع نہین ہوتین منافق مین حسن سمت یعنی خلق و سیرت وطریقہ
خوب و فقہ فی الدین رواہ الترمذی ہے غزالی کہتے ہین تو اس حدیث مین شک نکر بسبب نفاق
بعض فقہاے زمان سکے کیونکہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ فقہ نہین ہے جسکو تو گمان
کرتا ہے ادنی درجات فقیہ یہ ہے کہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانے سو جب یہ معرفت صادق
و غالب ہوگی تو نفاق وریا سے بری ٹھیرے گا انتہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو
شخص نکلا طلب علم مین وہ راہ خدا مین ہے یہانتک کہ پھر آئے رواہ الترمذی والدارمی
سنجبرہ ازدی کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے طلب کیا علم کو یہ کفارہ ہے ماضی کا رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث ضعیف الاسناد وابوداود الراوی ضعیف
ابن عمرو کا لفظ رفعا یہ ہے العلم ثلثۃ اٰیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما
کان سوی ذلک فہو فضل رواہ ابوداود وابن ماجۃ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ علم عبارت
انھین تین چیز سے ہے پس مراد فریضہ سے احکام مواریث ہین پھر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا
ہے ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ من یجدد لہا دینہا رواہ
ابوداود علی قاری نے مرقاۃ مین کہا ہے ای یبین السنۃ عن البدعۃ ویکثر العلم ویعز
اہلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اہلہا انتہی اہل علم نے ہر صدی کے مجدد کو نام بنام ذکر کیا ہے کبھی
ایک وقت مین کئی مجدد بھی ہوئے ہین کسی نے کسی علم دین کی تجدید کی ہے اور کسی نے کسی علم
شرع کی مثلا کوئی مجدد کتاب اللہ ہوا اور کوئی مجدد سنت رسول اللہ اور کوئی مجدد احسان اور
کوئی قامع بدع ضلالت بنیان اس تجدید کی صفت حدیث ابراہیم بن عبدالرحمن عذری مین
رفعا یون آئی ہے یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال
المبطلین وتأویل الجاہلین رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلا خلف بفتحتین جماعت
ماضیہ کو کہتے ہین عدول سے مراد ثقات ہین غالین سے مراد مبتدعین ہین جو کہ معنی مراد کتاب
وسنت سے تجاوز کرتے ہین اور بات کو اوسکی جہت سے محرف کر دیتے ہین انتحال کہتے ہین کسی کے

قول یا شعر کو اپنی طرف نسبت کرنیکو یہ کنایہ ہے کذب سے یعنی مبطل کوئی قول ہمارے علم کا لیکر
اپنے باطل پر اوس سے استدلال کرتا ہے یا جو بات ہمارے دین مین نہین ہے اوسکو طرف
ہمارے دین کے نسبت کرتا ہے سو اہل علم اوسکی بات کو نفی کرتے ہین تاویل جاہلین سے
یہ مراد ہے کہ قرآن و حدیث کے ایسے معنی کہتے ہین جو ٹھیک نہین ہین کذا فی المرقاۃ حسن
بصری نے کہا ہے حضرت سے دو شخصون کا حال پوچھا جو بنی اسرائیل مین تھے ایک عالم تھا
نماز فرض پڑھتا پھر بیٹھکر لوگو نکو تعلیم خیر کی کرتا دوسرا صائم النہار قائم اللیل تھا کہ ان مین کونسا
شخص افضل ہے فرمایا افضل اس عالم کا جو نماز پڑھکر تعلیم خیر کی لوگو نکو کرتا ہی اوس عابد پر جو دنکو
روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے مثل میرے فضل کے ہے تمہارے ادنی آدمی پر
رواہ الدارمی مرسلا مراد خیر سے تعلیم علم ہے اس حدیث مین فضیلت ہے عالم معلم کی عابد
غیر معلم پر اسلیے کہ اسکا فیض متعدی ہوتا ہے اور اوسکا فیض لازمی ہے علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے
نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین واثلہ بن
الاسقع کہتے ہین حضرت نے فرمایا من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ
کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ عزوجل نے مجکو وحی
کی ہے کہ جو شخص چلیگا راہ طلب علم مین آسان کر دیگا اوسکو اللہ رستہ جنت کا زیادتی علم مین
بہتر ہے زیادتی عبادت سے ملاک دین ورع ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ابن عباس نے کہا ہے درس علم کا ایک ساعت شب مین بہتر ہے احیاء لیل سے یعنی
ساتھہ عبادت کے رواہ الدارمی **حکایت** ابن عمرو کہتے ہین حضرت کا گزر دو
مجلسون پر مسجد مین ہوا فرمایا کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ یہ لوگ اللہ کو
پکارتے ہین اور اللہ کیطرف رغبت کرتے ہین اللہ انکو چاہے دے اور چاہے نہ دے اور یہ
لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہین اور جاہل کو سکھاتے ہین سو یہ افضل ہین وانما بعثت معلما پھر
مجلس علم مین بیٹھہ گئے رواہ الدارمی اعمش نے کہا حضرت نے فرمایا ہے آفت علم کی نسیان
ہی اور اضاعت علم کی یہ ہے کہ غیر اہل کو سکھائے رواہ الدارمی مرسلا مراد غیر اہل سے
وہ شخص ہے جو فہم علم نکر سکے یا اوسپر عمل نکرے یا اہل دنیا سے ہو عمر بن خطاب نے کعب سے
پوچھا تھا ارباب علم کون ہین کہا الذین یعملون بما یعلمون رواہ الدارمی قرآن شریف
مین فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء حدیث احوص بن حکیم عن ابیہ مین مرفوعا آیا ہی

ان شر الشر شرار العلماء وان خير الخير خيار العلماء رواه الدارمي حسن بصری نے
کہا ہے علم دو ہین ایک دل مین وہ علم نافع ہے دوسرا زبان پر وہ اللہ کی حجت ہی ابن آدم پر
رواہ الدارمي یعنی لم تقولون ما لا تفعلون علی مرتضی مرفوعا کہتے ہین قریب ہے کہ آئیگا
لوگون پر وہ زمانہ کہ باقی نرہیگا اسلام سے مگر نام اور باقی نرہیگا قرآن سے مگر نشان
مساجد اونکی آباد ہونگی حالانکہ ہدایت سے ویران ہین علما اونکے بدترین اون لوگونکے
ہونگے جو نیچے آسمانکے ہین نکلیگا فتنہ پاس سے اونکے اور اونھین مین عود کریگا رواہ
البیھقي في شعب الایمان یہ زمانہ بعد سے ہزار برس ہجرت کے دنیا مین آگیا ہے اسکو اگر کرامت
مرتضوی کہین تو درست ہے اکثر کو حکم کل کا ہوتا ہے احادیث فضائل علم و علما مین بہت آئی
ہین ابن القیم نے ایک کتاب مستقل مفتاح دار السعادة نام اسباب مین لکھی ہے استدلال و استنباط فضائل
علم مین بسط تمام کیا ہے جزاہ اللہ خیرا لوگ ہر کتاب خوان و کتاب دان کو عالم جانتے ہین یہ محض
ظن محتمل یا تعلیل معتل ہے عالم سے مراد عامل للہ فی اللہ عارف باللہ ہوتا ہے نہ ہر زبان
شناس عربی فارسی طالب دنیا حضرت نے حدیث کفضلی علی ادناکم مین علم کو مقارن درجہ
نبوت کے رکھا ہے رتبہ عمل مجرد کو علم سے گھٹایا ہے اگرچہ عابد علم بالعبادة سے جسپر وہ مواظب ہے
خالی نہین ہوتا ہے اگر خالی ہو تو پھر عبادت نہو فرمایا ہے قیامت کے دن تین گروہ شفاعت
کرینگے انبیاء علما شہدا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ رتبہ علم تالو نبوت فوق شہادت ہی حالانکہ
فضل شہادت کا معلوم ہے فقیہ واحد کو شیطان پر سخت تر ہزار عابد سے بتایا ہے کیونکہ قلیل
عمل ہمراہ علم باللہ کے کثیر عمل سے ہمراہ جہل باللہ کے نافع تر ہوتا ہے اللہ تعالی دن قیامت
کے کہیگا یا معشر العلماء اني لم اضع علمي فیکم لا عذبکم اذھبوا فقد غفرت لکم نسأل اللہ
حسن الخاتمة **ف** علی مرتضی نے کمیل سے کہا تھا ای کمیل علم بہتر ہے مال سے علم تیرا حارس ہے
مال کی حراست تو کرتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے مال کو خرچ کرنا کم کر دیتا ہے علم خرچ کرنے
سے بڑھتا ہے عالم افضل ہے صائم قائم مجاہد سے عالم کے مرنے سے اسلام مین رخنہ پڑجاتا ہی
جسکو سوای عالم کے دوسرا بند نہین کر سکتا ہے ابو الاسود نے کہا علم سے زیادہ کوئی چیز عزیز
نہین ہے ملوک حکام ہین لوگونپر علما حکام ہین ملوک پر سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا تھا کہ علم لو
یا مال اونھون نے علم اختیار کیا مال و ملک بھی اونکے ساتھ ملا حکایت ابن المبارک سے پوچھا
آدمی کون ہین کہا علما کہا ملوک کون ہین کہا زہاد کہا سفلی کون ہین کہا جو دین سے دنیا کھاتی ہین

غرضکہ غیر عالم کو آدمی نہ ٹھہرایا اسلیے کہ وہ خاصہ جس سے آدمی کو سائر بہائم سے تمیز حاصل ہے وہی علم ہے انسان اوسی چیز کے سبب سے انسان ہے جسکی وجہ سے شریف ہوا ہے یہ انسانیت کچھہ قوت شخص سے نہین ہوتی ہے اونٹ اقوی تر ہے آدمی سے اور نہ بسبب کلانی تن کے کیونکہ فیل اوس سے بھی اعظم تر ہے اور نہ بسبب شجاعت کے کیونکہ درندہ اوس سے بھی اشجع تر ہے لکن اوسکو نہین کہا تا ہے بیل کا پیٹ اوس سے بہت زیادہ وسیع تر ہے اور نہ بسبب جماع کے کیونکہ اخس عصافیر بنسبت اوسکے اقوی تر ہوتا ہے حقیقت پر بلکہ انسان پیدا نہین کیا گیا مگر واسطے علم کے بعض علما نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ کون سی چیز پائی اوسنے جس سے علم فوت ہو گیا اور کونسی چیز فوت ہوئی اوس سے جسنے علم پالیا فتح موصلی نے کہا ہے بھلا کیا بیمار جب طعام و شراب و دوا سے روکا جاتا ہے تو نہین مرتا کہا ہان کہا اسیطرح جب دل سے حکمت و علم کو تین دن روکا جاتا ہے تو وہ مرجاتا ہے حسن بصری نے کہا ہے یوزن مداد العلماء بدم الشہداء فیرجح مداد العلماء بدم الشہداء مراد حسنۂ دنیا سے علم و عبادت ہے اور حسنۂ آخرت سے جنت شافعی نے فرمایا ہے علم کا شرف یہی کافی ہے کہ جو کوئی طرف اوسکے منسوب ہوتا ہے شی حقیر مین تو خوش ہوجاتا ہے اور جس سے علم رفع کیا جاتا ہے تو وہ غمگین ہوجاتا ہے احنف نے کہا لگتا ہے کہ علما ارباب ہون جو عزت علم سے نہین ہے اوسکا انجام ذلت ہے غزالی رحمہ اللہ نے پہلی کتاب کتب احیاء علوم الدین مین یہی کتاب العلم بہت بسط و تفصیل سے لکھی ہے فضیلت علم کے بعد فضیلت تعلم کا ذکر کیا ہے پھر علم فرض عین پر بحث فرمائی ہے کہا ہے اختلف الناس فی العلم الذی ہو فرض علی کل مسلم فتفرقوا فیہ اکثر من عشرین فرقۃ حاصلہ ان کل فریق نزل الوجوب علی العلم الذی ہو بصددہ انتہی یعنی کسینے علم کلام بتایا اور کسینے علم فقہ مروج اور کسی نے علم اصول دین لکن اصل بات یہ ہے کہ مراد علم قرآن و حدیث سے درجۃً فدرجۃً پھر غزالی نے علم کو طرف محمود و مذموم کے تقسیم کیا ہے پھر الفاظ مبدلۂ علوم کو ذکر کیا ہے اونمین سے ایک لفظ فقہ ہے عصر اول مین یہ نام مطلقاً علم طریق آخرت و معرفت دقائق آفات نفوس و مفسدات اعمال و قوت احاطۂ حقارت دنیا و شدت تطلع الی الآخرۃ و استیلاء خوف علی القلب پر بولا جاتا تھا اب اطلاق اسکا معرفت فروع غریبۂ فتاوے و وقوف دقائق علل و استکثار کلام و حفظ مقالات پر ہوتا ہے جو کوئی اسمین اشد التعمق ہے وہ افقہ کہلاتا ہے دوسرا لفظ علم ہے اسکا اطلاق علم باللہ و علم بآیات اللہ و بافعال اللہ پر ہوتا تھا اب علم نام ہے مناظرہ کرنے کا ساتھہ خصوم کے مسائل فقہیہ وغیرہا مین عالم حقیقی اور فحل فی العلم ایسے ہی شخص کو

کہتے ہین اور جو شخص اسکا ممارس نہین ہی وہ منجملہ ضعفار کے معدود ہوتا ہے اور زمرۂ علما مین نہین گنا جاتا تیسرا لفظ توحید ہے یہ عبارت ہے صنعت کلام سے اور معرفت طرق مجادلہ سے اور احاطہ سے ساتھہ طرق مناقضات خصوم کے اور حصول قدرت کے تشدق پر تکثیر اسئلہ و اثارت شبہات و تالیف الزامات حالانکہ عصر اول مین ایک شی بھی انمین سے معروف نتھی بلکہ وہ لوگ فتح باب جدل پر سخت انکار کرتے تھے اونکے نزدیک علم نام تھا علم بالقرآن کا وہ ادلہ ظاہرہ جن پر قرآن مشتمل ہے اور ذہن طرف اونکے قبول کے سبقت کرتا ہے اول سماع مین اوسی کا نام علم تھا اس علم توحید کا بیان کتاب دین خالص و دعایۃ الایمان و تقویۃ الایمان مین کیا گیا ہے چوتھا لفظ ذکر و تذکیر ہے قال تعالی و ذکر فان الذکری تنفع المؤمنین مجالس ذکر کی ثنا احادیث مین آئی ہے مجلس ذکر کو ریاض جنت فرمایا ہے اس باب مین کتب مستقلہ تالیف ہو چکی ہین جیسے حصن حصین عدہ سلاح المومن فرنداذکار نووی نزل الابرار وغیرہا اب تذکیر و ذکر نام اون قصص و اشعار و شطح و طامات کا ٹھیرا ہے جنکو وعاظ وغیرہم بیان کیا کرتے ہین پانچوان لفظ حکمت ہے مراد اس سے صدر اول مین علم حدیث تھا ابن کثیر وغیرہ مفسرین نے قرآن مین لفظ حکمت کی تفسیر ہر جگہہ بلفظ سنت کی ہے حدیث مین بھی حکمت سے یہی علم سنت مراد ہے لکن اب اطلاق حکیم کا طبیب شاعر منجم قرعہ انداز پر کیا جاتا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا فالیک الخیرۃ فی ان تنظر لنفسک فتقتدی بالسلف او تتدلی بحبل الغرور و تتشبہ بالخلف فکل ما ارتضاہ السلف من العلوم قد اندرس و ما اکب الناس علیہ فاکثرہ مبتدع و محدث وقد صح قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بدأ الاسلام غریبا و سیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسدہ الناس من سنتی والذین یحیون ما اماتوہ من سنتی وفی خبر آخر ہم المتمسکون بما انتم علیہ الیوم وفی حدیث آخر الغرباء ناس قلیل صالحون بین ناس کثیر من یبغضہم فی الخلق اکثر ممن یحبہم وقد صارت تلک العلوم غریبۃ بحیث یمقت ذاکرہا ولذلک قال الثوری اذا رأیت العالم کثیر الاصدقاء فاعلم انہ مخلط لانہ ان نطق بالحق ابغضوہ انتہی مین کہتا ہون امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی طوسی قدس سرہ سنہ ۴۵۰ھ مین پیدا ہوئی تھے اور ۵۰۵ھ پچپن برس کی عمر مین انتقال فرمایا سو جبکہ وہ اس غربت اسلام کے باوجودیکہ اونکے عہد مین سلطنت اسلام کی بڑے زور و شور سے قائم تھی شاکی ہین اور انقلاب علم و اضطراب عمل کے حاکی ہین تو اب ہم اپنے زمانہ کی کیا شکایت و حکایت کرین اور کس کے

سامنے روئین اور کسکو عالم بلکہ مسلمان کہین ہمین تو کوئی دعا بھی اسوقت سوا اس دعا
کی یاد نہین آتی رب انت ولیي في الدنیا والآخرة توفني مسلما والحقني بالصالحین ؎

ایمان چو سلامت بلب گور بریم | احسنت برین چستی و چالاکی ما

ہمپر ہر طرف سے سب وشتم وانکار کا ابر مدرار برستا ہے ہم جیفہ حمار سے بھی بدتر سمجھے گئے ہین وللہ الحمد علی کل
حال وبکل حال وفي کل حال والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیایہ وعلی صحبہ وآلہ خیر صحب وآل ؂

باب ۴۵ بیان مین زیارت ومجالست وصحبت ومحبت وطلب لقاء ودعا اہل خیر وزیارت مواضع فاضلہ کے

قال اللہ تعالی واذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا الی قولہ
قال لہ موسی ھل اتبعك و قال تعالی واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ
والعشي یریدون وجھہ انس کہتے ہین ابو بکر نے عمر رضی اللہ عنہما سے بعد وفات رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا تہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی زیارت کرین جسطرح کہ حضرت
اونکی زیارت کو جاتے تھے جب ہم پاس اونکے پہونچے تو وہ روئین ہمنے کہا تم کیون روتی ہو
تمھین نہین معلوم کہ جو کچھ پاس اللہ کے ہے وہ واسطے رسول اللہ کے بہتر ہے کہا مین اس لیے
نہین روتی ہون یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لکن اسلیے روتی ہون کہ اب آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہوگیا انہون نے اونکو بھی ہیجان رونے
پر دلایا وہ دونون بھی انکے ساتھ رونے لگے رواہ مسلم **شعر**

وما ھاجني في اللیل الا حمامۃ	یغرد مبکاھا بحسن الترنم
فلو قبل مبکاھا بکیت صبابۃ	بسعدی شفیت النفس قبل التندم
ولکن بکت قبلي فھیج لي البکاء	بکاھا فقلت الفضل للمتقدم

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے ایک شخص نے زیارت کی ایک اپنے بھائی کی دوسرے گانون
مین اللہ نے اوسکی راہ پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا جب وہ شخص اوس جگہہ پہونچا فرشتہ نے کہا تیرا ارادہ
کہان کا ہے کہا میرا ایک بھائی ہے اس گانون مین کہا تجہپر اوسکا کچھہ احسان ہے جسکے لیے تو جاتا ہے
کہا نہین مین اوسکو فقط اللہ کے لیے دوست رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین اللہ کا رسول ہون
تیری طرف اسبات کا کہ اللہ نے تجکو دوست رکھا جسطرح تو نے اوسکو اللہ کی راہ مین دوست رکھا

رواہ مسلم معلوم ہوا کہ محبت فی اللہ منجملہ اسباب محبت خدا کے ہے جب کوئی بندہ کسی بندہ
کو محض اللہ کے لیے محبوب رکھتا ہو اور کوئی غرض دوسری نہین ہوتی ہے تو یہ بندہ اللہ کا
محبوب ٹھہر جاتا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا یون ہے جس کسی نے زیارت کی کسی بیمار کی یا کسی برادر کی
راہ خدا مین تو پکارتے ہین اوسکو و منادی طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة
منزلا یعنی تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے تو نے بہشت مین گھر بنایا رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن وفی بعض النسخ غریب ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
مثال جلیس صالح و جلیس سوء کی مثل حامل مسک و نافخ کیر کے ہے مشک کا اوٹھانیوالا یا تو کچھ تجھکو
عطا کرے گا یا کچھ تو اوس سے مول لیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے
کپڑے جلائیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین نکاح کیجاتی ہی
عورت چار سبب سے مال و حسب و جمال و دین سو لے تو دین والی کو خاک آلودہ ہون دونون
ہاتھ تیرے متفق علیہ نووی نے کہا اسکے معنی یہ ہین کہ قصد لوگون کا عادت مین عورت سے
انھین چار خصال کا ہوتا ہے سو تو صاحبۂ دین پر حرص کر اوسکی صحبت کو اختیار کر ابن عباس
نے کہا ہے حضرت نے جبریل علیہ السلام سے کہا تمکو کون مانع ہے اس سے کہ تم ہم سے جتنا ملتے ہو
اس سے زیادہ ملا کرو اوس پر یہ آیت آئی وما نتنزل الا بامر ربك رواہ البخاری اسمین
دلیل ہے اسبات پر کہ شوق زیارت اہل خیر عمدہ بات ہے ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہین
لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامك الا تقی رواہ ابوداود والترمذی باسناد
لا بأس به حدیث مین نہی فرمائی ہے صحبت غیر مؤمن سے ؎

نشنوی موعظت پیر دانش این سخن ہست | کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یون ہے آدمی دین پر اپنے یار کے ہوتا ہے اب چاہیے کہ ایک تمہارا
نظر کرے کہ کسکو یار بناتا ہے رواہ الترمذی باسناد صحیح وقال حدیث حسن وابوداود
ابو موسی اشعری کا لفظ یہ ہے المرء مع من احب متفق علیہ معلوم ہوا کہ ہر محب ہمراہ اپنے محبوب
کے ہوگا اچھا ہو یا برا دوسری روایت یون ہے کہ حضرت سے کہا آدمی ایک قوم کو دوست
رکھتا ہے اور اونکے ساتھ لاحق نہین ہوا ہے فرمایا المرء مع من احب انس کہتے ہین ایک
اعرابی نے حضرت سے کہا ساعت یعنی قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے واسطے ساعت کے کیا
طیاری کی ہے کہا حب الله ورسوله فرمایا انت مع من احببت متفق علیه وهذا لفظ مسلم

دوسری روایت صحیحین کی یون ہے ما اعددت لها من کثیر صوم ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک آدمی آیا کہا ای رسول خدا آپ اوس شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور لاحق نہین ہوا ہے اوس سے فرمایا المرء مع من احب متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہی الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف رواہ مسلم ورواہ البخاری من عائشۃ ؎

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر ... از کینہ سوی کینہ وز مہر سوی مہر

حدیث طویل صحیح مسلم مین قصہ اویس قرنی کا آیا ہے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تھا لو اقسم علی اللہ لابرہ عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا میرے لیے استغفار کرو اونہون نے استغفار کی معلوم ہوا کہ طلب کرنا دعا کا اہل خیر سے عمدہ عمل ہے یہ اویس سید تابعین تھے عمر بن خطاب کہتے ہین مینے حضرت سے اجازت عمرہ کرنے کی چاہی مجھکو اذن دیا اور فرمایا لا تنسانا یا اخی فی دعائک عمر کہتے ہین فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بها الدنیا دوسری روایت یون ہے اشرکنا یا اخی فی دعائک حدیث صحیح رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابن عمر کہتے ہین حضرت زیارت قبا کرتے تھے سوار و پیادہ وہان جاکر دو رکعت نماز پڑہتے متفق علیہ دوسری روایت یون ہے کہ ہر شنبہ کو مسجد قبا مین آتے سوار و پیادہ ابن عمر بھی اسیطرح کرتے ۞ ۞

باب بیان مین فضل حب فی اللہ اور حث علی حب اللہ کے اور جس سے محبت رکھے اوسکو محبت پر آگاہ کردے اور وہ اسکے جواب مین کیا کہے

قال اللہ تعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینهم الی آخر السورۃ وقال تعالی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے تین خصال ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ حلاوت ایمان کی پائیگا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہون طرف اوسکے ماسواہما سے دوسرے یہ کہ دوست رکھے کسی شخص کو دوست نہین رکھتا ہے اوسکو مگر واسطے اللہ کے تیسرے یہ کہ مکروہ رکھے عود کرنے کو کفر مین بعد اسکے کہ رہا کیا ہو اوسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ مکروہ رکھتا ہے اس باتکو کہ ڈالا جائے آگ مین متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے سات آدمی ہین سایہ دیگا اونکو اللہ اپنے سایہ مین جسدن کہ سایہ نہوگا کسی کا مگر سایہ اللہ کا امام عادل وہ جوان جو بڑھا عبادت خدا عز وجل مین وہ مرد جسکا

دل معلق ہے مساجد مین وہ دو مرد جو دوست ہین یکدیگر کے راہ خدا مین مجتمع ہوئے
اسی دوستی پر جدا ہوئے اسی محبت پر وہ مرد بلایا جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال
نے اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون وہ مرد جسنے صدقہ دیا پھر چھپایا اوسکو یہانتک
کہ نجانا اوسکے شمال نے کہ کیا خرچ کرتا ہے یمین اوسکا وہ مرد جسنے یاد کیا اللہ کو تنہا پھر
بہین آنکھین اوسکی متفق علیہ مراد اس حدیث سے اس جگہہ فقط ذکر اون دو شخصون کا ہے
جو اسکی راہ مین دوست یکدیگر ہین باقی اصحاب ظلال اور بہت ہین جنکا ذکر کتاب دلیل الطالب
مین کیا گیا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعا یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان
میری داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ایماندار نہوگے تم یہانتک کہ
دوستدار ہوجاؤ تم ایک دوسرے کے کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی چیز کہ جب تم وہ کام کرو تو
آپسمین دوست ہوجاؤ تم پہیلاؤ سلام کو درمیان اپنے تیسرا لفظ انکا وہی قصہ ایک شخص
کا ہے جو کہ واسطے زیارت اپنے بھائی کے دوسرے قریے کو گیا تہا راہ مین فرشتہ ملا الی قولہ
ان اللہ قد احبك كما احببته فيه رواه مسلم یہ حدیث باب سابق مین گذر چکی ہے برآء بن
عازب کہتے ہین حضرت نے حق مین انصار کے فرمایا ہے دوست نہین رکھتا اونکو مگر مومن اور دشمن
نہین رکھتا اونکو مگر منافق جو کوئی دوست رکھیگا اونکو تو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو کوئی
دشمن رکھیگا اونکو تو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ متفق علیہ معاذ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ عز وجل نے کہا
محبت رکھنے والے میرے جلال مین اونکے لیے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر اور شہید رواہ
الترمذي وقال حديث حسن صحيح لفظ جلال دلیل ہے ہیبت و سطوت پر مطلب یہ ٹہیرا کہ
وہ ہوسے و نفس و شیطان سے منزہ ہین اونکی محبت خاص اللہ کے لیے ہے نہ کسی اور وجہ سے دوسرا
لفظ معاذ بن جبل کا مرفوعا یون ہے اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے محبت
رکھنے والون کے میری راہ مین اور ملنے والون کے میری راہ مین اور خرچ کرنے والونکی میری
راہ مین حديث حسن رواه مالك في الموطا باسناده الصحيح مقدام بن معدیکرب نے مرفوعا
کہا ہے جب دوست رکھے کوئی شخص اپنے بھائی کو تو خبر کردے اوسکو کہ یہ دوست رکھتا ہے
اوسکو رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح حضرت نے معاذ کا ہاتہہ پکڑکر کہا
ای معاذ واللہ مین دوست رکھتا ہون تجھکو وصیت کرتا ہون تجھے ای معاذ ترک نکر تو پیچھے ہر نماز
کے کہنا اس دعا کا اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك حديث صحيح رواه ابوداود

والنسائي باسناد صحیح انس کہتے ہین ایک مرد پاس حضرت کے تھا ایک دوسرا مرد گزرا اسنے کہا
ای رسول خدا مین اس شخص کو دوست رکھتا ہون فرمایا تو نے اسکو آگاہ کردیا ہے کہا نہین فرمایا
اسکو آگاہ کردے اسنے اوسکے پاس جاکر کہا انی احبك في الله اوسنے کہا احبك الله الذي
احببتني له رواه ابو داود غرضکہ محبت رکھنا واسطے اللہ کے غایت قصوی ہے مقامات سے
اور ذروۂ علیا ہے درجات سے بعد ادراک اس محبت کے کوئی مقام نہین ہے لکن وہ ایک
ثمرہ ہے ثمار محبت کا یا ایک تابع ہے توابع محبت سے جیسے شوق وانس ورضا اور نہ کوئی
مقام قبل محبت کے ہے مگر یہ کہ وہ ایک مقدمہ ہے مقدمات محبت سے جیسے توبہ وصبر
وزہد وغیرہا سائر مقامات اگرچہ عزیز الوجود ہین لکن دل ایمان لانے سے اوسکے امکان پر
خالی نہین ہین لکن محبت اللہ تعالی کی ایسی شئ ہے کہ ایمان لانا ساتھہ اوسکے عزیز الوجود ہی
یہانتک کہ بعض علمانے اوسکے امکان کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس محبت کے کچھہ
معنی نہین ہین مگر یہی مواظبت کرنا طاعت خدا پر ہے حقیقت محبت خدا کی سو محال ہے مگر
ہمراہ جنس ومثال کے اسی انکار محبت کی بنیاد پر انکار انس وشوق ولذت مناجات وسائر
لوازم وتوابع محبت کا بھی کیا ہے غزالی رحمہ اللہ نے اس امر سے کشف غطا فرمایا اور شواہد
واسباب وحقائق اوسکے لکھے ہین کہا ہی کہ امت مجمع ہے اسبات پر کہ حب للہ تعالی ولرسولہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض ہی دلیل اسپر یہ آیت ہی یحبہم ویحبونه وقوله تعالی والذین آمنوا
اشد حبا لله یہ دلیل ہی اثبات حب واثبات تفاوت حب پر اور حضرت نے حب للہ کو شرط ایمان
ٹھیرایا ہے ابو رزین عقیلی نے کہا ای رسول خدا ایمان کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ ورسول احب ہون طرف
تیرے ماسوا ہما سے دوسری حدیث مین آیا ہے مؤمن نہین ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہون اللہ
ورسول دوست تر اوسکو ماسوا ہما سے تیسری حدیث مین کہا ہی ایمان نہین لاتا بندہ یہانتک کہ محبوب
تر ہون مین طرف اوسکے اہل ومال اور سارے لوگون سے اور جان سے وکیف کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم الآیة اس آیت کا اجرا معرض تہدید وانکار
مین کیا ہے حضرت نے امر محبت فرمایا ہی کما قال احبوا الله لما یغذوکم به من نعمه واحبونی
لحب الله ایای ایک شخص نے حضرت سے کہا تھا مین آپکو دوست رکھتا ہون فرمایا مستعد
ہوجا واسطے فقر کے کہا مین دوست رکھتا ہون اللہ کو فرمایا مستعد ہوجا واسطے بلا کے دعا نبوی
مین آیا ہی اللهم ارزقني حبك وحب من احبك وحب ما يقربني الى حبك واجعل حبك

احب الیّ من الماء البارد انس نے حدیث المرء مع من احب کے بعد کہا ہی فما رأیت المسلمین فرحوا بشیٔ بعد الاسلام فرحھم بذلک ابو بکر صدیق کہتے ہین جسنے مزا چکھا خالص محبت خدا کا اوسکو یہ محبت طلب دنیا سے مشغول کر دیگی اور جمیع بشر سے وحشی بنا دیگی حکایت عیسی علیہ السلام کا گزر تین نفر پر ہوا اونکے بدن لاغر اونکے رنگ متغیر تھے کہا تمکو کس چیز نے ایسا کر دیا کہا خوف نار نے فرمایا حق ہی اللہ تعالی پر کہ امن دے خائف کو پھر تین نفر دیگر پر گزرے اونکو اور بھی زیادہ لاغر و متغیر پایا کہا تمھارا یہ حال کسلیے ہے کہا شوق جنت مین کہا حق ہے اللہ پر کہ تمکو تمھاری امید دے پھر تین نفر دیگر پر گزر ہوا وہ نحول و تغیر مین انسے بھی زیادہ تھے اونکے مونہہ نور سے چمکتے تھے کہا تمھارا یہ کیا حال ہے کہا ہم اللہ کو دوست رکھتے ہین فرمایا تم مقرب ہو تین بار انتم المقربون کہا حکایت عبد الواحد بن زید کا گزر ایک شخص پر ہوا وہ برف مین کھڑا تھا اوس سے کہا تجھے برد نہین پہونچتا اوسنے کہا جسے حب خدا مشغول کر دیتا ہے وہ برد نہین پاتا سری سقطی رح کہتے ہین قیامت کے دن ساری امم انبیا کے نام سے پکاری جائینگی یا امۃ موسی یا امۃ عیسی سوا محبین اللہ کے کہ اونکو یا اولیاء اللہ ھلموا الی اللہ سبحانہ کہکر بلائینگے قریب ہوگا کہ اونکی دل مارے خوشی کے نکل جائین ہرم بن حیان نے کہا ہی مومن جب اپنے رب کو پہچان لیتا ہی تو رب کو دوست رکھتا ہے جب اوسکو دوست رکھتا ہے تو اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی جب لذت اقبال کی پاتا ہے تو پھر طرف دنیا کے بعین شہوت اور طرف آخرت کے بعین فترت نظر نہین کرتا وھی بحسرۃ فی الدنیا و نروحۃ فی الاخرۃ یحیی بن معاذ نے کہا اللہ کا عفو استغراق ذنوب کرتا ہے پھر رضوان کا کیا ذکر ہے رضوان مستغرق آمال ہوتا ہے پھر حب کا کیا کہنا حب عقول کو مدہوش کر دیتا ہے پھر ودّ کا کیا پوچھنا ہے ودّ ما دون رب کو بھلا دیتا ہے پھر اوسکے لطف کا کیا ذکر ہے پھر کہا حب برابر ایک دانے رائی کے محبوب تر ہے مجھکو ستر برس کی عبادت بلا حب سے ف مستحق محبت اللہ وحدہ ہے لا غیر جو کوئی غیر اللہ کو دوست رکھتا ہی نہ اسلیے کہ وہ منسوب الی اللہ ہی تو یہ اوسکا جہل و قصور ہی معرفت خدا مین حضرت کا دوست رکھنا اسلیے محمود ہے کہ یہ عین حب خدا ہے اسیطرح حب علما و اتقیا کیونکہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے محبوب کا رسول محبوب ہوتا ہے محبوب کا محب محبوب ہوتا ہے مرجع اس سبکا طرف حب اصل کے ہے اصل سے تجاوز طرف غیر کے نہین کرتا سو حقیقت مین نزدیک اہل بصائر کے کوئی محبوب سوا اللہ کے نہین ہے اور نہ کوئی بجز خدا کے استحقاق حب کا رکھتا ہے ۹

همه دوستان تا بدر با من اند | چو من قسم این دوستان دشمن اند
تو ئی آنکه تا من منم با منے | وزین در مبادا تهی دامنے

غزالی رحمه الله نے محبت کے پانچ سبب بتا کر یہ بات ثابت کی ہی کہ وہ اسباب پنجگانہ الله مین بروجہ کمال و حقیقت موجود ہین پھر محبت غیر الله یعنی چہ فهذه هي المعلومة فاسباب الحب وجملة ذلك متظاهرة في حق الله تعالى تحقيقا لا مجازا وفي اعلى الدرجات لا في ادناها فكان المعقول المقبول عند ذوي البصائر حب الله فقط كما ان المعقول الممكن عند العيان حب غير الله فقط پھر غزالی نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اجل و اعلی لذات معرفت خدا و نظر الی وجه الله ہی ایثار کسی اور لذت کا اسپر متصور نہین ہے مگر اوسی شخص کو جو کہ اس لذت سے محروم ہو وهذا امر لا يدرك الا بالذوق والحكاية فيه قليلة الجدوى ابو سلیمان دارانی نے کہا ہی اللہ کے بندے ہین جنکو اللہ سے نہ خوف نار اور نہ رجاء جنت شاغل ہوتا ہے پھر اونکو دنیا کسطرح اللہ سے مشغول کر سکتی ہی **حکایت** بعض اخوان نے معروف کرخی سے کہا مجھے خبر دو کہ کس چیز نے تمکو عبادت و انقطاع عن الخلق پر آمادہ کیا خاموش ہو رہے پھر کہا ذکر موت نے کہا موت کیا شی ہے کہا ذکر قبر و برزخ کہا قبر کیا چیز ہی کہا خوف نار و رجاء جنت کہا یہ کیا شی ہے جس بادشاہ کے ہاتھ مین یہ سب ہی تو اگر اوسکو دوست رکھیگا تو ان سب اشیاء کو بھول جائیگا اور اگر درمیان تیرے اور اوسکے معرفت و شناخت و شناسائی ہو گی تو وہ ان سب سے تجکو کفایت کریگا **حکایت** بعض شیوخ نے بشر بن حارث کو خواب مین دیکھا کہا ابو نصر تمار و عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مین ابھی اونکو سامنے اللہ کے چھوڑ کر آیا ہون وہ اکل و شرب کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجھکو نظر طرف اپنے عطا کی **حکایت** علی بن موفق کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دسترخوان پر بیٹھے ہوئے دیکھا دو فرشتے دائین بائین اوسکو جمیع طیبات سے لقمات کھلا رہے ہین اور وہ کھا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کھڑا ہوا دیکھا وہ لوگون کے چہرے تصفح کر رہا ہی بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پھیر دیتا ہی مین انکو چھوڑ کر طرف حظیرة القدس کے آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکھا کہ آنکھین پھاڑے ہوئے اللہ کو دیکھ رہا ہے مینے رضوان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہین اسنے اللہ کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کی حب سے اسلیے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنے قیامت تک اسکے لیے مباح کر دیا ہی اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث و احمد بن حنبل تھے ابو سلیمان نے کہا جو کوئی آج مشغول بنفس ہے

وہ کل بھی مشغول بنفس ہوگا اور جو کوئی آج مشغول برب ہے وہ کل بھی مشغول برب ہوگا حکایت
ثوری نے رابعہ سے کہا تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہی کہا مینے اوسکو پوجا نہ خوف نار سے اور نہ
حب جنت سے کہ مین مثل اجیر سو ر کے ہون بلکہ عباوت کی مینے اوسکی حب وشوق سے طرف
اوسکے غرضکہ مقصد سارے عرفار کا وصل و لقاء خدا ہے فقط یہی وہ قرۃ العین ہے جسکو کوئی
نفس نہین جانتا جب یہ ٹھنڈک آنکھہ کی ہاتھہ آجاتی ہے تو سارے ہموم وشہوات خاک مین ملجاتی ہین
دل اوسکے نعیم مین مستغرق ہوجاتا ہے اگر اوسکو آگ مین ڈالدین تو کچھہ احساس نہو بسبب اوس
استغراق کے اور نعیم جنت کو اوسپر عرض کرین تو وہ کچھہ التفات طرف اوسکے نکرے بسبب
بلوغ الی الغایۃ کے جسکے اوپر پھر کوئی اور غایت نہین ہے ہم نہین جانتے کہ جو شخص فہم نہین کرتا
مگر اسے حب محسوسات کو وہ کیونکر لذت نظر الی وجہ اللہ تعالی پر ایمان لایا ہے کیونکہ اوس نظر کے
لیے کوئی صورت وشکل نہین ہے اور اللہ نے جو وعدہ لپنے دیدار کا کیا ہی اور اوسکو اعظم
نعم ٹہیرایا ہے اوسکے کیا معنی ہین بلکہ جو کوئی اللہ کا عارف ہوجاتا ہے وہ اس بات کو بخوبی پہچان
لیتا ہے کہ یہ سارے لذات مفرقہ بشہوات مختلفہ نیچے اس لذت دیدار کے منطوی ہین کما قال العضہم شعر

كانت لقلبي اهواء مفرقة ۔ فاستجمعت مذ رأتك العين اهوائي
فصار يحسدني من كنت احسده ۔ وصرت مولى الورى مذ صرت مولائي
تركت للناس دنياهم ودينهم ۔ شغلا بذكرك يا ديني ودنيائي

غرضکہ نزدیک اہل بصائر کے پھر خدا اعظم تر ہنجار خدا سے اور وصل خدا اطیب تر ہے جنت
خدا سے مراد اونکی اس سے یہی ایثار لذت قلب ہے معرفت خدا مین لذت اکل وشرب ونکاح
پر کیونکہ جنت معدن تمتع حواس ہے رہا دل سو لذت اوسکی فقط لقاء اللہ مین ہے مثال اطوار
خلق کی لذات فانیہ مین ایسی ہے جیسے کہ صبی اول حرکت وتمیز مین مستلذ بلعب ولہو ہوتا ہی پہلے
پہل اوسمین ظہور اسی طبیعت کا ہوتا ہے یہانتک کہ یہ لذت اوسکو سائر اشیاء سے لذیذ تر نظر آتی
ہے پھر بعد اسکے اوسکو لذت زینت کی ظاہر ہوتی ہے اچھا لباس پہننا اچھی سواری پر سوار ہونا
پسند آتا ہے اس لذت کے سامنے لذت لعب کی ہیچ وپوچ ہوجاتی ہے اسکے بعد ظہور لذت
وقاع وشہوت نساء کا ہوتا ہے جمیع ماقبل کو بمقابلہ وصول کے طرف اس لذت کے ترک کردیتا ہی
پھر لذت ریاست وعلو وتکاثر کی ظاہر ہوتی ہے یہ آخر لذات دنیا واعلی واقوی شہوات ہے کما
قال تعالی اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد

پھر اسکے بعد ایک دوسری غریزت وطبیعت ظاہر ہوتی ہے جس سے ادراک لذت معرفت
خدا تعالی ومعرفت افعال الٰہی کا ہوتا ہے اسکے سامنے سارے لذائذ ماقبل گرد ہوجاتی ہین ہر
متاخر اقوی تر ہوتا ہے سو یہ لذت سب سے آخر مین ہے کیونکہ ظہور حب لعب کا سن تمیز مین
ہوتا ہے اور حب نسار وزینت کا سن بلوغ مین اور حب ریاست کا بعد بیس برس کے گے
اور حب علوم کا قریب چالیس سال کے یہی غایت علیا ہی سو جسطرح کہ صبی تارک لعب و مشتغل
بملاعبت نسار وطلب ریاست پر مضحکہ کرتا ہے اسیطرح رؤسا تارک ریاست مشتغل بمعرفۃ
اللہ تعالی پر ضحک کرتے ہین عارف کہتے ہین ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف
تعلمون **ف** اسعد خلق باعتبار حال کے آخرت مین وہ لوگ ہین جو حب للہ مین اقوی تر ہین
اسلیے کہ آخرت کے معنی یہی ہین کہ قدوم علی اللہ و درک سعادت لقار حاصل ہو سو جو محب بعد
طول شوق کے نزدیک محبوب کے آئیگا اور دوام مشاہدہ سے ابد الآباد بغیر کسی شی منغص ومکدر کے
اور بغیر کسی رقیب ومزاحم کے اور بغیر خوف انقطاع کے متمکن ہوگا اوس سے زیادہ کسکا نعیم ہی لیکن نعیم
بقدر قوت حب کے ہوتا ہے جتنی محبت زیادہ ہوگی اوتنی ہی لذت بھی بڑہیگی بندہ دنیا مین اکتساب
حب اللہ کرتا ہی کیونکہ اصل محبت کسی مومن سے منفک نہین ہوتی ہے رہی قوت حب واستیلار
محبت کہ نوبت آشفتگی کی پہونچے سو یہ اکثر لوگون سے منفک ہوتی ہے اسکا حصول دو طرح پر ہوسکتا ہی
ایک قطع علائق دنیا سے اور خارج کرنا حب غیر اللہ کا دل سے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضہم یلعبون
وقال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا بلکہ یہی معنی ہین لا الہ الا اللہ کے یعنی لا معبود
ولا محبوب سواہ کیونکہ ہر محبوب معبود ہوتا ہی ارأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ ولہذا حدیث مین آیا ہی
جسنے کہا لا الہ الا اللہ اخلاص سے وہ جنت مین جائیگا اخلاص کے یہی معنی ہین کہ دل واسطے اللہ
کے مخلص ہو شرک لغیر اللہ اوسمین باقی نرہی جب یہ حال ہوجائیگا تو اللہ محبوب ومعبود قلب ٹہیریگا
دل کا مقصود ومطلوب ہوگا پس جس کسی شخص کا حال ایسا ہوتا ہے دنیا اوسکا قید خانہ ہوتی ہی اسلیے
کہ مانع ہے مشاہدۂ محبوب سے موت خلاص ہی سجن سے قدوم ہے محبوب پر پھر جسکا ایک ہی محبوب
ہے اور اوسکا شوق دراز وحبس متمادی تھا اور وہ قید خانہ سے رہا ہوکر متمکن من المحبوب ہوا کر
اور امن ابد الآباد سے اوسنے راحت پائی ہے اوسکا کیا حال ہوگا سو منجملہ اسباب ضعف
حب للہ کی ایک قوت حب دنیا ہے ومنہ حب الاھل والمال والولد والاقارب والعقار
والدواب والبساتین والمتنزھات یہانتک کہ جو شخص متفرح بطیب آواز طیور وروح نسیم اسحار

و ملتفت طرف نعیم دنیا کے اور متعرض بنقصان حب خدا ہے وہ بقدر اپنے انس کے دنیا سے انس باللہ مین ناقص ہوتا ہے سو جسکو جتنی دنیا ملتی ہی اوسیقدر نقصان آخرت کا اوسکو بالضرورۃ ہوتا ہے جسطرح کہ انسان جتنا مشرق سے نزدیک ہوگا بالضرورۃ مغرب سے دور جا پڑیگا بہر حال جب طہارت دل کی سارے حظوظ دنیا سے ہوتی ہی تب کہین وہ لائق گنجایش معرفت خدا ہوتا ہے دوسرا سبب قوت محبت کا قوت معرفت خدا ہے اور اتساع و استیلا اوس معرفت کا دل پر سو اسکا حصول بعد تطہیر قلب کے جمیع شواغل و علائق دنیا سے ہوتا ہے غزالی نے بیان مین اس سبب کے تطویل کی ہے پھر کہا ہے کہ مومنین اصل حب مین مشترک ہین بہ سبب اشتراک کے اصل محبت مین لکن بہ سبب تفاوت معرفت و حب دنیا کے متفاوت ہوتے ہین کیونکہ تفاوت اشیا کا تفاوت اسباب سے ہوتا ہے پھر سبب قصور افہام خلق کا معرفت خدا سے بیان کرکے معنی شوق الی اللہ کے لکھے ہین پھر معنی محبت اللہ للعبد کے بیان کرکے علامات محبت العبد للہ کے ذکر کیے ہین پھر کہا ہے کہ ان المحبۃ یدعیہا کل احد وما اسہل الدعوی واعزّ المعنے اسیطرح شوکانی نے بحث محبت للہ و فی اللہ کو ظاہر مین آسان باطن مین مشکل ٹھیرایا ہے

وکل یدعی وصلاً للیلی ولیلی لا تقرّ لھم بذاکا

انسان کو چاہیے کہ تلبیس ابلیس و خدع نفس پر دہوکا کھا بیٹھے جبتک کہ امتحان علامات کا اور مطالبہ اوسکا براہین و ادلہ سے نہو تب تک دعوی محبت کا بے اصل محض ہے والمحبۃ شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء و ثمارہا تظہر فی القلب و اللسان و الجوارح سو یہ علامات صدق محبت کے بہت ہین از انجملہ حب لقاء اللہ ہے بطریق کشف و مشاہدہ کے دار السلام مین حضرت نے فرمایا ہے من احبّ لقاء اللہ احبّ اللہ لقاءہ حذیفہ نے مرتے دم کہا تھا

حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم ؎

عمر بگذشت بحرومی اگر روز بسین ختم بر دولت دیدار شود باکی نیست

و از انجملہ حب قتل فی سبیل اللہ ہے قال تعالی ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا وقال عز و جل یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون ثوری و بشر حافی کہتے تھے مکروہ نہین کہتا ہے موت کو مگر مریب کیونکہ حبیب کسی حال مین بھی کارہ لقاء حبیب نہین ہوتا ہی حکایت بویطی نے بعض زہاد سے کہا تھا تو موت کو دوست رکھتا ہی اوسنے گویا کچھ توقف کیا انہون نے کہا اگر تو صادق ہوتا تو موت کو دوست رکھتا پھر یہ آیت پڑھی فتمنوا الموت ان کنتم صدقین

اوسنے کہا حضرت نے فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی کہا ہان یہ نہی نزول ضرر کے ہے اسلیے کہ رضا بقضا افضل ہے طلب فرار من القضا سے رہی یہ بات کہ غیر محب موت بہی محب اللہ ہوسکتا ہے یا نہین سو کراہت موت کی کبہی بسبب حب دنیا و تاسف کے فراق اہل و مال و ولد پر ہوتی ہے یہ منافی ہے کمال حب اللہ کو کیونکہ حب کامل وہی ہے جو سارے دلکو مستغرق کرلے لکن یہ بات کچہہ دور نہین ہے کہ باوجود حب اہل و ولد کے شایبہ ضعیف حب خدا کا بھی ہو لوگ حب مین متفاوت ہوتے ہین دوسری صورت یہ ہی کہ بندہ ابتدا مقام محبت مین ہو اور وہ کارہ موت نہین ہے بلکہ عجلت موت کو قبل استعداد لقاء اللہ کے مکروہ رکہتا ہے سو یہ کچہہ دلیل ضعف حب پر نہین ہے اور نہ منافی کمال حب کے ہے بلکہ جب محبت غالب ہوتی ہی تو سوا محبوب کے تنعم باقی نہین رہتا محب واسطے ہوای محبوب کے تارک اپنے ہواے نفس کا ہوجاتا ہے ؎

ارید وصاله ویرید ھجری	فاترك ما ارید لما یرید
واترك ما ھوی لما قل ھویته	فارضی بما یرضی وان سخطت نفسی

سہل نے کہا ہے علامة الحب ایثاره علی نفسك تیسری شکل یہ ہی کہ ساتھہ ذکر اللہ کے مستہتر ہو کسی وقت دل اوسکا ذکر اللہ سے خالی نہو اور زبان اوسکے ذکر سے سستی نکرے ؎

ورد زبان و مونس جان ست نام یار ۔ یکدم نمی رود کہ مکرر نمی شود

قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی شی کو محبوب کہتا ہے تو بالضرورة اکثر ذکر اوسکا کیا کرتا ہی سو علامت حب خدا کی ذکر خدا حب قرآن حب رسول حب ہر منسوب الے اللہ یا الی الرسول ہے فان من یحب انسانا یحب کلب محلته یعنی جب کوئی انسان کسی انسان کو دوست کہیگا تو اوسکے محلہ کے کتے تک کو بہی چاہیگا

بوالفضولی گفت ای مجنون خام	اینچہ شیدست آنکہ می آری مدام
یوز و سگ دائم پلیدی میخورد	مقعد خود را بلب می استرد
عیبہای سگ بسے بروی شمرد	عیب دان از غیب او بوئی نبرد
گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن	اندر آ بنگر شبے از چشم من
کین طلسم بستہ مولیٰ ست این	پاسبان کوچہ لیلی ست این

غرضکہ محبت جب قوی ہوجاتی ہی تو محبوب سے تجاوز کرکے طرف ہر مکتنف و محیط بالمحبوب کے جاتی ہے اور متعلق باسباب محبوب ہوجاتی ہے یہ کچہہ شرکت فی الحب نہین ہے کیونکہ جو کوئی شخص کسی محبوب کے رسول یا کلام کو دوست کہتا ہی اسلیے کہ وہ اوسکا کلام و رسول ہے تو حب اس شخص کا متجاوز الی غیر

المحبوب نہین ہوتا ہے بلکہ یہ دلیل ہے کمال حب پر پس جس کیسکے دلپر اللہ کا حب غالب آجاتا ہی
وہ ساری خلق اللہ کو دوست رکھتا ہی اسلیے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہی پھر کسطرح وہ قرآن ورسول
وصلحاء عباد کو دوست نرکھیگا ولہذا اللہ نے فرمایا ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
سہل نے کہا ہی علامت حب خدا کی حب قرآن ہی علامت حب خدا و قرآن کی حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی علامت حب نبی کی حب سنت ہی علامت حب سنت کی حب آخرت ہی علامت حب آخرت
کی بغض دنیا ہے علامت بغض دنیا کی یہ ہے کہ دنیا سے نلے مگر بقدر زاد و بلغہ الی الآخرۃ چوتھے
صورت یہ ہے کہ مانوس بخلوت و مناجات اللہ تعالی ہو تلاوت قرآن و تہجد پر مواظبت کرے اور سکون
لیل وصفا وقت کو انقطاع عوائق سے غنیمت جانے اقل درجات حب تلذذ بخلوت بالحبیب و
تنعم بمناجات حبیب ہے انتہا اس لذت کا حق مین بعض کے یہانتک پہونچا کہ وہ نماز مین تھا
گھر مین آگ لگ گئی خبر نہوئی بعض کا پاؤن بسبب علت کے کاٹ ڈالا وہ نماز مین تھا بالکل شعور نہوا
قتادہ نے قولہ تعالی الذین آمنوا و تطمئن قلوبہم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
کی تفسیر مین کہا ہی ھشت الیہ واستانست بہ مطرف نے کہا محب کبھی حدیث حبیب سے ملول نہین ہوتا ہے
یحیی بن معاذ نے کہا ہی جسنے اللہ کو دوست رکھا وہ اپنی جان کا دشمن بنا پانچوین شکل یہ ہی کہ فوت
ماسوا اللہ پر تاسف نکرے بلکہ عظیم تاسف اوسکا فوت ہر ساعت پر ہو جو کہ ذکر وطاعت خدا سے
خالی گزر گئی ہے ؎

بی غم عشق تو صد حیف زعمر یکہ گزشت — پیش ازین کاش گرفتار غمت می بودم

اسلیے وقت غفلات کے رجوع باستعطاف و استعتاب و توبہ و انابت کرے اللہ سے کہے
رب بای ذنب قطعت برک عنی وابعدتنی عن حضرتک و شغلتنی بنفسی و بمتابعۃ
الشیطان فھذہ علامات المحبۃ فمن تمت فیہ العلامات فقد تمت محبتہ وخلص
حبہ فصفا فی الآخرۃ شرابہ وعذب مشربہ ومن امتزج بحبہ حب غیر اللہ تنعم فی
الآخرۃ بقدر حبہ غزالی رحمہ اللہ نے بیان انس باللہ وانبساط وادلال و فضیلت رضا و حقیقت
رضا وغیر ذلک مین بسط کر کے بعض حکایات محبین و اقوال و مکاشفات احباء لکھی ہین جزاہ اللہ خیرا

باب ۲۴ بیان مین علامات حب اللہ للعبد وحث علی التخلق بحب اللہ وسعی فی تحصیل حب اللہ کے ✤

قال الله تعالیٰ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم والله غفور رحیم و قال تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے دشمن رکھا میرے کسی ولی کو تو اذن دیا ہے مینے اوسکو جنگ کا تقرب نکیا میری طرف میرے بندہ نے ساتھہ کسی شی کے جو دوست تر ہو مجھکو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا طرف میرے ساتھہ نوافل کے یہانتک کہ مین دوست رکھنے لگتا ہون اوسکو سو جب دوست رکھتا ہون اوسکو تو ہو جاتا ہون کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہی اور آنکھہ اوسکی جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہاتھہ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہی اور پاؤن اوسکا جس سے وہ چلتا ہی اور اگر وہ سوال کرتا ہی مجھسے تو مین دیتا ہون اور اگر پناہ چاہتا ہی میرے تو پناہ دیتا ہون اوسکو رواہ البخاري یہ حدیث دلیل واضح ہی فضیلت ولایت و حب الله پر اس حدیث مین ثمرہ بھی اس عمل کا ذکر فرمادیا ہی یہ ثمرہ حالت حیات دنیا مین ہوتا ہی رہی حالت بعد الموت اور حالت آخرت اوسکا اندازہ سوا خدا کے کوئی نہین کر سکتا ہی اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یہ حدیث حجت ہی قائلین وحدت وجود پر کیونکہ نص صریح ہی عدم ثبوت توحید مذکور پر ولله الحمد قطر الولی نام ایک کتاب تالیف محمد بن علی شوکانی رحمہ الله تعالیٰ اسی حدیث کی شرح بسیط ہی لائق استفادہ صلحا و عرفا کے ہے قدرسے ترجمہ اوسکا کتاب ریاض مرتاض مین لکھا گیا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے کہ جب دوست رکھتا ہے الله بندہ کو تو پکارتا ہے جبریل علیه السلام کو اور فرماتا ہے کہ الله تعالیٰ محب ہی فلان کا تو بھی اوسکو دوست رکھہ جبریل اوسکو دوست رکھنے لگتے ہین پھر اہل سما مین پکار دیتے ہین کہ تحقیق الله دوست رکھتا ہی فلان شخص کو تم بھی اوسکو دوست رکھو پھر آسمان والے اوسکو دوست رکھنے لگتے ہین پھر اوسکے لیے قبول زمین مین رکھا جاتا ہی متفق علیه مسلم کا لفظ یہ ہے قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبه فیحبه جبریل ثم ینادی فی اهل السماء فیقال ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبریل فیقول انی ابغض فلانا فابغضه فیبغضه جبریل ثم ینادي فی اهل السماء ان الله یبغض فلانا فابغضوه فیبغضونه ثم یوضع له

البغضاء فی الارض مین کہتا ہون اللہ پاک نے قرآن پاک مین فرمایا ہے ان الذین آمنوا و عملوا
الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودًا مفسرین نے حدیث مذکور کو تفسیر مین اس آیت شریف کے
ذکر کیا ہے حدیث دلیل ہے نزول حب و بغض پر آسمان سے عائشہ کہتی ہین حضرت نے ایک
شخص کو ایک لشکر پر افسر کرکے بھیجا تھا وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتا قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب
وہ لوگ پھر کر آئے حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے پوچھو تو یہ کام کس لیے کرتا ہے اوسنے کہا
لانہا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بہا فرمایا اوسکو خبر کردو کہ ان اللہ تعالی یحبہ متفق
علیہ نووی نے ترجمہ اس باب کا بلفظ باب علامات حب اللہ والسعی فی تحصیل الحب کیا تھا سو بیان
علامات حب کا باب سابق مین غزالی رحمہ اللہ سے نقلا مرقوم ہوچکا ہے باقی رہا حث علی التخلق
اوسپر حدیث تقرب بالنوافل دلیل ہے اور سعی فی التحصیل کے لیے قرارت سورۂ اخلاص حجت
ہے بعض عارفین سے کہا تھا کہ تم محب ہو کہا نہین مین تو محبوب ہون محب متعوب ہوتا ہے
حکایت زنج نے بصرہ مین داخل ہو کر بہت قتل و نہب سوال کیا سہل رحمہ اللہ کے پاس اونکے
اخوان جمع ہوئے کہا اگر تم اللہ سے سوال کرتے کہ انکو دفع کرے یعنے تو کیا اچھا ہوتا سہل خاموش
رہے پھر کہا اس شہر مین اللہ کی ایسے بندے ہین کہ اگر ظالمین پر بد دعا کرین تو روی زمین پر کوئی
ظالم صبح نکرے مگر ایک رات مین مرجائے ولکن وہ یہ کام نہین کرتے ہین کہا کسلیے کہا اسلیے کہ
وہ دوست نہین رکھتے ہین وہ چیز جو اللہ دوست نرکھے پھر اللہ کی اجابت کا اشیاء کو ذکر کیا
جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے یہانتک کہ کہا اگر وہ سوال کرین کہ قیام ساعت نہو تو ساعت قائم نہو
وھذہ امور ممکنۃ فی انفسہا فمن لم یحظ بشیء منہا فلا ینبغی ان یخلو عن التصدیق والایمان
بامکانہا فان القدرۃ واسعۃ والفضل عمیم وعجائب الملک والملکوت کثیرۃ ومقدورات
اللہ تعالی لانہایۃ لھا وفضلہ علی عبادہ الذین اصطفی لاغایۃ لہ الی قولہ فمن من لم یقدر
ان یکون من اولیاء اللہ فلیکن محبا لھم مؤمنا بھم فعسی ان یحشر مع من احب ومن لا یطیق
الدواء فلا ینبغی ان ینکر امکان الشفاء فی حق من داوی نفسہ بعد المرض ولم یعرض بمثل
ھذا المرض اصلا فاقل درجات الصحۃ الایمان بامکانہا فویل لمن حرم ھذا القدر القلیل ایضا
وھذہ امور جلیۃ فی الشرع واضحۃ وھی مع ذلک مستبعدۃ عند من یعد نفسہ من علماء
الشرع فالعجب ممن یدعی علم الدین ولا یصادف فی نفسہ ذرۃ من ھذہ الشروط ثم یکون نصیب
من علمہ وعقلہ ان یجحد ما لا یکون الا بعد مجاوزۃ مقامات عظیمۃ علیۃ وراء الایمان

فمن لم یبلغ الی ان یغلبه الحب الی هذا الحد فمن این یعرف ما وراء الحب من الکرامات والمکاشفات و کل ذلك وراء الحب و الحب وراء کمال الایمان و مقامات الایمان و تفاوته فی الزیادة و النقصان لا حصر له سفیان نے کہا ہی المحبۃ اتباع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کسی نے کہا محبت نام ہی دوام ذکر کا کسی نے کہا ایثار محبوب کا بعض نے کہا کراہت بقار کا اس دنیا مین یہ سب اشارات ہین طرف ثمرات محبت کے اسمین نفس محبت سے کچھہ تعرض نہین کیا ہی جنید نے کہا الله نے محبت کو صاحب علاقہ پر حرام کیا ہی کیونکہ جو محبت بالعوض ہوتی ہی تو جب وہ عوض زائل ہوجاتا ہی تو وہ محبت بھی زائل ہوجاتی ہی ایک شخص نے اظہار حب الله کیا تہا ذوالنون نے اوس سے کہا تو حذر کر اس امر سے کہ ذلیل ہو سامنے غیر الله کے شبلی سے کسی نے کہا وصف عارف و محب بیان کرو کہا عارف اگر کلام کرے ہلاک ہوجای محب اگر خاموش رہی برباد جای ؎

عجبت لمن یقول ذکرت الفی	وهل انسی فاذکر ما نسیت
اموت اذا ذکرتك ثم احیی	ولولا حسن ظنی ما حییت
فاحیی بالمنی و اموت شوقا	فکم احیی علیك وکم اموت
شربت الحب کأسا بعد کاس	فما نفد الشراب و ما رویت
فلیت خیاله نصبا لعینی	فان قصرت فی نظری عمیت

حکایت ایکدن رابعہ عدویہ نے کہا من یدلنا علی حبیبنا خادمہ نے کہا حبیبنا معنا ولکن الدنیا قطعتنا عنه ؎

حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما	تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

ایکدن سمنون محبت مین کلام کر رہے تھے ایک پرندہ سامنے آپڑا اور اوسنے اپنی چونچ زمین پر ماری تہی کہ خون جاری ہوگیا اور وہ مرگیا ؎

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
این مدعیان در طلبش بیخبرانند	آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

ابراہیم بن ادہم کہتے تہے الٰهی انك تعلم ان الجنة لا تزن عندی جناح بعوضة فی جنب ما اکرمتنی من محبتك و انستنی بذکرك و فرغتنی للتفکر فی عظمتك سری رحمہ الله نے کہا ہی من احب الله عاش ومن مال الی الدنیا طاش والاحمق یغدو ویروح فی لاش والعاقل عن عیوبه فتاش **حکایت** رابعہ سے کہا کیف حبك للرسول صلی الله علیه وسلم

کہا واللہ انی لاحبہ حبا شدیدا ولکن حب الخالق شغلنی عن حب المخلوق شبلی نے کہا الحب دھش فی لذۃ وحیرۃ فی تعظیم خواص نے کہا المحبۃ محو الارادات واحتراق جمیع الصفات والحاجات **حکایت** عبد اللہ بن محمد نے کہا مینے ایک عورت متعبدہ کو سنا کہتی تہی اور اوسکے رخسارہ پر آنسو بہتے تہے واللہ لقد سئمت من الحیوۃ حتی لو وجدت الموت یباع لاشتریتہ شوقا الی اللہ تعالی وحبا للقائہ مینے کہا تجھکو اپنے عمل پر اعتماد ہی کہا نہین ولکن لحبی ایاہ وحسن ظنی بہ افتراہ یعذبنی وانا احبہ خواص اپنے سینہ پر ہاتہہ مارتے اور کہتے واشوقاہ لمن یرانی ولا اراہ ذوالنون نے کہا پاک ہے وہ جسنے ارواح کو جنود مجندہ بنایا عارفین کی روحین جلالی قدسی ہین اسی لیے مشتاق خدا ہین روحین مومنین کی روحانی ہین اسلیے خواہشمند جنت ہین روحین غافلین کی ہوائی ہین اسلیے مائل الی الدنیا ہین **حکایت** بعض مشائخ نے کہا ہی مینے کوہ لکام نام مین ایک شخص گندم گون ضعیف البدن کو دیکھا کہ وہ ایک پتھر سے دوسرے پتھر کیطرف جست کرتا تھا اور کہتا تھا **شعر** الشوق والھوی صیرانی کماترے انتہی حاصلہ قشیری نے رسالہ مین باب المحبۃ کو قائم کرکے اولا آیہ یحبہم ویحبونہ لکھی ہی ثانیا اپنی سند سے بروایت ابو ہریرہ یہ حدیث نقل کی ہی من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن لم یحب لقاء اللہ لم یحب اللہ لقاءہ یہ دلیل ہے علامت حب اللہ پر **سہ**

بی فنای خود میسر نیست دیدار شما میفروشد خویش را اول خریدار شما

ثالثا یہ حدیث مرفوع انس بن مالک سے بسند خود روایت کی ہی عن جبریل عن ربہ سبحانہ وتعالی من اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وما ترددت فی شیء کترددی فی قبض نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی من اداء ما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ ومن احببتہ کنت لہ سمعا وبصرا ویدا ومؤیدا رابعا حدیث ابو ہریرہ مرفوعا اس لفظ سے روایت کی ہی اذا احب اللہ عز وجل العبد قال لجبریل یا جبریل انی احب فلانا فاحبہ فیحبہ جبریل ثم ینادی جبریل فی اھل السماء ان اللہ تعالی قد احب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض اللہ عز وجل عبدا قال مالک لا احسبہ الا قال فی البغض مثل ذلک اصل اس حدیث کی اسی باب مین صحیحین سے گذر چکی ہی استاد نے کہا محبت ایک حالت شریفہ ہے حق سبحانہ نے شہادت اوسکی واسطے بندہ کے دی ہی اور اپنی محبت کی ساتہہ بندہ کی

خبر دی ہے حق سبحانہ موصوف بمحبت عبد ہی اور عبد موصوف بمحبت حق ہے پھر فرق ارادہ و محبت
کا بیان کیا ہے پھر معنی محبت کے لغۃً ذکر کیے ہین پھر کہا ہے کہ بعض مشائخ نے فرمایا ہے المحبۃ المیل
الدائم بالقلب الھائم بعض نے کہا المحبۃ ایثار المحبوب علی جمیع المصحوب بعض نے کہا ہے
موافقۃ الحبیب فی المشہد والمغیب کسی نے کہا ہے محو المحب لصفاتہ واثبات المحبوب بذاتہ
کسی نے کہا ہے مواطاۃ القلب لمرادات الرب کسی نے کہا ہے خوف ترک الحرمۃ مع اقامۃ الخدمۃ
ابو یزید بسطامی نے کہا المحبۃ استقلال الکثیر من نفسک واستکثار القلیل من حبیبک
ع الطل من الحبیب وابل + سہل نے کہا الحب معانقۃ الطاعۃ ومباینۃ المخالفۃ جنید نے فرمایا
دخول صفات المحبوب علی البدل من صفات المحب اسمین اشارہ ہے طرف استیلاء ذکر محبوب کے
یہانتک کہ غالب ہو دل پر محب کے مگر ذکر صفات محبوب اور صفات و احساس نفس سے بالکلیہ تغافل
ہو ابو علی روذباری نے کہا محبت نام ہے موافقت کا ابو عبداللہ قرشی نے کہا حقیقت محبت
کی یہ ہے کہ تو بالکل آپکو اوسکے حوالہ کردے جسکو تو محبوب رکھتا ہے تجھسے تیرے لیے کچھ بھی باقی نرہے
شبلی نے کہا محبت کا نام محبت اسلیے ہوا ہے کہ وہ دل سے ماسوای محبوب کو محو کردیتی ہے ابن عطا نے
کہا محبت اقامت عتاب ہے علی الدوام ع ویبقی الود ما بقی العتاب + نصرابادی نے کہا ہے
محبۃ توجب حقن الدماء ومحبۃ توجب سفک الدماء سمنون نے کہا ذھب المحبون بشرف
الدنیا والآخرۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال المرء مع من احب فھم مع اللہ تعالی یحیی
بن معاذ نے کہا حقیقت محبت کی یہ ہے کہ نہ جفا سے گھٹے نہ احسان سے بڑہے وہ شخص صادق نہین ہے
جو دعوی محبت کا کرے اور حافظ حدود نہو باپ بیٹی پر کتنا ہے مہربان کیون نہو خطاب مین تبجیل
نہین کرتا لوگ مخاطبت مین تکلف کرتے ہین وہ یہی کہتا ہے اے فلان **حکایت** بندار بن حسین
نے کہا مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین
ابو یعقوب سوسی نے کہا حقیقت محبت کی یہ ہے کہ بندہ اپنے حظ کو اللہ سے اور اپنے حوائج کو طرف اللہ
کے بھول جائے حسین بن منصور نے کہا حقیقۃ المحبۃ قیامک مع محبوبک بخلع اوصافک
محمد بن فضل نے کہا محبت سقوط ہے ہر محبت کا دل سے مگر محبت حبیب جنید نے کہا ہے المحبۃ
افراط المیل بلا نیل کسی نے کہا المحبۃ تشویش فی القلوب یقع من المحبوب کسی نے کہا المحبۃ فتنۃ
تقع فی الفؤاد من المراد کسی نے کہا الحب اولہ ختل وآخرہ قتل ع

اگ تھے ابتدای عشق مین ہم ۔۔۔ اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ +

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حبك الشئ یعمي ویصم یعنی یعمی عن الغیر غیرة
وعن المحبوب ھیبة سری نے کہا لا تصلح المحبة بین اثنین حتی یقول الواحد للآخر یا انا
کسی نے کہا محبت ایک آگ ہی دلمین کہ ماسوامراد محبوب کو جلادیتی ہے کسینے کہا المحبة بذل
المجھود والحبیب یفعل مایشاء ابن مسروق کہتے ہین مینے سمنون کو دیکھا محبت مین کلام
کررہے تھے سارے قنادیل مسجد ٹوٹ کر گر گئے **حکایت** شبلی مارستان مین محبوس تھے
ایک جماعت نزدیک اوسکے گئی پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم تمہارے محب ہین یہ اونکو پتھر مارنے
لگے وہ بھاگ اوٹھے کہا تم اگر میرے محب ہوتے تو میری بلا پر صبر کرتے ابو علی دقاق کہتے ہین
بعض کتب منزلہ مین دیکھا ہی عبدي انا وحقك لك محب فبحقي کن لي محبًا ابن المبارک نے
کہا جسکو کچھہ محبت دی گئی اور مثل اوسکے خشیت نہین دیگئی وہ مخدوع ہی کسینے کہا محبت وہ ہی کہ تیری
اثر کو مٹادے کسینے کہا محبت ایک نشا ہی ہوش مین نہین آتا صاحب اوسکا مگر بمشاہدہ محبوب
پھر جو نشا وقت شہود کے حاصل ہوتا ہی اوسکا وصف نہین ہو سکتا وانشدوا ؎

فاسکر القوم دور کأس وکان سکری من المدیر

حکایت اوستاذ ابو علی کی ایک کنیز تھی فیروز نام یہ اوسکو بہت دوست رکھتے تھے
اسلیے کہ اوسنے بہت خدمت انکی کی تھی ایک دن اوسنے انکو ایذا دی اور زبان درازی کی
ابو الحسن قاری نے کہا تو اس شیخ کو کیون ایذا دیتی ہی کہا اسلیے کہ مین اسکو دوست رکھتی ہون
بعض نے کہا کہ ہم پاس ذوالنون کے تھے ذکر محبت کا نکلا کہا کفوا عن ھذہ المسئلة لا
تسمعھا النفوس فتدعیھا کسی نے کہا محبت ایثار ہے زلیخا نے نہایت امر مین کہا تھا انا
راودته عن نفسه وانه لمن الصادقین اور ابتدا مین یہ قول تھا ما جزاء من اراد
باھلك سوء الا ان یسجن او عذاب الیم سو بدایت مین تو اونپر قصور لگایا اور نہایت مین
اپنے نفس کی خیانت ثابت کی ؎

گر من آلودہ دامنم چہ عجب ہمہ عالم گواہ عصمت اوست

حکایت ابو سعید خراز نے کہا ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا
عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجھکو معذور رکھین اللہ کی محبت نے مجھکو آپ کی محبت سے
مشغول کر دیا ہے فرمایا ای مبارک جسنے اللہ کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا
حکایت رابعہ نے اپنی مناجات مین کہا تھا الھی اتحرق بالنار قلبا یحبك ہاتف نے کہا

ما کنا نفعل هکذا فلا تظنی بنا ظن السوء ابوحفص کہتے ہین اکثر فساد احوال کا تین چیزون سے ہوتا ہے فسق عارفین خیانت محبین کذب مریدین ابوعثمان نے کہا فسق عارفین اطلاق طرف ولسان وسمع ہی طرف اسباب منافع دنیا کے خیانت محبین اختیار ہوی ہے رضای حق تعالی پر امور مستقبلہ مین کذب مریدین یہ ہے کہ ذکر و رویت خلق ذکر اللہ و رویت خدا پر غالب ہو حکایت ایک خطاف نے قبہ سلیمان علیہ السلام مین ارادہ ایک خطافہ کا کیا اوسنے نمانا اسنے کہا تو کیون مجہسے رکتی ہے مین اگر چاہون تو اس قبہ کو سلیمان پہ منقلب کر دون سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بلاکر کہا تو نے یہ کیا بات کہی کہا ای نبی اللہ ان العشاق لا یؤاخذون باقوالھم فرمایا تو نے سچ کہا یعنی احادیث السکاری تطوی ولا تروی

نتوان عربدہ با چشم تو کردن آری　　بتواضع گذرانند ز خود مستان را

ف ایک شعبہ محبت کا شوق الی المحبوب ہے اسکے لیے قشیری نے باب مستقل عقد کیا ہو اور غزالی نے بھی بحث اسکی لکھی ہو قال اللہ تعالی من کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت عطاء بن سائب نے کہا میرے باپ کہتے تھے ایکدن عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی اوسمین ایجاز کیا مینے کہا تمنے بہت خفیف نماز پڑہی کہا و ما علی من ذلک مینے وہ دعوات پڑہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تہی ایک آدمی نے کہا وہ کیا دعوات ہین کہا اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی ما علمت الوفاۃ خیرا لی اللھم انی اسألک خشیتک فی الغیب والشھادۃ واسألک کلمۃ الحق فی الرضا والغضب واسألک القصد فی الغنی والفقر واسألک نعیما لا یبید وقرۃ عین لا تنقطع و اسألک الرضا بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت واسألک النظر الی وجھک الکریم وشوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان اللھم اجعلنا ھداۃ مھتدین یہ دعا مشتمل ہے اکثر اخلاق اہل سلوک پر گویا سارا سلوک اسکی شرح ہے تمام مقامات عارفین کے نیچے انہین الفاظ کے مندرج ہین ہر جملہ دعا کا ایک کتاب لاجواب ہی ہر لفظ سوال کا ایک خطاب مستطاب ہے استاد نے کہا شوق اہتیاج قلوب ہے طرف لقاء محبوب کے شوق بقدر محبت کے ہوتا ہی ابو علی دقاق نے شوق و اشتیاق مین فرق کیا ہی کہا ہی کہ شوق لقاء و رویت سے ساکن ہوجاتا ہی اور اشتیاق لقاء سے زائل نہین ہوتا نصرآبادی نے کہا ساری خلق کے لیے مقام شوق ہی مقام اشتیاق نہین ہے

جو شخص حال اشتیاق مین داخل ہوا وہ ہائم ہوا اوسکا نہ اثر نظر آتا ہے نہ قرار حکایت
احمد بن حامد اسود نے ابن مبارک سے کہا مینے خواب مین دیکھا ہے کہ تم ایک سال کے
اندر مر جاؤ گے طیاری خروج کی کر لو کہا تمنے ایک مدت بعید کی مہلت دی کہ مین ایکسال
تک زندہ رہونگا مجھکو تو اس بیت سے انس تہا جو مینے اس ثقفی یعنی ابا علی سے سنی ہے

یا من شکا شوقہ من طول فرقتہ اصبر لعلك تلقی من تحب غدا

ابو عثمان نے کہا ہے علامت شوق کی حب موت ہے ہمراہ راحت کے یحیی بن معاذ نے کہا
علامت شوق کی فطام جوارح ہے شہوات سے کسینے ابن عطا سے پوچھا شوق کیا ہے کہا
احتراق الاحشاء وتلہب القلوب وتقطع الاکباد پوچھا شوق اعلی ہے یا محبت کہا محبت
کیونکہ شوق محبت ہی سے متولد ہوتا ہے بعض سلف سے کہا تہا تم مشتاق ہو کہا نہین شوق
طرف غائب کے ہوتا ہے اور وہ تو حاضر ہے ابو علی نے کہا قال تعالی وعجلت الیك رب
لترضی اسکے معنے یہ ہین شوقا الیك شوق کو بلفظ رضا مستور کیا علامت شوق کی تمنی موت
ہے بساط عوافی پر یوسف علیہ السلام کو جب جب مین ڈالا توفنی نکہا جب سجن مین قید کیا
توفنی نکہا جب مان باپ آئے بہائیون نے سجدہ کیا توفنی نہ کہا جب ملک ونعمت تمام ہوچکی
تب توفنی مسلما کہا ابن خفیف نے کہا الشوق ارتیاح القلوب بالوجد ومحبۃ اللقاء
والقرب ابو یزید کہتے ہین اللہ کے ایسے بندے بہی ہین کہ اگر اونکو جنت مین رویت سے
محجوب رکھا جائے تو وہ جنت سے ایسا استغاثہ کرین جیسا استغاثہ اہل نار نار سے کرینگے
حکایت حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک
شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا ای میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے
فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے مست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقا رسے
بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے انہ قیل ھذا معروف الکرخی خرج
من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ فارس رحمہ اللہ نے کہا دل مشتاقون کے
منور بنور اللہ ہین جب اشتیاق اونکا متحرک ہوتا ہے تو وہ نور مابین آسمان وزمین کو روشن
کر دیتا ہے اللہ اونکو ملائکہ پر عرض کر کے فرماتا ہے ھؤلاء المشتاقون الی اشھدکم انی الیھم
اشوق کہا ہے کہ مشتاقین وقت ورود موت کے احساس حلاوت موت کا کرتے ہین اسلیے
کہ اونکو کشف روح وصول کا احلی تر شہد سے ہوتا ہے ابو عثمان حیری نے کہا ہے فان اجل

الله لأت تعزیت مشتاقین ہے یعنی مجھو معلوم ہے کہ تمہر اشتیاق میر اغالب ہے مینے تمہارے لیے ایک اجل مقرر کی ہے تم عنقریب طرف مشتاق الیہ کے واصل ہوجاؤگے بعض نے کہا ہے جو مشتاق خدا ہوتا ہے ہر شی اوسکی مشتاق ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے اشتاقت الجنة الی ثلثة علي و عمار و سلمان بعض مشائخ نے کہا ہے مین بازارین جاتا ہون اشیاء میرے مشتاق ہوتے ہین مین اون سب سے آزاد ہون جنید رحمہ اللہ سے پوچھا رونا محب کا وقت لقاء محبوب کس سبب سے ہوتا ہے کہا بسبب سرور کے جو اوسکے لقاء سے ملتا ہے اور بسبب وجد کے شدت شوق سے طرف محبوب کے مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ دو برادر نے معانقہ کیا ایک نے کہا واشوقاہ دوسرے نے کہا واوجداہ

بلبلی برگ گل خوشرنگ در منقار داشت	و اندران برگ و نوا خوش نالہای زار داشت
گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست	گفت مارا جلوهٔ محبوب در این کار داشت

غزالی کہتے ہین ابراہیم بن ادہم مشتاقین مین سے تھے ایک دن کہا یارب ان اعطیت احدا من المحبین لك ما یسکن به قلبه قبل لقاءك فاعطنی ذلك فقد اضر بی القلق کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ مجھکو اپنے سامنے کھڑا کرکے فرمایا ای ابراہیم تجھے شرم نہ آئی کہ تو نے مجھسے سوال سکون قلب کا قبل لقاء کے کیا بھلا کہین مشتاق بھی قبل لقاء حبیب کے ساکن ہوتا ہے مینے کہا یارب تهت فی حبك فلم ادر ما اقول فاغفر لی وعلمنی ما اقول فرمایا قل اللهم رضنی بقضائك و صبرنی علی بلائك واوزعنی شکر نعمائك یہ شوق تو آخرت مین جاکر ٹھیریگا حکایت ابو الدرداء نے کعب سے کہا اخص آیت توریت کی مجکو خبر دو کہا اللہ تعالی فرماتا ہے طال شوق الابرار الی لقائی وانی الی لقائهم لاشد شوقا

مشتاق دیدنیم شنیدن ز حد گزشت	تا کے بچشم غیر تماشا کند کسے

ف ایک شعبہ محبت کا انس باللہ ہے لیکن آثار اسکے بحسب حال محب مختلف ہوتے ہین انس کہتے ہین استبشار و فرح قلب کو ساتھ مطالعہ جمال کے یہانتک کہ جب یہ انس غالب ہوتا ہو اور متجرد ہوجاتا ہے ملاحظۂ غائب اور خطرۂ زوال سے تو نعمت و لذت اوسکی عظیم ہوتی ہے جس شخص پر حال انس کا غلبہ کرتا ہے اوسکی خواہش نہین ہوتی مگر انفراد و خلوت مین حکایت ابراہیم بن ادہم پہاڑ سے اوترے کسینے کہا کدہر سے آتے ہو کہا من الانس باللہ یہ اسلیے کہا کہ انس باللہ کو توحش غیر اللہ سے لازم ہوتا ہے بلکہ جو چیز عائق عن الخلوة ہوتی ہے وہ اوسکے دلپر اثقل اشیاء ہوتی ہے

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ ست | بطمع من بکس کم ساختن بسیار میسازد

بعض حکما نے اپنی مناجات مین کہا ہے یا من آنسنی بذکرہ و اوحشنی من خلقہ اللہ نے داود علیہ السلام کو فرمایا تہا کونے مشتاقا وبی مستانسا ومن سوای مستوحشا **حکایت** عبدالواحد بن زید کہتے ہین میرا گذر ایک راہب پر ہوا مینے کہا تجھے وحدت خوش آئی ہے کہا ای شخص اگر تجھکو مزا وحدت کا ملتا تو تو اپنے نفس سے وحشت کر کے طرف وحدت کے آتا وحدت راس عبادت ہے مینے کہا بہلا اقل فوائد وحدت کیا ہے کہا راحت مدارات مردم سے اور سلامت اونکے شر سے مینے کہا بندہ حلاوت انس باللہ کے کب پاتا ہے کہا جب وُدّ صاف اور معاملہ خالص ہوتا ہے مینے کہا صفا ود کب ہوتا ہے کہا جب سارے ہموم مجتمع ہوکر طاعت محبوب مین ایک ہم ہوجاتے ہین بعض حکما نے کہا ہے عجبا للخلائق کیف ارادوا بک بدلا عجبا للقلوب کیف استانست بسواک **ع**

لکل شیٔ اذا فارقتہ عوض | ولیس للہ ان فارقت من عوض

علامت انس کی یہ ہے کہ معاشرت خلق سے ضیق صدر ہوکر مستہتر بعذوبت ذکر ہو اگر مخالطت کرے تو مثل منفرد کے جماعت مین اور مجتمع کے خلوت مین غریب حضر مین حاضر سفر مین شاہد غیبت مین غائب حضور مین مخالط ببدن منفرد بقلب مستغرق بحلاوت ذکر و عذوبت فکر بعض متکلمین نے انس و شوق وحب کا انکار کیا ہے اس گمان پر کہ اوسمین ولیل ہے تشبیہ کی سو یہ انکار جہل سے ہے اسلیے کہ جمال مدرکات بالبصائر کا اکمل تر ہوتا ہے جمال مبصرات بالابصار سے اور لذت اوسکے معرفت کی اصحاب قلوب پر اغلب ہوتی ہے وھذا کلام ناقص قاصر لم یطلع من مقامات الدین الا علی القشور فظن انہ لا وجود الا للقشر فان المحسوسات وکل ما یدخل فی الخیال من طریق الدین قشر مجرد وورائہ اللب المطلوب فمن لم یصل من الجوز الا الی قشر یظن ان الجوز خشب کلہ ویستحیل عندہ خروج الدھن منہ لامحالۃ وھو معذور لکن عذرہ غیر مقبول انس جب دائم ہوتا ہی تو غالب و مستحکم ہوجاتا ہے قلق شوق اوسکو مشوش نہین کرتا اور نہ خوف تغیر و حجاب اوسکا منغص بنتا ہی بلکہ ثمرہ اوس انس کا انبساط ہے اقوال و افعال و مناجات مع اللہ مین **حکایت** حسن کہتے ہین بصرہ مین کچھہ جھونپڑے جلگئے اونکے بیچ مین ایک جھونپڑا تہا وہ نجلا امیر بصرہ ابو موسیٰ رض تھے اونکو خبر ہوئی اونھون نے صاحب خص کو بلا کر پوچھا کہ ای شیخ تیرا جھونپڑا نجلا کہا مینے اپنے رب کو قسم دی تھی

کہ اس شخص کو نجلا دے ابو موسی نے کہا بیشے حضرت کو سنا ہر فرماتے تھے یکون فی امتی قوم شعثۃ رؤسہم دنسۃ ثیابہم لو اقسموا علی اللہ لابرہم حکایت بعد وہین آگ لگ گئی ابو عبیدہ خواص آگ مین چلنے لگے امیر بصرہ نے کہا دیکھہ کہین تو آگ سے جل نجاوے کہا مینے قسم کہائی ہے اپنے رب پر کہ وہ مجھکو آگ سے نجلاوے کہا تو پھر تو اس آگ کو بجھا یہ گھس پڑے اور بجھا دیا ؎

ای تپ ہجر دیکھہ مومن ہین | ہی حرام آگ کا عذاب ہین

حکایت ابو حفص ایکدن چلے جاتے تھے ایک رستاقی مدہوش انکے سامنے ایا انھون نے کہا تجھکو کیا ہو گیا ہے کہا میرا گدھا گم ہو گیا اوسکے سوا مین کسی اور چیز کا مالک نہین ہون ابو حفص کھڑے ہو گئے اور کہا وعزتک لا اخطی خطوۃ مالم ترد علیہ حمارہ اوسیوقت وہ گدہا ظاہر ہو گیا یہ جلد سیوم غزالی کہتے ہین فہذا وامثالہ یجری لذوی الانس ولیس لغیرہم ان یتشبہ بہم قال الجنید رح اہل الانس یقولون فی کلامہم ومناجاتہم فی خلواتہم اشیاء ہی کفر عند العامۃ وقال مرۃ لو سمعہا العموم لکفروہم وہم یجدون المزید فی احوالہم بذالک ھذالک یحتمل منہم ویلیق بہم والیہ اشار القائل

قوم تخالجہم تزہو بسیدہم | والعبد یزہو علی مقدار مولاہ
تاہوا برؤیتہ عما سواہ لہ | یا حسن رؤیتہم فی عز ما تاہوا

ولا تستبعدون رضاہ عن العبد بما یغضب بہ علی غیرہ مہما اختلف مقامہما ففی القرآن تنبیہات علی ہذہ المعانی لو فطنت وفہمت فجمیع قصص القرآن تنبیہات لاولی البصائر والابصار حتی ینظروا الیہا بعین الاعتبار فانما ہی عند ذوی الاعتبار من الاسمار انتہی

ان المحبۃ للرحمن اسکرنی | وہل رأیت محبا غیر سکران

باب ۸۴ بیان مین تحذیر کے ایذادہی سے صالحین وضعفہ ومساکین کے

قال اللہ تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا وقال تعالی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر نووی نے کہا اما الاحادیث فکثیرۃ منہا حدیث ابی ہریرۃ فی الباب قبل ہذا من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب دوسری حدیث سعد بن ابی وقاص کی ہر ملاطفت یتیم مین

اور فرمانا حضرت کا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یا ابا بکر لئن کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک
جندب بن عبد اللہ مرفوعا کہتے ہین جسنے نماز صبح پڑہی وہ اللہ کے ذمہ مین ہی سو طلب نکرے
تمکو اللہ اپنے ذمہ مین سے ساتھہ کسی شی کے جس کسیکو وہ بابت اپنے ذمہ کے طلب کرتا ہی
تو اوسکو پا لیتا ہی پھر اوسکو اوندہے موتہہ نار جہنم مین ڈالتا ہے رواہ مسلم اس جگہہ ادنی
مناسبت سے یہ لکھا جاتا ہے کہ قشیری نے رسالہ مین باب حفظ قلوب المشائخ و ترک الخلاف
علیہم کا منعقد کرکے لکھا ہے قال تعالی فی قصۃ موسی مع الخضر علیہما السلام ہل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا امام نے کہا جب موسی نے ارادہ صحبت خضر کا کیا تو شرط
ادب کو محفوظ رکھا پہلے استیذان صحبت مین کر لیا ہے

بلبل ز ادب پا ننہد در صف گلزار تا گل بطلب گاری او لب نکشاید

پھر خضر نے اونسے یہ شرط کی کہ کسی شی مین وہ انکا معارضہ نکرین اور نہ انپر کسی حکم مین معترض
ہون پھر جب موسی نے خلاف اونکی شرط کے کیا تو خضر نے بار اول و دوم درگزر کیا جب
نوبت بار سوم کی آئی اور سوم آخر حد قلت و اول حد کثرت ہے تو پھر یہ کہا ہذا فراق بینی و بینک
انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ما اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللہ تعالی لہ من یکرمہ
عند سنہ ابو علی دقاق کہتے ہین آغاز ہر جدائی کا مخالفت ہی یعنی جسنے مخالفت کی اپنے شیخ کی وہ
اوسکے طریق پر باقی نہین رہتا ہی علاقہ مابین منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ بقعہ جامع ہر دو کیون نہو
جب کوئی شخص صحبت مین ایک شیخ کی رہا پھر دل سے اوسپر اعتراض کیا تو عہد صحبت کو گویا توڑ ڈالا
اب اسپر توبہ کرنا واجب ہے حالانکہ شیوخ نے کہا ہی کہ عقوق الاستاذین لا توبۃ عنہا قشیری نے
اس باب مین کئی حکایتین دربارۂ نتائج عدم حفظ قلوب مشائخ کے لکھی ہین چونکہ یہ عدم حفظ ایک
طرح کی ایذا دہی ہے صالحین کو اسلیے یہ ذکر اسجگہہ کیا گیا

باب ۴۹ بیان مین اجرا احکام کے ظاہر پر اور سرائر طرف اللہ کے ہین

قال اللہ تعالی فان تابوا و اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ فخلوا سبیلہم حدیث ابن عمر مین
فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و یقیموا
الصلوۃ و یؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم و اموالہم الا بحق الاسلام
و حسابہم علی اللہ تعالی متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اجرا احکام شرع کا
ظواہر پر ہے نہ سرائر پر ہے

ہر کرا جامہ پارسا بینی پارسا دان و نیک مرد انگار

باطن کا حساب اللہ پر ہے وہ عالم ضمائر و شاہد غیوب ہے ہم ظاہر پر حکم کرتے ہین جسکو شاہد کلمہ طیبہ و مقیم نماز و زکوۃ دہندہ پائینگے او سپر حکم اسلام کا لگائین گے اوسکے خون و مال سے کچھ تعرض نکرین گے مگر حدود مقررہ مین طارق بن اشیم مرفوعًا کہتے ہین من قال لا الہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ رواہ مسلم یہ حدیث بھی دلیل ہے اجراء حکم علی الظاہر پر مقداد بن اسود کہتے ہین مینے کہا اے رسول خدا اگر مین کسی مرد کافر سے مقاتلہ کرون اور وہ تلوار سے ایک ہاتھ میرا اوڑا دے پھر کسی درخت کی اوٹ پکڑ کے کہے کہ اسلمت للہ تو مین اوسکو بعد اس قول کے قتل کرون فرمایا مت قتل کر مینے کہا اوسنے تو ایک ہاتھ میرا قطع کر ڈالا اور اب بعد اوس قطع کروہ یون کہتا ہے کہا تو اوسکو قتل نکر اگر تو اوسکو قتل کریگا تو تو اوسکے درجہ مین ہو گا قبل اسکے کہ تو اوسے قتل کرے اور وہ تیرے درجہ مین ہو گا قبل اسکے کہ جو کلمہ اوسنے کہا ہے وہ کہے متفق علیہ نووی نے کہا یعنی وہ معصوم الدم محکوم بالاسلام ہو گا اور تو مباح الدم بالقصاص ٹھیریگا اگر اوسکے وارث قصاص لینا چاہین گے نہ یہ کہ تو کفر مین برابر اوسکے ہو گا اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت نے ہمکو طرف حرقہ قبیلہ جہینہ کے بھیجا ہمنے قوم کو وقت صبح کے پانی پر پایا مین اور ایک مرد انصاری ایک شخص کے پیچھے اونمین سے لگے جب ہمنے اوسکو داب لیا تو اوسنے لا الہ الا اللہ کہا انصاری رک گیا مینے ایک نیزہ سے اوسکو زخمی کیا یہانتک کہ مار ڈالا جب ہم واپس آئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ یہانتک تکرار اس کلمہ کے کی کہ مجھے یہ تمنا ہوئی کہ کاش مین قبل اسکے اسلام نلایا ہوتا بعض روایات مین یون ہے بکرر قولہ کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیامۃ متفق علیہ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت نے مجھسے کہا اوسنے لا الہ الا اللہ کہا اور تو نے اوسکو مار ڈالا مینے کہا اے رسول خدا انما قالہا خوفا من السلاح یعنی اوسنے یہ کلمہ ڈر سے ہتھیار کے کہا تھا فرمایا افلا شققت من قلبہ حتی قالہا ام لا فما زال یکررہ حتی تمنیت انی اسلمت یومئذ یعنی کیا تو نے اوسکا دل چیر کر دیکھہ لیا تھا کہ اوسنے سچے دل سے کہا ہے یا نہین مطلب یہ ٹھیرا کہ بنیاد حکم کی ظاہر حال و قال پر ہوتی ہے نہ دل کے فعال و احوال پر کہ اوسکی حقیقت سوا اللہ عالم الغیب علیم الصدور کے کسیکو معلوم نہین ہوسکتی ہمکو تفتیش باطن سے کیا کام ہے

اس حدیث کو جندب بن عبداللہ نے بھی روایت کیا ہے اخرجہ مسلم بطولہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ عہد مین حضرت کے وحی پر ماخوذ ہوتے تھے اب وحی منقطع ہو گئی ہے ہم اون اعمال پر تمہارا مواخذہ کرتے ہین جو ہم پر ظاہر ہوتے ہین سو جو کوئی اظہار خیر کریگا ہم اوسکو امن دینگے اور اپنا مقرب کرینگے ہم کو اوسکی سریرت سے کچھ واسطہ نہین ہے اللہ محاسب ہے اوسکا اوسکی سریرت مین اور جو کوئی اظہار سوء کا کریگا ہم اوسکو امن نہ دینگے اور نہ اوسکی تصدیق کرینگے اگرچہ وہ یہ بات کہے کہ اوسکی سریرت اچھی ہے رواہ البخاری

باب بیان مین خوف کے

قال اللہ تعالی وایای فارھبون وقال تعالی ان بطش ربک لشدید وقال تعالی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ان فی ذلک لآیۃ لمن خاف عذاب الآخرۃ ذلک یوم مجموع لہ الناس وذلک یوم مشھود وما نؤخرہ الا لاجل معدود یوم یأت لا تکلم نفس الا باذنہ فمنھم شقی وسعید فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر وشھیق وقال تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ وقال تعالی یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منھم یومئذ شأن یغنیہ وقال تعالی یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید وقال تعالی ولمن خاف مقام ربہ جنتان الآیات وقال تعالی واقبل بعضھم علی بعض یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم انا کنا من قبل ندعوہ انہ ھو البر الرحیم والآیات فی الباب کثیرۃ جدا معلومات والغرض الاشارۃ الی بعضھا وقد حصل واما الاحادیث فکثیرۃ جدا فنذکر منھا طرفا وباللہ التوفیق ابن مسعود کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کہا اور وہ صادق مصدوق ہین کہ جمع کیجاتی ہے پیدائش ایک تمہارے کی پیٹ مین اوسکی ما کے چالیس دن پھر وہ علقہ ہوجاتا ہے مثل اسکے یعنی چالیس دن مین پھر ہوتا ہے مضغہ مثل اسکے یعنی ایک چلہ مین پھر بھیجا جاتا ہے فرشتہ وہ روح پھونکتا ہے اوسمین اور حکم کیا جاتا ہے چار باتون کا ایک یہ کہ لکھے رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور عمل اوسکا اور شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اوسکی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق عمل کرتا ہے وہ عمل اہل جنت کا سا یہانتک کہ

نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ذراع پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب
وہ عمل کرنے لگتا ہے اہل نار کا سا پس داخل ہوتا ہے نار مین اور کوئی تمہارا عمل کرتا ہے اہل نار کا
سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ذراع پھر سبقت کرتی ہے
کتاب پس عمل کرنے لگتا ہے اہل جنت کا سا پھر داخل ہوتا ہے جنت مین متفق علیہ یہ حدیث
دلیل ہے خوف و رجا دونوپر اسلیے کہ اعتبار عمل کا خاتمہ پر رکھا ہے ابتدا کا اعتبار نہین کیا
اس حدیث مین صاحب امن کے لیے خوف شدید ہے اور وعید اکید اور صاحب خوف کے لیے
رجا و وعدہ ہے دوسرا لفظ ابن مسعود کا رفعا یہ ہے لائی جائیگی جہنم اوسدن اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی
ہر باگ کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اوسکو کھینچتے ہون گے رواہ مسلم نعمان بن بشیر کا لفظ
رفعا یون ہے کہ بہت سبک اہل نار مین عذاب کی راہ سے دن قیامت کے وہ آدمی ہوگا کہ اوسکے
تلوون مین دو چنگاریان آگ کی رکھی جاوینگی پکے گا اوس سے دماغ اوسکا رواہ مسلم دوسرا لفظ
یہ ہے کہ آہون اہل نار عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دو نعل و دو شراک آگ کے ہونگے
اونسے دماغ اوسکا پکیگا جسطرح ہانڈی جوش مارتی ہے وہ نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص سخت تر عذاب
مین ہے اوس سے دن قیامت کو حالانکہ وہ آہون عذاب مین ہے اون سب سے متفق علیہ
سمرہ بن جندب مرفوعا کہتے ہین بعض کو آگ ایڑی تک پکڑیگی اور بعض کو زانو تک اور بعض کو
کمر تک اور بعض کو گلے تک رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مراتب عذاب کے متفاوت ہونگے جیسا
گنہگار ہوگا ویسا ہی اوسکا عذاب ہوگا ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب
العالمین کے یہانتک کہ غائب ہو جائیگا ایک اونمین کا اپنے پسینے مین نصف کان تک متفق علیہ
انس کا لفظ یہ ہے حضرت نے خطبہ پڑھا مینے ویسا خطبہ کبھی نسنا تھا فرمایا اگر تم جانو جو مین
جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اصحاب حضرت نے اپنے مونھ چھپا لیے اور رونے
لگے متفق علیہ دوسری روایت یون ہے حضرت کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہونچی آپ نے
خطبہ پڑھا کہا مجھکو جنت و نار دکھلائی گئین آج کے دن کیطرح مینے خیر و شر نہین دیکھا اگر تم معلوم
کر لو جو مجھکو معلوم ہے تو خندہ کم کرو گریہ بہت کرو سو نہ آیا اصحاب رسول اللہ پر کوئی دن سخت تر
اوسدن سے اپنے سر چھپا کر رونے لگے مقداد نے کہا حضرت نے فرمایا ہے نزدیک کیا جائیگا
سورج دن قیامت کو خلق سے یہانتک کہ ہوگا مقدار ایک میل پر مین نہین جانتا کہ مراد میل
سے مسافت ارض ہے یا وہ میل ہے جس سے سرمہ لگاتے ہین لوگ اوسدن بقدر اعمال کے عرق مین

ہونگے کوئی کعبین تک کوئی رکبتین تک کوئی حقوہ تک کسیکو عرق لگام ہو جائیگا پھر حضرت نے اپنے ہاتھہ سے طرف دہان کے اشارہ کیا رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی پسینا پسینا ہو جائینگے لوگ دن قیامت کو یہانتک کہ بہ نکلیگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز تک اور لگام ہو جائیگا یہانتک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے ہم پاس حضرت کے تھے کہ اتنے مین ایک دہماکا سنا فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو ستر برس سے آگ مین پھینکا گیا تہا وہ جب سے آگ مین گرتا چلا آتا تہا اس دم تک یہانتک کہ اب اوسکی تہ مین پہونچا تمنے اوسکا دہماکا سنا رواہ مسلم عدی بن حاتم نے مرفوعا کہا ہے نہین ہے کوئی تم مین سے مگر قریب ہے کہ بات کرے گا اوس سے رب اوسکا نہوگا درمیان اوسکے اور درمیان رب کے کوئی ترجمان وہ نظر کرے گا داہنی طرف اپنے نہ دیکھیگا مگر وہ جو آگے بھیجا ہے اور نظر کرے گا بائین طرف اپنے نہ دیکھیگا مگر وہی جو آگے بھیجا ہو اور دیکھیگا سامنے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ کو روبرو اپنے سو بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ عصاۃ کو ہر چہار جہت سے آگ محیط ہوگی اور صدقہ آگ کو بجھاتا ہی اگرچہ قلیل ہو لکن اس شرط سے کہ مال حلال سے ہو نہ مال حرام سے ورنہ وہ خود ہی باعث مزید نار و عذاب کا ہوگا نیکی برباد گناہ لازم ابوذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو مین دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھتے چرچرایا آسمان اور حق ہے چرچرانا اوسکا اوسمین چار انگل جگہہ نہین ہے مگر وہان ایک فرشتہ ماتہا رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کرتا ہے واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تہوڑا اور روؤ تم بہت اور مزہ نہ اوٹھاؤ تم عورتون سے بسترون پر اور نکل جاؤ تم طرف راہون کے پناہ مانگتے اللہ سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابی برزۃ اسلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے جنبش نکرینگے قدم بندے کے یہانتک کہ سوال کیا جائیگا اوسکی عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان صرف کیا اور اوسکے جسم سے کہ کس کام مین پرانا کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارھا پھر فرمایا تم جانتے کہ اخبار ارض کیا ہی کہا اللہ و رسول جانین فرمایا اخبار اوسکا یہ ہے کہ وہ گواہی دیگی ہر بندہ و کنیز پر اوس عمل کی جو اوسکی پشت پر کیا ہے کہیگی کذا و کذا ویوم کذا و کذا یہ ہی خبر دینا اوسکا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے کہا مجھے چین کیونکر ہو اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن مونہہ مین لیے ہوئے اور اذن

پہ کان لگائے ہوئے ہین کہ کب حکم ہو کہ وہ اوسکو پہونکین گویا یہ بات اصحاب حضرت پر گران گزری
فرمایا تم حسبنا الله و نعم الوکیل کہو رواہ الترمذي و قال حدیث حسن قرن بمعنی صور
ہے قال تعالی ونفخ في الصور هکذا فسرہ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ابوہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص ڈرا وہ اول شب سے چلا جو اول شب سے چلا وہ منزل کو پہونچ گیا سن
رکھو اللہ کا سلعہ مہنگا ہے اللہ کا سلعہ جنت ہے رواہ الترمذي و قال حدیث حسن یعنی
جنت کا ہاتھہ آنا کچھہ سہل بات نہین ہے یہ اللہ کا سودا ہی جب اسکے لیے راتونکو محنت کرتے ہین
تب کہین وہ محنت ٹھکانے لگتی ہے مراد مستعد ہونا ہی واسطے طاعت و عبادت الہی کے
خصوصاً اوقات شب مین ع

رہین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم ۔ کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین محشور ہونگے لوگ دن قیامت کو ننگے پانؤن ننگے بدن بے ختنہ مینے کہا
مرد عورت سب بعض بعض کو دیکھین گے فرمایا ای عائشہ امر سخت تر ہے اس سے کہ اونکو یہہ
ہوش ہو دوسرا لفظ یہ ہے الامر اهم من ان ینظر بعضهم الی بعض متفق علیه یہ باب
بیان مین خوف کے تہا اسکے بعد باب رجا کا ہی جو کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہی اسلیے
خاص بیان خوف و رجا مین مینے ایک رسالہ مستقل لکھا ہی صدق اللجا نام لہذا اسجگہہ اصل بیان
نووی رحمہ اللہ پر اس باب اور باب مابعد مین اقتصار کیا گیا

باب ۵۱ بیان مین رجا کے

قال الله تعالی قل یا عبادي الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله
یغفر الذنوب جمیعاً انه هو الغفور الرحیم وقال تعالی وهل نجازي الا الکفور وقال تعالی
انا قد اوحي الینا ان العذاب علی من کذب و تولی وقال تعالی و رحمتي وسعت کل شئ عبادہ
بن صامت مرفوعاً کہتے ہین جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا اله الا الله وحده لا شریك له وان
محمداً عبده ورسوله اور عیسی بندہ ہین اللہ کے اور رسول ہین اوسکے اور کلمہ ہین اللہ کے ڈالا ہی
اللہ نے اوس کلمہ کو طرف مریم کے اور روح ہین طرف سے خدا کے اور جنت حق ہی اور نار حق ہی
داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین گو عمل کیسا ہی ہو متفق علیه یعنی اگر عمل برے ہین تو بعد سزا کے
ورنہ قبل سزا کے بہشت مین جائیگا اس شہادت مین اخلاص شرط ہی یعنی برارت انواع شرک وریا سے
ظاہراً و باطناً اعتقاداً و عملاً و قولاً و حالاً مسلم کا لفظ یہ ہی من شهد ان لا اله الا الله وان محمداً

رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار یہ اطلاقات کچھ منافی طلب عمل کے نہین ہین اسلیے جو شخص اللہ کو معبود
جانیگا ضرور ہی کہ وہ اوسکی عبادت کریگا اوسکے محارم سے بچے گا اگر اوسنے یہ نکیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی
شہادت بغیر اخلاص کے تہی سو ایسی شہادت کچھ بکار آمد نہین ہوتی ہے منافق بہی کلمہ گو ہوتے ہین
حدیث ابو ذر مین مرفوعا آیا ہی اللہ عزوجل فرماتا ہی جسنے کوئی نیکی کی اوسکے لیے دس گنا ہی اور زیادہ تر
اور جسنے بدی کی سو جزا بدی کی مثل اوسکے ہی یا مین بخشدیتا ہون اور جسنے تقرب کیا مجہسے ایک بالشت
مین قریب ہوتا ہون اوس سے ایک گز اور جو قریب ہوا مجہسے ایک گز مین قریب ہوتا ہون اوس سے
ایک باع اور جو کوئی آتا ہے پاس میرے چلکر مین آتا ہون پاس اوسکے ڈورکر اور جو کوئی
ملتا ہی مجہسے زمین بہر خطا لیکر اور وہ شریک نکرتا تہا کسی چیز کو ساتہہ میرے تو ملتا ہون مین اوس سے
اوتنی ہی مغفرت لیکر رواہ مسلم نووی نے کہا معنی اس حدیث کے یہ ہین جسنے تقرب کیا طرف
میرے طاعت سے مین تقرب کرتا ہون اوس سے ساتہہ رحمت کے جتنی طاعت زیادہ
ہوگی اوتنی ہی رحمت زیادہ ہوگی اگر وہ جلدی کریگا میری طاعت مین تو جلدی کرونگا مین اوپر
اپنی رحمت سے اوسکو حاجتمند زیادہ چلنے کا طرف وصول الی المقصود کے نہین کرونگا جابر کا
یہ ہے کہ ایک گنوار آیا اوسنے کہا ای رسول اللہ موجبتان کیا ہین فرمایا جو مرا اور وہ شریک نکرتا تہا
ساتہہ اللہ کے کسی شی کو داخل ہوگا جنت مین اور جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا کسی شی کو تو داخل
ہوگا آگ مین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اصل مغفرت و نجات مین یہی عدم اشراک باللہ ہی اور اصل
ہلاک و دخول نار مین بہی شرک باللہ ہے ظاہر ہین شرک نکرنا آسان معلوم ہوتا ہی لکن مداخل شرک
کے بہت باریک ہین بال سے بہی زیادہ تر یہانتک کہ بہت اہل علم بہی اونکو نہین جانتے پہچانتے
اسلیے دریافت کرنا انواع شرک خفی و جلی کا تمام سعی سے لازم ہے بحث شرک کو اس امت مین دو
گروہ نے خوب تنقیح کرکے لکہا ہی ایک علمار حدیث نے دوسرے صوفیۂ صافیہ رحمہم اللہ تعالی
نے ورنہ اکثر مدعی ایمان کے دام شرک مین گرفتار رہین ہمارا رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن
اس باب مین جامع اکثر انواع شرک ہی اس رسالۂ مجمل کی تفصیل کتاب دین خالص مین ملتی ہے
حضرت نے معاذ سے فرمایا تہا ما من عبد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ من
قلبہ صدقا الا حرمہ اللہ علی النار انہون نے کہا کیا مین لوگونکو اسکی خبر نکردون وہ خوش
ہوجاینگے فرمایا اذا ینکلوا یعنی وہ اعتماد کرکے عمل کرنا چہوڑ دینگے جب معاذ مرنے لگے تب اونہون نے
ڈر سے کتم علم کے یہ حدیث بیان کردی اس حدیث مین قید صدق دل کی لگی ہوئی ہے مطلب اس صدق

کا یہ ہے کہ اس شہادت مین مخلص ہو ابو ہریرہ یا ابو سعید سے نے قصہ غزوہ تبوک مین ذکر کیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک
فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم عتبان بن مالک نے حدیث طویل مین ذکر کیا ہی ان اللہ قد
حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہ اللہ متفق علیہ عمر بن خطاب
کہتے ہین عہد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کچھ قیدی آئی ایک عورت اونمین سے ڈورنے لگی
جب کسی صبی کو سبی مین سے پاتی اوسکو لیکر اپنے پیٹ سے چپکا کر دودہ پلاتی حضرت نے فرمایا
کیا تم دیکھتے ہو اس عورت کو کہ وہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالیگی ہمنے کہا نہین واللہ فرمایا اللہ ارحم
بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا تو
ایک کتاب مین جو نزدیک اوسکے عرش کے اوپر ہے یہ لکھا ان رحمتی تغلب غضبی دوسری
روایت یون ہی غلبت غضبی تیسری روایت یون ہی سبقت غضبی متفق علیہ دوسرا
لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعا یہ ہی اللہ نے رحمت کو سو جز بنایا ہی ننانوے جز اپنے پاس رکھے ایک جز
زمین مین اوتارا اوسی جز کے سبب سے خلائق باہم تراحم کرتی ہی یہانتک کہ دابہ اپنا سم اپنے بچے
سے اوٹھا لیتا ہی ڈر سے اسبات کے کہ کہین اوسکو لگ نجائے دوسری روایت مین یون ہی
کہ اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت درمیان جن وانس وبہائم وہوام کے اوتاری ہی
اوسی کے سبب سے وہ تعاطف کرتے اور تراحم بجا لاتے ہین وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہی
ننانوے رحمت رکھہ چھوڑی ہین اونسے اللہ اپنے بندون پر قیامت کے دن رحمت کریگا متفق علیہ
اسکو مسلم نے بھی سلمان فارسی سے مرفوعا بایں لفظ روایت کیا ہی کہ اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین
مین سے ایک وہ رحمت ہی جسکے سبب سے خلق درمیان اپنی تراحم کرتی ہی ننانوے رحمتین واسطے
دن قیامت کی ہین دوسری روایت یون ہی اللہ نے جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا اوسدن سو رحمتین
پیدا کین ہر رحمت طباق ما بین السماء الی الارض ہی اونمین سے ایک رحمت زمین مین رکھی اوسکی سبب سے والدہ
ولد پر اور وحش وطیر بعض اونکی بعض پر مہربانی کرتے ہین جب دن قیامت کا ہوگا تو کامل کریگا اوسکو اس رحمت سے
ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہی کہ حضرت نے اللہ تبارک وتعالی سی حکایت کی ہی کہ گناہ کیا بندے نے پھر کہا اللھم
اغفر لی ذنبی اللہ نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی
اور گناہ پر پکڑتا ہی پھر اوسی عود کیا اور گناہ کر کے کہا اللھم اغفر لی ذنبی اللہ تبارک وتعالی نے کہا میری بندے نے
گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی قد غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء

متفق علیه نووی نے کہا ای مادام یفعل ھکذا یذنب ویتوب اغفرله فان التوبة
تھدم ما قبلھا انتھی اس حدیث مین دلیل ہے کمال رجا پر گویا یہ فرمایا ہی کہ کتنے ہی گناہ کیون نہون
جب ہر گناہ کے بعد توبہ ہوتی رہیگی تو وہ گناہ دور ہوتا رہیگا کثرت ذنوب سے نا امید نہو
ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین قسم ہی اوس کی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکروگے
تو لیجائیگا تنکو اللہ اور لائیگا ایسی قوم جو گناہ کرکے اللہ سے استغفار کریگی وہ اوسکو بخشدیگا
رواہ مسلم ابو ایوب کا لفظ یہ ہے اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ ایسی مخلوق بنائیگا جو گناہ
کریگی پھر اونکو بخشدیگا رواہ مسلم ان اطلاقات مین سارے گناہ صغائر وکبائر داخل ہین
توبہ واستغفار کرنے سے سبکی مغفرت ہوجاتی ہے حتی کہ شرک سا گناہ بھی بخشدیا جاتا ہی پھر کسی
اور خطا کی تو کیا ہستی ہے بلکہ اگر اللہ چاہے تو کبیرہ کو بھی بے توبہ بخشدے نا امیدی اوسکی رحمت
سے کفر ہے جسطرح کہ امن بھی اوسکے مکر سے کفر ہوتا ہے واللہ اعلم ابوہریرہ نے قصہ حائط
مین کہا ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیت من وراء ھذا الحائط
یشھد ان لا اله الا الله مستیقنا بھا قلبه فبشرہ بالجنة رواہ مسلم استیقان قلب کا شہادت
مین شرط ہونا معتبر ہے اگر یہ شرط مفقود ہوگی تو پھر مشروط بھی فوت ہوجائیگا ابن عمرو کہتے ہین
حضرت نے یہ آیت قصہ ابراہیم علیه السلام کی پڑہی رب انھن اضللن کثیرا من الناس
فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی الآیة اور عیسی علیه السلام نے کہا ہی ان تعذبھم
فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم پھر دونون ہاتھہ اوٹھا کر کہا اللھم
امتی امتی اور روئے اللہ نے فرمایا ای جبریل تم پاس محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم کے جاؤ اور
پوچھو کہ تم کیون روتے ہو اونہون نے آکر پوچھا حضرت نے حال کہا اللہ نے فرمایا ای جبریل
تم جاکر کہو انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم معاذ بن جبل کہتے ہین مین
ردیف حضرت کا تھا حمار پر مجھکو فرمایا ای معاذ تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے اللہ کا اوسکے بندونپر
اور کیا حق ہی بندون کا اللہ پر مینے کہا اللہ ورسول جانین فرمایا حق اللہ کا بندونپر یہ ہے
کہ اللہ کی عبادت کرین کسی شی کو اوسکا شریک نکرین حق بندون کا اللہ پر یہ ہے کہ عذاب
نکرے اوسکو جو کہ شریک نہین کرتا ہے ساتھہ اللہ کے کسی شی کو مینے کہا ای رسول اللہ کیا
بشارت ندون مین لوگونکو فرمایا لا تبشرھم فیتکلوا متفق علیه اس حدیث مین وعدہ ہے
مغفرت کا عبادت خالص وعدم اشراک باللہ پر لیکن تحقق ان دونون امر کا نہایت مشکل ہے

اگرچہ ظاہر مین بہت سہل نظر آتا ہی براء بن عازب رضہ کہتے ہین مسلمان جب سوال کیا جاتا ہے
قبر مین تو وہ گواہی دیتا ہی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ یہی مراد ہے اس قول
سے اللہ تعالی کے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت متفق علیہ انس کا لفظ یہ ہے
حضرت سنے فرمایا کافر جب عمل حسنہ کرتا ہے تو رزق دیا جاتا ہے اوسکے سبب سے دنیا مین
رہا مومن سو اللہ ذخیرہ کرتا ہے واسطے اوسکے حسنات اوسکے آخرت مین اور دیتا ہی اوسکو
رزق دنیا مین اوسکی طاعت پر دوسری روایت مین یون ہی اللہ کم نہین کرتا حسنہ کسی مومن کا
دیا جاتا ہی دنیا مین جزا پائیگا اوسکی آخرت مین رہا کافر سو رزق پاتا ہی عوض حسنات کے جو
اوسنے واسطے اللہ کے دنیا مین کیے ہین یہانتک کہ جب آخرت کو پہونچیگا تو اوسکے لیے کوئی
حسنہ نہو گا جسکی جزا اوسکو دیجائے رواہ مسلم جابر رضہ کہتے ہین مثال نماز پنجگانہ کی مثل
ایک نہر کثیر جاری کے ہے جو در وازہ پر ایک تمہارے کے ہو وہ غسل کرتا ہی اوس سے ہر دن
پانچ بار رواہ مسلم ابن عباس سنے مرفوعا کہا ہی نہین مرتا ہی کوئی مسلمان پھر کھڑے ہوتے
ہین اوسکے جنازے پر چالیس شخص کہ شریک نہین کرتے ہین ساتھ اللہ کے کسی شی کو لکن قبول
فرماتا ہی اللہ سفارش اونکے حق مین اوس میت کی رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین ہم ہمراہ
حضرت کے ایک قبہ مین قریب چالیس شخص کے تھے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم ربع اہل جنت ہو
ہمنے کہا ہان فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم ثلث اہل جنت ہو کہا ہان فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتھہ مین ہی جان محمد کی مین امید رکہتا ہون کہ تم نصف اہل جنت ہو یہ اسلیے کہ جنت مین نجائیگا
مگر نفس مسلمہ اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر مثل ایک سفید بال کے کھال مین ایک سیاہ بیل کے یا
مثل ایک سیاہ بال کے کھال مین ایک لال بیل کے متفق علیہ ابو موسی اشعری نے رفعا
کہا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا ہر مسلمانکو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائیگا اور کہین گے
کہ یہ تیرا فکاک ہی نار سے یہ اسلیے کہ ہر شخص کے لیے ایک منزل ہے جنت مین اور ایک منزل
ہے نار مین مومن جب جنت مین جائیگا تو کافر اوسکا خلیفہ ہوگا نار مین کیونکہ وہ بسبب کفر
کے مستحق اوس جگہہ کا ہوا ہے یہ مضمون حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی فکاک کے یہ معنی ہین
کہ اللہ نے واسطے نار کے ایک عدد مقدر کیا ہے جس سے جہنم بھری جائیگی سو جب کفار نار
مین بسبب اپنے ذنوب و کفر کے جائینگے تو گویا یہ کام حکم مین فکاک مسلمین کے ہوا قالہ النووی رح
دوسری روایت انکی یون ہے کہ آئینگے دن قیامت کو کچھ لوگ مسلمانو نمین سے گناہ لیکر

نشل پھاڑون کے اللہ لوگونکو بخشدیگا رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا نزدیک
کیا جائیگا مؤمن دن قیامت کے اپنے رب سے یہانتک کہ رکھیگا اللہ اوسپر کنف اپنا پھر اقرار
کرائیگا اوس سے اوسکے گناہونکا فرمائیگا تو فلان گناہ فلان گناہ پہچانتا ہی وہ کہیگا ہان ای رب
مین پہچانتا ہون اللہ فرمائیگا مینے یہ گناہ دنیامین تجھپر مستور رکھے آج مین ان گناہون کو بخشتا ہون
پھر اوسکو صحیفہ اوسکے حسنات کا دیا جائیگا متفق علیہ مراد کنف سے ستر و رحمت ہی ابن مسعود رض
کہتے ہین ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ لیلیا تھا اوسنے آکر حضرت کو خبر دی اوسپر اللہ نے یہ آیت
اوتاری اقم الصلوٰۃ طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات اوس
مرد نے کہا یہ خاص میرے لیے ہے فرمایا لجمیع امتی کلھم متفق علیہ معلوم ہوا کہ صغائر
ذنوب نماز پنجگانہ پڑہنے سے دور ہوتے رہتے ہین الا ماشاء اللہ انس نے کہا ایک مرد پاس حضرت
کے آیا کہا ای رسول خدا مینے حد کا کام کیا ہی مجھپر حد قائم کرو آتنی مین نماز حاضر ہوئی اوسنے ہمراہ
حضرت کے نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکا کہا ای رسول خدا انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ فرمایا
تو ہمارے ساتھ حاضر نماز ہوا تھا کہا ہان فرمایا قد غفر لک متفق علیہ نووی نے کہا مراد حد سے اسجگہہ وہ
معصیت ہے جس سے تعزیر واجب آتی ہی حد شرعی حقیقی مراد نہین ہی جیسے حد زنا و خمر وغیرہما
کیونکہ یہ حدود نماز سے ساقط نہین ہوتی ہین اور نہ امام کو ان حدود کا ترک کرنا جائز ہی انتہی
غزالی نے کہا ہی جو گناہ نماز پڑہنے سے ساقط نہین ہوتا ہے وہ کبیرہ ہی اور جو نماز سے ساقط ہوجائے
وہ صغیرہ ہوتا ہے دوسرا لفظ انس کا رفعا یہ ہے کہ اللہ خوش ہوتا ہی بندہ سے یہ کہ کہائی کہانا
پھر حمد کری اللہ کی اوسپر اور پیے پانی پھر حمد کرے اللہ کی اوسپر رواہ مسلم الحمد للہ کہنا طعام و شراب
پر آسان بات ہی اس کہنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے لکن اہل دنیا پر نہایت دشوار ہی حدیث
ابو موسی مین فرمایا ہے اللہ تعالی ہاتھ بڑہاتا ہی اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے بدکار دن کا اور بڑہاتا
ہے ہاتھ اپنا دنکو تاکہ توبہ کرے بدکار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے رواہ مسلم
اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ توبہ مین جلدی کرے تاخیر نکرے اور ہر رات دن مین توبہ کرتا رہی
تاکہ رات کا گناہ دنکو اور دن کا گناہ رات کو بخشدیا جاوے حدیث طویل عمرو بن عبسہ مین آیا ہے
کہ وہ حضرت سے مکہ مین ملے تھے پھر مدینہ مین آئے حضرت نے اونکو نماز پنجگانہ بتائی وضو کرنا سکھایا
وضو سے خارج ہونا خطایا کا فرمایا رواہ مسلم مراد خطایا سے صغائر ذنوب ہین ابو موسی نے مرفوعا
کہتے ہین جب اللہ کسی امت پر ارادہ رحمت کا کرتا ہی تو اوس امت کے پیغمبر کو امت سے پہلے قبض کرلیتا ہی

پیغمبر کو اوس امت کا فرط و سلف سامنے اوس امت کے تیسر[illegible] ہی اور جب ارادہ کسی امت کی ہلاک کا کرتا ہی تو اُس امت کو عذاب کرتا ہی اور نبی اوس امت کا زندہ موجود ہوتا ہی اللہ امت کو ہلاک کرتا ہی اور وہ نبی دیکھتا ہی اسد اوس نبی کی آنکھ کو ہلاک امت سے ٹھنڈھا کرتا ہی جبکہ وہ امت اوسکی تکذیب و عصیان امر کرتی ہی رواہ مسلم

باب ۵۲ بیان مین فضل رجا کے

قال تعالی اخبارا عن العبد الصالح وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقہ اللہ سیئات ما مکروا ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین اللہ عزوجل نے فرمایا ہی مین نزدیک گمان بندے میرے کی ہون اور مین ہمراہ اوسکی ہون جس جگہہ کہ وہ میرا ذکر کرتا ہی واسد اسد بہت خوش ہوتا ہے توبہ کرنے سے اپنے بندے کے ایک تمھارے سے جو پاتا ہی ضالہ اپنا جنگل مین اور جسنے تقرب کیا طرف میرے ایک گز مین نزدیک ہوتا ہون اوس سے ایک باع اور جب آتا ہی وہ طرف میری چلکر تو آتا ہون مین پاس اوسکے دوڑکر متفق علیہ ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ﷺ یہ لفظ مسلم کا ہے صحیحین مین آیا ہی وانا معہ حین یذکرنی اور اس روایت مین حیث یذکرنی تھا نووی نے کہا ہی وکلاھما صحیح جابر نے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر وہ نیک گمان نیک کہتا ہو ساتھہ اسد کے رواہ مسلم سلف جب مرنے لگتے اصحاب و احباب سے کہتے کہ آیات و احادیث رجا و حسن ظن پڑہ کر سناؤ تاکہ خاتمہ حسن ظن و رجا پر ہو انس کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے اسد نے فرمایا ای ابن آدم تو جبتک مجھکو پکاریگا اور میری امید رکھیگا مین تجھکو بخشتا رہون گا جو کچھہ تجھسے ہو اور کچھہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر پہونچ جائین گے گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو استغفار کرے گا مجھسے تو مین بخشدونگا تجھکو ای ابن آدم اگر آئیگا تو پاس میری زمین بھر خطائین لیکر پھر ملیگا تو مجھکو کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شی کو ساتھہ میرے تو آؤنگا مین زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن یہ حدیث واسطے عصاۃ امت کے ایک بڑی بشارت ہی ہمارے گناہ اگر زمین بھر سے بھی زیادہ ہین تو اوسکی مغفرت بھی زمین بھر سے کہین زیادہ ہوگی اسمین کچھہ شک نہین ہی ؎

لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا — تأتی علی حسب العصیان فی القسم

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم — گنہ راست شادی مرگ دیدم

باب ۵۳ بیان مین جمع بین الخوف والرجا کے

نووی کہتے ہین مختار واسطے بندہ کے حال صحت مین یہ ہر کہ خائف وراجی ہو خوف ورجا دونون برابر ہون حال مرض مین نری رجا ہو قواعد شرع نصوص کتاب وسنت وغیر ذلک اسی بات پر متظاہر ہین قال اللہ تعالی فلا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون وقال تعالی انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون وقال تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ وقال تعالی ان ربک لسریع العقاب وانہ لغفور رحیم وقال تعالی فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ آیات اس معنی مین بہت ہین اجتماع خوف ورجا کا دو آیت مقترن یا چند آیات یا ایک آیت مین ہوا کرتا ہی انتہی یہ سارا انتظام واہتمام وہین تک ہی کہ جبتک جان بدن مین باقی ہی جب دم نکل گیا سلسلہ خوف ورجا کا ٹوٹ گیا اب اگر ایمان صحیح وقلب سلیم پر متکلم بکلمہ طیبہ یا عالم بکلمہ طیبہ ہو کر مرا ہی اور فراق روح کا بدن سے توحید خالص پر ہوا ہی تو پھر کچھ خوف نہین رہا اور اگر خدانخواستہ قبض روح کا کسی غیر حالت پر ہوا ہی تو پھر رجا باقی نہین رہی رسالہ صدق اللجا مین ہمنے اسباب سوء خاتمہ وحسن خاتمہ کی جمع کئے ہین بیان مین رجا وخوف کے بسط کیا ہی ایمان درمیان رجا وخوف کے ہوتا ہی اسی لیے نہ مجرد خوف نافع ہوتا ہی اور نہ مجرد رجا کافی ہوتی ہی بلکہ ایک شی کا ان دونون مین سے ہونا اور دوسری شی کا نہونا علامت ہے ابتداع وخلاف اتباع کی فرقۂ خوارج کی بنیاد عبادت مجرد خوف پر ہی اور فرقۂ مرجئہ کی بنیاد عبادت مجرد رجا پر یہ دونون فرقے زبان شارع پر مردود ہین اہل سنت جامع ہین درمیان خوف ورجا کے اسلیے فرقۂ ناجیہ سے مراد یہی لوگ ٹھیرے ہین وللہ الحمد اللہ کی عبادت مین رجا وخوف ومحبت کا ہونا ضرور ہے تب کہین توقع نجات کی ہو سکتی ہے واللہ الموفق والمھدی من ہداہ اللہ تعالی

باب ۵۴ بیان مین فضل بکاء کے خشیت خدا وشوق الی اللہ سے

قال اللہ تعالی ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا وقال تعالی افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون ولا تبکون ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے مجھسے کہا مجھپر قرآن پڑھ مینے کہا ای رسول خدا مین آپ پر قرآن پڑھون آپ پر تو قرآن اوترا ہی فرمایا مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ قرآن کو غیر کی زبان سے سنون مینے سورۂ نسا پڑھی جب اس آیت پر آیا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فرمایا بس مینے التفات کیا تو دیکھا کہ دونون آنکھون سے آنسو بہ رہے ہین متفق علیہ معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر یا سنکر رونا اور خشوع کرنا سنت ہی اور ایک علامت ہی رقت خاطر ورحمت قلب کی حدیث انس مین آیا ہی خطب رسول اللہ صلعم خطبۃ

ما سمعت مثلها فقال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا فغطى اصحاب رسول الله
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوھھم لھم حنین متفق علیہ اس حدیث کا ترجمہ باب الخوف
مین گزر چکا ہی معلوم ہوا کہ وعظ سنکر رونا جائز ہے ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین نہ گھسے گا آگ مین
وہ شخص جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھن مین اور مجتمع نہین ہوتا غبار
راہ خدا کا اور دھوان جہنم کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح دوسری روایت
مین ذکر اون سات شخصون کا آیا ہی جنکو نیچے عرش کے اوس دن سایہ ملیگا اون مین ایک وہ
شخص ہی جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا پھر اوسکی آنکھین روئین متفق علیہ عبد اللہ بن
شخیر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا وہ نماز پڑہتے تھے آواز آپکی جوف کی مثل آواز دیگ
کے تھی رونے سے حدیث صحیح رواہ ابو داود والترمذی فی الشمائل باسناد صحیح معلوم ہوا
کہ بکا مفسد نماز نہین ہے بلکہ دلیل ہے حضور قلب وانقفار حدیث نفس پر اور نماز محل ہی گریہ کا خوف خدا سے

بکعبہ رفتم وشوق درت فزود آنجا　　　　بگریہ آمدم وجای گریہ بود آنجا

انس نے کہا حضرت نے ابی بن کعب کو فرمایا تھا اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمپر سورۂ
لم یکن الذین کفروا پڑہون ابی نے کہا وسمانی یعنی کیا میرا نام لیکر فرمایا ہی کہا ہان ابی رونے لگے
متفق علیہ یہ رونا اس خوشی کا تہا کہ اللہ نے اونکا نام لیا

گر بگذرم بخاطر عاطر شگفت نیست　　　　خاشاک بین کہ بر دل دریا گذر کند

حدیث انس کی بمقدمۂ زیارت کرنے ابو بکر وعمر کے ام ایمن کو اور روتا اونکا باب زیارت اہل
خیر مین گزر چکی ہے لفظ مسلم کا حدیث مذکور مین یہ تہا فجعلا یبکیان معہا ابن عمر کہتے ہین جب
بیماری حضرت کی سخت ہوئی نماز کے لیے کہا فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگونکو نماز پڑھاوین عائشہ نے
کہا ابو بکر ایک مرد نرم دل ہین جب قرآن پڑہین گے اونپر رونا غالب ہوگا فرمایا اونہین سے
کہو کہ نماز پڑھائین دوسرا لفظ یہ ہے کہ مینے کہا ان ابا بکر اذا قام مقامك لم یسمع الناس
من البکاء متفق علیہ حدیث ابراہیم مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا اعطینا من
الدنیا ما اعطینا قد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترك الطعام
رواہ البخاری بطولہ یہ رونا بسط دنیا وسعت مال پر تہا ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی شی
احب الی اللہ دو قطرے دو اثر سے ایک قطرہ آنسو کا ڈر سے اللہ کے دوسرا قطرہ خون کا جو راہ
خدا مین بہایا گیا ایک اثر راہ خدا مین دوسرا اثر کسی فرض مین فرائض خدا سے رواہ الترمذی وقال

حدیث حسن حدیث عرباض بن ساریہ کی باب النہی عن البدع میں گزر چکی ہے اوسمیں یہ لفظ تہا وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موعظۃ وجلت منہا القلوب وذرفت منہا العیون و فی الباب احادیث کثیرۃ

نسب درست کند گریہ ہا بزاری ما ہمین بس ست پس از مرگ خیر جاری ما

باب ۵۵ بیان مین فضل زہد فی الدنیا وحث علی التقلل من الدنیا وفضل فقر کے

قال اللہ تعالی انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یأکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفہا وازینت وظن اہلہا انہم قادرون علیہا اتاہا امرنا لیلا او نہارا فجعلنہا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون وقال تعالی واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شئ مقتدرا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا وقال تعالی اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الآخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور وقال تعالی زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب وقال تعالی یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور وقال تعالی الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون کلا لو تعلمون علم الیقین لترون الجحیم ثم لترونھا عین الیقین ثم لتسألن یومئذ عن النعیم نووی نے کہا الآیات فی الباب کثیرۃ مشھورۃ واما الاحادیث فاکثر من ان تحصر فننبہ بطرف منھا انتھی حدیث طویل عمرو بن عوف میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم متفق علیہ یعنے مجکو تمپر ڈر فقر کا نہین ہے ڈر بسط دنیا کا ہے کہ یہ بسط مہلک ہوتا ہے

باده نوشیدن و ہشیار نشستن سہل ست　　گر بدولت برسی مست نگردی مردی

ابوسعید کا لفظ یہ ہے ان مما اخاف علیکم بعدی ما یفتح علیکم من زهرة الدنیا وزینتها
متفق علیہ یہ خوف حضرت کا ٹھیک نکلا بعد زمانۂ خلافت راشدہ کے جب فتوح اسلام
کی روز افزون ہوئی تو ایک جہان اہل اسلام کا گرفتار رونق و بہار گلزار دنیا ہو گیا الا ماشاء
اللہ سوا اہل حدیث و علماء صوفیہ کے کوئی اس ابتلاء سے نہ بچا دوسرا لفظ ابوسعید کا یہ ہے
دنیا شیرین و سرسبز ہے اور اللہ تعالی تمکو اوسمین خلیفہ کریگا پھر دیکھے گا کہ تم کیا کام کرتے ہو سو بچو
تم دنیا سے اور بچو تم عورتون سے رواہ مسلم انس کی حدیث مین فرمایا ہے اللهم لا عیش
الا عیش الآخرة متفق علیہ ٥

دنیا داری و عاقبت میطلبی　　این ناز بخانۂ پدر باید کرد

دوسرا لفظ انس کا رفعا یہ ہے کہ ساتھ جاتے ہین مردہ کے تین چیزین اہل و مال و عمل سو
دو چیزین واپس آجاتی ہین اور ایک وہین رہجاتی ہے اہل و مال پھر آتا ہے عمل میت کا باقی
رہجاتا ہے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا مرفوعا یون ہے کہ لایا جائیگا ایک بڑا نعمت والا دنیادار
اہل نار مین سے دن قیامت کو پھر ایک غوطہ دیا جائیگا اوسکو آگ مین پھر اوس سے کہین گے ای
ابن آدم تو نے کبھی خیر بھی دیکھی ہے کبھی تجھپر گزر نعیم کا بھی ہوا ہے وہ کہیگا لا واللہ یارب اور لایا جائیگا
ایک سخت تر لوگون مین کا بوس و تکلیف مین اہل جنت سے پھر اوسکو ایک غوطہ دینگے جنت مین
پھر اوس سے کہا جائیگا ای ابن آدم تو نے کبھی سختی بھی دیکھی ہے تجھپر کبھی گزر کسی سختی کا بھی ہوا ہے
وہ کہیگا لا واللہ یارب مجھپر کبھی گزر بوس کا نہوا اور نہ مین نے کبھی کوئی سختی دیکھی رواہ مسلم مستورد بن شداد
کا لفظ رفعا یہ ہے واللہ نہین ہے دنیا آخرت مین مگر برابر اوسکے کہ اونگلی ڈالے ایک تمہارا دریا
مین پھر دیکھے کہ کیا لیکر پھرتا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آخرت برابر ایک دریا کے ہے اور
دنیا برابر ایک قطرۂ آب کے جابر کہتے ہین حضرت کا گزر بازار مین ہوا دونون جانب آپ کے
لوگ تھے ایک بزغالہ گوش مردار کا کان پکڑ کر فرمایا تم مین کون لیتا اسکا ایکدرہم کو چاہتا ہے
کہا ہم تو نہین چاہتے ہم اسکو لیکر کیا کرینگے کہا بھلا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ بکری تمہاری ہوتی کہا واللہ
اگر زندہ ہوتی تو بھی عیب دار ہوتی کہ چھوٹے کانون کی ہے ابتو یہ مردہ ہے فرمایا فواللہ للدنیا
اهون علی اللہ من هذا علیکم رواہ مسلم یعنی دنیا اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے نزدیک اللہ
کے حکایت ابوذر کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے سنگستان مدینہ مین چلا جاتا تھا سامنے

احد نظر آیا مجھکو کہا ای اباذر مینے کہا لبیك یارسول اللہ فرمایا مجھے اسکی کچھ خوشی نہین ہوتی ہے
کہ مثل اس پہاڑ کے سونا ہوا اور مجھپر تین دن گزرین اور میرے پاس اوسمین سے ایک دینار بھی ہو
مگر وہ شی جسکو مین واسطے قرض کے تھام لون لکن یہ کہ خرچ کر دون مین اوس مال کو عباد اللہ
مین ھکذا وھکذا وھکذا یمین وشمال وخلف سے پھر آگے چلے فرمایا ان الاکثرین ھم الاقلون
یوم القیامۃ الامن قال ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ وعن خلفہ وقلیل ماھم
پھر فرمایا تو اسی جگہہ ٹھیرارہ یہانسے نجا یہانتک کہ مین تیرے پاس آؤن پھر سوا دلیل مین چلے
گئے حتی کہ چھپ گئے مینے ایک آواز بلند سنی مین ڈرا کہ کہین کوئی شخص سامنے حضرت کے آیا ہو
مینے چاہا کہ مین جاؤن پھر مجھکو آپکا فرمانا یاد آیا مکانك لا تبرح حتی اٰتیك مین اوس جگہہ سے
نہ ہٹا یہانتک کہ آپ تشریف لائے مینے کہا کہ مینے ایک آواز سنی مجھکو ڈر ہوا فرمایا کیا تو نے آواز سنی
مینے کہا ہان فرمایا یہ جبریل تھے میرے پاس آئے اور کہا من مات من امتك لا یشرك باللہ شیئا
دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق متفق علیہ وھذا لفظ البخاری
یہ حدیث دلیل ہے بیقدری اموال دنیا پر اور اشارہ کرتی ہے طرف زہد کے اسیلیے حدیث ابوہریرہ
مین مرفوعا آیا ہے کہ اگر میرے لیے برابر احد کے سونا ہو تو مجھکو یہ بات خوش آتی ہے کہ نگزرین
مجھپر تین راتین اور میرے پاس کچھہ اوسمین سے ہو لکن وہ شی جسکو مین واسطے قرض کے روک
رکھون متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ تم نظر کرو طرف اوس شخص کے جو اسفل ہی تمسے اور
نظر نکرو طرف اوسکے جو فوق ہے تمپر کہ یہ لائق تر ہے سا تہہ اسکے کہ حقیر نجانو تم اللہ کی نعمت کو اپنے
اوپر متفق علیہ وھذا لفظ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہے جب نظر کرے کوئی تمہارا طرف اوس شخص کے
جو زیادہ ہے اوسپر مال وخلق مین تو نظر کرے طرف اوسکے جو کمتر ہے اوس سے یعنی مال وخلق مین
تیسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہے ہلاک ہو بندہ دینار و درہم وقطیفہ وخمیصہ کا اگر دیا گیا تو راضی ہے اور
جو نہ دیا گیا تو ناخوش ہے رواہ البخاری قطیفہ کہتے ہین جامہ خز یا صوف معلم کو خمیصہ کہتے ہین کمل
پلودار کو مطلب یہ ہوا کہ اگر اوسکو دوشالہ یا شال قور دار دیا تو وہ خوش ہے ورنہ خفا ہے چوتھا
لفظ یہ ہے کہ دیکھی مینے ستر اہل بدر اونمین کسی ایک شخص پر ردا نتہی یا ازار تہی یا کسا جسکو اونہون نے
اپنی گردنون سے باندہا تہا اونمین کوئی نصف ساق تک پہونچتی تہی اور کوئی کعبین تک وہ اوسکو
اپنے دونون ہاتہون سے جمع کرتا اس کراہیت سے کہ کہین ستر دکہائی نہ دے رواہ البخاری ٥

خوشا جہان تہیدستی وغریبانش ٭ زوال نیست در اقبال بی نصیبانش ٭

پانچوان لفظ یہ ہے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہی کافر کی رواہ مسلم یعنی مسلمان کے
پاس کتنی ہی دولت وثروت کیون نہو لکن بنسبت اوس نعمت وعزت کے جو آخرت مین اوسکو حاصل
ہوگی یہ دار فانی بمنزلۂ ایک سجن کے ہے اور کافر کے پاس اگر سارے جہان کی سلطنت ودولت ہی تو
بمقابلۂ اوس عقوبت وشدت کے جسمین وہ بدار آخرت گرفتار ہوگا یہ دنیا ایک گلزار ہے چنانچہ
غالب حالت اہل دین وفضل وخیر وعلم کی یہان بہی تنگدستی ومحتاجی ہوتی ہے مثل قیدیان سجن
کے قلت وخشونت طعام ولباس کی دامنگیر حال رہتی ہے بلکہ خود اہل اللہ بکمال مسرت اس حالت
کو اپنے لیے پسند واختیار کرتے ہین اور دنیا کو مثل ایک سگ مردار کے سمجھتے اور دیکھتے ہین

ای بوی گل بروکہ دماغی نماندہ ست ٭ مارا ہوای گلشن و باغی نماندہ ست

اسیطرح حال غالب کفار واہل دنیا وبندگان درہم ودینار کا ہی کہ فراغت معاش وکثرت
ثروت وحطام وافزایش قماش ومتاع دنیا کی رکہتے ہین یہ لوگ اسی مال وجاہ پر جان دیتے ہین اور اس
جہان فانی کو نقد اور اوس عالم باقی کو نسیہ سمجھتے ہین انکا مذاق خاطر یہ ہے

ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم ٭ پدرم جنت جاوید بگندم بفروخت ٭

لکن یہ انکا کمال جہل ہے اسلیے کہ گناہ مین تو سند ابو البشر کی لائے مگر توبہ کرنے مین اونکی سند
نہین لاتے حالانکہ خوب جانتے ہین کہ آخر درہم ہمّ اور آخر دینار نار ہے ابن عمر نے کہا ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دوش کو پکڑ کر فرمایا کن فی الدنیا کانك غریب او
عابر سبیل اور خود ابن عمر یون کہا کرتے تھے اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت
فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن حیاتك لموتك رواہ البخاري نووی کہتے
ہین علما نے شرح مین اس حدیث کے یون کہا ہے معناہ لا ترکن الی الدنیا ولا تتخذها وطنا
ولا تحدث نفسك بطول البقاء فیها ولا بالاعتناء بها ولا تتعلق منها الا بما یتعلق به
الغریب فی غیر وطنه ولا تشتغل فیها بما لا یشتغل به الغریب الذي یرید الذهاب
الی اهله وبالله التوفیق سہل بن ساعد کہتے ہین ایک مرد نے پاس حضرت کے آکر کہا ای رسول خدا
مجہے وہ عمل بتاؤ کہ جب مین وہ کام کرون تو مجہکو اللہ اور لوگ دوست رکہین فرمایا ازهد فی الدنیا
یحبك الله وازهد فیما عند الناس یحبك الناس حدیث حسن رواہ ابن ماجة وغیرہ باسانید
حسنة نعمان بن بشیر نے کہا ہے عمر بن خطاب نے ذکر دنیا کا کیا جو اونکو ملی تہی پہر کہا مینے حضرت
کو دیکہا یظل الیوم یلتوی ما یجد من الدقل ما یملأ بطنه رواہ مسلم یعنی سارے دن بہوکے رہتے

پیٹ لگا رہتا نکمی کھجور بھی نپاتے جس سے پیٹ بھرتے عائشہ نے کہا حضرت نے وفات پائی
میرے گھر مین کوئی چیز نتھی جسکو کوئی جگر والا کھاتا مگر ذراسے جو ایک رف مین مین اوس مین سے
کھایا کرتی جب زیادہ دن گزرے تو مین نے اونکو تولا جب سے وہ فنا ہوگئے متفق علیہ
عمرو بن حارث کہتے ہین ترک نکیا حضرت نے وقت موت کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ کنیز
اور نہ کچھ شی مگر ایک سفید خچر جسپر سوار ہوتے تھے اور ہتیار و زمین جو واسطے مسافرون کے صدقہ
کرتے تھے رواہ البخاري خباب بن ارت کہتے ہین ہجرت کی ہمنے ہمراہ حضرت کے ہم ملتمس وجہ اللہ تھے
ہمارا اجر اللہ پر واقع ہوا ہم مین سے کوئی مر گیا او سنے اپنے اجر مین سے کچھ نکھایا اونمین سے ایک مصعب
بن عمیر ہین یہ دن احد کے مارے گئے ایک کمل چھوڑ مرے ہم جب اوس سے سر اونکا چھپاتے تو پانون
کھلے رہتے اور جب پانون چھپاتے تو سر کھلا رہتا حضرت نے فرمایا سر چھپاؤ و پانون پر اذخر ڈالدو
اور ہم مین سے بعض کے پہل پک گئے وہ اونکو چنتا ہے متفق علیہ یہ استعارہ ہی فتح دنیا و مین
فی الدنیا کا حدیث سہل بن سعد مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا دنیا نزدیک اللہ کے اگر برابر پر پشہ کے
ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا اوس سے نہ پلاتا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے سن رکھو دنیا ملعون ہی جو کچھ دنیا مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جسکو
وہ دوست رکھتا ہے اور عالم و متعلم رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابن مسعود مرفوعًا
کہتے ہین مت اختیار کرو تم ضیعت کو کہ رغبت کرو تم دنیا مین رواہ الترمذي وقال حدیث
حسن یعنی جب سامان دنیا کا زیادہ ہوتا ہے تو دنیا مین رغبت پیدا ہوتی ہے اسلیے اول ہی
سے اوسکو اختیار نکرے کہ نوبت رغبت فی الدنیا کی آئے ؎

تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملها

ابن عمرو نے کہا حضرت کا گزر ہمپر ہوا ہم اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے فرمایا یہ کیا ہی ہمنے کہا یہ پرانا
ہوگیا ہے ہم اسکی اصلاح کرتے ہین فرمایا ما اری الامر الا اعجل من ذلک رواہ ابو داود والترمذی
باسناد البخاری ومسلم وقال الترمذي حدیث حسن صحیح حدیث کعب بن عیاض مین آیا ہے کہ
حضرت نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی فتنہ میری امت کا مال ہے رواہ الترمذي وقال
حدیث حسن صحیح عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہے واسطے ابن آدم کے کوئی حق سوا ان
خصال کے ایک گھر جسمین رہے ایک کپڑا جس سے ستر چھپائے موٹی روٹی اور پانی رواہ الترمذي
وقال حدیث حسن صحیح لفظ حدیث کا جلف الخبز ہی نضر بن شمیل نے کہا الجلف خبز لیس معہ ادام

یعنی بے سالن کی روٹی کسی نے کہا غلیظ الخبز ہروی نے کہا مراد اس جگہہ وعا خبز ہی جلسے جو الق وخرج یعنی جھولی اورخرجی واللہ اعلم عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا آپ الہاکم التکاثر پڑہ رہے تھے فرمایا ابن آدم کہتا ہی مال میرا مال میرا بھلا ای ابن آدم تیرا مال کیا ہی مگر وہ جو تونے کہا کر فنا کیا یا پہنکر پرانا کیا یا صدقہ مین دیدیا رواہ مسلم عبد اللہ بن مغفل کہتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ واللہ مین آپ کو دوست رکہتا ہون فرمایا دیکھہ تو کیا کہتا ہی کہا واللہ اني احبك تین بار اوسنے یہی کہا فرمایا ان کنت تحبني فاعد للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الی من یحبني من السیل الی منتهاه رواه الترمذي وقال حدیث حسن نووی نے کہا التجفاف بکسر التاء شئ یلبسه الفرس لیتقي به الاذی وقد یلبسه الانسان انتہی مراد عرق گیر ہے فقرا صوفیہ محبین خدا کا یہی حال تہا کہ وہ سخت زاہد وفقیر وتہیدست تہی کعب بن مالک کا لفظ مرفوعا یہ ہے نہین ہین دو گرگ گرسنہ جو بکریون مین چھوڑدیے گئے زیادہ مفسد تر حرص مرد سے مال وشرف دین پر رواه الترمذي وقال حدیث حسن یعنی حرص مال مفسد دین ہوتی ہے ابن مسعود نے کہا حضرت ایک بوریے پر سو گئے جب اوٹھے تو نقش بوریا پہلو مین پڑ گیا تہا ہمنے کہا کاش ہم آپکے لیے ایک بستر بناتے فرمایا مالي وللدنیا ما انا فی الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح وترکها رواه الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا رکے پانسو برس رواه الترمذي وقال حدیث حسن صحیح اس بحث کو ابن القیم نے عدة الصابرین مین خوب لکہا ہی ابن عباس وعمران بن حصین کا لفظ مرفوع یون ہے جہانکا مینے جنت مین دیکہا اکثر لوگ اوسکے فقرا ہین اور جہانکا مینے نار مین دیکہا اکثر اوسکے لوگ عورتین ہین متفق علیه من روایة ابن عباس ورواه البخاري ایضا من روایة عمران اسامہ بن زید کا لفظ رفعا یہ ہے کہڑا ہوا مین باب جنت پر عام داخل ہونے والے اوسکے مساکین تھے اور مالدار لوگ محبوس تھے سوا اسکے کہ اصحاب نار کو حکم نار کا ہوا متفق علیه یہ حدیث باب فضل ضعفہ مین گذر چکی ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید ع الا کل شئ ما خلا الله باطل + متفق علیه یعنی ع اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جتن + دوسرا مصراع یہ ہے وکل نعیم لا محالة زائل + نووی رحمہ اللہ نے اس باب مین دو طرح کے احادیث لکھی ہین ایک ذم دنیا کی دوسرے فضل فقر کی سو بحث فضل فقر کی پیشتر اس کتاب مین کلام وآیت ومقولات صوفیہ رحمہم اللہ سے گذر چکی ہی

اب کچھہ کلام ذم دنیا پر مناسب مقام کتاب ذم الدنیا للغزالی رحمہ اللہ سے منتخب کرکے لکھا جاتا ہی
ف دنیا دشمن ہی اللہ و اولیاء اللہ و اعداء اللہ کی اللہ کی دشمن تو اسطرحپر ہی کہ راہ خدا کو
عباد اللہ پر قطع کرتی ہی اسیلیے جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا ہی آنکھہ اوٹھا کر طرف اوسکی
نہین دیکھا اولیاء کے ساتھہ اوسنے یون عداوت کی کہ اونکے سامنے بن ٹھن کر آئی اپنی
زینت و زہرت و نضارت اونکو دکھائی یہانتک کہ اونہون اوسکے مقاطعت مین گھونٹ
مرارت صبر کے پیئے مگر اوسکے دھوکے مین نہ آئے جبتک کہ یہان جیئے اعداء اللہ کے ساتھہ
یہ دشمنی کی کہ اونکو اپنے مکر و کید مین لیلیا اور اپنے دام فریب مین پھانسا یہانتک کہ اونہون
نے اوسپر وثوق و اعتماد کر لیا پھر اسنے اونکو مخذول کردیا پہلے سے بہی زیادہ تر اوس کی
طرف محتاج ہو گئے بجز حسرت کے پھر کچھہ اونکے ہاتھہ نہ آیا اسنے اونکو سعادت ابدیہ سے محروم کردیا
فھم علی فراقھا یتحسرون ومن مکائدھا یستغیثون ولا یغاثون بل یقال لھم اخسئوا فیھا
ولا تکلمون اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم
ینصرون آیات وارده ذم دنیا مین اور امثلہ دنیا مین بہت ہین اکثر قرآن مشتمل اسی ذم دنیا
پر ہے خلق کو دنیا سے طرف آخرت کے پہیرتا ہے بلکہ یہی مقصود سارے انبیاء علیہم السلام
کا تہا او مبعوث نہین ہوئی مگر واسطے اسی کلام کے اسلیئے کچھہ حاجت استشہاد کے آیات
قرآن سے بہ سبب ظہور کے اسجگہہ نہین ہے کچھہ احادیث بہی اس باب کی گزر چکی ہین ابو موسی
نے مرفوعا کہا ہے من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا مایبقی
علے ما یفنی اور فرمایا ہے کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ اور ارشاد کیا ہی عجبا کل العجب
للمصدق بدار الخلود وھو یسعی لدار الغرور عیسی علیہ السلام نے کہا ہی دنیا طالب و مطلوب
ہے طالب آخرت کو طلب کرتی ہی تاکہ اوسکا رزق پورا کرے طالب دنیا کو آخرت طلب کرتی
ہے یہانتک کہ موت آتی ہی تو اوسکا گلا پکڑ لیتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے مجہسے فرمایا
ای ابا ہریرہ کیا مین تجہکو ساری دنیا بما فیہا نہ دکہاؤن مینے کہا ہان میرا ہاتہہ پکڑ کر ایک وادی
مین او دیہ مدینہ سے لائے وہان ایک مزبلہ تہا او سمین کچھہ سر لوگون کے اور عذرات و خرق
و عظام پڑے تہے یعنی مردون کی ہڈیان او حیض و نجاست کے لتّے چیتہڑے فرمایا یہ سر
مثل تمہارے حرص کرتے تہے تمہاری طرح آرزو رکہتے تہے آجکے دن استخوان بے پوست
ہین پہر یہ راکہہ ہوجائینگے یہ عذرات الوان اطعمہ ہین انکو وہین سے کمایا تہا جہان سے کمایا ہے

پھر انکو پیٹ مین جھونکا اب لوگ انسے بچتے پھرتے ہین یہ پرانے لتّے اونکا لباس و ریش پھر
ہوا انکو اوڑاتی پھرتی ہے یہ ہڈیان دواب کی استخوان ہین جنپر وہ سوار ہوکر اطراف بلاد مین
جاکر نفع حاصل کرتے تھے فمن کان باکیا علی الدنیا فلیبك اب جسکو رونا ہو دنیا پہ
وہ روئے ہم وہان سے نہ ہٹے یہانتک کہ خوب روئے ؎

برسر کوئی توام یکبار می باید گریست ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست

روایت مین آیا ہی کہ جب ہبوط آدم کا طرف زمین کے ہوا تو اونسے فرمایا ابن للخراب ولد للفناء
عیسی علیہ السلام نے کہا ہی حب دنیا و آخرت کا دلمین مومن کے برابر نہین ہوتا ہی جسطرح کہ
ایک برتن مین آگ و پانی مستقیم نہین ہوتا ہے حوارین سے فرمایا تھا لاکل خبز الشعیر بالملح
الجریش ولبس المسوح والنوم علی المزابل کثیر مع عافیۃ الدنیا والاخرۃ پھر فرمایا ارضوا
بدنئ الدنیا مع سلامۃ الدین کما رضی اھل الدنیا بدنئ الدین مع سلامۃ الدنیا علی
مرتضی نے کہا ہی چھہ خصال ہین جسنے اونکو جمع کیا اوسنے نہ کوئی مطلب جنت کا اور نہ کوئی مہرب
نار سے باقی چھوڑا جسنے اللہ کو پہچان کر اطاعت کی شیطان کو پہچان کر عصیان کیا حق کو پہچان کر اتباع
کیا باطل کو پہچان کر اتقا کیا دنیا کو پہچان کر ترک کر دیا آخرت کو پہچان کر طلب کیا حسن نے کہا اللہ
رحم کرے اون اقوام پر جنکے پاس دنیا ودیعت تھی وہ امانت رکھنے والیکو دیکر سبک بار چلے گئے
فضیل کہتے ہین طالت فکرتي في ھذہ الآیۃ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم
ایھم احسن عملا وانا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزا بعض حکما نے کہا ہی کہ راس المال دنیا ہوی
ہے نفع او سکا نار ہے **حکایت** بعض رہبان سے کہا تم دہر کو کیسا دیکھتے ہو کہا بدن کو پرانا امید
کو نیا کرتا ہے موت کو نزدیک تمنا کو دور کرتا ہے کہا حال اہل دہر کا کیا ہے کہا من ظفر

بہ تعب ومن فاتہ نصب ؎

ومن یحمد الدنیا لعیش یسرہ + فسوف لعمري عن قلیل یلومھا
اذا ادبرت کانت علی المرء حسرۃ وان اقبلت کانت کثیرا ھمومھا
ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

بعض حکما نے کہا ہے دنیا تھی اور مین نتھا دنیا چلی جائیگی اور مین نہونگا اسلیے مین طرف اوسکے
ساکن نہین ہوتا ہون اسکا عیش نکد اسکا صفو کدر ہے دنیا والی دنیا سے خوف مین ہین یا تو نعمت
زائلہ سے یا بلیۂ نازلہ سے یا منیۂ قاضیہ سے بعض نے کہا دنیا کا ایک تعجب تو یہی ہے کہ وہ کسی کو

جس چیز کا کہ وہ مستحق ہے نہیں دیتی یا تو زیادہ دیتی ہے یا کم کر دیتی ہے سفیان نے کہا تو نعم کو نہین دیکھتا کہ گویا وہ مغضوب علیہا ہین غیر اہل مین رکھی گئی ہین **حکایت** ایک شخص نے ابو حازم سے کہا اشکو الیک حبّ الدنیا ولیست لی بدار کہا انظر ما اتاك الله منها فلا تأخذه الا من حله ولا تضعه الا فی حقه ولا یضرك حبّ الدنیا یحیی بن معاذ نے کہا دنیا حانوت شیطان ہے تو اوسکی دکان سے کچھ نہ چرا ورنہ وہ اوسکی جستجو مین آکر تجھکو گرفتار کر لیگا فضیل نے کہا ہی دنیا اگر سونا ہوتی اور فانی ہے اور آخرت خزف ہوتی اور باقی ہے تب بھی ہمکو یہ چاہیے تھا کہ ہم خزف باقی کو ذہب فانی پر اختیار کرتے حالانکہ ہم نے خزف فانی کو ذہب باقی پر اختیار کیا ہی ابن مسعود نے کہا کوئی آدمی نہین ہے مگر وہ مہمان ہے اور مال اوسکا عاریت ہی سو مہمان کوچ کرنیوالا ہوتا ہی اور عاریت واپس لیجاتی ہے **حکایت** رابعہ نے اپنے اصحاب کی زیارت کی اونہون نے چرچا دنیا کا نکالا سب کے سب مذمت دنیا کی کرنے لگے انہون نے کہا اسکتوا عن ذکرھا فلولا موقعھا من قلوبکم ما اکثرتم من ذکرھا الا من احبّ شیئا اکثر ذکره ؎

اری طالب الدنیا وان طال عمرہ	ونال من الدنیا سرورا و انعما
کبانٍ بنی بنیانه فاقامه	فلما استوی ما قد بناہ تهدما
ھب الدنیا تساق الیك عفوا	الیس مصیر ذاك الی انتقال
وما دنیاك الا مثل فیئ	اظلك ثم اذن بالزوال

لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا تبع دنیاك باٰخرتك تربحھما جمیعا ولا تبع اٰخرتك بدنیاك تخسرھما جمیعا ؎

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد	دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد

مطرف بن شخیر نے کہا ہے تو طرف خفض عیش ولین ریاش ملوک کے نہ دیکھ ولکن طرف اونکی سرعت ظعن وسوء منقلب کے دیکھ ابن عباس نے کہا ہی دنیا کی تین جزء رہین ایک مومن کے لیے دوسرا منافق کے لیے تیسرا کافر کے لیے مومن زاد لیتا ہی منافق تزین کرتا ہی کافر متمتع ہوتا ہی بعض نے کہا دنیا مردار ہے جو کوئی اوس سے کچھ لینا چاہے اوسکو لازم ہے کہ وہ معاشرت کلاب پر صبر کرے ؎

یا خاطب الدنیا الی نفسها	تنح عن خطبتها تسلم
انّ التی تخطب غدّارۃ	قریبة العرس من المأتم
درین چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش است	زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش است

ابو الدرداء نے کہا ہی من ھوان الدنیا علی الله انه لا یعصی الا فیھا ولا ینال ما عنده الا بترکھا

اذا امتحن الدنیا لبیب تکشفت لہ عن عدو فی ثیاب صدیق

علی مرتضی سے کہا تھا دنیا کا حال کہو فرمایا طول کروں یا قصر کہا قصر فرمایا حلالہا حساب و حرامہا عقاب و شبہتہا عتاب مالک بن دینار نے کہا اس جادوگرنی سے بچو یہ علما کے دلون پر جادو کرتی ہی ابو سلیمان دارانی نے کہا آخرت جب دلمین ہوتی ہے تو دنیا مزاحمت کرتی ہی اور اگر دنیا دلمین ہوتی ہے تو آخرت مزاحمت نہین کرتی ہی اسلیے کہ آخرت کریم ہے اور دنیا لئیم سیار بن حکم نے کہا دنیا و آخرت دونون دلمین جمع ہوتی ہین جو غالب ہوتی ہی دوسری اوسکی تابع ہوجاتی ہے علی مرتضی نے کہا ہی دنیا و آخرت دو سوتین ہین جسقدر ایک راضی ہوگی اوتنی ہی دوسری خفا ہوجائیگی **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو گئے ابو عبیدہ بن جراح نے اونکا استقبال کیا ایک ناقہ پر جسکی نکیل رسی کی تھی پھر سلام کیا اور اپنے گھرمین لیگئے عمر نے وہان سوا ایک تلوار اور ڈھال اور رحل کے کچھ نہ دیکھا کہا لو اتخذت متاعا کہا ای امیر المومنین ان ہذا یبلغنا المقیل لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا تو نے دنیا کو پس پشت چھوڑا جسدن کہ تو اوسمین نازل ہوا اور تو نے آخرت کا استقبال کیا سو تو اب اوس گھر سے قریب ہے جو اقرب ہے اور اوس گھر سے دور ہے جو دور گیا حسن نے کہا ابن آدم اپنے مال کو کم سمجھتا ہے اور اپنے عمل کو کم نہین جانتا معصیت فی الدین سے خوش ہوتا ہے اور مصیبت فی الدنیا سے جزع کرتا ہے فضیل نے کہا دنیا مین آنا آسان ہے دنیا سے نکلنا مشکل ہے بعض سلف نے کہا ہی عجب ہی اوس شخص سے جو موت کو پہچانتا ہی پھر کیونکر خوشی کرتا ہے اور نار کو پہچانتا ہے پھر کیونکر ہنستا ہی اور تقلب دنیا کا ساتھ اہل دنیا کے جانتا ہے پھر کیونکر مطمئن الی الدنیا ہوتا ہی ؎

وسألت رسوم الاربع ما فعلت بك سابقة الازل

فاجابت قال اللہ لنا وسؤالك من جهة الغفل

تلك الایام نداولها لا مکث لهن علی رجل

حکایت ایک مرد نجران دو صد سالہ عمر کا پاس معاویہ کے آیا معاویہ نے اوس سے سوال دنیا کا کیا کہا تو نے دنیا کو کیسا پایا اوسنے جواب دیا سنیات بلاء و سنیات رخاء یوم فیوم ولیلۃ فلیلۃ یولد ولد ویهلك هالك فلولا المولود لباد الخلق ولولا الهالك لضاقت الدنیا بمن فیها کہا کچھ مانگ کہا عمر مضی فترده او اجل حضر فتدفعه کہا مین اسکا مالک نہین ہون کہا مجھکو بھی کچھ حاجت طرف تیرے نہین ہے ابو حازم نے کہا یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الآخرة

حسن نے کہا تم خوار کرو دنیا کو واللہ نہین ہی یہ گوارا تر کسیکو اوس شخص سے جو کہ اوسکو خوار رکھتا ہی
بعض سلف یہ دعا کرتے تھے یا ممسك السماء ان تقع علی الارض الا باذنك امسك الدنیا
عني ابو حازم نے کہا ہی موٗنت دنیا و آخرت دونون کی بہت سخت ہی موٗنت آخرت کی اسلیے کہ تو
اوسپر اعوان نہین پاتا موٗنت دنیا کی اسلیے کہ جس شی کی طرف تو ہاتھ ڈالتا ہے ایک فاجر کو پاتا ہے
کہ پہلے تجھسے وہ اوسکی طرف سابق ہو چکا ہے ابن المبارک نے کہا ہے حب دنیا و ذنوب نے دلکو
وحشی بنا رکھا ہے تو اب خیر اوس تک کیونکر پہونچے حکایت ایک حکیم سے کہا دنیا کسکو ملتی ہے
کہا جو اوسکو ترک کر دیتا ہی کہا آخرت کسکو ملتی ہی کہا جو اوسکو طلب کرتا ہی دوسرے حکیم نے کہا ہی دنیا ایک خانۂ ویران
ہی اوس سے زیادہ ویران وہ دل ہی جو اوسکو آباد کرتا ہی آخرت ایک خانۂ آبادان ہی اوس سے زیادہ آباد وہ دل
ہی جو اوسکو طلب کرتا ہی حکایت ابراہیم بن ادہم نے ایک شخص سے کہا تجھکو ایک درہم خواب مین محبوب تر ہی یا ایک
دینار بیداری مین اوسنے کہا ایک دینار بیداری مین کہا تو جھوٹا ہے اسلیے کہ جو چیز تو دنیا مین
دوست رکھتا ہے گویا وہی چیز تجھکو خواب مین محبوب ہے اور جسکو تو آخرت مین دوست رکھتا ہی
گویا وہی چیز تجھکو بیداری مین محبوب ہے اسمعیل بن عیاش کہتے ہین ہمارے اصحاب نے
دنیا کا نام خنزیرہ رکھا تھا کہتے تھے الیك عنا یا خنزیرہ اگر کوئی اور نام بدتر اس سے اونکو
ملتا تو وہی نام رکھتے کعب نے کہا دنیا تمکو ایسے دوست ہو جائیگی کہ تم اوسکو اور اہل دنیا کو پوجو گے
یحیی بن معاذ نے کہا عقلا تین ہین ایک وہ شخص جسنے دنیا کو چھوڑ دیا قبل اسکے کہ دنیا اوسکو چھوڑ دے
دوسرا وہ شخص جسنے اپنی قبر بنائی قبل داخل ہونے کے تیسرا وہ شخص جسنے راضی کر لیا اپنے خالق کو
قبل ملنے کے پھر کہا شوم دنیا کا اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جب تو اوسکی تمنا کرتا ہے تو وہ تجھکو
طاعت خدا سے غافل کر دیتی ہے پھر دنیا مین پڑنے کا کیا ذکر ہے بندار نے کہا ہے کہ جب
تو ابنا دنیا کو دیکھے کہ وہ زہد مین گفتگو کرتے ہین تو جان لے کہ وہ مسخرہ شیطان ہین علی مرتضی
نے کہا ہے دنیا نام ہے چھہ چیزون کا مطعوم مشروب ملبوس مرکوب منکوح مشموم سو اشرف
مطعومات عسل ہے وہ ایک مکھی کا لعاب ہے اشرف مشروبات آب ہے اوسمین سارے
نیک و بد برابر ہین اشرف ملبوسات حریر ہے وہ ایک کیڑے کا نسج ہے اشرف مرکوبات فرس
ہے اوسی پر لوگ مارے جاتے ہین اشرف منکوحات عورت ہے وہ ایک مبال فی مبال ہے
عورت احسن شی کی زینت کرتی ہے اور مراد اوس سے اقبح شی ہوتی ہے اشرف مشمومات
مشک ہے وہ ایک خون ہوتا ہے غزالی نے مواعظ بیان ذم دنیا مین لکھی ہین ہر فقرہ اون نصایح کا

ایک نعمت ہے واسطے مومن کے اور ایک نقمت ہے واسطے فاجر کے پھر دنیا کی مثالین لکھی ہین اور کہا ہے کہ دنیا سریعۃ الفنا قریبۃ الانقضا ہے وعدہ بقا کا کرتی ہے پھر وفا مین خلف کرتی ہے نو او سکو دیکھتا ہی تو وہ ساکن مستقر نظر آتی ہے حالانکہ تیز چلی جاتی ہے جلد کوچ کرجاتی ہی ناظر کو احساس اوسکی حرکت کا نہین ہوتا ہے اسلیئے وہ اوسکی طرف مطمئن ہوجاتا ہے جب وہ منقضی ہوجاتی ہے تب کہین اوسکا احساس اسکو ہوتا ہے ف دنیا کے مثال سایہ کی سی ہے کہ وہ متحرک ساکن ہوتا ہے حقیقت مین متحرک ہے ظاہر مین ساکن ہے اوسکی حرکت بصر ظاہر سے مدرک نہین ہوتی ہے بلکہ بصیرت باطن سے دریافت ہوتی ہے دنیا کا ذکر سامنے حسن بصری کے کیا تھا کہا ے

احلام نوم او کظل زائل ان اللبیب بمثلھا لا یخدع

حسن بن علی بن ابی طالب یہ شعر بہت پڑہتے تھے ے

یا اھل لذات دنیا لا بقاء لھا ان اغترار بظل زائل حمق +

دوسری مثال دنیا کی یہ ہے کہ وہ مشابہ خیالات منام و اضغاث احلام کی ہے ے

دنیا خواب ست ترندگانی دروی خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا

یونس بن عبیدہ نے کہا ہے تشبیہ نہین دی مینے اپنے نفس کو دنیا مین مگر اوس شخص سے جو سورہا پھر اوسنے خواب مین مکروہ محبوب دیکھا ناگہان اوسکی آنکھ کھل گئی جاگ پڑا اسیطرح حال لوگون کا ہے کہ وہ سوتے ہین جب مرینگے جاگ اوٹھین گے اونکے ہاتھ مین کچھ بھی نہو گا اوس چیز سے جس سے کہ وہ خوشدل تھے کسی نے ایک حکیم سے کہا کون چیز اشبہ بدنیا ہے کہا احلام نائم یہ مثال دنیا کی اس راہ سے تھی کہ آدمی خیالات دنیا پر دہوکا کہاتا ہے پھر جب دنیا سرک جاتی ہے تو مفلس رہجاتا ہے رہی مثال دنیا کی باعتبار عداوت کے ساتھ اہل دنیا کے اور اہلاک ابنا ر دنیا کے سو طبع دنیا تلطف فی الاستدراج ہے اولا پھر توصل الی الاہلاک ہے آخرا یہ دنیا مانند ایک عورت کے ہے جسنے واسطے خطاب کے آرایش کی ہے جب اونسے نکاح کیا تو اونکو ذبح کرڈالا حکایت حضرت عیسی علیہ السلام کو کشف دنیا کا ہوا ایک بوڑہی پوپلی عورت کی صورت مین دیکھا وہ ہرطرح کی زینت کیے ہوئے تھی پوچھا تونے کتنے بیاہ کیے ہین کہا بیشمار کہا وہ سب مرگئے یا اون سب نے تجھکو طلاق دیدی کہا نہین بلکہ مینے اون سبکو قتل کیا عیسی نے فرمایا بؤسًا لازواجک الباقین کیف لا یعتبرون بازواجک الماضین کیف تھلکینھم واحدا بعد واحد ولا یکونون

منك علی حذر دنیا کی مثال مخالفت ظاہر با باطن مین یہ ہے کہ دنیا مزینہ الظواہر قبیحۃ السرائر ہے مشابہ ایک پیرزال کے ہی جو آراستہ ہو کر اپنے ظاہر حال سے لوگون کو فریب دیتی ہے جب وہ اوسکے باطن پر واقف ہوتے ہین اور اوسکے چہرے سے مقنع اوٹھاتے ہین تو سارے قبائح اوسکے متمثل ہو جاتے ہین اوسوقت اوسکی اتباع پر نادم اور اپنی کم عقلی سے خجل ہوتے ہین کہ اوسکے ظاہر پر دہوکا کھا گئے **حکایت** علا بن زیاد کہتے ہین مینے خواب مین ایک بڑی بوڑہی عورت جسکی کھال تنی کھچی اور وہ ہر طرح کی زینت کیئے ہوئے تھی دیکھی لوگ اوسپر عاکف تھے شیفتہ ہو کر اوسکی طرف دیکھتے تھے مینے بھی جا کر اوسکو دیکھا اور تعجب کیا کہ یہ لوگ کیون اوسکی طرف نظر کر رہے ہین اور ایسے متوجہ اوسپر ہو رہے ہین آخر مینے اوس سے کہا تو کون ہے اوسنے کہا تو مجھے نہین پہچانتا مینے کہا مین کیا جانون کہ تو کون ہے کہا مین دنیا ہون مینے کہا اعوذ باللہ من شرك اوسنے کہا اگر تو میرے شر سے پناہ مین رہنا چاہتا ہے تو درہم کو دشمن رکھہ **حکایت** ابو بکر بن عیاش نے کہا ہے مینے خواب مین ایک بڑھیا پھوس بدصورت کریہ منظر دیکھی وہ دونون ہاتھہ سے تالیان بجاتی تھی خلق اوسکے پیچھے خواستگار تھی وہ بھی تالی بجاتے اور ناچتے تھے جب میرے مقابلہ مین آئی میری طرف متوجہ ہو کر کہا لو ظفرتُ بك لصنعتُ بك مثل ما صنعت بهؤلاء پھر ابو بکر نے رو کر کہا کہ یہ خواب مینے قبل آنے بغداد کے دیکہا تہا ابن عباس نے کہا ہی لائی جائیگی دنیا دن قیامت کو صورت مین ایک بڑھیا بدشکل کیری آنکھہ والی کے اوسکے دانت باہر نکلے ہونگے اوس کی شکل بدہیئت ہوگی وہ خلائق کو جہانکیگی لوگون سی کہین گے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہین گے نعوذ باللہ من معرفۃ هذه اونسے کہا جائیگا یہ دنیا ہے جسکے لیے تمنے تنافر تقاطع ارحام تحاسد تباغض اغترار کیا تہا پھر اوسکو جہنم مین پھینکدینگے وہ کہیگی ای رب میرے اتباع اشیاع کہان ہین اللہ عز وجل کہیگا الحقوا بها اتباعها واشیاعها **حکایت** فضیل کہتے ہین مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ ایک شخص اپنی روح سے آسمان پر چڑھا راہ مین اوسکو ایک عورت ملی اوسپر ہر طرح کی زینت زیور و جامہ کی تھی جسکا گزر اوسپر ہوتا اوسکو وہ زخمی کرتی جب پشت پھیرتی تو احسن اشیا ہوتی جو کہ لوگون نے دیکھی ہے جب موںہہ کرتی اقبح اشیا ہوتی جسکو لوگون نے دیکہا ہے ایک بڑھیا پھوس بدصورت چندھی نیلی آنکھہ والی ہے مینے کہا اعوذ باللہ منك اوسنے کہا لا واللہ لا یعیذك اللہ منی حتی تبغض الدراهم مینے پوچھا تو کون ہے کہا مین دنیا ہون مثال دنیا کی باعتبار عبور کرنے انسان کے اوس سے یہ ہے کہ حالات تین طرح کے ہین ایک وہ حالت ہے

کہ تو اوسمین نتھا یہ حالت تیری قبل تیرے وجود کے ازل سے پیدایش تک تھی دوسری حالت وہ ہے
کہ تو اوسمین مشاہدہ دنیا کا نکریگا یہ حالت تیری مابعد تیری موت کے ابد تک ہوگی تیسری حالت
متوسط بین الابد والازل ہے یہ ایام ہین تیری حیات کے دنیا مین اب تو طرف مقدار طول
حیات کے نظر کر اور جانب ازل وابد کے اوسکو ملا تو جان لیگا کہ یہ مدت اقل تر ہے منزل قصیر سے
بنسبت سفر بعید کے پس جو کوئی دنیا کو اس آنکھ سے دیکھیگا وہ اوسکے طرف مائل نہوگا اور کچھ
پروا نکریگا کہ اوسکے ایام ضر وضیق مین گذری یا وسعت ورفاہیت مین بلکہ ایک خشت بھی بالای
خشت نرکھیگا عیسی علیہ السلام نے کہا ہے دنیا ایک پل ہے تم اس سے گزر جاؤ اسکو آباد نکرو یہ مثال
بہت واضح ہے کیونکہ حیات دنیا ایک معبر ہے طرف آخرت کے اور مہد پہلا میل ہے راس قنطرہ
پر اور لحد دوسرا میل ہے اور درمیان دونون کے مسافت محدود ہے لوگون مین کسی نے
نصف پل کو قطع کیا ہے اور کسینے ثلث کو اور کسی نے دو ثلث کو اور کسیکے لیے سوا ایک قدم کے
کچھہ باقی نرہا پھر کچھہ بھی حال ہو عبور کرنا اس پل سے ضرور ہے سو بنا کرنا پل پر اور تزئین کرنا اوسکی
باصناف زینت حالانکہ اوسپر سے عبور کرنا لابد ہے غایت جہل وخذلان ہے مثال دنیا کی لین مورد
وخشونت مصدر مین یون ہے کہ اوائل دنیا سہل وآسان ظاہر ہوتی ہے خائض دنیا گمان کرتا ہے
کہ حلاوت خفض دنیا مثل حلاوت خوض فی الدنیا کے ہے ہیہات خوض کرنا دنیا مین سہل ہے نکلنا
دنیا سے ہمراہ سلامت کے مشکل ہے علی مرتضی نے سلمان فارسی کو مثال دنیا کی یہ لکھی تھی مثل الدنیا
مثل الحیۃ لین مسہا ویقتل سمہا فاعرض عما یعجبک منہا لقلۃ ما یصحبک منہا وضع
عنک ہمومہا بما ایقنت من فراقہا وکن اسر ما تکون فیہا احذر ما تکون لہا فان صاحبہا
کلما اطمأن منہا الی سرور اشخصہ عنہ مکروہ والسلام مثال دنیا کی تعذر خلاص مین تبعات
دنیا سے بعد خوض کرنیکے دنیا مین یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مثال صاحب دنیا کی مانند
چلنے والیکے پانی مین ہے بھلا ہو سکتا ہے کہ جو شخص پانی مین چلے اوسکے پاؤن ترنہون اس سے معلوم
ہوا کہ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ وہ خائض ہین نعیم دنیا مین اپنے ابدان سے اور دل اونکے پاک
ہین اور علائق دنیا اونکے باطن سے منقطع ہین وہ جاہل ہین یہ شیطان کا کید ہے ساتھہ اونکے
بلکہ اگر وہ اوس حال سے جس مین کہ وہ ہین باہر نکالے جائین تو فراق دنیا سے عظیم التفجع ہون عیسی
علیہ السلام نے فرمایا ہے مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جسطرح بیمار طعام کو دیکھتا ہے اور شدت وجع
سے التذاذ اوس طعام سے نہین کر سکتا اسیطرح صاحب دنیا ملتذ بعبادت نہین ہوتا ہے

اور نہ کچھ حلاوت عبادت کی پاتا ہے کیونکہ حب دنیا پاس اوسکے موجود ہے مثال باقی دنیا کی بنسبت ماضی کے یہ ہے کہ انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے مثل اس دنیا کے مثل ایک کپڑے کے ہے کہ اوسکو اول سے تا آخر پھاڑ ڈالا ہے اب وہ ایک تاگے سے لٹک رہا ہے قریب ہی کہ وہ تاگا بھی ٹوٹ جائے انتہی اس بحث کو مقریزی نے خطط مین اور مینے حجج الکرامہ مین بسط سے لکھا ہے یہ حدیث حضرت نے اپنے عہد سعادت مہد مین ارشاد فرمائی تھی اب اس حدیث کو تیرہ سو چار برس کا زمانہ ہوا اب رہی سہی مدت مین سے بھی بہت کچھ کم ہوگیا دلیل اسکی ظہور اشراط ساعت کبری ہین کہ مثل مینہہ کے سر پر اہل دنیا کے برس رہے ہین لکن حال خلق کا یہ ہے کہ جسقدر عمر دنیا کی گھٹتی جاتی ہے اوسیقدر محبت اوسکی دل مین اہل دنیا بلکہ اہل دین کے بڑھتی جاتی ہے اب وہ لوگ عنقا وکیمیا ہوگئے ہین جنکو بقدر کفاف کے حاجت طرف دنیا کے ہو طالب حلال ہون اب تو سارا کمال دین وعقل کا اسمین آرہا ہے کہ جس تدبیر وتقریر وتحریر وتزویر سے مال دنیا ہاتھ آئے سمیٹنا چاہیے کیسا حلال کہاں کا حرام دنیاداروں کو کیا رونا ہے کہ دیندار بھی بندہ درہم ودینار ہوگئے ہین شاید آیات واحادیث ذم دنیا وذم حب جاہ ومال نزدیک علماء وقت کے منسوخ ہوچکی ہین ورنہ فقط ایک یہ آیت واسطے ترک دنیا کے کفایت کرتی ہے تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ہمنے تراجم بعض اہل تقوی کے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات شعرانی رحمہ اللہ سے نقل کیے ہین مثال دنیا کی اسوجہ سے کہ ایک علاقہ اوسکا دوسرے علاقہ تک پہچاتا ہے اور مرتے دم تک یہی تانتا چلا جاتا ہے یہ ہی کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے مثال طالب دنیا کی مثال اوس شخص کی سی ہے جو آب شور کو پیتا ہے جتنا زیادہ پیے گا اوتنی پیاس بڑھیگی یہانتک کہ آخر کو وہ پیاس اوسکو مار ڈالیگی مثال دنیا کی اسوجہ سے کہ آخر اوسکا مخالف اول ہے اور اوائل حال مین تازگی اوسکی نظر آتی ہے اور عواقب مین پلیدی اوسکی ثابت ہوتی ہے یہ ہے کہ شہوات دنیا کی دل مین مثل شہوات اطعمہ کے معدہ مین لذیذ ہوتی ہین پھر جب بندہ مرنے لگتا ہے تو وقت موت کے اپنے دل مین کراہت وقباحت وبدبو شہوات دنیا کی ویسی ہی پاتا ہے جسطرح کہ اطعمہ لذیذہ کی جبکہ وہ معدہ مین اپنی غایت کو پہونچ جاتی ہین بدبو پاتا ہے اور جسطرح کہ طعام جتنا لذیذ وچرب وشیرین تر ہوتا ہے اوتنا ہی بر جیع اوسکا نجس وبدبو تر ہوتا ہے اسیطرح حال ہر شہوت دل کا ہے کہ جسقدر وہ شہوت مرغوب ولذیذ تر وقوی تر ہوگی بدبو وکراہت وتاذی اوس سے نزدیک موت کے سخت تر ہوگی

بلکہ یہ حال دنیامین بھی دیکھنے مین آتا ہے کہ جس کسی شخص کا گھر بار لٹ جاتا ہے اور اہل و مال و ولد
اوسکے پکڑ لیے جاتے ہین تو مصیبت والم و دردمندی اوسکی ہر شی مفقود کے لیے بقدر اوسکی
لذت و محبت و حرص کے ہوتی ہے پس جو چیز وقت موجود ہونیکے جتنی نزدیک اوسکے مرغوب
ولذیذ تر تھی اب وقت مفقود ہونیکے اوتنی ہی تلخ وناگوار ہوگی کیونکہ موت کے معنے یہی ہین
کہ جو چیز دنیامین ہی وہ کھو جائے ابی بن کعب مرفوعا کہتے ہین دنیا مثال ہے ابن آدم کی تو دیکھ
ابن آدم سے کیا نکلتا ہے اور اوسکا نون مرچ کیا بن جاتا ہے حسن نے کہا مینے انکو دیکھا کہ یہہ
کھانے مین مصالح و خوشبو ملاتے ہین پھر اوسکو وہان ڈال آتے ہین جو تمنے دیکھا ہے یعنے
غذای لطیف انجام کو براز کثیف ہوجاتی ہے ایساہی حال اس دنیا کا ہے کہ آغاز پاک اور انجام
ناپاک ہے وقال تعالی فلینظر الانسان الی طعامہ ابن عباس نے کہا یعنی الی رجیعہ
بشر بن کعب کہتے تھے چلو تمکو دنیا دکھالائین پھر اونکو ایک گھورے پر لیجاتے اور کہا کرکے کہتے
دیکھو اونکے میوہ و مرغ و شہد و روغن کو مثال دنیا کی بنسبت آخرت کے یون ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے دنیا آخرت مین لکن برابر اوس مقدار کے کہ کوئی شخص
تم مین کا اپنی اونگلی دریا مین ڈالے اب تم دیکھو کہ وہ اونگلی کتنا پانی لیکر پھریگی اسکے بعد غزالی رحمہ اللہ
نے مثال دنیا و اہل دنیا کی بابت اشتغال بنعیم دنیا و غفلت عن الآخرۃ اور حصول خسران عظیم
بسبب دنیا کے لکھی ہے پھر ایک مثال دہوکا کھانے خلق کی ساتھہ دنیا کے اور ضعف ایمان اہل دنیا کے
پھر ایک مثال تنعم مردم کی ساتھہ دنیا کے اور تفجع کی فراق دنیا پر ذکر کی ہے بوجہ طول کلام ذکر اون
امثلہ کا اسجگہہ نہین کیا گیا اسکے بعد حقیقت و ماہیت دنیا کو حق مین بندہ کے ذکر کیا ہے پھر نفس حقیقت
واشتغال دنیا سے بحث کی ہے دنیای محمود و دنیای مذموم کا پتا دیا ہی اصل کتاب کیطرف مراجعت کرنا چاہیے

باب ۵۶ بیان مین فضل جوع و خشونت عیش و اقتصار علی القلیل کی ماکول مشروب ملبوس و غیرہ حظوظ نفوس و ترک شہوات سے

قال اللہ تعالی فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا
الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيئا وقال تعالى فخرج على قومه
في زينته قال الذين يريدون الحيوة الدنيا يا ليت لنا مثل ما اوتي قارون انه لذو حظ عظيم
وقال الذين اوتوا العلم ويلكم ثواب الله خير لمن امن وعمل صالحا وقال تعالى ثم لتسألن يومئذ عن النعيم

وقال تعالى من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلها
مذموما مدحورا والآيات في الباب كثيرة معلومة عائشہ کہتی ہین سیر شکم نہوئے حضرت نان جو
سے دو دن لگاتار یہانتک کہ انتقال کیا متفق علیہ دوسری روایت یون ہی پیٹ بھر کے نکہایا
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ آئے مدینہ مین نان گندم کو تین رات پیاپے یہانتک کہ
مقبوض ہوئے عائشہ نے عروہ سے کہا ای بھانجے ہم دیکھتے تھے ہلال پھر ہلال پھر ہلال تین ہلال
دو ماہ مین اور سلگائی نجاتی گھرون مین حضرت کے آگ عروہ نے کہا ای خالہ تم کیونکر زیست کرتی
تھین کہا یہی دو چیزین سیاہ تھین کھجور و پانی ہان حضرت کے ہمسایہ انصار تھے وہ دودہ بکریون کا
بھیجدیتے حضرت ہمکو پلاتے متفق علیہ سعید مقبری کہتے ہین ابو ہریرہ کا گذر ایک قوم پر ہوا اونکے
سامنے ایک گوسفند بریان تھی انکو بلایا انھون نے انکار کیا کھانے سے اور کہا نکلے حضرت دنیا سے
اور شکم سیر نہوئے نان جو سے رواہ البخاری انس کا لفظ یہ ہے کہ نہ کھایا حضرت نے خوان پر
یہانتک کہ انتقال کیا اور نہ کبھی چپاتی کھائی یہانتک کہ وفات پائی رواہ البخاری دوسری روایت
مین یون ہے اور نہ دیکھی کبھی بزبریان اپنی آنکھہ سے نعمان بن بشیر کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا اونکو
تمر ردی بھی میسر نہ آتے جس سے اپنا پیٹ بھرتے رواہ مسلم سہل بن سعد نے کہا ہے کہ حضرت
نے میدہ کی روٹی نہین دیکھی جب سے کہ مبعوث ہوئے یہانتک کہ مقبوض ہوئے انسے پوچھا کہ تمہارے
پاس عہد حضرت مین چلنیان تھین کہا حضرت نے چلنی نہین دیکھی جب سے کہ اللہ نے اونکو مبعوث
کیا یہانتک کہ وفات کی پوچھا تم جو کسطرح کھاتے تھے بغیر چھنے ہوئے کہا ہم پیس کر پھونک دیتے
جو اوڑتا وہ اوڑ جاتا جو بچتا اوسکو گوندھ لیتے رواہ البخاری حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ حضرت
و ابو بکر و عمر کی گرسنگی کا آیا ہے کہ ایک انصاری کی گھر گئے وہ ایک ڈال کھجور کی لایا جسمین گدر و پختہ و رطب
تھی پھر ایک بکری حلال کر کے ان سب کو کھانا کھلایا میٹھا پانی پلایا حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا
والذي نفسي بيده لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا
حتى اصابكم هذا النعيم رواہ مسلم ان انصاری کا نام روایت ترمذی وغیرہ مین ابو الہیثم
بن تیہان آیا ہے عتبہ بن غزوان نے اپنے خطبہ مین کہا تھا کہ مینے اپنے آپکو ایک شخص ساتوان ہمراہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہے ہمارے پاس کچھہ کھانا نتھا مگر پتے درخت کی یہانتک
کہ ہماری باچھین پھٹ گئین ایک چادر میرے ہاتھہ آئی تھی مینے اوسکے دو ٹکڑے کیے آدھی آپ رکھی
آدھی سعد بن مالک کو دی ہم دونون نے نصف نصف کو ازار بنایا آج کے دن ہر کوئی شخص ہم مین کا

ایک شہر پر شہروں میں سے امیر ہے وانی اعوذ باللہ ان اکون فی نفسی عظیما وعند اللہ صغیرا
رواہ مسلم ابو موسی اشعری کہتے ہیں عائشہ نے ایک کسا را یک ازار نکالی اور کہا کہ انتقال
حضرت کا انھیں دو کپڑوں میں ہوا ہے متفق علیہ سعد بن ابی وقاص کا لفظ یہ ہے کہ میں
اول عرب ہوں جسنے راہ خدا میں تیر چلایا ہم لڑتے تھے ہمراہ حضرت کے اور نہ تہا کھانا ہمارا مگر
پتے ببول کے یہانتک کہ ایک ہم میں مثل بکری کے مینگنی ہگتا اوس میں کوئی خلط نہوتا متفق
علیہ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت نے کہا اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق علیہ
اہل لغت وغریب نے کہا ہے کہ مراد قوت سے سد رمق ہے میں کہتا ہوں کہ مراد آل محمد سے خاص
ذات مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یا سارے اہل بیت اور یہ دعا دلیل ہے اسبات پر
کہ آپکا فقر اختیاری تہا نہ اضطراری مقصود اس فقر سے زہد فی الدنیا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں قسم ہے
اوس شخص کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں لگاتا تہا جگر اپنا زمین پر بھوک سے اور پتہر باندہتا تہا
پیٹ پر گرسنگی سے ایک دن اونکی راہ میں بیٹہا جدہر سے وہ نکلتے تھے اتنے میں حضرت کا گزر ہوا
مجھکو دیکھکر تبسم فرمایا اور میرے چہرے و نفس کو پہچان لیا مجھسے کہا یا اباھر میںنے کہا لبیک یا رسول اللہ
فرمایا آو میں ساتھ لگ گیا حضرت گھر میں چلے گئے میںنے اذن چاہا مجھے اذن دیا میں اندر گیا حضرت نے
ایک پیالہ دودہ کا پایا پوچھا یہ دودہ کہاں سے آیا ہے کہا فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپکے لیے
بھیجا ہے کہا اباھر میںنے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا جاؤ اہل صفہ کو بلا لاو اس دودہ کو پیئیں
یہ اہل صفہ مہمان اسلام تھے اہل و مال کیطرف مائل نہ تھے نہ کہیں کسی شخص پر انکا ٹہکانا تہا حضرت
کے پاس جب صدقہ آتا انکے پاس بھیجدیتے اور خود کچھہ نہ کہاتے اور جب ہدیہ آتا تو نزدیک ان کے
ارسال فرماتے اور خود بھی کچھہ اوسمیں سے لیتے اور اونکو شریک کرتے مجھکو یہ بات بری لگی میںنے کہا یعنی اپنے
جی میں کہ یہ دودہ اہل صفہ میں کیا کریگا اسکا مستحق تو میں ہی تہا کہ ایک گھونٹ پیکر قوت حاصل کرتا
لکن جب اہل صفہ آئینگے تو مجھکو حکم ہوگا کہ میں انکو پلاؤں قریب نہیں ہے کہ مجھکو اوس دودہ میں سے
کچھہ بھی پہونچے لکن طاعت خدا و رسول سے چارہ نتہا میں جاکر اونکو بلا لایا وہ آئے اور اذن چاہا
اونکو اذن دیا اپنی اپنی جگھہ گھر میں بیٹہہ گئے کہا ای اباھر میںنے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا لے
انکو دے میںنے پیالہ اوٹہا کر دینا شروع کیا ایک مرد خوب سا دودہ پیکر سیراب ہوکر وہ پیالہ مجھکو پھیر دیتا
میں دوسرے کو دیتا وہ بھی پیتا یہانتک کہ سیراب ہوجاتا پھر واپس کرتا میں اور کو دیتا وہ بھی پیکر
سیراب ہوکر مجھے واپس کر دیتا یہانتک کہ نوبت حضرت کی آئی اور ساری قوم تن کر پی چکی تھی قدح کو لیکر

اپنے ہاتھہ پر رکھہ کر میری طرف نظر فرماکر تبسم کرکے کہا اے ابا ہر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا
اب فقط مین اور تو باقی ہین مینے کہا سچ ہے ای رسول خدا کہا بیٹھہ جا اور پی مینے بیٹھہ کر پیا فرمایا
خوب سا پی مینے خوب سا پیا حضرت یہی کہتے جاتے تھے کہ پی یہانتک کہ مینے کہا قسم ہے اوسکی کہ جسنے
آپ کو سچا نبی بناکر بھیجا ہے اب مین رستہ پینے کا نہین پاتا کہا مجھے دکھا مینے وہ پیالہ آپ کے
ہاتھہ مین دیدیا اللہ کی حمد کی اللہ کا نام لیا اور بچا کھچا خود پی لیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے
کہ مینے اپنے آپکو دیکھا اور مین درمیان منبر رسول خدا اور حجرۂ عائشہ کے مارے بھوک کے بیہوش
ہوکر پڑا تھا کوئی آنیوالا آتا تو اپنا پاؤن میری گردن پر رکھتا اور یہ خیال کرتا کہ مین دیوانہ ہون حالانکہ
مجھکو جنون نہوتا یہی بھوک ہوتی رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور زرہ آپکی گرو تھی نزدیک ایک یہودی کے بابت تیس صاع جو کے متفق علیہ
انس نے کہا رہن رکھی حضرت نے درع اپنی جو پر اور لے گیا مین پاس حضرت کے نان جو اور چربی
متغیر مینے آپکو سنا فرماتے تھے ما اصبح لآل محمد ولا امسی الا صاع وانهم لتسعة ابيات
رواہ البخاری یعنی نو گھر اور غلہ ایک پنسیری حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعا پیشتر گذر چکی ہے کہ مینے
ستر آدمی اہل صفہ کے دیکھے اونمین سے ایسا کوئی نتھا کہ جسکے پاس ردا ہوتی یا ازار یا کسا او
اپنے گلے سے باندھے رہتے کوئی نصف ساق تک پہونچتی اور کوئی ایڑی تک وہ اوسکو ہاتھہ
سے تھامے رہتا اس کراہت سے کہ کہین ستر دکھائی ندے رواہ البخاری بعض اہل علم کے
نزدیک لفظ صوفی اسی لفظ صفہ سے ماخوذ ہے صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ کا حال بھی فقر و فاقہ و قلت
لباس و طعام مین مثل اہل صفہ کے تھا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ بستر حضرت کا چمڑا تھا جسکے
اندر چھال بھری تھی رواہ البخاری ابن عمر کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے ایک مرد انصاری
آیا اور سلام کرکے چلا گیا حضرت نے کہا ای برادر انصار ہمارا بھائی سعد بن عبادہ کیسا ہے کہا مرد
صالح ہے فرمایا تم مین سے کون اوسکی عیادت کرے گا حضرت کھڑے ہوئے ہم بھی ہمراہ آپکے
اوٹھہ کھڑے ہوئے ہم کچھہ اوپر دس آدمی تھے ہمارے پاس نجوتا تھا نہ موزہ نہ ٹوپی نہ قمیص ہم اسی سباخ
مین چلتے تھے یہانتک کہ وہان پہونچے اونکی قوم اونکے پاس سے ہٹ گئی یہانتک کہ حضرت اور
آپکے ہمراہی اونکے نزدیک ہوئے رواہ مسلم عمران بن حصین نے مرفوعا کہا ہے بہتر تم مین
میرا قرن ہے پھر وہ لوگ جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ لوگ جو اونسے قریب ہین عمران نے کہا
مین نہین جانتا کہ حضرت نے یہ لفظ دوبار کہا یا تین بار پھر بعد انکے ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب

سباخ یعنی شور زمین ۱۲

گواہی دیگی اور خیانت کریگی امانت دار ہوگی نذر مانی کی وفا نکریگی اور نمین فربہی ظاہر ہوگی
متفق علیہ ابو امامہ کا لفظ رفعا یہ ہے ای ابن آدم اگر تو صرف کرے مال زائد تو یہ بہتر ہے تیرے
لیے اور اگر روکے گا تو اوسکو تو یہ برا ہے تیرے لیے ملامت نہین ہے تجہپر کفاف مین شروع
کر عیال سے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح عبید اللہ بن محصن انصاری رفعا کہتے ہین
جس کسینے صبح کی تم مین امن سے اپنی قوم مین عافیت سے اپنے بدن مین اوسکے پاس ایک
دن کا قوت ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے لیے جمع کر دی گئی رواہ الترمذي وقال حديث
حسن ابن عمرو کا لفظ رفعا یون ہے فلاحمند ہوا جو اسلام لایا اور ہی رزق اوسکا کفاف اور
قناعت دی اللہ نے اوسکو ساتہہ اوس چیز کے جو اوسکو دی ہے رواہ مسلم فضالہ بن عبید
کا لفظ مرفوع یون ہے خوشی ہوا اوسکو جو راہ یاب ہوا واسطے اسلام کے اور ہی روزی اوس کی
کفاف پھر اوسنے قناعت کی رواہ الترمذي وقال حديث صحيح کفاف کہتے ہین قدر ضرورت کو
قناعت کہتے ہین عدم طلب زیادت کو ابن عباس کہتے ہین حضرت چند شب تک لگاتار بھوکے رہتے
گھر والے رات کا کھانا نہ پاتے اکثر روٹی اونکی نان جو ہوتی رواہ الترمذي وقال حديث حسن
صحيح فضالہ بن عبید نے کہا حضرت جب نماز پڑھاتے لوگون کو کچھہ لوگ نماز مین قیام سے گر پڑتے
بسبب بھوک کے وہ اصحاب صفہ تھے یہانتک کہ اعراب کہتے کہ یہ مجانین ہین حضرت نماز پڑھ کر
انکی طرف آتے اور فرماتے اگر تم جانو کہ نزدیک اللہ کے تمہارے لیے کیا ہی تو تم دوست رکھو
زیادت فاقہ و حاجت کو رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح مقدام بن معدیکرب کہتے ہین
حضرت نے فرمایا نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو سیدھا
رکھین اوسکی پیٹھہ کو پھر اگر ضرور ہو تو ثلث کھانے کے لیے اور ثلث پینے کے لیے اور ثلث سانس کے
لیے رواہ الترمذي وقال حديث حسن لفظ حدیث کا اکلات ہے بمعنے لقم ابو امامہ حارثی رض
کہتے ہین اصحاب حضرت نے ایک دن ذکر دنیا کا سامنے حضرت کے کیا فرمایا تم نہین سنتے تم نہین
سنتے کہ بذاذت ایمان ہے بذاذت ایمان ہے یعنی تقحل رواہ ابوداود نووی نے کہا بذاذت بمعنی
رثاثت ہیئت و ترک لباس فاخر ہے اور متقحل نزدیک اہل لغت کے وہ شخص ہے جو خشک جلد ہو
خشونت عیش و ترک ترفہ سے جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے ہمکو بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر امیر
مقرر کیا ہم واسطے تلقی کاروان قریش کے نکلے تھے ایک خرجی تمر کی ہمارے ساتہہ کر دی سوا اسکے اور
کچھہ ہمارے لیے نپایا ابو عبیدہ ایک ایک تمر ہمکو دیتے پوچھا تم اوسکو کیا کرتے تھے کہا ہم اوسکو

چوستے تھے جیسے بچہ چوستا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے وہ ہمکو سارے دن رات تک کفایت کرتا اور ہم اپنی لاٹھی سے پتے درخت کے جھاڑتے پھر پانی مین بھگو کر کھاتے پھر ذکر دابۂ عنبر کا کیا الحدیث رواہ مسلم اسماء بنت یزید کا لفظ یہ ہے کہ آستین حضرت کے قمیص کی پہونچے تک تھی رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن حدیث طویل جابر مین قصہ حضرت کے معصوب البطن ہونے کا دن خندق کے بھوک سے آیا ہے متفق علیہ اور اوس قصہ مین ذکر زیادت طعام کا بطور معجزہ کیا ہے اور انس نے کہا کہ ابو طلحہ نے حضرت کی آواز بسبب بھوک کے ضعیف پا کر ام سلیم سے کہا کہ کچھ ہو تو دو اونھون نے روٹی دی اس قصہ مین بھی ذکر ایک معجزہ زیادت طعام کا آیا ہے متفق علیہ یہ احادیث دلیل ہین فضل جوع وخشونت عیش واقتصار علی القلیل پر اکل وشرب ولباس وغیرہ حظوظ نفس سے یہ نہایت درجہ کا زہد تھا غایت رتبہ کی قناعت تھی غزالی نے کہا ہے اعظم مہلکات واسطے ابن آدم کے شہوت بطن ہے اسی شہوت کے سبب سے آدم وحوا دار قرار سے طرف دار ذل وافتقار کے نکالے گئے اونکو اکل شجرہ سے نہی کی تھی اونھون نے غلبۂ شہوت مین اوسکو کھایا یہانتک کہ اونکا ستر کھل گیا بطن بحسب تحقیق ینبوع شہوات ومنبت ادواء وآفات ہے اگر انسان اپنی جان کو بھوک سے ذلیل رکھی اور مجاری شیطان کو تنگ کرے تو نفس اوسکا اذعان طاعت خدا پر لگ جائے راستہ بطر وطغیان کا نہ چلے اور نوبت انہماک کی دنیا مین اور ایثار عاجل کی آجل پر نہ آئے عیسی علیہ السلام نے کہا ای حواریو بھوکا رکھو اپنے جگر کو اور ننگا رکھو اپنے تن کو شاید تمہارے دل اللہ کو دیکھین توریت مین آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے عالم فربہ اندام کو یہ اسلیے کہ فربہی دلیل ہے غفلت وکثرت اکل پر اور زیادہ کھانا قبیح ہوتا ہے خصوصا عالم دانشمند کو ابن مسعود نے کہا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے قاری سمین کو سیری شکم سے خبر مرسل مین آیا ہے کہ شیطان پھرتا ہے ابن آدم مین خون کی طرح سو تنگ کرو تم مجاری شیطان کو بھوک پیاس سے یہ بھی فرمایا ہے کہ مؤمن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین معلوم ہوا کہ شہوت اہل کفر کی بنسبت شہوت مومن کے سات گنی ہوتی ہے آنت کا ذکر کنایہ ہے شہوت سے عائشہ نے کہا حضرت نے فرمایا تم ہمیشہ ٹھونکتے رہو دروازہ جنت کا وہ مفتوح ہوگا واسطے تمہارے کہا ہم کیونکر اوسکو ٹھونکین فرمایا بھوک پیاس سے ابو جحیفہ نے حضرت کی مجلس مین ڈکار لی تھی کہا اقصر من جشائك فان اطول الناس جوعا یوم القیامة اطولهم شبعا فی الدنیا یہ بھی فرمایا ہے کہ یہان کے بھوکے وہان سیر شکم ہونگے اللہ تن کر کھانیوالون کو دشمن رکھتا ہے ترک کیا

کسی بندہ نے کوئی لقمہ شتہاہ تلکن واسطے اوسکے ایک درجہ ہو گا جنت مین غزالی نے
اسجگہہ بہت سی احادیث مدح جوع و ذم شبع مین علاوہ احادیث باب کے لکھی ہین پھر کہا ہی
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تم بچو پیٹ سے کہ وہ ثقل ہے حیات مین اور نتن ہی ممات مین
شقیق بلخی کہتے ہین عبادت ایک حرفہ ہے دو کان اوسکی خلوت ہے آلہ اوسکا مجاعت ہی یعنی
گرسنگی لقمان اپنے بیٹے سے کہتے تھے پیٹ جب بھر جاتا ہے تو فکرت سو جاتی ہے حکمت گونگی
ہو جاتی ہے اعضا عبادت کرنے سے بیٹھ رہتے ہین فضیل بن عیاض اپنی جان سے کہتے تھے
تو کس چیز سے ڈرتی ہے کیا تجھکو یہ ڈر ہے کہ تو بھوکی رہیگی تو اسکا ڈر نکر تو خوار تر ہے اللہ پر اسی
حضرت اور اصحاب اونکے بھوکے رہتے تھے کہمس کہتے تھے ای رب تو نے مجھے بھوکا ننگا رکھا
تیرگی شب مین بے چراغ بٹھایا سو مین کس وسیلہ سے اس درجہ کو پہونچا ہون فتح موصلی
پر جب اشتداد مرض و جوع کا ہوتا کہتے ای اللہ تو نے مجھکو بیماری و گرسنگی مین مبتلا کیا ہی
تیرا کام ساتھہ اولیا کے یہی ہے مین کونسا عمل کرون کہ شکر اس نعمت کا بجا لا سکون محمد بن واسع
نے کہا خوشی ہو اوس شخص کو جو صبحکو بھوکا اوٹھا اور وہ اللہ سے راضی ہے یحیی بن معاذ نے کہا
ہے کہ جوع راغبین منبہ ہی اور جوع تائبین تجربہ اور جوع مجتہدین کرامت اور جوع صابرین سیاست
اور جوع زاہدین حکمت ابو سلیمان کہتے ہین اگر مین ایک لقمہ طعام شام کا چھوڑ دون تو یہ دوست
تر ہے مجھکو قیام شب سے تا صبح سہل تستری کچھہ اوپر بیس دن تک نکہاتے انکے کہانیکو ایک درہم
سال بھر تک کفایت کرتا تہا یہ تعظیم جوع کرنے اور مبالغہ رکھتے تہے یہانتک کہ کہتے تھے کہ قیامت کے
دن کوئی عمل نیک افضل تر ترک فضول طعام سے نہو گا اقتداء بالنبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی اکلہ کہتے تھے عقلمندون نے کوئی شئی نافع تر دین و دنیا مین جوع سے نہین دیکھی اور نہ کوئی شی
طلاب آخرت پر اکل سے زیادہ مضر پائی حکمت و علم جوع مین رکہا گیا ہے اور معصیت و جہل
شبع مین رکھی گئی ہے کوئی عبادت اللہ کی افضل تر مخالفت ہوی سے ترک حلال مین نہین ہے
سر ہر نیکی کا جو آسمان سے زمین پر اوترتی ہے گرسنگی ہے اور سر ہر فجور کا جو درمیان ان
دونون کے ہے سیر شکمی ہے یہ وہ زمانہ ہے کہ اسمین کسیکو نجات نہین ملتی ہے مگر جبکہ نفس
کو ذبح کرے اور بھوک و سہر و جہد سے اوسکو قتل کرے روی زمین پر کوئی شخص ایسا نہین ہے
کہ جو اس پانی کو پیکر سیراب ہو پھر معصیت سے سلامت رہے اگرچہ اللہ کا شکر بجا لاوے
پھر شکم سیر ہونے کا طعام سے کیا ذکر ہے ؎

عشق نبود اینکه در مردم بود — از پی فسادی خوردن تن کمند مرده بود

عبدالواحد بن زید قسم کہا کر کہتے تھے اللہ نے کسیکو صاف نکیا مگر جوع سے اور نہ چلا کوئی
پانی پر مگر جوع سے اور طی ارض نہوا کسیکو مگر بھوک سے اور نہین دوست رکھتا اللہ کسیکو مگر
بھوک سے ابو طالب مکی کہتے ہین مثال پیٹ کی مثل عود مجوف ذوات اوتار کے ہے کہ اوسکی
آواز بسبب خفت و رقت کے خوشنما ہوتی ہے کیونکہ وہ خالی شکم غیر ممتلی ہوتا ہے اسیطرح
جب جوف خالی ہوگا تو تلاوت شیرین تر اور قیام ادوم اور منام اقل تر ہوگی ابو بکر مزنی
نے کہا ہے اللہ تین شخصون کو دوست رکھتا ہے مرد کم خواب کم خوار کم راحت کو فارسی کے
مثل ہے کہ بسیار خوار ست بسیار خوار * جوع مین دس فائدہ ہین ایک صفاء قلب و اتقاد
قریحہ و انفاذ بصیرت کیونکہ سیر شکمی سے بلادت آتی ہے دل اندہا ہوجاتا ہی دماغ پر بخار چڑہتے
ہین مثل نشہ کے یہانتک کہ وہ بخار معادن پر محتوی ہوجاتا ہے دل جریان افکار و سرعت
ادراک سے گران پڑجاتا ہے یہی سبب ہے کہ جو لڑکا زیادہ کھاتا ہے اوسکا حفظ باطل اور ذہن
فاسد ہوکر وہ بطی الفہم و الادراک ہوجاتا ہے دوسرا فائدہ رقت و صفاء قلب ہی جس سے
واسطے ادراک لذت مناجات اور تاثر الذکر کے طیار ہوتا ہے جریان ذکر کا زبان پر
ہمراہ حضور قلب کے ہوتا ہے لکن جب تک کہ درمیان ذکر و قلب کے حجاب قسوت قلب
باقی ہے دلکو کچھ التذاذ و تاثر نہین ہوتا ہے بڑا سبب تلذذ بالمناجات مین خلو معدہ ہی
ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے بڑا مزہ عبادت مین مجھے جب ملتا ہے کہ میرا پیٹ پیٹھہ سے
لگ جاتا ہے تیسرا فائدہ انکسار و ذل و زوال بطر و فرح و اشر ہے جو کہ مبدء ہے طغیان
و غفلت عن اللہ کا سو جو کسر و ذل نفس کو بھوک سے حاصل ہوتا ہے وہ کسی شی سے نہین
ہوتا اسی لیے حضرت پر خزائن دنیا کو عرض کیا تو فرمایا لا بل اجوع یوما و اشبع یوما فاذا
جعت صبرت و تضرعت و اذا شبعت شکرت او کما قال غرضکہ بطن و فرج دو در
ہین ابواب نار سے اور اصل اوسکی یہی شبع ہی اور ذل و انکسار دو در ہین ابواب جنت سے
اور اصل اوسکی جوع ہے سو جو کوئی دروازہ نار کا بند کریگا اوسکے لیے بالضرور ایک دروازہ
بہشت کا کھلیگا چوتہا فائدہ یہ ہے کہ اللہ کی بلا و عذاب کو نہ بھولیگا اور نہ اہل بلا کو مرد سیر شکم
مرد گرسنہ کو بھول جاتا ہے اور ہوشیار آدمی بلاء غیر کو دیکھہ کر بلاء آخرت کو یاد کرتا ہی پانچوان
فائدہ جو سب فوائد سے بڑا ہی کسر سارے شہوات معاصی کا ہے اور استیلاء ہی نفس امارہ

کیونکہ منشا سارے معاصی کا یہی شہوات قوی ہوتی ہین اور مادہ ان سب قوی شہوات
کا لامحالہ اطعمہ ہین اسلیے تقلیل طعام کی مضعف ہر شہوت و قوت ہوتی ہے سعادت کاملہ
یہ ہے کہ آدمی مالک اپنے نفس کا ہو اور شقاوت یہ ہے کہ نفس اوسکا مالک ہو ذوالنون
نے کہا ہے کہ مینے کبھی پیٹ بھر کے نہین کھایا لکن کوئی معصیت کی یا کسی معصیت کا ارادہ کیا
یہ کچھہ ایک فائدہ نہین ہے بلکہ خزائن الفوائد سے اسی جوع سے شہوت بطن و شہوت کلام دفع
ہوتی ہے چھٹا فائدہ دفع نوم و دوام سہر ہے اسلیے جو کوئی شکم سیر ہو کر کھائیگا وہ پانی بہت پیئیگا
اور جو شخص پانی زیادہ پیے گا وہ بہت سوئیگا ستر صدیقین کا اسبات پر اتفاق رای ہے کہ
کثرت نوم کثرت شرب سے ہوتی ہے یہانتک کہ بعض اطبا نے کہا ہے الماء کله نوم
اور کثرت نوم مین ضیاع عمر و فوت تہجد و بلادت طبع و قساوت قلب ہے عمر ایک جوہر نفیس
ہے اور راس المال عبد ہے اوسی مین وہ تجارت کرتا ہی اور نوم موت ہی سو کثرت نوم کی منقص
عمر ہوتی ہے ساتوان فائدہ آسانی مواظبت کی ہے عبادت پر کیونکہ اکل مانع ہوتا ہی کثرت
عبادت سے ابوسلیمان دارانی نے کہا ہے کہ شکم سیر پر چھہ آفتین داخل ہوتی ہین فقد حلاوت
مناجات تعذر حفظ حکمت حرمان شفقت علی الخلق اسلیے کہ جب وہ شبعان ہوتا ہی تو ساری
خلق کو شباع گمان کرتا ہی ثقل عبادت زیادت شہوات سارے مومنین گرد مساجد کے
پھرتے ہین اور وہ گرد مزابل کے دور کرتا ہے آٹھوان فائدہ یہ ہی کہ قلت اکل سے استفادہ
صحت بدن و دفع امراض کا ہوتا ہے کیونکہ سبب مرض کا یہی کثرت اکل اور حصول فضلہ
اخلاط کا ہے معدہ و عروق مین سو مرض مانع ہوتا ہی عبادات سے اور مشوش ہی دل کا اور
ذکر و فکر سے روکتا ہی عیش کو منغص کرتا ہی محتاج فصد و حجامت و دوا و طبیب کا بناتا ہی
حکایت ہارون رشید نے چار طبیب جمع کیے ہندی رومی عراقی سوادی ہر ایک سے
کہا کہ ایسی دوا بتاؤ کہ جسمین کچھہ دار نہو ہندی نے کہا درمان بے درد اہلیلج سیاہ ہی عراقی نے
کہا حب ابیض رشاد ہی رومی نے کہا میرے نزدیک آب گرم ہے سوادی ان سب مین دانا
تر تھا اوسنے کہا اہلیلج مغصص معدہ ہے سو یہ خود ایک دار ہی یعنی مرض حب الرشاد مزلق
معدہ ہے یہ بھی ایک دار ہی آب گرم مرخی معدہ ہی یہ بھی ایک بیماری ہے کہا بھلا تم بتاؤ
کہ پھر وہ کونسی دوا رہی جسکے ساتھہ دار نہین ہے کہا میرے نزدیک یہ ہی کہ طعام نکھائے جب تک
کہ اشتہا نہو اور ہاتھہ طعام سے اوٹھالے اور ہنوز اشتہا باقی ہو ہارون نے کہا تو نے سچ کہا

حکایت بعض فلاسفہ سے مجالس اطبا اہل کتاب کے ذکر ہوا کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے ثلث طعام وثلث
شراب وثلث للنفس اوسنے تعجب کیا اور کہا ما سمعت کلاما فی قلۃ الطعام احکم من ھذا
وانہ لکلام حکیم روایت مین آیا ہو البطنۃ اصل الداء والحمیۃ اصل الدواء وعوّدوا
کل جسم ما اعتاد غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہین مجھکو یہ گمان ہو کہ تعجب طبیب کا اس روایت سے
ہوگا نہ اوس اگلی روایت سے انتہی مین کہتا ہون دونون قول اپنے باب مین مبنی حکمت
عظمی ہین خصوصًا جب دونونکو جمع کرو تو اور بھی تعجب زیادہ ہوتا ہے ابن سالم نے کہا ہے
جو شخص نری روٹی گیہون کی ادب سے کھائیگا اوسکو کوئی بیماری نہوگی سوا مرض موت کے پوچھا
ادب کیا ہے کہا تاکل بعد الجوع وترفع قبل الشبع تواٹھ فائدہ خفت مونت ہی اسلیئے کہ
جسکو کم کھانیکی عادت ہوگی اوسکو قدر یسیر مال سے کفایت کریگا اور جسکو عادت سیر شکمی
کی ہوتی ہے اوسکا پیٹ قرضخواہ کیطرح ہر دن ملازم گریبان گیر ہوتا ہے کہتا ہے کہ آج تو کیا
کھائیگا ناچار وہ محتاج مداخل ہو کر کسب حرام کرتا ہی عاصی بنتا ہی یا حلال کماتا ہی اور ذلیل
ہوتا ہے بعض حکما نے کہا ہے انی لاقضی عامۃ حوائجی بالترک فیکون ذلک اروح لقلبی

گزشتم از سر مطلب تمام شد مطلب حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا

دوسرے حکیم نے کہا ہے مین جب ارادہ قرض لینے کا اپنے غیر سے کسی خواہش یا زیادت کے
لیے کرتا ہون تو اپنے نفس سے قرض لیتا ہون شہوت کو ترک کردیتا ہون یہ بہتر قرضخواہ ہے
واسطے میرے حکایت ابراہیم بن ادہم اپنے اصحاب سے نرخ ماکولات کا پوچھتے جب وہ کہتے
کہ نرخ گران ہی تو فرماتے تم اوسکو ارزان کردو ترک کرکے الحاصل سبب ہلاک مردم کا حرص
مردم ہے دنیا پر سبب حرص علی الدنیا کا بطن وفرج ہی سبب شہوت فرج کا شہوت بطن ہے
تقلیل اکل مین حسم ہی ان سب ابواب کا یہ سب ابواب ہین نار کے اسکے حسم مین فتح ہی ابواب
جنت کا جو شخص ہر دن مین ایک روٹی پر قناعت کرے گا وہ سائر شہوات پر بھی قانع
ہو سکیگا اور آزاد بنجائیگا لوگون سے مستغنی ہوگا تعب سے استراحت پائیگا عبادت وتجارت
آخرت کے لیے خالی ہوگا اون لوگون مین سمجھا جائیگا جنکے حق مین فرمایا ہے رجالٌ
لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یہ عدم الہا بسبب اونکی استغنا کے بوجہ قناعت ہی
ورنہ محتاج کو تو لا محالہ لہی ہوتی ہے دسوان فائدہ یہ ہے کہ ایثار وتصدق طعام فاضل پر
متمکن وقادر ہوتا ہے یتامی ومساکین پر صدقہ کرتا ہے قیامت مین زیر سایۂ صدقہ خود ہوگا

جسطرح کہ حدیث مین آیا ہی سو جتنا کھایا اوسکا خزانہ کنیف ہی اور جتنا صدقہ کیا اوسکا خزانہ
فضل خدا ہی و لہذا تصدق کرنا فضلات طعام کا تخمہ و شبع سے اولی تر ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد فربہ شکم کو دیکھہ کر اونگلی سے طرف اوسکے پیٹ کے اشارہ کیا اور
فرمایا لو کان ھذا فی غیر ھذا لکان خیرا لك یعنی لو قدمته لآخرتك و آثرت به غیرك
حسن نے کہا ہے مینے ایسے لوگ پائے ہین کہ اونمین سے کسی کے پاس طعام شام ہوتا بقدر
اوسکی کفایت کے وہ اگر چاہتا تو کھا لیتا لکن کہتا واللہ مین اس سب کو اپنے پیٹ مین نہین
رکھنے کا یہانتک کہ بعض اللہ کے لیے دون آن فوائد کے نیچے غزالی رحمہ اللہ نے تفصیل کی
ہے پھر کہا ہے کہ فھذہ عشر فوائد للجوع یتشعب من کل فائدۃ فوائد لا یحصی عددھا
ولا تتناھی فوائدھا فاذا لم تعرف ھذا وصدقت بفضل الجوع کانت لك رتبة المقلدین
فی الایمان انتہی حاصلہ اسکے بعد بیان طریق ریاضت کا کسر شہوت بطن مین بذیل و ظائف
اور بیان اختلاف حکم جوع کا اور اختلاف احوال مردم کا جوع مین اور تطرق ریا کا طرف
تارک اکل و مقلل طعام کے بسط بسیط کے ساتھہ کیا ہی اسمین جتنا مذکور ہوا واسطے شخص فہمیدہ
کے کفایت کرتا ہے قشیری نے باب الجوع و ترک الشھوۃ مین کہا ہے قال اللہ تعالی ولنبلونکم
بشئ من الخوف والجوع پھر آخر آیت مین فرمایا ہی وبشر الصابرین یعنی صبر و مقاسات جوع پر
بشارت ثواب جمیل کی دی ہے وقال تعالی و یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة
حدیث انس مین آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر پاس حضرت کے آئین
پوچھا یہ کیسا ٹکڑا ہے کہا مینے اسکو طیار کیا تھا میرا جی خوش نہوا مین اسکو آپ کے لیے لائی ہون
فرمایا یہ اول طعام ہے جو موںہہ مین تیرے باپ کے بعد تین دن کے داخل ہوا ہے غرضکہ جوع
صفات قوم سے ہے اور ایک رکن ہے ارکان مجاہدہ سے ارباب سلوک نے بتدریج عادت
جوع و امساک کی اکل سے ڈالی ہے جوع مین ینابیع حکمت کو پایا ہے وکثرت الحکایات
عنھم فی ذلك ابن سالم نے کہا ہی ادب جوع یہ ہے کہ کم نکرے عادت سے مگر برابر کان بلی کے
سہل رحمہ اللہ پندرہ دن مین ایک بار کھاتے تھے جب رمضان آتا تو جب تک ہلال شوال نہ دیکھتے
کچھہ نہ کھاتے ہر شب پانی پر افطار کر لیتے یحیی بن معاذ کہتے ہین اگر جوع بازار مین فروخت ہوتی
تو طلاب آخرت کو لائق تھا کہ جب بازار مین جاتے تو سوا اوسکے اور کچھہ خرید نکرتے سہل رحمہ اللہ نے
کہا ہی اللہ نے جب دنیا کو پیدا کیا تو سیر شکمی مین معصیت و جہل کو رکھا اور گرسنگی مین علم و حکمت کو رکھا

حکایت ایک شخص کا آنا پاس ایک شیخ کے ہوا دیکھا کہ وہ روتے ہین کہا کیون روتے ہو کہا مین بھوکا ہون کہا بھلا تسا آدمی بھی روتے کہا چپ تو نے سمجھا کہ مراد اوسکی میرے جوع سے یہی ہے کہ مین روؤن حکایت ابو تراب نخشبی صحرای بصرہ سے مکہ مین آئے پوچھا تمنے راہ مین کیا کھایا کہا مین نے بصرہ اور نباج مین کھایا تھا پھر ذات عرق مین اور ذات عرق سے تم تک پہونچا یعنی دو ناکہ پر قطع بادیہ کیا حکایت عبدالعزیز بن عمیر کہتے ہین ایک پرا طیر کا چالیس دن تک بھوکا رہا پھر ہوا مین پرواز کیا کئی دن بعد پھر کر آیا اوسکے بدن سے خوشبو مشک کی آتی تھی سہل رحمہ اللہ جب بھوکے ہوتے قوی ہو جاتے جب کچھ کھاتے ضعیف ہو جاتے ابو عثمان مغربی نے کہا ہے کہ ربانی چالیس دن تک نہین کھاتا ہے اور صمدانی اسی دن ابو سلیمان دارانی کہتے ہین کنجی دنیا کی شبع ہے اور کنجی آخرت کی جوع کسی نے سہل سے کہا آدمی ایکدن مین ایکبار کھاتا ہے کہا یہ اکل صدیقین ہے کہا دو بار کا کھانا کیسا ہے کہا اکل مؤمنین ہے کہا تین بار کا کھانا کہا گھر والون سے کہہ کہ تیرے لیے ایک تھان بنادین مالک بن دینار کہتے تھے جو شخص کہ غالب ہوا شہوات دنیا پر شیطان اوسکے سایہ سے ڈرتا ہے بعض سلف سے کہا تھا الا تشتہی کہا اشتہی ولکن احتمی دوسرے سے کہا الا تشتہی کہا اشتہی ان لا اشتہی وھذا اتم حکایت ابو تراب نخشبی کہتے ہین تمنا کی میرے جی نے کسی خواہش کی مگر ایکبار کہ دل روٹی اور انڈے کو چاہا مین سفر مین تھا ایک گاؤن مین گیا ایک آدمی نے اوٹھکر مجھکو پکڑا اور کہا کہ یہ ہمراہ چورون کے تھا ستر درے مارے پھر ایک شخص نے مجھے پہچانا اور کہا کہ یہ تو ابو تراب نخشبی ہے اور مجھسے عذر کیا ایک شخص مجھکو اپنے گھر اوٹھا لے گیا اور روٹی اور انڈے لایا مینے اپنے نفس سے کہا کلی بعد سبعین درۃ

باب بیان مین قناعت و عفاف و اقتصاد فی المعیشۃ و ذم سوال کے بغیر ضرورت

قال اللہ تعالی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وقال تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیمٰہم لا یسئلون الناس الحافا وقال تعالی والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما وقال تعالی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون اس باب کی معظم احادیث بابین سابقین

مین گزر چکی ہین اونکی سوا چند حدیثین یہ ہین کہ ابو ہریرہ سے کہا حضرت نے فرمایا نہین ہے توانگری کثرت عرض سے توانگری تو غنائی نفس ہے متفق علیہ یعنی تونگری بدست نہ بمال بزرگی بعقل ست نہ بسال عرض بفتحتین معنی مال ہے ابن عمرو کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ تعالی بما اتاہ رواہ مسلم حکیم بن حزام کہتے ہین مینے حضرت سے سوال کیا مجہے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا ای حکیم یہ مال ہرا بھرا میٹھا ہے جسنے اسکو سخاوت نفس کے ساتھہ لیا اوسکو برکت دیجاتی ہے جسنے اوسکو اشراف نفس کے ساتھہ لیا اوسکو برکت نہین دیجاتی ہو وہ مثل اوس شخص کے ہوتا ہے کہ کھاتا ہے پیٹ نہین بھرتا ہے دست بالا بہتر ہے دست زیرین سے حکیم نے کہا جسنے آپکو حق سے بہیجا ہے اوسکی قسم ہے کہ مین اب کسی سے بعد آپ کے کچہہ نہ لونگا یہانتک کہ دنیا کو چھوڑ جاؤن چنانچہ ایسا ہی کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ انکو بلاتے کہ کچہہ عطا کرین یہ قبول عطا سے انکار کرتے پھر عمر نے بلایا کہ عطا کرین نہ لیا عمر نے کہا ای معشر مسلمین تم گواہ رہو کہ مین حکیم کو حق اوسکا جو اس فی مین ہی دیتا ہون وہ اوسکے لینے سے انکار کرتے ہین غرضکہ حکیم نے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی شخص سے کچہہ نہ لیا یہانتک کہ وفات ہوگئی متفق علیہ ؏

بی نیازی ہمتی دارد کریمان واقف اند ماہم از دست ردخود چیزہا بخشیدہ ایم

سخاوت نفس سی مراد بے پروائی و بی طمعی عدم حرص ہے اور مراد اشراف نفس سے تطلع و طمع بالشی ہے ابو موسی کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک غزوہ مین گئے ہم چہہ نفر تہے درمیان ہمارے ایک اونٹ تہا نوبت بنوبت اوسپر سوار ہوتے ہمارے پاؤن پہٹ گئے میرا پاؤن ایسا پہٹا کہ ناخن تک گر گئے ہم اپنے پاؤن پر لتے لپیٹتے تہے ابو بردہ نے کہا ابو موسی نے یہ حدیث بیان کرکے اس ذکر کو مکروہ جانا اور کہا ماکنت اصنع ان اذکرہ گویا افشا ہونا اپنے عمل کا پسند نکیا متفق علیہ عمرو بن تغلب کہتے ہین حضرت کے پاس مال و قیدی آئے آپ نے اونکو تقسیم کیا کچہہ لوگو نکو دیا کچہہ لوگو نکو نہ دیا پھر یہ خبر سنی کہ جنکو نہین دیا ہے اونہون نے عتاب کیا ہے اوسپر اللہ کی حمد وثنا کرکے فرمایا اما بعد واللہ مین ایکمرد کو دیتا ہون اور ایک مرد کو نہین دیتا ہون اور جسکو نہین دیتا ہون وہ مجہکو دوست تر ہے اوس شخص سے جسکو کچہہ دیا گیا ہے ولکن میں دیتا ہون اون اقوام کو ہے جنکے دلون مین جزع و ہلع دیکہتا ہون

اور کچھہ اقوام کو اللہ کے حوالے کرتا ہون جنکے دلون مین غنی وخیر ہے اون مین سے ایک
عمرو بن تغلب ہین سو واللہ ما احب ان لی بکلمۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم
حمر النعم رواہ البخاری ہلع کہتے ہین اشد جزع کو یا دل تنگی کو جزع کہتے ہین گھبرانے پریشان
ہونیکو حکیم بن حزام کا لفظ یہ ہے کہ ید علیا بہتر ہے ید سفلی سے تو بدایت کر اونسے جنکی تو عیالداری
کرتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جو پشت غنا سے ہو اور جو کوئی عفت کرنا چاہتا ہے اللہ اوسکو
عفت دیتا ہے اور جو کوئی مستغنی ہونا چاہتا ہے اللہ اوسکو غنی کرتا ہے متفق علیہ ھذا
لفظ البخاری و لفظ مسلم اخصر معاویہ نے مرفوعًا کہا ہے تم الحاف نکرو سوال مین یعنی
پیچھے پڑکر نمانگو واللہ نہین مانگتا ہی کوئی تم مین مجھسے کچھہ شی پھر وہ سوال کچھہ اوسکو مجھسے
دلواتا ہے اور مین کارہ ہوتا ہون تو پھر اوسکے لیے برکت ہو اوس عطا مین رواہ مسلم
یعنی مال مسئول بے برکت ہوتا ہے حدیث عوف بن مالک مین ذکر دوبارہ انکی بیعت کرنیکا
حضرت سے نو یا آٹھہ یا سات نفر مین آیا ہے اوسمین ایک شرط یہ بھی تھی ولا تسئلوا الناس
شیئًا چنانچہ بعض اشخاص کو مینے دیکھا کہ اونکا کوڑا ہاتھہ سے گر جاتا وہ کسی سے نہ کہتے کہ اوٹھادو
رواہ مسلم یعنی اس سوال کو بھی منافی عقد بیعت کے جانتے تھے ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ ایک
تمہارا سوال کرتا ہے یہانتک کہ ملیگا اللہ سے اور نہو گا اوسکے موںہہ پر ٹکڑا گوشت کا متفق علیہ
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی سوال کرتا ہے لوگونسے زیادہ مال ہونیکے
لیے وہ ایک چنگاری آگ کی مانگتا ہی اب چاہے کم مانگے یا زیادہ رواہ مسلم سمرہ بن جندب کا لفظ
رفعا یہ ہے مسئلہ یعنی سوال کرنا ایک خراش ہے جس سے آدمی اپنے چہرے کو مخدوش کرتا ہے مگر یہ کہ سوال
کرے ہر دسلطان یعنی بادشاہ سے یا کسی امر ضروری مین رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن صحیح ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسکو پہونچا فاقہ پھر اوتارا اوسنے اوس فاقہ
کو لوگونپر یعنی سوال کیا اونسے بند نہو گا فاقہ اوسکا اور جسنے نازل کیا اوسکو اللہ پر قریب ہی کہ دیگا
اوسکو اللہ رزق عاجل یا آجل رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ثوبان
کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی متکفل ہو میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے گا وہ لوگون سے کسی
شی کا مین متکفل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا مینے کہا مین ہون پھر اونہون نے کسی سے کچھہ
سوال نکیا رواہ ابو داود باسناد صحیح قبیصہ بن مخارق کہتے ہین مین متحمل ہوا تھا ایک حمالہ کا
مینے حضرت کے پاس آکر سوال کیا فرمایا ٹھیر جا یہانتک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے ہم اوسکا حکم

تجھکو دین پھر فرمایا ای قبیصہ مسئلہ حلال نہین ہے کسیکو مگر ایک شخص کو تین آدمیون مین سے ایک
وہ مرد جو متحمل حمالہ ہے اوسکو حلال ہے کہ سوال کرے یہانتک کہ حمالہ پائے پھر سوال کرنے سے
رُک جائے دوسرا وہ مرد جسکو کوئی آفت پہونچی ہے جس نے اوسکے مال کو ہلاک کردیا ہے
اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ پہونچے قوام عیش یا سداد عیش کو تیسرا وہ مرد کہ پہنچا ہی اوسکو فاقہ
یہانتک کہ تین عقل والے اوسکی قوم کے یہ بات کہین کہ اسکو فاقہ پہونچا ہے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے یہانتک کہ پہونچے قوام یا سداد عیش کو اسکے سوا ای قبیصہ جو مسئلہ ہی وہ سحت ہی
جسکو صاحب مسئلہ کہاتا ہے رواہ مسلم نووی نے کہا حمالہ بفتح حا رہی جب قتال یا مانند اوسکے
دو فرقون مین واقع ہو پھر کوئی انسان درمیان اونکے مال پر صلح کرادے جسکا وہ شخص متحمل و ملتزم
ہو اپنے نفس پر وہ آفت جو انسان کے مال پر آتی ہی اوسکو جائحہ کہتے ہین قوام وہ چیز ہے
جس سے کام انسان کا قائم ہو جیسے مال وغیرہ سداد وہ چیز ہے جو سد حاجت معوز یعنی فقیر
کی کرے اور اوسکو کافی ہو فاقہ بمعنی حاجت ہی معلوم ہوا کہ سوا ان تین حالت کے سوال کرنا منع ہے
جو مال سوال سے سوا انکے لیگا وہ حرام ہوگا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
مسکین وہ نہین ہے جسکو ایک دو لقمے یا ایک دو تمر پھیر دیتے ہین ولکن مسکین وہ شخص ہے جو غنا
مغنی نہین پاتا اور نہ کوئی اوسکو پہچان کر کچھ صدقہ اوسپر کرتا ہے اور نہ وہ کھڑے ہو کر لوگون سے
مانگتا ہے متفق علیہ غزالی کہتے ہین سوال کرنیمین مناہی و تشدیدات کثیرہ آئی ہین رخصت بھی
آئی ہے اگر سوال مطلقا حرام ہوتا تو اعانت مظلوم کی اور دینا بطور مدد کے جائز نہ ٹھیرتا کشف غطا
اس مسئلہ مین یہ ہے کہ اصل مین سوال حرام ہے ضرورت یا حاجت مہمہ کے لیے مباح ہے
پھر اگر بغیر اُسکے کام چل سکتا ہے تو مانگنا حرام ہے اصل مین اسلیے حرام ہوا ہے کہ سوال کرنے مین
ایک تو شکوہ اللہ کا ہے کیونکہ اظہار فقر کا اور ذکر قصور نعمت خدا کا کرنا پڑتا ہی یہ عین شکوہ ہے
وھذا ینبغی ان یحرم الا لضرورۃ کما تحل المیتۃ دوسری اوسمین سائل اپنے نفس کو سامنے
غیر اللہ کے ذلیل کرتا ہے مومن کو نہین چاہیے کہ وہ مذل اپنے نفس کا واسطے غیر اللہ کے ہو بلکہ جب
نفس کو ذلیل کرے تو سامنے اپنے مولی ہی کے کرے رہی ساری خلق سو وہ مثل اسکے اللہ کی عبید ہے
تیسرے یہ کہ سوال ایذا مسئول عنہ سے غالبا جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نفس
اوسکا سماحت ساتھہ بذل مال کے بطیب خاطر نہین کرتا سائل سے شرماکر یا بطور ریا دیتا ہے
یہ مال سائل پر حرام ہوتا ہے اور اگر نہ دیا اوسمین ایذا پائی کہ آپکو صورت بخیل مین دیکھا تو ہی

منع مین نقصان جاہ ہوا جسطرح کہ عطا مین نقصان مال تھا اور یہ دونون امر موذی ہین
اور یہ ایذا بسبب سائل کے ہوئی اور ایذا دینا حرام ہی مگر ضرورت سے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک سائل کو سنا کہ بعد مغرب کے سوال کرتا تھا ایک شخص سے کہا کہ اسکو رات کا کھانا دیدے
اوسنے دیدیا پھر سنا کہ وہ مانگتا ہے اوس سے کہا کہ تو نے اسکو رات کا کھانا نہین دیا اوسنے
کہا مینے تو دیدیا ہے عمر نے نظر کی ہاتھ مین سائل کے ایک جھولی پائی وہ روٹیون سے بھری
تھی کہا تو سائل نہین ہے تاجر ہے پھر اوسکی جھولی چھین کر سامنے شتران صدقہ کی بکھیر دی
اور اوسکو درے سے مار کر کہا پھر ایسا نہ کرنا اسیطرح جو چیز سائل جھوٹ بول کر لیتا ہو مثلاً
آپکو علوی ظاہر کرکے لیا یا صوفی نے باظہار صلاح باطن اخذ کیا اور وہ مقارف معصیت
ہے تو یہ لینے والا اوس شی کا مالک نہین ہوتا ہے اسطرح کا لینا انپر حرام ہے اور واپس کر دینا
اوس شی کا مالک کو واجب ہے غزالی نے اسکی کئی صورتین لکھی ہین حاصل یہ ہی کہ جس سوال
مین کذب یا تلبیس ہے وہ سوال حرام ہے اور وہ مال ماخوذ حرام ہوتا ہی سائلین کا حال مختلف
ہے بشر رحمہ اللہ کہتے تھے فقرا تین طرح کے ہین ایک وہ فقیر ہے جو سوال نہین کرتا اور اوسکو
دین تو نہ لے یہ فقیر ہمراہ روحانیین کے علیین مین ہوگا دوسرا وہ فقیر ہے کہ مانگتا نہین اور
اگر دین تو لیلیتا ہے یہ ہمراہ مقربین کے جنات الفردوس مین ہوگا تیسرا وہ فقیر ہے جو وقت
حاجت کے مانگتا ہے یہ ہمراہ صادقین کے اصحاب یمین سے ہوگا یہ قول دلیل ہے اسبات
پر کہ اون سب کا ذم سوال پر اتفاق ہے اور سوال ہمراہ فاقہ کے حط مرتبہ کردیتا ہی **حکایت**
ابراہیم بن ادہم جب خراسان سے آئے شقیق بلخی نے پوچھا تمنے اپنے اصحاب فقرا کو کس
حال پر چھوڑا کہا اس حال پر چھوڑا کہ اگر اونکو ملتا ہی تو شکر کرتے ہین اور اگر نہین ملتا ہی تو صبر
کرتے ہین اور یہ خیال کیا کہ مینے یہ نہایت ثنا اونکی ترک سوال پر کی ہے شقیق نے کہا مینے
اسی حال پر کلاب بلخ کو چھوڑا ہے ابراہیم نے کہا تمہارے نزدیک فقرا کون لوگ ہوتے ہین
کہا وہ کہ اگر نہ ملے تو شکر کرتے ہین اور اگر ملے تو دوسرونکو دیدیتے ہین ابراہیم نے اونکے سر پر بوسہ
دیا اور کہا صدقت یا استاذ بالجملہ درجات ارباب احوال کے رضا و صبر و شکر و سوال مین بہت ہین سالک
طریق آخرت کو پہچاننا اونکا اور پہچاننا انقسام و اختلاف درجات کا ضرور ہے اسلیے کہ اگر نہ پہچانیگا
تو کبھی ترقی حضیض سے طرف اوج کے اور اسفل سافلین سے طرف اعلی علیین کے قادر نہوگا
اللہ نے انسانکو احسن تقویم مین بنا کر اسفل سافلین کیطرف رد کیا ہی تفصیل اس بیان کی کتاب

احیاء العلوم سے دریافت کرنا چاہیے اس جگہہ موقع زیادہ تفصیل کا نہین ہے

باب ۵۸ بیان مین جواز اخذ کے بغیر مسئلہ و تطلع کے

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت مجھکو عطا کرتے مین کہتا آپ اوسکو دو جو مجھسے زیادہ محتاج ہو طرف اس عطا کے فرمایا لے تو جب آوے اس مال سے کچھہ پاس تیرے اور تو اوسکی تاک مین نہو اور نہ سائل ہو اوسکو لیکر مالدار بن پھر خواہ تو کھا خواہ صدقہ کردے اور جو بے مانگے نہ آئے اوسکے پیچھے اپنی جان کو نہ لگا سالم نے کہا ابن عمر کسی سے کچھہ نہ مانگتے اور جو چیز اونکو دیجاتی یعنی بغیر سوال کے اوسکو نہ پھیرتے متفق علیہ اس باب مین نووی نے یہی ایک حدیث لکھی ہے غزالی نے کہا ہے فقیر کے پاس جو چیز آئے اوسمین تین امور ملاحظہ طلب ہوتے ہین ایک نفس مال دوسرے غرض معطی تیسرے غرض آخذ سو نفس مال مین یہ چاہیے کہ حلال اور خالی سارے شبہات سے ہو اگر شبہہ ہو تو اوسکے لینے سے حذر کرے ہمنے کتاب الحلال والحرام مین درجات شبہات کے لکھے ہین اور بیان کیا ہے کہ کس مال سے اجتناب کرنا چاہیے اور کون مال مستحب ہے رہی غرض معطی کی سو دو حال سے خالی نہین ہے یا تو مطلب اوسکا خوش کرنا اسکے دل کا اور طلب کرنا اسکی محبت کا ہے تو یہ ہدیہ ہوا یا ثواب ہے تو یہ صدقہ و زکوۃ ہوا یا ذکر و ریا و سمعہ ہے خواہ تجرید یا ممزوج بقیۂ اغراض اگر ہدیہ ہے تو کچھہ ڈر اوسکے قبول کرنیمین نہین ہے بلکہ اوسکا قبول کرنا سنت نبویہ ہے لکن اتنا چاہیے کہ اوس ہدیہ مین منت نہو اگر منت ہو تو پھر اوسکا ترک کرنا اولی ہے اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بعض بے منت ہے اور بعض با منت تو بے منت کو لے اور با منت کو واپس کردے اسلیے کہ حضرت کے پاس سمن و اقط و کبش بطور ہدیہ آیا تھا سمن و اقط لیا اور کبش واپس دیا اور کبھی حضرت بعض کا ہدیہ لیتے تھے اور بعض کا پھیر دیتے تھے فرمایا لقد هممت ان لا اتهب الا من قرشی او ثقفی او انصاری او دوسی اسیطرح ایک جماعت تابعین کی کرتی تھی **حکایت** فتح موصلی کے پاس ایک صرہ آیا اوسمین پچاس درہم تھے کہا حدثنا عطاء عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال من اتاه رزق من غير مسألة فرده فانما يرده على الله پھر صرہ کو کھولکر ایک درہم لے لیا باقی دراہم پھیر دیے حسن بھی راوی اس حدیث کے تھے لکن ایک آدمی پاس اونکے ایک کیسہ اور ایک رزمہ رقیق ثیاب خراسان لایا اونہون نے پھیر دیا اور کہا جو کوئی میری اس جگہہ مین بیٹھے اور لوگون سے عطا قبول کرے وہ اللہ سے ملیگا اور اوسکو کچھہ حصہ نہوگا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ امر عالم و واعظ

قبول عطا مین اشد تر ہے کبھی حسن اپنے اصحاب سے کچھ قبول بھی کر لیتے تھے ابراہیم تیمی اپنے اصحاب
سے ایکدو درہم مانگ لیتے اور دوسرا اگر سو درہم دیتا تو نہ لیتے بعض سلف کو جب کوئی دوست
اونکا کچھ دیتا تو کہتے اسکو تم اپنے پاس رہنے دو اور دیکھو کہ اگر بعد قبول کے تم اپنے دل مین افضل تر
مجھسے ہو قبل قبول کے تو مجھے خبر کر دینا مین لے لونگا والا فلا علامت اس امر کی یہ ہی کہ یہ دینا شاق
ہو اور قبول سے فرحناک ہو اور اپنے نفس پر دوست کے قبول کر لینے سے منت رکہے اور اگر جانے
کہ یہ دینا بطور مزاح کے ہے تو لینا اوسکا مباح ہوگا مگر نزدیک فقراء صادقین کے مکروہ ہے بشر نے
کہا اپنے کسی سے کبھی سوال کسی شی کا نہین کیا مگر سری سقطی سے کیونکہ میرے نزدیک اونکا زہد دنیا
مین صحیح تہا اونکے ہاتھ سے جب کوئی شی نکل جاتی تو وہ خوش ہوتی اور بقا سے اوس شی کی نزدیک
اپنے تنگدل ہوتے مین اونکا مددگار ہوتا تہا اس کام پر دوسری شکل یہ تہی کہ نرے ثواب کے
لیے دیا ہے سو یہ صدقہ و زکوۃ ہے اب اپنی صفات نفس مین غور کرے کہ وہ اس مال کا مستحق ہی
یا نہین اگر اشتباہ ہو تو محل شبہ ٹہیرا اور اگر صدقہ ہے اور واسطے دین کے دیا ہے تو نظر طرف
باطن کے کرے اگر سر مین مقارف معصیت ہے اور جانتا ہے کہ اگر معطی معلوم کر لیگا تو پہر نہ دیگا
تو یہ مال حرام ہوا اوسکو نہ لے جسطرح کہ مثلا علوی یا عالم سمجھکر دیتا ہے اور یہ شخص نہ علوی ہے نہ عالم
تو لینا ایسے مال کا حرام محض ہے اسمین کچھ شبہہ نہین ہے تیسری صورت یہ تہی کہ غرض معطی کی ریا و سمعہ
و شہرت ہے تو اسصورت مین اوسکے مال کو پہیر دے اور اوسکی غرض فاسد کو رد کرے اور وہ
مال ہرگز نہ لے کیونکہ اگر لیگا تو معین اوسکی غرض فاسد پر ٹہیریگا سفیان ثوری کو جب کوئی شخص مال دیتا
پہیر دیتے اور کہتے اگر مین معلوم کرون کہ وہ ذکر اس دینے کا بطور افتخار نہ کریگا تو مین لے لون
بعض نے کہا تم کیون رد صلہ کرتے ہو کہا مجھکو ان پر شفقت آتی ہے اور مین انکا خیر خواہ ہون
اسلیئے کہ یہ ذکر اسکا کرتے ہین اور لوگون کا واقف ہونا دوست رکہتے ہین انکا مال جاتا ہی اور
اجر حبط ہوتا ہے رہی غرض اخذ مین سو اب اپنے حال مین نظر کرے کہ آیا وہ اس مال کا محتاج
ہی یا نہین اگر محتاج ہے اور وہ مال شبہہ و آفات سے سالم ہے تو لیلے اسلیے کہ حضرت نے فرمایا ہی
من اتاہ شی من ہذا المال من غیر مسألة ولا استشراف فانما ہو رزق ساقه الله الیه
بعض علما نے کہا ہے جبکہ بے مانگے ملا اور اوسنے نہ لیا تو وہ مانگے گا تو اوسکو نہ ملیگا حکایت
سری سقطی کچھہ پاس امام احمد بن حنبل کے بہیجتے وہ نہ لیتے اور پہیر دیتے سری نے کہا ای احمد بچ
آفت رد سے کہ سخت تر ہے آفت اخذ سے احمد نے کہا پہر کہو جو تمنے کہا ہے سری نے اعادہ کیا

احمد نے کہا مینے نہین پھیرا مگر اسلیے کہ میرے پاس قوت ایک ماہ کا ہے تم اسکو میرے لیے رکھ
چھوڑو بعد ایک ماہ کے مجھکو دیدینا مین لے لونگا بعض علما نے کہا ہے رد مع الحاجۃ مین ڈر
عقوبت کا ہے کہ کہین مبتلا بطمع نہو جائے یا شبہ وغیرہ مین پڑ جائے اور اگر وہ مال اسکی
حاجت سے زیادہ ہے تو یہ دو حال سے خالی نہین ہے یا مشتغل بنفسہ ہی یا متکفل بامور
فقرا رہے براہ رفق وسخا او نیز خرچ کرتا ہے اگر مشغول بنفسہ ہے تو پھر کوئی وجہ واسطے اخذ وامساک
کے نہین ہے اگر طالب طریق آخرت ہی کیونکہ یہ محض اتباع ہوی ہی اور جو عمل واسطے اللہ کے
نہین ہوتا ہے وہ راہ شیطان مین ہوا کرتا ہے پھر اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ علانیہ مین لے
اور سر مین رد کرے دوسرے یہ کہ علانیہ مین لے اور سر مین تفریق کرے یہ مقام صدیقین
کا ہے نفس پر نہایت شاق ہوتا ہی اسکی طاقت اوسی شخص کو ہی جسکا نفس ریاضت سے مطمئنہ ہوگیا
ہے دوسرے یہ کہ نہ لے تاکہ صاحب مال وہان صرف کرے جو اس سے زیادہ تر محتاج ہو یا لیکر
خود صاحب حاجت کو پہونچا دے اور یہ دونون کام پوشیدہ کرے یا علانیہ **حکایت**
بعض مجاورین مکہ نے کہا ہی کہ میرے پاس کچھ دراہم تھے جو مینے واسطے خرچ کرنے کے راہ خدا
مین رکھ چھوڑے تھے ایک فقیر کو بعد طواف کے مینے سنا کہ وہ باواز ضعیف کہتا ہی انا جائع
کما تری انا عریان کما تری فما تری فیما تری یا من یری ولا یُری مینے اوسکی طرف دیکھا
تو دو چیتھڑے لگائے تھا جس سے بدن اوسکا چھپ نہ سکتا تھا مینے اپنے جی مین کہا کہ اس سے
بہتر جگہ میرے دراہم کو نہ ملیگی مین وہ دراہم نزدیک اوسکے لے گیا اوسنے دیکھکر پانچ درہم
لے لیے اور کہا چار قیمت دو ازار کی اور ایک درہم کو تین دن خرچ کرونگا باقی کی کچھ حاجت نہین
ہے دوسری شب مینے اوسکو دیکھا کہ دو ازار جدید پہنے ہوئے ہے میرے دل مین کچھ خطرہ ہوا
اوسنے ملتفت ہوکر میرا ہاتھ پکڑا اور سات بار طواف کرایا ہر طرف جواہر معادن ارض پر تھا
نیچے میرے قدم کے وہ جواہر کھڑکھڑاتے تھے بلکہ ٹخنے تک پہونچتے تھے سونا چاندی یاقوت
موتی وجوہر تھے کل اور لوگون پر ظاہر نہوئے مجھسے کہا اللہ نے یہ سب مجھکو دیے ہین مینے ان سے
زہد کیا مین ہاتھ سے خلق کے لیتا ہون کیونکہ یہ اثقال وغم ہین اور اس لینے مین بندون
کے لیے رحمت ونعمت ہی حاصل یہ ہی کہ جو حاجت سے زیادہ آتا ہی وہ ابتلا وفتنہ ہوتا ہی اللہ
دیکھتا ہی کہ تو اوسمین کیا کام کریگا اور جو بقدر حاجت آتا ہی وہ تیرے ساتھ رفق ہے اب تجھکو
معلوم ہے کہ تو رفق وابتلا مین فرق کرے قال تعالی انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم

ایہم احسن عملا اور اگر حال اسکا سخاوبذل وتکفل بحقوق فقرا ہے اور ایک جماعت صلحا کی خبرگیری
کرتا ہے تو حاجت سے زیادہ لینا منع نہین کیونکہ وہ حاجت فقرا سے زائد نہیں ہے اوسکو لیکر ذخیرہ نکرے
اونکے حوائج مین صرف کردے اگر ایک رات بھی اپنے نزدیک رکھیگا تو اوسمین فتنہ واختبار ہوگا انتہی

باب ۵۹ اس بیان مین کہ اپنے ہاتھہ کے عمل سے کھائے اور سوال سے تعفف کرے متعرض عطا نہو

قال اللہ تعالی فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ زبیر بن عوام
مرفوعا کہتے ہین تم مین اگر کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جاکر ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پیٹھہ پر لاکر فروخت
کرے اور اللہ بسبب اسکے اوسکی آبرو بچائے یہ بہتر ہے واسطے اوسکے اس بات سے کہ لوگون سے
سوال کرے وہ اوسکو دین یا ندین رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ مرفعا یون ہے تم مین اگر کوئی
ایک گٹھہ لکڑی کا اپنی پشت پر لادکر لائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ کسی شخص سے کچھہ مانگے پھر وہ اوسکو
دے یا ندے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا مرفعا یہ ہے داود علیہ السلام نہین کھاتے تھے مگر عمل
سے اپنے ہاتہونکے رواہ البخاری یہ عمل زرہ سازی تہا تیسرا لفظ مرفعا یہ ہے کہ زکریا علیہ السلام
نجار تھے رواہ مسلم یہ دلیل ہے فضیلت حرفہ پر مقدام بن معدیکرب کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے
کہا نکہایا کسی نے کوئی طعام کبھی بہتر اس سے کہ کہائے عمل یدین سے الحدیث رواہ البخاری
جتنے انبیا علیہم السلام گذرے ہین غالبا مزدوری کرکے شکم پروری کرتے تھے حضرت آدم کپڑا بنتے
تھے ادریس علیہ السلام کتابت وخیاطت کرتے تھے ابراہیم علیہ السلام بزاز تھے نوح علیہ السلام نجار
تھے اسی طرح اکثر صحابہ پیشہ ور گزرے ہین ابوبکر صدیق بزازی کرتے تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ
خرید وفروخت کرتے تھے اسی طرح علما حدیث وروات اخبار نبوت اہل حرفہ وصنعت تھے کوئی
زیات تہا کوئی حذا کوئی نبال کوئی کشتکار تہا اسیطرح اولیا امت مین اکثر اہل حرفہ تھے قرآن
شریف مین بہت سے حرف کی طرف اشارہ کیا ہے یہ دلیلین ہین صحت پیشہ وفضیلت حرفہ پر
جو کوئی حرفہ کو موجب حقارت وضعف کا سمجھتا ہے وہ جاہل ہے مدارک شرع سے تجارت افضل
مکاسب ہے زبان شارع پر اول درجہ زراعت وفلاحت کا ہے اسمین باغبانی وغیرہ داخل ہے
پھر درجہ تجارت کا ہے کوئی سی تجارت ہو پھر مرتبہ صنائع کا ہے کوئی سی ہی صنعت ہو نان پیشہ
کناسی دباغی ونحوہا سے اہل شرف وفضل حذر کرتے تھے سو ایسے حرفے منجملہ حرف کے شرفا مین

بہت کم ہین اور ریاست و دولت و حکومت سے جسمین اکل مال الباطل اور جمع مال بطریق سحت
و رشوت و غصب و سرقہ و خیانت و ظلم وغیرہا ہوا کل بحرفہ بمراتب کثیرہ افضل و اشرف ہوتا ہی امام
غزالی رحمہ اللہ نے بیان آداب کسب و معاش مین ایک کتاب مستقل احیاء العلوم مین منعقد
کی ہے باب فضل کسب و حث علی الکسب مین آیات و اخبار و آثار رکھے ہین قال تعالی وجعلنا
النہار معاشا اس آیت کو معرض امتنان مین ذکر کیا ہی وقال تعالی وجعلنا لکم فیہا معایش
قلیلا ما تشکرون اللہ نے معایش کو نعمت ٹہیرا کر طلب شکر کیا ہی وقال تعالی لیس علیکم
جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم اس آیت مین کسب کو فضل رب ٹہیرایا ہے وقال تعالی
واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ اسمین جواز ہے سفر کا واسطے تجارت
کے وقال تعالی فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ اسمین اجازت ہے دوکانداری
کرنے کی بعد قضا نماز جمعہ کے حضرت نے فرمایا ہے گناہون مین ایسے گناہ بہی ہین جنکا کفارہ
نہین ہے مگر ہم طلب معیشت مین دوسری حدیث مین آیا ہے تاجر صدوق کا حشر دن قیامت
کو ہمراہ صدیقین و شہداء کے ہوگا یہ بہی آیا ہے کہ جو کوئی طلب کریگا دنیا کو حلال راہ سے واسطے
تعفف کے سوال سے اور سعی کرے گا عیال پر اور مہربانی ہمسایہ پر وہ ملیگا اللہ سے اور اوسکا چہرہ
مثل قمر لیلۃ البدر کے ہوگا ایکدن حضرت اپنے اصحاب مین بیٹہے تہے ایک جوان تیز قوی کو دیکہا
کہ اول وقت سعی کرتا ہی صحابہ نے کہا افسوس ہے اسکے حال پر اگر یہ جوانی و تیزی اسکی راہ خدا
مین ہوتی تو کیا اچہا ہوتا فرمایا تم یہ مت کہو اگر یہ اپنے نفس پر ساعی ہے تاکہ اوسکو سوال سے
باز رکہے اور لوگونسے غنی کرے تو یہ سعی اسکی راہ خدا مین ہے اور اگر ماں باپ ضعیف یا ذریت
ضعاف پر سعی کرتا ہے کہ اونکو بے نیاز کرے اور کفایت کرے تو یہ سعی اوسکی راہ خدا مین ہے
اور اگر تفاخر تکاثر کے لیے ڈورتا ہے تو یہ سعی راہ شیطان مین ہے دوسری حدیث مین فرمایا ہے
اللہ دوست رکہتا ہے بندہ کو کہ اختیار کرے مہنت واسطے مستغنی ہونے کے لوگون سے تیسرا
لفظ یہ ہے ان اللہ یحب المؤمن المحترف فرمایا بہت حلال اکل وہ ہے جو آدمی کے کسب سے
ہو اور ہر بیع مبرور اور حلال تر روزی کسب دست صانع ہے تم تجارت کیا کرو کہ اوسمین نو عشر
رزق ہے حکایت عیسے علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا کہا تو کیا کام کرتا ہے کہا مین
متعبد ہون فرمایا تیری عیالداری کون کرتا ہے کہا میرا بہائی فرمایا تیرا بہائی تجہسے زیادہ ترعابد
ہے حضرت نے فرمایا ہے اتقوا اللہ واجملوا فی الطلب حکم اجمال کا دیا نہ ترک طلب کا لقمان نے

اپنے بیٹے سے کہا تھا تو مستغنی ہو ساتھہ کسب حلال کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے
بیٹھہ نرہے کوئی تم مین کا طلب رزق سے اور کہے اللھم ارزقنی کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے
سونا چاندی نہین برستا ہے زید بن مسلمہ اپنی زمین مین درخت لگا رہے تھے عمر نے کہا
تو نے اچھا کام کیا اب تو لوگون سے مستغنی ہو کہ اسمین تیرے دین کی بڑی صیانت ہو ابن مسعود
نے کہا ہے مین ناپسند کرتا ہون اسبات کو کہ کسی شخص کو خالی دیکھون امر دین یا امر آخرت سے
ابراہیم سے پوچھا کہ تم تاجر صدوق کو دوست رکھتے ہو یا متفرغ للعبادۃ کو کہا تاجر صدوق محبوب
تر ہو مجھکو اسلیے کہ وہ جہاد مین ہے شیطان اوسکے پاس کیل و وزن کی راہ سے آتا ہے اور اخذ و عطا
کیطرف سے آتا ہے یہ اوس سے جہاد کرتا ہے لکن حسن بصری نے اسکے خلاف کہا ہے عمر رضی اللہ
عنہ کہتے تہے کوئی جگہہ نہین ہے کہ وہان آنا موت کا مجھکو زیادہ تر محبوب ہو اوس جگہہ سے جہان
مین واسطے اپنے اہل کے بازار لگاؤن اور خرید و فروخت کرون **حکایت** امام احمد سے پوچھا
تم اوس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو اپنے گھر یا مسجد مین بیٹھہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ مین کچھہ
کام نکرونگا یہانتک کہ میرا رزق میرے پاس آوے کہا یہ آدمی جاہل علم ہی غزالی رحمہ اللہ کہتے ہین
کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتجرون فی البر والبحر ویعملون فی نخیلہم والقدوۃ بہم
ابو قلابہ نے ایک شخص سے کہا اگر مین تجھکو طلب معاش مین دیکھون یہ دوستر ہے مجھکو اس امر سے
کہ تجھکو زاویہ مسجد مین دیکھون ابو سلیمان دارانی کہتے ہین عبادت نزدیک ہمارے یہ نہین ہے
کہ تو اپنے قدم پھیلائے اور غیر تجھکو قوت دے بلکہ تو دو روٹیان اپنی آپ پیدا کر کے عبادت کر
معاذ بن جبل نے کہا ہے قیامت کو ایک منادی ندا کرے گا کہ اللہ کے دشمن اوسکی زمین مین
کہان ہین مسجد کے سائل اوٹھہ کھڑے ہونگے یہ مذمت شرع ہے واسطے سوال کے اور اتکال سے
کفایت اغیار پر جس کے پاس مال موروث نہین ہے اوسکو ذلت سوال سے کوئی شی سوا
کسب و تجارت کی نجات نہین دیسکتی ہے ہان ترک کسب واسطے چار لوگون کے بہتر ہے ایک عابد
بعبادات بدنیہ دوسرا مرد سائر بالباطن عامل بالقلب علوم احوال و مکاشفات مین تیسرا عالم
مشتغل تربیت علم ظاہر نافع خلق دین مین جیسے مفسر محدث مفتی چوتھا شخص مشتغل بمصالح مسلمین
متکفل امور مومنین جیسے سلطان قاضی شاہد کہ جب انکو بقدر کفاف اموال مصالح و اوقاف مسبلہ
علی الفقراء والعلماء سے ملے تو اقبال کرنا انکا اشغال مذکورہ مین افضل تر ہی اشتغال بالکسب سے اسی لیے
جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئی صحابہ نے اونکو مشورہ دیا کہ اب تم تجارت کرنا چھوڑ دو اس لیے

کہ سوداگری مانع تھی مصالح مسلمین سے یہ بقدر کفایت کے مال مصالح سے لیلیتے اسکو کسب سے
اولی تر سمجھا لکن وقت وفات کے وصیت کی کہ وہ لیا ہوا بیت المال مین واپس کردیا جائے
یہ اولویت ابتدا مین خیال کی تھی پھران چارون شخص کے لیے دو حال ہین ایک یہ کہ کفایت
اونکی وقت ترک کسب کے ہاتھہ سے لوگون کے ہو وہ اونکو زکوۃ وصدقہ دین بدون حاجت
سوال کے سوالیسی اشخاص کو ترک کرنا کسب کا اور مشتغل ہونا اپنے کام مین اولی ہے کیونکہ اومین
اعانت ہی لوگون کی خیرات پر اور قبول کرنا ہے اپنے حق کا اونسے یا فضیلت ہے واسطے دینے والو
کے دوسری حالت حاجت الی السوال ہے یہ حالت محل نظر ہے کیونکہ ذم سوال مین تشدیدات
آئے مین ظاہر ادلہ دلیل ہین اسبات پر کہ تعفف کرنا مسالت سے اولی ہے اور اطلاق قول کا
بغیر ملاحظہ احوال واشخاص کے مشکل ہے اسلیے اسکو موکول طرف اجتہاد ونظر عبد لنفسہ کررکھا ہے
پھر غزالی نے یہ ذکر کیا ہے کہ علم عقود کثیر الصور ہے لکن یہ چھہ عقد ایسے ہین کہ انفکاک مکاسب کا اونسے
نہین ہوسکتا ہے بیع ربا سلم اجارہ شرکت قراض پھر ان اقسام شش گانہ کے شروط بیان کیے
محل ذکر اونکا علم فقہ ہے مقاصد مکاسب ومعایش کو اسجگہہ پر غزالی رحمہ اللہ نے بہت لطف
وبسط کے ساتھہ تحریر کیا ہے طالب آخرت کو رجوع کرنا طرف اوسکے بہت ضرور ہے مسائل
مشار الیہا کو ظاہر سنت سے مطابق کرکے عمل مین لانا چاہیے شرح منتقی وروضہ ندیہ
وبدور اہلہ وغیرہ کتب فقہ سنت مشتمل ہین ان مسائل پر وفیہا مقنع وبلاغ وباللہ التوفیق

باب بیان مین کرم وجود وانفاق فی وجوہ الخیر کے اللہ پر اعتماد کرکے

قال اللہ تعالی وما انفقتم من شیٔ فھو یخلفہ وقال تعالی وما تنفقوا من خیر فلانفسکم
وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ وما تنفقوا من خیر یوف الیکم وانتم لا تظلمون وقال
تعالی وما تنفقوا من خیر فان اللہ بہ علیم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے
حسد مگر دو شخص پر ایک وہ مرد کہ اللہ نے اوسکو مال دیا ہے پھر اوس مرد کو اوس مال کے ہلاک
کرنے پر راہ حق مین مسلط کردیا ہے دوسرا وہ مرد کہ اللہ نے اوسکو حکمت دی ہے وہ مطابق اوس
حکمت کے حکم کرتا اور سکھاتا ہے متفق علیہ پہلے شخص سے مرد سخی مراد ہے اور دوسرے شخص سے
عالم بالسنۃ ہے اسلیے کہ مراد حکمت سے محاورہ کتاب وسنت مین حدیث ہوتی ہے اسمین ثنا ہے
گروہ اہل حدیث پر نووی نے کہا ہے معناہ ان لا یغبط احد الا علی ھاتین الخصلتین

معلوم ہوا کہ سخی و محدث محسود ہوتے ہین دوسرا لفظ ابن مسعود کا مرفوعا یہ ہے تم مین کسکو
مال اپنے وارث کا اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے کہا ای رسول خدا ہم مین جو کوئی ہے اوسکو
اپنا ہی مال محبوب تر ہے فرمایا تو مال اسکا وہ ہے جو اسنے آگے بہیجا ہے اور مال اسکے وارث کا وہ ہے
جو پیچہے چہوڑا رواہ البخاری اسمین ارشاد ہے طرف انفاق مال کے راہ خدا مین کہ اوسکا مالک
یہی شخص منفق ہوتا ہے اور جو مال جمع کر کے چہوڑ گیا ہے وہ اسکا مال نہین ہے بلکہ وارث کا مال
ہے وہ کچہہ اسکے کام نہ آئیگا عدی بن حاتم مرفوعا کہتے ہین بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کہجور ہی دیکر ہو
متفق علیہ اسمین فضیلت ہے صدقہ کی کہ صرف مال لوجہ اللہ آگ سے ڈہال ہو جاتا ہے کچہہ کثیر
قلیل پر موقوف نہین ہے ہر شخص اپنے مقدور کے موافق صدقہ کرے نفع صدقہ کا دونون کے
لیے برابر ہوگا جابر کہتے ہین سوال نکیا گیا حضرت سے کسی شی کا کبہی اور آپنے لا کہا ہو متفق علیہ

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز   مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ

ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے ہر دن ہر صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اللہم اعط منفقا
خلفا دوسرا کہتا ہے اللہم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے قال اللہ تعالی
انفق ینفق علیک یعنے تو خرچ کر تجہکو دیا جائیگا ابن عمرو کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا
کونسا اسلام بہتر ہے کہ کہلانا طعام کا سلام کرنا آشنا و بیگانہ پر متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے
چالیس خصال ہین اعلی اون مین عطا گوسفند ہے کوئی عامل کسی خصلت پر اون مین سے عمل نہین کرتا
ہے بامید ثواب و تصدیق موعود لکن داخل کرتا ہے اللہ اوسکو جنت مین رواہ البخاری یہ حدیث
باب بیان کثرت طرق خیر مین گزر چکی ہے ابو امامہ مرفوعا کہتے ہین ای ابن آدم تو اگر بذل کرے گا فضل
یعنی مال زائد تو یہ بہتر ہے واسطے تیرے اور اگر روک رکہیگا تو اوسکو تو یہ شر ہے واسطے تیرے ملام نہین
ہے تو کفاف پر شروع کر عیال سے دست بالا بہتر ہے دست زیر سے رواہ مسلم اسمین ذم ہے بخل کی
اور ارشاد ہے طرف سخا کے اور ہدایت ہے تقدیم کرنے اہل و عیال کی اغیار پر کما قیل اول خویش بعدہ
درویش حدیث انس مین آیا ہے کہ مانگی نجاتی کوئی شی حضرت سے اسلام پر مگر آپ عطا کرتے
ایک شخص آیا آپ نے اوسکو بکریان دین درمیان دو پہاڑون کے اوسنے اپنی قوم کے پاس جاکر کہا
ای قوم تم مسلمان ہو جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس شخص کیطرح دیتے ہین جسکو کچہہ خوف فقر کا نہو
کوئی آدمی مسلمان ہوتا مراد اوسکی نہوتی مگر دنیا پہر تہوڑا سی مدت نہ گزرتی مگر اسلام اوسکو دنیا و ما علیہا
سے زیادہ تر محبوب ہو جاتا رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے تالیف قلب نو مسلم اور کمال سخاوت

نفس نبوی اور تاثیر صحبت رسالت پر عمر نے کہا حضرت سے مال تقسیم کیا مینے کہا غیر انکے احق تر تھے انسے فرمایا انھون نے مجھکو اختیار دیا ہے کہ سوال کرین یا مجھے بخیل ٹھیرائین سو مین بخیل نہین ہون رواہ مسلم حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہے کہ حنین سے پھرتے وقت اعراب نے حضرت کی چادر پکڑ کے کھینچا فرمایا مجھکو میری چادر دو اگر بعدد ان درختون خاردار کے بکریان ہوتین تو مین اون سبکو تم مین تقسیم کر دیتا پھر تم مجھکو نہ بخیل پاتے نہ کذاب نہ جبان رواہ البخاری ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے کم نہوا کوئی مال صدقہ سے اور نہ بڑھا کوئی بندہ عفو کرنے سے مگر عزت مین اور خاکساری نکی کسی نے واسطے اللہ کے لکن بلند کر دیا اللہ نے اوسکو رواہ مسلم مراد صدقہ سے اس جگہہ زکوۃ مفروضہ ہے یا صدقہ نافلہ یا دونون عمر بن سعد انماری کہتے ہین حضرت نے فرمایا تین خصال ہین مین اونپر قسم کھاتا ہون اور تمسے ایک حدیث کہتا ہون تم اوسکو یاد رکھو کم نہوا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے اور ظلم نکیا گیا کوئی بندہ پھر صبر کیا اوسنے مگر زیادہ کر دیتا ہے اللہ عزت اوسکی اور نہ کھولا کسی بندہ نے دروازہ سوال کا لکن کھولدیتا ہے اللہ اوسپر دروازہ فقر کا یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے فرمایا اور کہتا ہون مین تمسے ایک بات تم اوسکو حفظ کر رکھو دنیا واسطے چار شخصون کے ہے ایک وہ بندہ جسکو اللہ نے مال و علم دیا وہ اوسمین اللہ سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے اللہ کا حق اوس مال مین جانتا ہو سو یہ شخص افضل منازل مین ہوگا دوسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے علم دیا ہے اور مال نہین دیا وہ صادق النیتہ ہے کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی مثل فلان شخص کے عمل کرتا اسکے لیے اسکی نیت ہے دونون کا اجر برابر ہے تیسرا وہ بندہ جسکو اللہ نے مال دیا ہے علم نہین دیا وہ اپنے مال مین خبط کرتا ہے بغیر علم کے نہ اپنے رب سے اوسمین ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحم کرتا ہے اور نہ کوئی حق اللہ کا اوسمین جانتا ہے سو ایسا شخص اخبث منازل مین ہوگا چوتھا وہ بندہ ہو کہ اوسکو نہ مال دیا ہو نہ علم وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین فلان شخص کیطرح خرچ کرتا اسکے لیے اسکی نیت ہے یہ دونون گناہ مین برابر ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ حدیث اشرف احادیث باب ہے یہ جامع ہے انواع اعمال خیر و شر کو دلیل ہو صدق نیت و صلاح طویت و سوء طینت و خبث سریرت پر اسمین خوف و رجا دونون کا اشارہ ہے ترغیب و ترہیب دونون کا گویا استعارہ ہے غالب مردم اسی دائرہ مین ہین ان چار حال سے کوئی خالی نہین ہوتا ہے واللہ اعلم عائشہ کہتی ہین اونھون نے بکری ذبح کی حضرت نے پوچھا اسمین سے

کیا باقی رہا مینے کہا کچہہ نہین بچا مگر کتف یعنی دست فرمایا سب باقی رہا مگر دست رواہ
الترمذي وقال حدیث صحیح نووی کہتے ہین معناہ تصدقوا بہا الا کتفہا فقال مابقیت
لنا فی الآخرۃ الا کتفہا اسماء بنت ابی بکر سے فرمایا تہا تو مونہہ برتن کا بند نکیا کرکہ تجہپر بند کردیا جاے
یعنی رزق دوسری روایت اس لفظ سے ہے انفقي ولا تحصي فیحصی علیك ولا توعي
فیوعی اللہ علیك متفق علیہ یعنی منع رزق سے مادہ رزق منقطع ہوجاتا ہے جو شخص دیتا
رہتا ہے اللہ بھی اوسکو دیا کرتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مثال بخیل و منفق
کی مثال اون دو شخصون کی ہے کہ جن پر دو درع آہن ہین سینہ سے گلے تک سو منفق جب انفاق
کرتا ہے تو وہ زرہ پہیلتی اور بڑہتی ہے اوسکی کہال پر یہانتک کہ چہپا لیتی ہے اوسکی انگلیون
کو اور مٹا دیتی ہے اوسکی نقش قدم کو رہا بخیل سو ارادہ نہین کرتا خرچ کرنے کسی شی کا مگر
چپک جاتا ہے ہر حلقہ اوس زرہ کا اپنی جگہہ پر وہ اوسکو کشادہ کرتا ہے لکن وہ کشادہ نہین
ہوتا متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک تمر کے پاک کمائی سے اور قبول نہین
کرتا اللہ مگر پاک کو سو لیتا ہے اللہ تعالی اوس صدقہ کو دست راست مین پہر پالتا ہے اوسکو
واسطے صاحب صدقہ کے جسطرح کہ پالتا ہے ایک تمہارا اپنے بچہ اسپ کو یہانتک کہ ہوجاتا ہے
وہ برابر پہاڑ کے متفق علیہ حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسکا نام
لیکر ابر کو حکم ہوا تہا کہ تو اوسکے باغ پر جاکر برس اوس سے جو پوچہا کہ تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا
جو کچہہ اسمین پیدا ہوتا ہے ایک ثلث صدقہ کرتا ہون ایک ثلث مین مین اور میرے عیال کہاتی
ہین ایک ثلث پہر اسی زمین مین بو دیتا ہون رواہ مسلم یہ ساری احادیث دلیل ہین اختیار
سخا پر غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے مال اگر مفقود ہو تو یہ چاہیے کہ حال بندہ کا قناعت و قلت حرص
ہو اور اگر مال موجود ہے تو پہر حال ایثار و سخا کا چاہیے اصطناع معروف کرے شح و بخل سے دور
رہے کیونکہ سخا اخلاق انبیا علیہم السلام مین سے ہے اور ایک اصل ہے اصول نجات سے
حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا صبر و سماحت عمر رض
کا لفظ یہ ہے کہ اللہ حسن خلق و سخا کو دوست رکہتا ہے اور سوء خلق و بخل کو دشمن رکہتا ہے اور جب
کسی بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو قضاء حوائج مسلمین مین مستعمل کرتا ہے حدیث شریح
عن ابیہ مین بذل طعام کو موجبات مغفرت مین گنا ہے طعام جواد کو دوا ر طعام بخیل کو دا کہا ہے
عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ الجنۃ دار الاسخیاء ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سخی قریب ہے اللہ سے

قریب ہے لوگونسے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ سے الی قولہ جاہل سخی محبوب تر ہی اللہ کو عالم بخیل سے بد ترین امراض بخل ہے تو سلوک کر ساتھہ اہل و غیر اہل کے اگر وہ احسان تیرا کسی اہل کو پہونچیگا تو ٹھکانے لگا اور اگر اہل کو نہ پہونچا تو پھر تو اوسکا اہل ہے جابر کہتے ہین حضرت نے ایک لشکر بھیجا اونپر قیس بن سعد بن عبادہ کو امیر کیا اہل لشکر بھوک سے حیران تھے اونہون نے نو اونٹ اپنے واسطے اونکے ذبح کیے یہ بات حضرت کو پہونچی فرمایا ان الجود لمن شیمۃ اھل ذلک البیت یعنی سخاوت ان گھر والون کی عادت ہے علی مرتضی کہتے ہین جب تجھپر دنیا اقبال کرے تو تو اوسکو خرچ کر کہ وہ فنا نہو گی اور جب تجھسے ادبار کرے تو بھی خرچ کر اسلیے کہ وہ باقی نرہے گی ابن سماک نے کہا مجھے تعجب آتا ہے اوس شخص سے جو اپنے مال سے ممالیک خریدتا ہے اور اپنے معروف سے خریداری احرار کی نہین کرتا **حکایت** بعض اعراب سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے کہا جو ہماری گالی سنے ہمارے سائل کو دے ہمارے جاہل سے چشم پوشی کرے حسن بصری سے کہا سخا کیا ہے کہا صرف کرنا مال کا راہ خدا مین کہا اسراف کیا ہے کہا خرچ کرنا سبب ریاست مین حذیفہ نے کہا بہت سے فاجر فی الدین نادان اپنی معیشت مین بسبب سماحت کے جنت مین جائینگے **حکایت** احنف بن قیس نے ایک شخص کے ہاتھہ مین ایک درہم دیکھا کہا یہ درہم کسکا ہے اوسنے کہا میرا ہے کہا یہ تیرا نہین ہے جبتک کہ تیرے ہاتھہ سے نکل نجاوے **شعر**

انت للمال اذا امسکتہ　　　فاذا انفقتہ فالمال لک

اصمعی نے کہا امام حسن نے امام حسین کو بابت اعطا شعرا عتاب لکھا تھا امام حسین نے جواب لکھا نعیر المال ما وقی بہ العرض یعنی اچھا مال وہی ہے جس سے آبرو بچے ابن عیینہ کہتے ہین میرے باپ کو پچاس ہزار درہم ارث مین ملے تھے صرہ بنا کر اپنے اخوانکو بھیجدیے اور کہا قد کنت اسأل اللہ تعالی الاخوان الجنۃ فی صلاتی افابخل علیھم بالمال حسن نے کہا بذل مجہود مال موجود مین منتہی جود ہے بعض حکما سے پوچھا کہ احب دوست تمکو کون شخص ہے کہا جسکے احسانات مجھپر کثرت سے ہین کہا اگر ایسا شخص نہو کہا تو پھر وہ جس پر میرے احسانات کثرت سے ہین عبد العزیز بن مروان نے کہا ہے جب کسی شخص نے مجھکو اپنے نفس سے امکان احسان کرنیکا ساتھہ اپنے دیا تو اب احسان اوسکا مجھپر مثل میرے احسان کے ہے اوسپر **حکایت** مہدی نے شبیب بن شیبہ سے پوچھا تھا تو نے لوگونکو میرے گھر مین کسطرح پر دیکھا کہا راجی آتے ہین راضی جاتے ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا ہے امطر المعروف مطرا فان اصاب الکرام کانوا لہ اھلا وان اصاب اللئام کنت لہ اھلا اسکے بعد غزالی نے بعض حکایات اسخیا کی لکھی ہین حاتم

اونکے ذکر کی اس جگہہ نہین ہے

باب ۱۵۱ بیان مین نہی کے بخل و شح سے

قال تعالی واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسرٰی ومایغنی عنہ مالہ
اذا تردی وقال تعالی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون رہی احادیث سو باب سابق
مین گذر چکی ہین حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے اور
بچو تم شح سے شح نے ہلاک کیا ان لوگون کو جو تمسے پہلے تھے اونکو خونریزی اور استحلال محارم پر باعث
و حامل ہوا رواہ مسلم شح کہتے ہین بخل کو نووی نے اس باب مین ایک ہی حدیث لکھی ہے غزالی نے
کہا ہے قال تعالی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم
سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ وقال تعالی الذین یبخلون ویأمرون الناس بالبخل و
یکتمون ما اتاھم اللہ من فضلہ اور حضرت نے فرمایا ہے تم دور رہو شح سے جو لوگ تمسے پہلے تھے
داعی ہوا اونکو بخل سفک دماء و استحلال محارم و قطع ارحام پر اور فرمایا ہے داخل نہو گا جنت مین
بخیل اور نہ جبان اور نہ خائن اور نہ بدخلق اور فرمایا ہے تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہوای
متبع اعجاب آدمی کا اپنے نفس پر اور دعای نبوی مین آیا ہے اللھم انی اعوذ بک من البخل و
اعوذ بک من الجبن بچو تم شح سے ہلاک کیا اسنے تمسے اگلون کو حکم کیا اونکو کذب کا وہ جھوٹھہ بولے
حکم کیا ظلم کا وہ ظالم ہو گئے حکم کیا قطیعت کا وہ قاطع رحم ہو گئے سب سے بدتر خصلت آدمی مین شح ہالع
جبن خالع ہے عہد حضرت مین ایک رونے والی ایک شہید پر روئی اور واشہیداہ کہا حضرت نے
فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوا ہے شاید اوسنے کوئی بات لایعنی کہی ہو یا بخل کیا ہو علی مرتضی
نے کہا اللہ دشمن رکھتا ہے بخیل کو اوسکی حیات مین اور سخی کو وقت اوسکی موت کے سخی جہول دوست ہے
اللہ کو عابد بخیل سے شح و ایمان دل مین کسی بندہ کے جمع نہین ہوتے دو خصال ہین کہ مؤمن مین فراہم
نہین ہوتے بخل و سوء خلق مومن کو نچاہیے کہ بخیل و جبان ہو خواہر عمر بن عبد العزیز نے کہا اف ہے
بخیل کو اگر بخل قمیص ہوتا تو مین اوسکو ہرگز نہ پہنتی اگر رستہ ہوتا تو مین اوس راہ نچلتی شعبی نے کہا مین
نہین جانتا کہ کون ان دونون مین ابعد الغور ہے جہنم مین بخل یا کذب **حکایت** پاس نوشیروان
کے حکیم ہند و فیلسوف روم آئے ہندی سے کہا کچھہ بات کر اوسنے کہا بہتر آدمی وہ ہے جو سخی ہو اور
وقت غضب کے وقور ہو اور بات سوچکر کہے اور حالت رفعت مین خاکسار ہو اور ہر ذی رحم پر مہربان ہو

رومی نے کہا جو کوئی بخیل ہوتا ہے اوسکے مال کا وارث اوسی کا دشمن بنجاتا ہے اور جسکا شکر
کم ہے وہ بامراد نہین ہوتا جھوٹے لوگ برے ہوتے ہین اور چغلخور فقیر ہوکر مرتے ہین اور جو
کوئی رحم نہین کرتا اوسپر بیرحم مسلط ہوتا ہے **حکایت** اصمعی نے کہا مینے ایک اعرابی کو
سنا کہ وہ ایک شخص کا ذکر کرتا تھا کہا فلان شخص میری آنکھہ مین صغیر ہوگیا اسلیے کہ دنیا اوسکی
نظر مین عظیم ہے وہ سائل کو ملک الموت کی طرح دیکھتا ہے **ع**

بار خستی کہ لازم ارباب دولت ست — دشنام میدہند بسائل غنیمت ست

علی مرتضی نے کہا ہے کریم کبھی اپنے حق کا استقصا نہین کرتا قال تعالی عرف بعضہ واعرض
عن بعض بشر رحمہ اللہ نے کہا البخیل لا غیبۃ لہ اسلیے کہ حضرت نے کہا ہے انک اذا لبخیل
پھر کہا دیکھنا طرف بخیل کے دلکو سخت کرتا ہے لقا بخلا کرب ہے قلوب مومنین پر **حکایت**
یحیی بن زکریا علیہما السلام نے ابلیس کو دیکھا کہا ای ابلیس مجھے خبر دے کہ احب ناس تجھکو کون
شخص ہے اور ابغض ناس کون شخص ہے کہا بہت محبوب مجکو مومن بخیل ہے اور بہت مبغوض مجھکو
فاسق سخی ہے کہا کس لیئے کہا اسلیے کہ بخیل کے بخل نے مجھکو کفایت کی اور فاسق سخی سے مجھے ڈر رہتا ہے
کہ کبھی اللہ اوسکے سخا پر مطلع ہوکر اوسکو قبول کرلے پھر پشت پھیر کر چلدیا اور کہتا تھا لولا انک یحیی
لما اخبرتك **حکایت** ایک اعرابی ایک شخص کی طلب مین نکلا تھا اوسکے سامنے انجیر رکھتے تھے
اوسنے اپنی کملی سے اونکو چھپا دیا اعرابی بیٹھہ گیا اس مرد نے کہا تجھے کچھہ قرآن بھی آتا ہے کہا ہان
پھر یہ آیت پڑھی وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ اوسنے کہا تین کہان ہے اعرابی نے کہا
ھو تحت کسائك **حکایت** محمد بن یحیی بن خالد بن برمک سخت بخیل تھا اوسکے ایک رشتہ دار سے
کسی نے پوچھا کہ حال اوسکے مائدہ کا ذکر کرو کہا ھی فتر فی فتر وصحافہ منقودۃ من حب الخشخاش
کہا اوس مائدہ پر کون ہمراہ اوسکے حاضر ہوتا ہے کہا کرام کاتبین کہا کون اوسکے ساتھہ کھاتا ہے
کہا ذباب کہا برا آدمی ہے تم تو اوسکے خاص عزیز ہو اور تمہارا کپڑا پھٹا ہوا ہے کہا واللہ مجکو ایک سوزن
کی بھی قدرت نہین ہے جس سے اسکو دوخت کرون اگر اوسکے پاس بغداد سے نوبہ تک سوزن سے
پُر ہو پھر جبریل و میکائیل آئین اور اونکے ساتھہ یعقوب علیہ السلام بھی ہون اور وہ ایک سوئی
کا سوال کرین اور کہین کہ ہمکو عاریت دو کہ ہم قمیص یوسف علیہ السلام جو پس پشت سے پھٹ گیا ہے
سی لین تو یہ شخص کبھی نہ دے گا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

باب ۶۲ بیان مین ایثار و مواسات کے

قال تعالی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ وقال تعالی ویطعمون الطعام علی
حبہ مسکینا ویتیما واسیرا الی آخر الآیات حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی ایک آدمی نے حضرت
کے پاس آکر کہا مین مجہود ہون یعنی بہوکا تہکا حضرت نے بعض نسار کے پاس آدمی بہیجا اونہون نے
کہلا والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء یعنی میرے گہر مین سوا پانی کے اور کچہہ نہین ہے پہر
دوسری بی بی کے پاس بہیجا اونہون نے بہی یہی جواب دیا یہانتک کہ ساری ازواج مطہرات نے
یہی جواب دیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا آجکی رات کون شخص اسکی مہمانی کرتا ہے
ایک انصاری نے کہا مین پہر اوسکو اپنے گہر لیجا کر اپنی بی بی سے کہا یہ حضرت کا مہمان ہے اسکا
اکرام کر دوسری روایت مین یون ہے کہ اوس سے کہا تیرے پاس کچہہ ہے اوسنے کہا نہین
مگر قوت صبیان کہا بچونکو بہلا دے اور جب شام کا کہانا مانگین سولا رکہہ اور جب ہمارا مہمان آوے
چراغ بجہا دے اور اوسکو یہ دکہلا کہ گویا ہم کہاتے ہین غرضکہ سب یکجا بیٹہے مہمان نے کہا یا میان
بی بی دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی پاس حضرت کے گئے فرمایا لقد عجب اللہ من صنیعکما
بضیفکما اللیلۃ متفق علیہ اسکا نام ایثار ہے کہ آپ نہ کہایا اور اوسکو کہلا دیا دوسری حدیث انکی
یہ ہے کہ حضرت نے کہا دو شخص کا کہانا تین کو اور تین کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہے متفق علیہ
مسلم کا لفظ جابر سے مرفوعا یہ ہے کہ ایک کا طعام دو کو اور دو کا طعام چار کو اور چار کا طعام
آٹہہ کو کافی ہوتا ہے حدیث ابو سعید مین آیا ہے حضرت نے سفر مین فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری
ہو وہ پیادہ کو دے جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ بے زاد کو دے اسیطرح اصناف مال کا
ذکر کیا یہانتک کہ ہمنے یہ جانا کہ ہم مین سے کسیکا کچہہ حق بابت کسی شی زائد کے نہین ہے رواہ مسلم
سہل بن سعد کہتے ہین ایک عورت ایک چادر بنکر لائی اور حضرت سے کہا مینے اسکو اپنے ہاتہہ سے بنا ہے
کہ آپکو پہناؤن حضرت نے اوسکو محتاجانہ طریق پر لیلیا اوسکو پہنکر باہر آئے ایک شخص نے کہا یہ کیا
اچہی چادر ہے مجہکو دیدیجئے فرمایا بہتر ہے خود اندر جا کر بیٹہہ رہے اور اوسکو تہ کرکے نزدیک اس شخص
کے بہیجدیا قوم نے کہا ای شخص تونے اچہا نکیا حضرت نے تو بسبب احتیاج کے پہنی تہی تونے مانگ لی
حالانکہ تو جانتا ہے کہ وہ سائل کو رد نہین کرتے ہین اوسنے کہا واللہ مینے پہننے کو نہین مانگی ہے اسلیے
مانگی ہے کہ میرا کفن ہو سہل کہتے ہین وہ اوسکا کفن ہوا رواہ البخاری یہ حدیث دلیل ہے ایثار کی
ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا اشعری ہین جب جنگ مین بے زاد ہو جاتے ہین یا طعام اونکے عیال
کا مدینہ مین کم ہو جاتا ہے تو جو کچہہ اونکے پاس ہوتا ہے ایک کپڑے مین جمع کر کے باہم تقسیم کر لیتے ہین

ایک برتن سے برابر برابر فقسم منی وانا منہم وہ میرے ہین مین اونکا ہون متفق علیہ اہل ایثار
کے لیے اگر کوئی شرف نہو مگر یہی شرف کہ حضرت نے اونکو اپنا ٹہیرایا اور آپ اونکے بنے تو کفایت کرتا ہی
غزالی رحمہ اللہ نے کہا ہے سخا و بخل کے درجات ہین ارفع درجات سخا ایثار ہی ایثار یہ ہو کہ جود بالمال کرے
باوجود حاجت مال کے اور سخا یہ ہے کہ بذل ما یحتاج محتاج یا غیر محتاج کو کرے سو بذل مع الحاجۃ بہت
سخت ہوتا ہے جسطرح انتہا سخا کی یہ ہے کہ انسان غیر پر باوجود حاجت کے سخاوت کرے اسیطرح
انتہا بخل کی یہ ہے کہ اپنی جان پر باوجود حاجت کے نہ اوٹہاوے بہت سے بخیل ہین کہ بیمار
ہوتے ہین اور دوا نہین کرتے مال کو روک رکھتے ہین یا کسی شی کو جی چاہتا ہے لکن بخل ثمن
اونکو روک دیتا ہے ہان اگر مفت مین وہ چیز ہاتہ آتی ہے تو کہاتے ہین ایسا شخص بخیل علی
نفسہ مع الحاجۃ ہوتا ہے جسطرح کہ وہ پہلا شخص موثر علی نفسہ غیرہ تہا حالانکہ خود حاجت رکہتا تہا
دیکہہ ان دونون مین کتنا فرق ہے اخلاق اللہ کے عطایا مین جہان چاہتا ہے وہان رکہتا ہی
بعد ایثار کے کوئی درجہ سخا کا باقی نہین رہتا ہے اللہ نے صحابہ پر ثنا کی ہے اور فرمایا ہی ویوثرون
علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور حضرت نے ایثار پر وعدہ مغفرت کا فرمایا ہے عائشہ نے
کہا حضرت نے تین دن لگاتار کبہی پیٹ بہر کر نہ کہایا یہانتک کہ دنیا کو چہوڑا ہم اگر چاہتے تو پیٹ
بہر کر کہاتے ولکن ہم اپنے نفس پر ایثار کو اختیار کرتے تہے سخا ایک خلق ہے اخلاق خدا سے
اور ایک ادب ہے داب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہانتک کہ اللہ نے فرمایا وانک
لعلی خلق عظیم غزالی نے بعض اخبار ایثار و احوال اولیا کا ذکر کتاب الفقر والزہد مین کیا ہی
اسکے بعد حد سخا و بخل و حقیقت ان دونون کی لکہی ہے پہر کہا ہے کہ سخی وہ شخص ہے جو واجب شرع و
واجب مروت کو نہین روکتا ہے اگر ایک کو بہی ان دونون مین سے روکیگا تو بخیل ہوگا اور مانع واجب شرع
ابخل ٹہیرے گا جیسے مانع ادای زکوۃ و مانع نفقہ اہل و عیال یا مودی ہے لکن اوسپر شاق ہی کہ اسکو
بخیل بالطبع کہتے ہین اور یہ شخص متسخی بالتکلف کہلاتا ہے یا مال خبیث دیتا ہے اور مال طیب یا متوسط
دینے کو اوسکا دل نہین چاہتا ہے یہ سب بخل ہے رہا واجب مروت سو وہ ترک مضائقہ و استقصا
ہے محقرات اشیا مین اسکا استقباح مختلف ہوتا ہے باختلاف احوال و اشخاص مثلا جسکے پاس مال
زیادہ ہے اوسکا مضائقہ کرنا مستقبح ہے بنسبت فقیر کے یا تنگی کرنا اہل و اقارب و ممالیک پر مستقبح
ہے بنسبت اجانب کے غرضکہ مودی واجب شرع و واجب مروت بخل سے بری ہوتا ہے اگرچہ
متصف بجود و سخا نہو کیونکہ جود و سخا نام ہے بذل زائد کا واسطے طلب فضیلت و نیل درجات کے سو جسکو

نفس اوسکا واسطے بذل مال کے وسعت کرے گا ایسی جگہہ مین جہان کہ بذل کرنا اوسکا واجب نہین ہے اور نہ عادۃً کوئی ملامت اوسپر بسبب ترک اوس بذل کے متوجہ ہوتی ہی تو وہ شخص جواد ہی بقدر اتساع نفس کے قلیل ہو یا کثیر ودرجات ذلك لاتحصر وبعض الناس جودمن بعض فاصطناع المعروف وراءما توجبه العادة والمروة هوالجود لكن بشرط ان يكون عن طيب نفس ولا يكون عن طمع ورجاء خدمة او مكافاة او شكر او ثناء الخ قشیری نے رسالہ مین اپنی سند سے یہ حدیث لکھی ہے عائشہ نے کہا ہے حضرت نے فرمایا السخي قريب من الله قريب من الناس قريب من الجنة بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الناس بعيد من الجنة قريب من النار والجاهل السخي احب الى الله تعالى من العابد البخيل استاد نے کہا زبان علم پر کچھہ فرق درمیان جود و سخا کے نہین ہے الله کو سخی اسلیے نہین کہتے ہین کہ اسمار الٰہی توقیفی ہین حقیقت جود کی یہ ہے کہ بذل گران نگذرے قوم کے نزدیک سخا رتبہ اولی ہے پھر جود پھر ایثار جسنے کچھہ دیا اور کچھہ روک رکہا وہ صاحب سخا ہے اور جسنے بہت دیا اور کچھہ اپنے لیے رکہا وہ صاحب جود ہے اور جسنے ضرر اوٹہا کر غیر کو اختیار کیا وہ صاحب ایثار ہے اسمار بن خارجہ کہتے ہین مین پہیرنا کسی شخص کا اوسکی حاجت مطلوب سے دوست نہین رکہتا اسلیے کہ اگر وہ کریم ہے تو اوسکی آبرو بچاتا ہون اور اگر وہ لئیم ہے تو اپنی آبرو اوس سے محفوظ رکہتا ہون **حکایت** استاد ابو علی دقاق کہتے ہین جب غلام خلیل نے سعایت صوفیہ کے نزدیک خلیفہ کے پیش کی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ اونکی گردن مارو جنید رحمہ اللہ متستر بفقہ ہو گئے مذہب ابی ثور پر فتوی دیتے تھے شحام رقام و نوری اور ایک جماعت کو پکڑ لیا نطع واسطے گردن مارنیکے بچھایا نوری سب سے پہلے آگے بڑہے سیاف نے کہا تو جانتا ہے کدہر شتابی کرتا ہے کہا ہان کہا پھر جلدی کیا ہے کہا اوثر علي اصحابي بحيا ة ساعة سیاف نے متحیر ہو کر خلیفہ کو خبر کی حکم دیا کہ پاس قاضی کے لیجاؤ وہ انکے حال کو دریافت کریگا قاضی نے علی نوری سے چند مسائل فقہ پوچھے سبکا جواب دیا پھر کہا وبعد فان لله تعالى عبادا اذا قاموا قاموا بالله واذا نطقوا نطقوا بالله اس قسم کے چند الفاظ کہے قاضی نے رو دیا اور خلیفہ کو کہلا بھیجا ان كان هؤلاء زنادقة فما على وجه الارض مسلم یہ ایثار نوری کا بابت حیات کے اعلی درجہ کا ایثار تہا ع الجود بالنفس منه غاية الجود + علی بن فضیل اپنے محلہ کے بنیون سے سودا مول لیتے تھے انسے کہا کہ اگر تم بازار مین جا کر خرید کرو تو ارزان ملیگا کہا یہ لوگ ہمارے قرب مین اسلیے آکر رہے ہین کہ اونکو امید منفعت کی ہے ؎

بامید ما کلبہ اینجا گرفت نشاید ازو نفع خود وا گرفت

کسی نے کہا ہے جود عبارت ہے اجابت خاطر اول سے حکایت قیس بن سعد بن عبادہ سے
کہا کہ تمنے اپنے آپ سے زیادہ تکوئی سخی دیکھا ہی کہا ہان ہم جنگل مین ایک عورت پر نازل ہوئے اوسکا
خاوند آیا اُسنے کہا تیرے گھر مہمان آئے ہین اوسنے ایک ناقہ کو لاکر ذبح کیا اور کہا لو اسکا گوشت کہاؤ
جب دوسرا دن ہوا تو ایک ناقہ اور نحر کیا اور کہا لو اسکو تناول کرو ہمنے کہا جو ناقہ تمنے کل ذبح کیا تہا آئے
اوسمین سے تہوڑا سا کہایا ہے ابہی تو وہی موجود ہے اوسنے کہا ہم اپنے مہمانونکو باسی کہانا نہین کہلاتے
غرضکہ ہم نزدیک اوسکے دو دن یا تین دن رہے مینہہ برستا تہا ہر دن یہی کرتا کہ ایک ناقہ ذبح
ہوتا جب ہمنے وہان سے کوچ کیا سو دینار اوسکے گھر مین رکہدیے اور اوس عورت سے کہا
ہمارے طرف سے عذر کر دینا اور ہم چلدیے ذرا سا دن چڑہا تہا کہ ہمارے پیچہے ایک آدمی چلاتا
ہوا آیا اور کہا قفوا ایہا الرکب اللئام اعطیتمونی ثمن قرائی پہر ہمارے قریب پہنچکر کہا تم یہ دینار
اپنے لیجاؤ ورنہ مین تمکو نیزے سے زخمی کرونگا ناچار ہمنے لے لیے حکایت ایک مرد نے
دوست کے گھر آکر کواڑ کہڑکہڑایا وہ باہر نکلا کہا کدہر آئے کہا مجہپر چار سو درہم قرض ہین گہر مین
جاکر دراہم لاکر دیدیے پہر گہر مین روتا ہوا گیا بی بی نے کہا تمپر اگر دینا دراہم کا گران تہا تو کچہہ بہانہ کردیا
ہوتا کہا مین اسلیے نہین روتا ہون بلکہ اسلیے روتا ہون کہ مینے اوسکی خبر کیون نلی کہ اوسکو مجہسے کہنا پڑا
مطرف بن شخیر نے کہا تم مین جب کسیکو حاجت ہوا کرے تو مجہے رقعہ لکہہ بہیجا کرے مین رویت ذل کو اوسکے
چہرہ پر ناپسند کرتا ہون حکایت استاذ ابو سہل کسی شخص کو کوئی چیز اپنے ہاتہہ سے نہ دیتے تہے زمین
پر رکہدیتے کہ اوٹہالے کہتے تہے الدنیا اقل خطرا من ان اری لاجلہا یدی فوق ید احد وقد
قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الید العلیا خیر من الید السفلی حکایت ابو مرثد بڑے کریم
تہے ایک شاعر نے اونکی مدح کی کہا میرے پاس کچہہ دینے کو نہین ہے ولکن مجہکو پاس قاضی کے لیچل
اور مجہپر دعوی دس ہزار درہم کا کر مین اقرار کر لونگا پہر مجہکو قید کرا میرے گہر والے مجہکو قید سے بغیر
چہوڑائے نرہینگے اوسنے ایسا ہی کیا چنانچہ دس ہزار درہم دیکر اونکو چہوڑایا حکایت حسن بن
علی علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اوسکو پچاس ہزار درہم اور پچاس دینار دیے اور کہا حمال
کو بلا لاکہ اوٹہا لیجائے حمال آیا اوسکو ایک طیلسان دیا اور کہا کرا حمال میری طرف سے چاہیے
حکایت ایکدن علی مرتضی روئے پوچہا کیون روتے ہو کہا سات دن سے کوئی مہمان میرے
پاس نہین آیا ہے مجہے ڈر ہے کہ اللہ نے میری اہانت نکی ہو انس بن مالک کہتے ہین گہر کی زکوۃ یہ ہے
کہ اوسمین ایک گہر واسطے مہمان کے بنائے قال تعالے ہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین

کہا ہے مراد اس سے یہ ہے کہ ابراہیم خود خدمت مہمان کی کرتے تھے یا کریم کا مہمان کریم ہوتا ہے
ابراہیم بن جنید نے کہا ہے چار امر ہیں جنسے شریف کو عار کرنا نچاہیے اگرچہ امیر ہو ایک کھڑا ہونا
مجلس سے واسطے باپ کے دوسرے خدمت کرنا مہمان کی تیسرے خدمت کرنا عالم کی جس سے علم سیکھتا ہے
چوتھے سوال کرنا امر نامعلوم سے دقاق نے کہا سخا یہ نہیں ہے کہ واجد معدم کو دے سخا یہ ہے کہ معدم واجد کو عطا کرے انتہی

باب ۴۳ بیان میں تنافس کرنیکے امور آخرت میں اور استکثار کرنا شئی متبرک سے

قال اللہ تعالی وفي ذلك فليتنافس المتنافسون سہل بن سعد کہتے ہیں حضرت کے پاس پینے کی چیز
لائے کچھ پیا داہنے ہاتھ پر ایک لڑکا تھا بائیں طرف بوڑھے تھے لڑکے سے کہا تو مجھکو اذن دیتا ہے کہ میں
بقیہ شراب انکو دوں اوسنے کہا واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصيبي منك احدا حضرت نے
اوسکو دیدیا متفق علیہ نووی نے کہا مراد لڑکے سے اسجگہ ابن عباس ہیں ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے
حضرت نے کہا ایک دن ایوب علیہ السلام برہنہ نہاتے تھے اونپر ایک قول سونے کی ٹڈی
کا گرا یہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اللہ عزوجل نے پکار کر کہا ای ایوب کیا میں نے تجکو اس سے بے نیاز
نہیں کیا ہے کہا ہاں قسم ہے تیری عزت کی ولکن لا غنا لي عن بركتك رواه البخاري مطابقت
ان حدیثوں کی ترجمہ باب سے ظاہر ہے آدمی کتنا ہی غنی کیوں نہو لکن فضل رب و نعمت معبود کا ہر دم محتاج ہی ہوتا ہے

باب ۴۴ بیان میں فضل غنی شاکر کے

یہ وہ شخص ہے جو مال طریق حلال سے لیتا ہے اور وجوہ ماموربہا میں خرچ کرتا ہے قال اللہ تعالی
فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى وقال تعالى وسيجنبها الاتقى الذي
يؤتي ماله يتزكى وما لاحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف
يرضى وقال تعالى ان تبدوا الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير
لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير وقال تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا
مما تحبون وما تنفقوا من شيء فان الله به عليم والآيات فی فضل الانفاق فی الطاعات
کثیرۃ معلومۃ ابن مسعود نے مرفوعا کہا ہے لا حسد الا في اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه
على هلكته في الحق ورجل اتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق علیہ یہ حدیث عنقریب
گزر چکی ہے مراد حکمت سے سنت ہے یا علم کتاب و سنت دونوں ابن عمر کا لفظ یہ ہے حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں میں

ایک وہ مرد جسکو اللہ نے قرآن دیا ہے وہ اوسکو ساعات شب و ساعات نہار مین پڑھا کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو مال دیا ہی وہ ساعات روز و شب مین اوسکو خرچ کرتا رہتا ہی متفق علیہ مراد حسد سے اس جگہہ رشک ہی نہ حسد مذموم ابو ہریرہ کہتے ہین فقراء مہاجرین نے آکر حضرت سے کہا اہل وثور یعنی مالدار لوگ درجات علی و نعیم مقیم لیگئے کہا کیا بات ہے کہا ہماری طرح نماز پڑھتے ہین روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین ہم صدقہ نہین دیتے آزاد کرتے ہین ہم آزاد نہین کرتے فرمایا کیا تمکو ایسی چیز نہ سکھا دون جس سے تم اپنے سابق کو پالو اور اپنے من بعد پر سابق ہو جاؤ کوئی شخص تمسے فاضل تر نہو مگر وہی شخص جو تمہارا سا کام کرے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا تسبیح تکبیر تحمید کرو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار وہ پھر پاس حضرت کے آئے اور کہا ہمارے مالدار بھائیون نے سنکر یہی کام کرنا اختیار کیا فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ وھذا لفظ مسلم یہہ بحث کہ غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر رسالہ ادامۃ السکر مین نہایت بسط سے لکھی گئی ہے اسلیے اس جگہہ تفصیل اس باب کی عمل مین نہین آئی غزالی رحمہ اللہ نے بھی احیاء العلوم مین کتاب الصبر و الشکر منعقد کی ہے اور لکھا ہے کہ کسینے کہا صبر افضل ہے شکر سے اور کسی نے کہا کہ شکر افضل ہے صبر سے اور کسی نے کہا دونون برابر ہین اور کسینے کہا مختلف باختلاف احوال ہین استدلال ہر فریق کا کلام شدید الاضطراب بعید عن التحصیل ہے پھر آخر بحث مین یہ لکھا ہے ومھما لاحظت المعانی التی ذکرناھا علمت ان لکل واحد من القولین وجھا فی بعض الاحوال فرب فقیر صابر افضل من غنی شاکر ورب غنی شاکر افضل من فقیر صابر + +

تمت

تم الجزء الاول من کتاب مکارم الاخلاق یوم الاحد سلخ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۰۲ سنۃ الھجرۃ

ویتلوہ الجزء الثانی ان شاء اللہ تعالی علی ید الکاتب الآخر والحمد للہ

اولا و آخرا وصلی اللہ وسلم علی سید الانبیاء وخیر الاصفیاء

محمد المصطفی وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ وسلاما وافرا

وکان طبعہ فی المطبع الشاھجھانی الکائن

فی بلدۃ بھوپال المحمیۃ تحت ادارۃ

الحافظ کرامۃ اللہ

اللکنوی

فہرست ابواب جلد اول کتاب مکارم الاخلاق

تمت

صحت نامہ جلد اول مکارم الاخلاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۹	با	یا	۱۳۷	۲۵	جبک	حبک
"	"	دنیا	دینار	۱۳۸	۲	محر	محو
۹	۵	پھٹر	پہر	۱۴۲	۱۲	جب جب	جب جب
۱۷	۷	سستی	سستی	۱۴۴	۱۴	فکر	فکر ہو
"	۲۱	وندنب	مذنب	۱۴۹	۱۵	خبیا	جبیا
۱۸	۱۵	کفارۂ	کفارہ	۱۵۰	۲۲	جانتے	جانتے ہو
"	۲۵	صدما	ما	۱۵۱	۱۸	نخازی	نجانزی
۲۲	۱۳	تواوسکو	اوسکو	۱۵۲	۱۲	جاجتمند	حاجتمند
[illegible]	۲۱	[illegible]	[illegible]	"	"	جابرکا	جابر کا لفظ
۳۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۵۶	۴	کو	کو تجھے
۴۶	۲	نزاو	نزاد	۱۵۷	۱۴	نیک	نہ
۵۷	۱۳	اہل	اس	۱۵۸	۱۶	عیاوت	عبادت
۷۴	۲۲	انبعث	بعث	۱۶۵	۲	خرجی	خرچی
۷۸	۲۴	تووہ	تووہ اپنے	۱۶۶	[illegible]	اونہون	اونہون نے
۹۳	۱۴	وویر	وقیر	[illegible]	۲۳	ٹہیاں	ٹہریاں
۹۸	۱	جاجت	حاجت	۱۶۰	۳	کرلی	گرلی
۹۹	۷	ٹہیری	ٹھہری	۱۷۶	۲۲	ن	بن
۱۰۴	۲۴	ضبر	صبر	۱۸۷	۱۶	نقس	نفس
۱۰۵	۲۳	تجعل	مالتجمل	۱۹۶	۱۴	دوستر	دوست تر
۱۱۴	۱۰	حہام	حرام				
۱۱۶	۱۹	واو	ول				
۱۳۱	۴	کے کے	کے				

تمت

الجزء الثاني من

مكارم الاخلاق
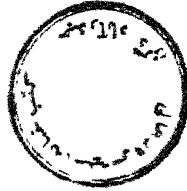
قد طبع في المطبع الشاهجهاني الكائن

في بلدة بهوپال المحمية

في سنة ١٣٠٢ الهجرية

تحت ادارة الحافظ كرامة الله سلمه الله وابقاه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب بیان مین ذکر موت و قصر امل کے

قال اللہ تعالی کل نفس ذائقۃ الموت و انما توفون اجورکم یوم القیامۃ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور و قال تعالی وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت و قال اللہ تعالی فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون و قال تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم و لا اولادکم عن ذکر اللہ و من یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون و انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق و اکن من الصالحین و لن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا و اللہ خبیر بما تعملون و قال تعالی حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا و من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ و لا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون و من خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون الم تکن ایاتی تتلی علیکم فکنتم بھا تکذبون الی قولہ تعالی کم لبثتم فی الارض عدد سنین قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسأل العادین قال ان لبثتم

الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون وقال تعالى الم يأن للذين امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون والايات في الباب كثيرة معلومة ابن عمر نے کہا حضرت نے میرے کاندہے پکڑکر فرمایا کن في الدنيا كانك غريب او عابر سبيل ابن عمر کہتے تھے تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ اور صبح کرے تو انتظار شام کا نکر لے اپنی صحت سے واسطے مرض کے اور اپنی حیات سے واسطے موت کے رواه البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہے نہین سزاوار ہے کسی مرد مسلمان کو کہ اوسکے لیے کوئی شی ہو جسمین وصیت کیجائے یہہ کہ بسر کرے وہ دو شب لکن وصیت اوسکی لکہی رکہی ہو پاس اوسکے متفق عليه هذا لفظ البخاري مسلم کی روایت مین تین شب آیا ہے ابن عمر نے کہا نگزری مجہپر ایک رات جب سے کہ سینے حضرت کو یہہ بات کہتے سنی لکن نزدیک میرے وصیت میری ہے آنس کہتے ہین حضرت نے کئی لکیرین کہینچین پہر فرمایا یہہ امل ہے اور یہہ اجل ہے اس درمیان مین کہ آدمی اس حال پر ہوتا ہے کہ ناگہان جو چیز قریب تر ہے وہ اوسکو آجاتی ہے یعنی اجل رواه البخاري ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے ایک خط مربع کہینچا اور ایک خط اوسکے وسط مین بنایا وہ وسط سے باہر کو خارج تہا اور کہینچے چہوٹے خط طرف اس خط وسط کے جانب وسط مین اور فرمایا یہہ انسان ہے یہہ اوسکی اجل ہے محیط ہے اوسکو یا احاطہ کیا ہے اوسکا اور یہہ خط جو باہر کو نکلا ہوا ہے امل ہے اوسکا اور یہہ خطوط صغار اعراض ہین اگر یہہ خط چوک گیا تو اس خط نے اوسکو نوچا اور اگر یہہ خط چوک گیا تو اوس خط نے اوسکو نوچا رواه البخاري نووی نے کہا وہذہ صورتہ

الانسان
❘❘❘❘❘❘❘

یہہ اٹھہ خط ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم شتابی کرو اعمال کی سات چیزون پر انتظار نہین کرتے ہین وہ مگر فقر منسی یا غنا مطغی یا مرض مفسد یا ہرم مفند یا موت مجہز یا دجال کا سو وہ برا غائب منتظر ہے یا ساعت کا اور ساعت اذہی وامر ہے رواه الترمذي وقال حديث حسن یعنی یہہ سات اشیاء موانع ہین انکے پیش آنے سے پہلے جو عمل خیر بن سکے وہ کرلے ورنہ جو شے انمین سے آگہیریگی تو پہر فرصت عمل کرنیکی نملیگی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت یاد کیا کرو ہاذم لذات کو مراد موت ہے رواه الترمذي وقال حديث حسن موت کو قاطع لذات فرمایا ہے اسلیے کہ جب اوسکا خیال بندہتا ہے تو ساری لذتین دل سے دور ہوجاتی ہین عیش تلخ نظر آتا ہے نہایہ مین کہا ہے ہذم بمعنی سرعت اکل ہے یعنی موت لذتون کو جلد کہا لیتی ہے دیر نہین کرتی ابی بن کعب کا لفظ یہہ ہے کہ جب تہائی رات گذر جاتی تب حضرت کہڑے ہوکر کہتے ای لوگو یاد کرو الله کو

آیا راجفہ اوسکے پیچھے ہے رادفہ آئی موت مع اوس چیز کے جو اوسمین ہے جاء الموت بما فیہ
الحدیث رواہ الترمذی وقال حدیث حسن راجفہ کہتے ہین زلزلہ کو اصل رجف بمعنی حرکت
و اضطراب ہی مراد راجفہ سے اس جگہہ نفخہ اولی ہے جس سے ساری خلائق مر جائیگی مراد
رادفہ سے نفخہ ثانیہ ہی جس سے ساری خلائق زندہ ہوجائیگی مطلب یہ ہے کہ قیامت
سر پر آگئی ہے تم اللہ کا ذکر کرو کہین حالت غفلت مین پنجہ مرگ مین نہ پھنس جاؤ موت ایک
امر ہائل ہے خطرہ اوسکا نہایت عظیم ہوتا ہے لوگون کی غفلت موت سے بسبب قلت ذکر و فکر
کے ہے احوال موت مین اور جو کوئی اونمین سے اتفاقاً موت کو یاد کرتا ہے وہ دل فارغ سے
یاد کرتا ہے بلکہ ایسے دل سے جو مشغول بشہوت دنیا ہے لہذا ذکر اوسکا کچھ اثر دل مین نہین بخشتا
طریق اس معاملہ کا یہ ہے کہ دل کو ہر شے سے خالی کرے مگر ذکر سے موت کے کہ وہ اوسکی روبرو
ہے کیونکہ جو کوئی ارادہ سفر کا طرف کسی بیابان پر خطر کے کرتا ہے یا کسی دریای عظیم پر سوار ہونا
چاہتا ہے تو اوسکو کوئی تفکر نہین ہوتا مگر اوسے مفازہ مخطرہ یا بحر زخار کا پس جبکہ ذکر موت کا
مباشر اسکے قلب کا رہے گا تو قریب ہی کہ وہ ذکر مؤثر ہوگا فرح و سرور اوسکا ساتھہ دنیا کے
کم ہو جائیگا دل شکستہ پڑ جائیگا بڑا مؤثر طریق اس جگہہ یہ ہے کہ اپنے اشکال و اقران کو جو پہلی اس سے
چل بسے ہین یاد کرے کہ وہ کسطرح مر کے خاک مین جا ملے اونکے مناصب و احوال کیا تھے خاک نے
کسطرح اونکے حسن صور کو مٹا دیا اونکے اجزاء و اعضا کو قبور مین بکھیر دیا اونکی بیبیان رانڈ ہوگئین
اونکی اولاد یتیم رہ گئی اونکے اموال برباد ہوگئے اونکے محلات ویران پڑ گئے مساجد اونکے
خالی ہین مجالس اونکے تباہ ہین آثار اونکے منقطع ہوگئے ہین سو جبکہ ایک ایک شخص کا حال الگ
الگ دل مین یاد کیا جائیگا اور کیفیت اونکے موت کی خیال مین لائی جائیگی اور توہم اونکی صورت
کا کیا جائیگا اور وہ نشاط و تردد و تامل اونکا واسطے عیش و بقاء کے یاد آئیگا اور نسیان اونکا
موت کو اور فریب کھانا اونکا ساتھہ مواتات اسباب کے اور جھکنا اونکا طرف قوت و شباب کے
اور میل خاطر اونکا طرف ضحک و لہو کے اور غفلت اونکی موت ذریع و ہلاک سریع سے جو سامنے
اونکے ہے اور چلنا پھرنا اونکا قبل اس حالت کے کہ دونون پاؤن اونکا مفاصل رہ گئے پہلی بولتا تھا
اب کیڑون نے زبان کو کھا لیا پہلے ہنستا تھا اب خاک نے دانتون کو چبا لیا کسطرح اول تدبیر
اپنی جان کی دس برس تک کے لیے شئی غیر محتاج الیہ کی کرتا تھا ایسے وقت مین کہ درمیان اوسکے
اور موت کے ایک ماہ کا وقفہ تھا اور مرادسی غفلت مین رہتا تھا کہ ناگہان غیر وقت محتسب مین

موت نے آگھیرا صورت فرشتہ کی منکشف ہوئی ندای جنت یا نار کان مین آئی تو بعد تذکر ان امور کے اپنے نفس مین نظر کریگا کہ یہہ بھی مثل اونکے ہے اسکی غفلت بھی اونہین کی غفلت کیطرح ہے قریب ہے کہ اسکا انجام بھی اونہین کا سا انجام ہوگا ابو الدرداء نے کہا ہے اذا ذکرت الموتی فعدّ نفسك كاحدهم ابن مسعود نے کہا السعید من وعظ بغیرہ عمر بن عبد العزیز نے کہا تم نہین دیکھتے کہ تم طیاری کرتے ہو ہر دن صبح یا شام واسطے جانے کے طرف اللہ عز وجل کے پھر گھہ آتے ہو تم اوسکو ایک شگاف زمین مین اوسنے خاک کا تکیہ لگایا احباب کو چھوڑا اسباب کو توڑا غرضکہ ملازمت ان افکار و امثال کی ہمراہ دخول مقابر و مشاہدۂ مرضی کے مجدد ذکر موت کی دل مین ہوتی ہے یہانتک کہ غالب آکر نصب العین ہوجاتی ہے اسدم لگتا ہے کہ انسان واسطے موت کے مستعد ہوجاے دار غرور سے کنارہ کشی کرے ورنہ ظاہر دل وعذبۂ زبان سے یاد کرنا موت کا قلیل الجدوی ہے تحذیر و تنبیہ مین بلکہ جسوقت دل کسی شئ دنیا سے خوش ہو اوسیوقت یہہ خیال کرے کہ چھوڑنا اس شے کا لابد ہے **حکایت** ابن مطیع نے ایکدن طرف اپنے گھر کے دیکھا حسن اوسکا پسند آیا رو کر کہا واللہ اگر موت نہوتی تو مین تیرے ساتھہ مسرور رہتا اور اگر مجکو جانا طرف ضیق قبر کے نہوتا تو مین اپنی آنکھہ ٹھنڈی کرتا پھر خوب چلا چلا کر روئے

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست — فرداست درین بزم ز ما هم اثری نیست

جو شخص دنیا مین منہمک ہوتا ہے غرور دنیا پر مکب ہوتا ہے شہوات دنیا کا محب ہوتا ہے لامحالہ دل اوسکا ذکر موت سے غافل رہتا ہے وہ کبھی موت کو یاد ہی نہین کرتا ہے اور اگر ذکر موت کا آتا ہی تو اوس سے کارہ و نافر ہوتا ہے ایسے ہی آدمیون کے حق مین اللہ نے فرمایا ہے ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم ثم تردون الی عالم الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون پھر لوگ اس امر مین تین طرح پر ہوتے ہین ایک منہمک دوسرے تائب مبتدی تیسرے عارف منتہی سو منہمک یاد موت کی نہین کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو بطور تاسف کے دنیا پر اور مشتغل بمذمت موت ہوتا ہے اسکا ذکر کرنا موت کو اللہ سے بعد زیادہ کرتا ہے رہا تائب وہ اکثر موت کو یاد کیا کرتا ہے تا اوسکے دل مین خوف وخشیت پیدا ہو اپنی توبہ کو پورا پورا اتمام کرے اور اگر گاہی موت کو مکروہ جانتا ہے تو اس ڈر سے کہ کہین قبل تمام توبہ اور قبل اصلاح زاد کے اوسکو اوچک نہ لیجاے سو وہ اس کراہت موت مین معذور ہے اور زیر حدیث من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ داخل نہین ہے کیونکہ یہہ شخص کچھہ کارہ موت و لقاء خدا نہین ہے بلکہ خائف ہے فوت لقاء سے بسبب اپنی تقصیر

وقصور کے اسکی مثال ویسی ہے جیسے کوئی شخص لقاء حبیب مین اس لیے تاخیر کرتا ہے کہ
طیاری ملاقات کی مطابق اوسکی مرضی کے کرلے توپہر اوس سے ملے علامت اسکی یہہ ہے
کہ دائم الاستعداد ہو واسطے موت کے کوئی شغل سوا اسکے نرکہتا ہو ورنہ ملحق بمنہمک فی الدنیا
ہوجائیگا رہا عارف سو وہ ہمیشہ ذاکر موت ہوتا ہے کیونکہ موت موعد ہے اوسکی ملاقات کا
حبیب سے اور محب کبھی وقت دیدار یار کو نہین بہولتا ہے غالب امر اسکا محبت مجئ موت
ہوتا ہے تاکہ دار عصاۃ سے رہا ہوکر منتقل طرف جوار رب العالمین کے ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ
کو جب وفات آئی کہا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم اللھم ان کنت تعلم
ان الفقر احب الی من الغنی و السقم احب الی من الصحۃ و الموت احب الی من العیش
فسھل علی الموت حتی القاک سو جسطرح کہ تائب کراہت موت مین معذور ہے اوسی طرح
یہہ محب تمنای موت مین معذور ہے ان دونون سے اوس شخص کا رتبہ اعلی ہے جس نے
اپنے امر کو تفویض الی اللہ کردیا ہے نہ اپنے لیے موت چاہتا ہے اور نہ حیات بلکہ احب اشیاء
اسکو وہی شے ہے جو احب الی المولی ہے یہہ اپنے فرط حب و ولا سے مقام تسلیم و رضا تک
پہونچا ہے یہی غایت و منتہی ہے بہرحال ذکر موت مین ثواب و فضل ہے اور جو شخص کہ منہمک
ہے وہ بہی کبہی ذکر موت سے استفادہ تجافی عن الدنیا کا کرتا ہے کیونکہ موت کے یاد آنے سے
نعیم دنیا منغص اور صفو لذت مکدر ہوجاتی ہے سو جو چیز لذات و شہوات کو انسان پر مکدر کردے
وہ منجملہ اسباب نجات کے ہوتی ہے اسی لیے حدیث مین ذکر موت کی فضیلت آئی ہے اور ہادم
لذات کو بہت یاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اوسکی یاد سے لذات منغص ہوکر رکون الی الدنیا
منقطع ہوجاے اقبال علی اللہ ہاتہہ آے حضرت نے فرمایا ہے اگر بہائم موت سے وہ حال
معلوم کرلین جو ابن آدم جانتا ہے توپہر تم کوئی جانور فربہ نکہاؤ عائشہ نے کہا ای رسول خدا
ہمراہ شہدا کے بہی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہان جو شخص رات دن مین بیس بار موت کو یاد کرتا ہے
سبب اس ساری فضیلت کا یہہ ہے کہ موت موجب کنارہ کشی کی دار غرور سے اور متقاضی
استعداد کی واسطے دار آخرت کے ہوتی ہے اور غفلت ہونا موت سے طرف انہماک کے شہوات
دنیا مین بلاتا ہے حضرت نے کہا ہے موت تحفہ ہے مومن کا یہہ اسلیے فرمایا کہ دنیا سجن ہے مومن
ہمیشہ اندر دنیا کے معاسات نفس و ریاضت شہوات و مدافعت شیطان سے تکلیف و مشقت
و محنت اوٹہاتا ہے موت رہائی ہے اس عذاب سے لہذا اطلاق عن السجن حق مین اوسکے تحفہ ٹہہرا

فرمایا ہے موت کفارہ ہے ہر مسلمان کا مراد مسلمان سے سچا پکا مؤمن ہے جسکے زبان و
ہاتھ سے مسلمان سلامت ہین اور اخلاق مؤمنین اندر اوسکے متحقق ہین وہ معاصی سے متدنس
نہین ہے مگر لمم وصغائر سوایسے مسلمان کو موت گناہون سے پاک کردیتی ہے اور بعد اجتناب
کبائر و اقامت فرائض کے کفارہ سیئات ہوجاتی ہے حضرت کا گزر ایک مجلس پر ہوا وہان
لوگ قہقہے لگا رہے تہے فرمایا شوبوا مجلسکم بذکر مکدر اللذات پوچھا مکدر لذات کیا چیز ہے
فرمایا موت آنس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت ذکر کرو موت کا کہ وہ صاف کرتی ہے گناہونکو
اور بی رغبت کرتی ہے دنیا مین کافی ہے موت مفرق و واعظ ہونے مین ایک انصاری نے
کہا بڑا عقلمند و بڑا کریم شخص کون ہے فرمایا اکثرہم ذکرا للموت واشدہم استعدادا لہ اولئک
ہم الاکیاس ذہبوا بشرف الدنیا وکرامۃ الاخرۃ حسن نے کہا ہے موت نے دنیا کو فضیحت کردیا کسی
عقل والے کے لیے کوئی خوشی باقی نہ چہوڑی ربیع بن خثیم نے کہا کوئی غائب جسکا مومن انتظار
کرے بہتر واسطے اوسکے موت سے نہین ہے پہر کہتے تہے کہ میرے مرنے کی کسیکو خبر نکرو
مجھے طرف میرے رب کے گھسیٹکر پہینکدو حکایت ایک حکیم نے اپنے ایک بہائی کو لکہا کہ تو
حذر کر موت سے اس گھر مین قبل اسکے کہ جائے تو اوس گھر مین جہان تمنا کریگا تو مرنے کی
اور موت کو نپائیگا ابن سیرین کے سامنے جب ذکر موت کا ہوتا ہر عضو اونکا مرجاتا عمر بن عبدالعزیز
ہر رات فقہاء کو جمع کرکے ذکر موت و قیامت و آخرت کا کرتے پہر روتے گویا اونکے سامنے
جنازہ رکہا ہے ابراہیم تیمی نے کہا ہے دو چیزون نے لذت دنیا کی مجھسے قطع کردی ایک ذکر
موت دوسرے ذکر وقوف نے سامنے خدا کے کعب نے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر مصائب
وہموم دنیا کے آسان ہوجاتے ہین مطرف نے کہا مینے خواب مین دیکہا کہ وسط مسجد بصرہ مین
کوئی شخص یہہ کہہ رہا ہے قطع ذکر الموت قلوب الخائفین فواللہ ما تراہم الا والہین
اشعث کہتے ہین ہم پاس حسن کے جاتے وہان یہی ذکر نار و امر آخرت و ذکر موت ہوتا حکایت
ایک عورت نے عائشہ سے شکوہ کیا کہ اوسکا دل سخت ہے کہا تو موت کو بہت یاد کیا کر تیرا دل
نرم ہوجائیگا اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل رقیق ہوگیا وہ نزدیک عائشہ کے شکر ادا کرنے
آئی حسن نے کہا ہے مینے کبہی کوئی عاقل نہین دیکہا لکن اوسکو موت سے حذر اور موت پر
حزین پایا حکایت عمر بن عبدالعزیز نے بعض علما سے کہا مجھے وعظ کرو کہا تو پہلا خلیفہ ہے
جو مریگا کہا کچھہ اور کہو کہا تیرے آبا مین آدم تک کوئی نہین ہے مگر اوسنے مزا موت کا چکہا ہے

اب تیری نوبت آئی ہے عمر خوب روئے حکایت ربیع بن خثیم نے اپنے گھر مین ایک قبر کھود
رکھی تھی ایکدن مین کئی بار اوسکے اندر جاکر سوتے اس حیلہ سے ہمیشہ یاد موت کی کرتے رہتے
اور کہتے کہ اگر ایکدم ذکر موت کا میرے دل سے جدا ہو جائے تو دل بگڑ جائے مطرف نے
کہا اس موت نے نعیم کو اہل نعیم پر منغص و تلخ کر رکھا ہے سو تم وہ نعیم طلب کرو جسمین موت نہین ہے
عمر بن عبد العزیز نے عنبسہ سے کہا تو موت کا ذکر بہت کیا کر اگر تیرا عیش وسیع ہوگا تو وہ اوسکو
تجھپر تنگ کر دیگی اور اگر تنگ ہوگا تو وہ اوس ضیق کو واسع کر دیگی حکایت ابو سلیمان دارانی
کہتے ہین مینے ام ہارون سے کہا تم موت کو چاہتی ہو کہا نہین پوچھا کیون کہا اگر عصیان کرون مین
ایک آدمی کا تو ملنا اوسکا نچاہون گی پھر اوسکی ملاقات جسکی معصیت مینے کی ہے کسطرح چاہون
غرض کہ اوس شخص کو جسکے لیے موت مصرع ہے اور تراب مضجع اور دود انیس اور منکر و نکیر
جلیس اور قبر مقر و بطن ارض مستقر اور قیامت موعد اور جنت یا نار مورد ہے یہہ چاہیے کہ
کوئی فکر اوسکو نہو مگر موت مین اور نہ کوئی ذکر مگر اسی موت کا اور نہ کوئی استعداد مگر اسی موت
کے لیے اور نہ کوئی تدبیر مگر اسی موت کی اور نہ کوئی تاک جھانک مگر اسی کی طرف اور نہ کوئی تعریج
مگر اسی پر اور نہ کوئی اہتمام مگر اسی کے لیے اور نہ کوئی گردش مگر اسی کے ارد گرد اور نہ کوئی انتظار
و تربص مگر اسی موت کا بلکہ لائق تر یہہ ہے کہ اپنی جان کو مردونمین گن لے اور اصحاب قبور مین
دیکھے کیونکہ ہر آیندہ قریب ہوتا ہے بعید وہ ہے جو آنے والا نہین ہے حضرت نے فرمایا ہے
الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت یعنی عقلمند وہ ہے جسنے حساب لیا اپنی جان کا اور
کام کیا مابعد موت کے لیے سو طیاری واسطے کسی شے کے نہین ہوسکتی ہی مگر وقت تجدد ذکر
اوس شے کے دلپر اور یہہ ذکر متجدد نہین ہوتا ہے لکن جبکہ تذکرات پر اوس امر کے کان رکھے اور
منبہات مین نظر کرے وقد قرب لما بعد الموت الرحیل فما بقی من العمر الا قلیل والخلق عنه
غافلون اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون

باب ۶۶ بیان مین استحباب زیارت قبور کے واسطے مردون کے اور زائر کیا کہے

اور بیان مین مبادرت الی العمل و سکرات موت و احوال محتضر کے

حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مین منع کرتا تھا تمکو زیارت قبور سے سو اب تم اونکی زیارت کیا کرو
رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین جب میری رات ہوتی تو حضرت آخر شب کو بقیع مین جاکر کہتے السلام

علیکم دار قوم مؤمنین وانا کم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد رواہ مسلم بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت اونکو یہہ سکہاتے تہے
کہ جب مقابر مین جائین تو یون کہا کرین السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین وانا ان
شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت کا
گزر قبور مدینہ پر ہوا اونپر متوجہ ہوکر کہا السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم
سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن انتہی کلام النووی قید لفظ رجال سے
ترجمہ باب مین معلوم ہوا کہ زیارت قبرون کی واسطے عورتون کے جائز نہین ہے بلکہ حدیث
صحیح مین آیا ہے کہ لعن اللہ زوارات القبور بہر وقت زیارت کے جو کام کرنا چاہیے اوسکا
ذکر دعا مین آگیا یعنی ذکر موت ودعا برای میت اسکے سوا کوئی کام خواہ کیسا ہی اچہا نظر آوے
ساتھہ موتی وقبور کے کرنا نچاہیے کیونکہ وہ کام بدعت تو بالیقین ہوگا اور شرک ہونا بہی اوسکا
کچہہ بعید نہین ہے جیسے کہ افعال سے زائرین اس عہد کے ظاہر ہے کہ وہ گور پرستی مردہ پرستے
کیا کرتے ہین غرض زیارت سے زہد دنیا مین یاد کرنا موت کا دعا واسطے میت کے تہی اب
مردون سے حاجت طلب کیجاتی ہے دعای مغفرت کی جگہہ اونسے مدد مانگی جاتی ہے غزالی
نے کہا ہے زیارۃ القبور مستحبۃ علی الجملۃ للتذکر والاعتبار وزیارۃ قبور الصالحین مستحبۃ
لاجل التبرک مع الاعتبار والمستحب فی زیارۃ القبور ان یقف مستدبر القبلۃ مستقبلا
لوجہ المیت وان یسلم ولا یمسح القبر ولا یمسہ ولا یقبلہ فان ذلک من عادۃ النصاری نافع
نے کہا ہے مینے ابن عمر کو سو بار یا زیادہ دیکہا ہوگا کہ قبر پر آکر کہتے السلام علی النبی السلام علی
ابی بکر السلام علی ابی پہر چلے جاتے یعنی سوا اسکے اور کچہہ نکرتے حکایت سلیمان بن سحیم کہتے
ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہہ لوگ آپ کے پاس آکر سلام کرتے ہین
آپ انکے سلام کو سمجہہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ابو ہریرہ نے
کہا آدمی جب قبر آشنا پر آکر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے
اور اگر ناآشنا ہوتا ہے تو فقط جواب سلام کا دیتا ہے بہر حال نتیجہ زیارت قبور کا یہہ ہے کہ زائر
مبادرت الی العمل کرے آفت تاخیر سے پرحذر رہے جس کسی شخص کے مثلا دو بہائی غائب
ہوتے ہین اور وہ منتظر آنے ایک بہائی کا کل اور دوسرے بہائی کا بعد ایک ماہ یا ایکسال کے
ہوتا ہے تو اوس بہائی کے لیے طیاری نہین کرتا ہے جو کہ بعد ایک ماہ یا ایکسال کے آئیگا بلکہ اس بہائی کیلیے

مستعد ہوتا ہے جو کل آنیوالا ہے سو استعداد نتیجہ ہے قرب انتظار کا اسلیے جس کسی شخص کو
انتظار آمد موت کا بعد ایکسال کے ہے اوسکا دل مشتغل بمدت رہیگا اور ماورا مدت کو وہ
بھول جائیگا پھر صبح ہر روز اوسے انتظار سال کامل کا ہوگا جسمین سے ایکدن بھی کم نہین
ہوا ہے یہہ انتظار اوسکو ہمیشہ مانع آئیگا مبادرت الی العمل سے کیونکہ وہ اپنے نفس کے لیے
اوس سال مین گنجائش پاتا ہے اسلیے عمل مین دیر لگاتا ہے جسطرح کہ حدیث باب سابق مین
گزر چکا ہے ھل ینتظرون الا فقرا منسیا الخ ابن عباس کہتے ہین حضرت ایک آدمی کو وعظ
کرتے تھے فرمایا غنیمت جان پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے جوانی کو قبل بڑھاپے کے
صحت کو قبل سقم کے غنا کو قبل فقر کے فراغ کو قبل شغل کے حیات کو قبل موت کے دوسری
حدیث مین آیا ہے دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگ مغبون ہین صحت و فراغ یعنے آج انکو غنیمت نہین
جانتے پھر وقت زوال کے انکی قدر پہچانینگے قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
تیسری حدیث مین یون ہے من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ
الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ حضرت جب اپنے اصحاب مین غفلت یا غرت دیکھتے تو آواز بلند کہتے
اتتکم المنیۃ راتبۃ لازمۃ اما بشقاوۃ واما بسعادۃ فرماتے انا النذیر والموت المغیر والساعۃ
الموعد کہتے علامت شرح صدر و فسحت نور کی یہہ ہے التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ سدی نے اس آیت مین کہا ہے خلق الموت
والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ای ایکم اکثر للموت ذکرا واحسن لہ استعدادا واشد
منہ خوفا وحذرا حذیفہ نے کہا ہر صبح و شام ایک منادی پکارا کرتا ہے ایہا الناس الرحیل
الرحیل اسکی تصدیق یہہ آیت ہے انہا لاحدی الکبر نذیرا للبشر لمن شاء منکم ان یتقدم او
یتاخر ای الموت حکایت سحیم نے کہا مین نزدیک عامر بن عبد اللہ کے جا کر بیٹھا وہ نماز پڑھتے
تھے نماز مین ایجاز کر کے میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ارحنی بحاجتک فانی ابادر یعنے
کیا کام ہے کہہ لے مجکو جلدی ہے مینے کہا کیا جلدی ہے کہا ملک الموت کی مین اوٹھ کھڑا ہوا
وہ بدستور نماز پڑھنے لگے حکایت داؤد طائی سے ایک شخص نے ایک حدیث پوچھی کہا
دعنی انما ابادر خروج نفسی عمر نے کہا آہستگی ہر چیز مین بہتر ہوتی ہے مگر اعمال خیر مین واسطے
آخرت کے حکایت منذر کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو سنا اپنے نفس سے کہتے تھے
ویحک بادری قبل ان یاتیک الامر اس کلمہ کو قریب ستر بار کے کہا ہوگا مین سنتا تھا وہ مجکو

ند یکہتے تھے حسن اپنے وعظ مین کہتے تھے المبادرۃ المبادرۃ هي الانفاس لو حبست انقطعت عنکم اعمالکم التي تتقربون بها الی اللہ عز وجل رحم اللہ امرء نظر الی نفسه وبکی علی عدد ذنوبه پھر یہہ آیت پڑہی انما نعد لهم عدا یعنی الانفاس آخر العدد خروج نفسك آخر العدد فراق اهلك آخر العدد دخولك في قبرك ابو موسی اشعری اپنی بی بی سے کہتے تھے شدی رحالك فليس علی جهنم معبر بعض مفسرین نے کہا ہے قوله تعالی فتنتم انفسکم ای بالشهوات واللذات وتربصتم ای بالتوبة وارتبتم ای شککتم حتی جاء امر اللہ ای الموت وغرکم باللہ الغرور فضیل رقاشی نے عاصم احول سے کہا تھا یا هذا لا یشغلنك کثرة الناس عن نفسك فان الامر یخلص الیك دونهم لا تقل اذهب ههنا وههنا فینقطع عنك النهار في لا شيء فان الامر محفوظ علیك ولم ترشیئا قط احسن طلبا ولا اسرع ادراکا من حسنة حدیثة لذنب قدیم بعض حکما نے کہا ہے کرب بید سواك لا تدري متی یغشاك بندے کے سامنے کوئی کرب وہول وعذاب سوا سکرات موت کے نہین ہے آفات موت تین ہین ایک شدت نزع وہ عبارت ہے نزول مولم سے نفس روح پر یہہ نزول سارے اجزاء کا استغراق کر لیتا ہے یہانتک کہ کوئی جز اجزاء روح منتشر سے اعماق بدن مین باقی نہین رہتا لکن اوسمین حلول الم نزع کا ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ آواز میت کی منقطع ہوجاتی ہے بسبب شدت الم کے کیونکہ کرب اپنی غایت کو پہونچ جاتا ہے ورنہ ایک کانٹا لگتا ہے یا ذراسی تکلیف وبیماری پہونچتی ہے تو آدمی چلاتا چیختا ہے اسلیے کہ دلمین قوت اور زبان مین طاقت باقی ہوتی ہے اور نزع کے وقت بسبب سریان الم کے ہر جز مین وصعود کرب کے دل مین کوئی جگہہ خالی نہین بچتی بلکہ ہر قوت گرجاتی ہے اور ہر جارحہ ضعیف ہوجاتا ہے قوت استغاثہ کی نہین رہتی عقل بیہوش ومشوش ومدہوش رہ جاتی ہے اور زبان گونگی پڑجاتی ہے اور اطراف بیکار ہوجاتے ہین اور آدمی چاہتا ہے کہ اگر انین وصیاح واستغاثہ سے استراحت ملے تو وہ یہی کرے لکن اوسکو قدرت اس کام پر نہین ہوتی ہے غرضکہ انتشار الم کا داخل وخارج مین ہوتا ہے آنکھین اوپر کو چڑہ جاتی ہین ہونٹ سمٹ جاتے ہین زبان اینٹھہ جاتی ہے انثیین کہنچ جاتے ہین انگلیان ہری پڑجاتی ہین اگر ایک رگ مجذوب ہوتی تو الم عظیم ہوتا اب تو مجذوب نفس روح متالم ہے نہ ایک رگ سے بلکہ ساری رگون سے پھر بتدریج ہر ایک عضو مرجاتا ہے اور سرد پڑجاتا ہے پہلے دونون قدم ٹھنڈے ہوجاتے ہین پھر دونون ساق پھر دونون فخذ ہر عضو کو ایک سکرۃ بعد سکرۃ کے

اور ایک کربت بعد کربت کے پکڑ لیتی ہے یہانتک کہ نوبت حلقوم تک آتی ہے اسوقت نظر اوسکی دنیا
و اہل دنیا سے منقطع ہوکر دروازہ توبہ کا بند ہوجاتا ہے اور ہر طرف سے حسرت و ندامت
آگھیرتی ہے حدیث مین آیا ہے تقبل توبة العبد مالم یغرغر مجاہد نے کہا ہے حتی اذا حضر
احدهم الموت قال انی تبت الآن مراد اس سے معاینہ رسل ہے جب صورت ملک الموت نظر
آئی اب کچہہ حال مرارت و کربت موت کا وقت ترادف سکرات و غمرات کے نہ پوچھو اسیلیے
حضرت کہتے تھے اللهم هون علي سکرات الموت انبیاء و اولیا کا خوف موت سے بہت عظیم
تہا عائشہ نے کہا ہے لا اغبط احدا یهون علیه الموت بعد الذی رأیت من شدة موت رسول الله
الم موت ایسا ہے جیسے تین سو ضرب تلوار ایکبار مین کسی پر پڑین یا کسی کو ارہ سے چیرین یا مقراض
سے کترین یا جان کو ایک سوراخ سوزن سے کھینچین مومن کے لیے مرگ سفاجات
راحت ہے اور فاسق کے لیے اسف ہے حضرت کے پاس وقت موت کے ایک قدح آب تہا
اوسمین ہاتھ ڈالکر منہہ پر پھیرتے اور کہتے اللهم اعنی علی سکرات الموت و غمراته آدمے
سکرات موت مین ہوتا ہے اور مفاصل اوسکے بعض بعض پر سلام کرتے ہین اور کہتے ہین تفارقنی
وا فارقك الی یوم القیامة

ای کف دست و ساعد و بازو همه تو دیع یکد گر بکنید

فهذه سکرات الموت علی الاولیاء و احباب الله فما حالنا و نحن المنهمکون فی المعاصی
و تتوالی علینا مع سکرات الموت بقیة الدواهي دوسرا داهیہ موت کا مشاہدہ صورت ملک الموت
ہے دلمین اوس صورت سے ایک عجیب خوف و رُوع گھس جاتا ہے اگر کوئی مرد عظیم القوت اوس
صورت کو دیکھے جسپر قبض روح عبد مذنب ہوتا ہے تو ہرگز طاقت رویت کی نرکہے تیسرا داہیہ
موت کا مشاہدہ کرنا عصاة کا ہے اپنے مواضع کو نار سے اور ڈرنا اوسکو دیکھکر اسلیے کہ وقت
سکرات کے قوی بیکار ہوجاتے ہین ارواح نکلنے پر مستسلم ہوجاتے ہین روح جب تک کہ نغمہ موت
نہین سنتی نہین نکلتی وہ نغمہ یہہ ہوتا ہے ابشر یا عدو الله بالنار یا ابشر یا ولي الله بالجنة اسی جگہہ
سے ارباب الباب خائف و خاشی رہتے تھے حدیث مین آیا ہے لن یخرج احدکم من الدنیا حتی
یعلم این مصیره و حتی یری مقعده من الجنة او النار محمد بن واسع نے مرتے وقت کہا تہا یا
اخوانا ه علیکم السلام الی النار او یعفو الله اور بعض نے یہہ تمنا کی کہ وہ ہمیشہ نزع مین رہے
مبعوث ہو نہ ثواب کے لیے نہ عقاب کے لیے غرضکہ خوف سوء خاتمہ نے دل عارفون کے

قطع کرکے مین محبوب وقت موت کے صورت محتضر سے بدرو سکون ہے اور یہہ کہ زبان ناطق بکلمۂ شہادت ہو اور دل مین حسن ظن باللہ ہو پیشانی پر پسینے کا آنا آنکھون سے آنسو بہنا ہونٹ کا خشک پڑ جانا نشانی رحمت خدا کی ہے جو اوسپر اوتری ہے اور آواز کرنا مثل مخنوق کے اور سرخ ہو جانا رنگ کا اور سیاہ ہو جانا ہونٹ کا نشانی عذاب آلٰہی کی ہے جو اوسپر نازل ہوا ہے بڑی علامت خیر کی یہی ہے کہ زبان سے کلمہ نکلے حدیث مین آیا ہے لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ یا دلمین تصدیق کلمے کی ہو حدیث مین آیا ہے من مات وھو یعلم انہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ معنی اس کلمے کے یہہ ہین کہ آدمی مرے اور اوسکے دلمین کوئی شے سوا اللہ کے نہو سوجب کوئی مطلوب سوا واحد حق کے نہوگا تو قدوم اوسکا سوت سے محبوب پر غایت نعیم ہے اوسکے حق مین اور اگر دل مشغول بدنیا ہے اور دنیا کی طرف التفات رکھتا ہے لذات دنیا پر متاسف ہے اور کلمہ سر زبان پر ہے اور دل ناطق نہین ہے تو وقوع امر کا خطر مشیت مین ہے کیونکہ مجرد حرکت لسان قلیل الجدوی ہوتی ہے یہہ اور بات ہے کہ اللہ تعالی تفضل بقبول کرے رہا حسن ظن سو اوسکا اوسوقت مین ہونا مستحب ہے ہمنے کتاب صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجا مین ذکر اسکا کیا ہے احادیث مین فضیلت حسن رجا کی بہت آئی ہے **حکایت** واثلہ بن الاسقع ایک بیمار پر داخل ہوئے کہا مجھے خبر دے کہ تیرا گمان ساتھہ اللہ کے کیسا ہے کہا گناہون نے مجکو ڈبا دیا مین کنارے ہلاک کے لگ گیا ہون لیکن اللہ کی رحمت کا امیدوار ہون واثلہ نے تکبیر کہی اور کہا حضرت نے فرمایا ہے یقول اللہ تعالے انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء **حکایت** ثابت بنانی کہتے ہین ایک جوان مین حدت تھی اوسکی مان اوسکو نصیحت کیا کرتی اور کہتی ای بیٹے تیرا ایکدن ہے تو اوس دن سے ڈر جب موت آئی مان اوسکی اوسپر گر کر کہنے لگی ای بیٹے مین تجکو اسی دن سے ڈراتی تھی اور کہتی تھی کہ ان لک یوما فاذکر یومک اوسنے کہا ای مان ان لی ربا کثیر المعروف وانی لارجوان لا یعدمنی الیوم بعض معروفہ ثابت نے کہا اللہ نے اسی حسن ظن کے سبب سے اوسپر رحم کیا **حکایت** ایک اعرابی بیمار ہوا اوس سے کہا تو مر جائیگا کہا مجکو کہان لیجائینگے کہا پاس اللہ کے کہا فما کراھتی ان اذھب الی من لا یری الخیر الا منہ **حکایت** ابو معتمر نے وقت موت کے اپنے بیٹے سے کہا ای معتمر حدثنی بالرخص لعلی القی اللہ عز وجل وانا حسن الظن بہ سلف اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ وقت موت کے ذکر محاسن عمل کا کیا جاوے تاکہ گمان بندیکا ساتھہ اللہ کے

نیک ہو و باللہ التوفیق

باب ۶۷ بیان مین کراہت تمنی موت کے بسبب کسی ضر نازل کے اور لا باس ہونا تمنی مذکور کا بسبب خوف فتنہ دین کے

ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر محسن ہے شاید احسان زیادہ کرے اور اگر مسیئی ہے شاید رجوع لاوے متفق علیہ ھذا لفظ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اور دعا نہ مانگے اوسکے پہلے آنے سے کیونکہ جب وہ مرجائیگا تو عمل اوسکا منقطع ہوجائیگا اور زیادہ نہین کرتی مومن کو عمر اوسکی مگر خیر انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے آرزو نکرے کوئی تمہارا موت کی بسبب کسی ضر کے جو اوسکو پہونچا ہے پھر اگر بے آرزو کیے نبنے تو یون کہے اللہم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ قیس بن ابی حازم واسطے عیادت خباب بن ارت کے گئے تھے اونھون نے سات داغ لگائے تھے کہا اگر حضرت نے ہمین منع نکیا ہوتا کہ ہم دعای موت کرین تو مین اوسکی دعا کرتا الحدیث رواہ البخاری

باب ۶۸ بیان مین ورع و ترک شبہات کے

قال اللہ تعالی وتحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم وقال تعالی ان ربک لبالمرصاد حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے حلال کھلا ہے اور حرام کھلا ہے انکے بیچ مین مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے بری کیا اپنے دین و آبرو کو اور جو پڑا شبہات مین وہ پڑا حرام مین جیسے چرانے والا گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ چرے اوسمین سن رکھو ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین آگاہ ہو جا و جسد مین ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جب وہ درست ہوا سارا تن درست ہوا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا وہ مضغہ یہی دل ہے متفق علیہ نووی نے کہا ہے رویاہ من طرق بالفاظ متقاربۃ یہہ حدیث شرح دراز رکھتی ہے اسکی شرح ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکھی ہے خلاصہ اوسکا رسالہ حلال و حرام مین لکھا ہے اس حدیث مین ارشاد فرمایا ہے احتراز کرنیکا امور شبہات سے جو درمیان حلال بین و حرام بین کے ہوتے ہین غزالی رح کہتے ہین ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ طلب کرنا حلال کا فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن یہہ فریضہ فعلا سائر فرائض مین اعصی علی العقول واثقل علی الجوارح ہے اسلیے بالکل علما و عملا مندرس ہوگیا ہے غموض علم اسکا سبب اندراس

عمل کا ہو گیا ہے جہال کا گمان یہہ ہے کہ حلال مفقود ہے اور رستہ وصول کا حلال تک مسدود
ہے طیبات سے سوا ماء فرات و حشیش نابت فی الموات کے کچھہ باقی نہین رہا ہے جو کچھہ
اسکے سوا ہے اوسکو دست تعدی نے خبیث کر دیا ہے اور معاملات فاسد نے بگاڑ دیا ہے
اور جبکہ قناعت کرنا حشیش و نبات پر دشوار ہے تو سوا اتساع فی المحرمات کے کوئی وجہ
معاش کی باقی نہین ہے غرضکہ اس قطب دین کو سرے سے چھوڑ کہا ہے اور فرق و فصل
اموال کا معلوم نکیا ہیہات ہیہات حلال بین ہے حرام بین ہے انکے بیچمین امور مشتبہات مین
ولا تزال هذه الثلاثة مفترنات كيفما تقلبت الحالات پھر اسکے بعد فضیلت حلال کی
اور مذمت حرام کی اور مراتب شبہات کے لکھے ہین مقصود اس جگہہ یہی قسم ثالث ہے
غزالی نے کہا حدیث نص ہے اثبات اقسام سہ گانہ پر اور مشکل ان اقسام مین یہی قسم متوسط
ہے جسکو اکثر لوگ نہین جانتے اسکا نام شبہہ ہے اسلیے بیان کرنا اوسکا اور کشف غطا اوس سے
ضرور ہے فان ما لا يعرفه الكثير فقد يعرفه القليل پھر کہا ہے کہ حلال مطلق وہ ہے جسکی
ذات صفات موجبہ تحریم سے خالی ہے اور طرائق تحریم و کراہت اوسکی اسباب سے منحل
ہین جیسے وہ پانی جسکو انسان باران سے قبل گرنے کے کسی شخص کی ملک پر لیلے اور کھڑے
ہو کر ہوا سے اپنے ملک مین جمع کرلے یا ارض مباح مین حرام محض وہ ہے جسمین کوئی صفت
محرم ہو بیشک جیسی شدت مطربہ خمر مین اور نجاست بول مین یا جیسے کسی سبب منہی عنہ سے
قطعاً حاصل ہو مثل ظلم و ربا وغیرہما کے رہا شبہہ سو اوسکی کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ تحریم
پہلے سے معلوم تھی پھر محلل مین شک پڑا پس ایسے شبہہ سے بچنا واجب ہے اور اقدام کرنا
اوسپر حرام ہے اسکی مثال یون ہے کہ صید کو تیر سے زخمی کیا وہ جا کر پانی مین گر گیا پھر اوسکو
مردہ پایا اب معلوم نہین کہ وہ پانی مین ڈوب کر مرا ہے یا زخم کے سبب سے فهذا حرام
دوسری شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے حرمت مین شک پڑا ہے اسجگہہ حکم اصل کو ہوگا
یعنی حل کو جیسے دو آدمیون نے دو عورتون سے نکاح کیا ایک پرندہ اوڑا ایک مرد نے
کہا اگر یہہ کوا ہے تو اوسکی جورو کو طلاق ہے دوسرے نے کہا اگر یہہ کوا نہین ہے تو
اوسکی جورو مطلقہ ہے اور امر غراب ملتبس رہا تو اب حکم تحریم کا کسی ایک مین بھی ان دونون
مین سے نہ دینگے اور نہ اون دونون مردون کو اجتناب کرنا لازم آئیگا لکن ورع یہہ ہے کہ
اجتناب کرین اور طلاق دیدین یہانتک کہ وہ دونون واسطے سائر ازواج کے حلال

ہوجائین تیسری صورت یہہ ہے کہ اصل مین تحریم ہو لکن موجب تحلیل ظن غالب طاری ہوجائی اور مشکوک فیہ ہوا ور غالب حل ہے اسمین اوسمین نظر کرینگے اگر غلبہ ظن طرف کسی سبب معتبر شرعی کے مستند ہوگا تو مختار حلت ہے اور اجتناب کرنا اوس سے داخل ورع ٹھہریگا جیسے شکار کو تیر سے زخمی کیا وہ غائب ہوگیا پہر اوسکو مردہ پایا اور سوا کسی شخص کے تیر کا اثر بجز اسکے تیر کے نہین ہے لکن احتمال ہے کہ سقط ہوگیا ہو یا کسی اور سبب سے مرگیا ہو سو اگر کوئی اور صدمہ یا جراحت ظاہر ہوگی تو ملتحق بقسم اول ہوگا لکن مختار یہی ہے کہ وہ حلال ہے چوتہی شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے لکن گمان غالب یہہ ہے کہ اوسپر طریان محرم کا بسبب کسی وجہ معتبر شرعی کے ہوا ہے تو اس صورت مین استصحاب مرتفع ہوگا اور حکم تحریم کا دیا جائیگا مثلا دو برتن ہین ایک برتن کی نجاست باعتماد علامات معینہ اجتہاد سے پائی جاتی ہے اور ظن غالب نجاست کا ہوتا ہے تو اسمین اوس برتن سے پینا حرام ٹھہریگا پانچوین صورت یہہ ہے کہ حرام حلال مختلط ہوجائین اور اشتباہ حاصل ہوا اور تمیز نہو سکے اسکی کئی شکلین ہین ایک یہہ کہ عین منسوب ہو طرف عدد محصور کے جیسے ایک مردار جانور مختلط بمذکاۃ ہوجاے یا ایک رضیعہ دس عورتون مین ملجاے کہ یہہ شبہہ واجب الاجتناب ہے اجماعا اسلیے کہ اسمین اجتہاد و علامات کا مجال نہین ہے کیونکہ اختلاط سے عدد محصور کے مثل شئ واحد ہوگیا ہے یہہ جب ہے کہ اختلاط حلال محصور کا حرام محصور سے ہوا اور اگر حلال محصور حرام غیر محصور سے مختلط ہوگیا ہے تو پہر وجوب اجتناب کا بالاولی ہوگا دوسرے یہہ کہ حرام محصور مختلط بحلال غیر محصور ہو جیسے کہ ایک رضیعہ یا دس رضیعہ مختلط بنساء بلد کبیر ہوجائین کہ اسصورتمین اجتناب کرنا نکاح اہل بلد سے لازم نہین آتا ہے بلکہ اوس شہر کی جس عورت سے چاہے نکاح کرے اسلیے کہ جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ مال دنیا کا مختلط بحرام ہے قطعاً اوسکو ترک شرا و اکل کا لازم نہین آتا ہے کیونکہ اسمین حرج ہے اور دین مین حرج نہین ہے حضرت کے وقت مین ایک سپر چوری گئی تہی اور عبا مال غنیمت سے کسینے خیانت کرلی تہی لکن صحابہ نے یہہ نکیا کہ شرا سپر وعبا ہای دنیا کا ترک کردیا ہو اسیطرح یہہ بات بھی معلوم تہی کہ لوگ دراہم و دنانیر مین ربا لیتے ہین لکن حضرت نے اور صحابہ نے بالکل دراہم و دنانیر کا لینا دین ترک نکیا بالجملہ انفکاک دنیا کا حرام سے جب ہی ہوسکتا ہے کہ ساری خلق معاصی سے معصوم ہو حالانکہ یہہ محال ہے اور جبکہ یہہ شرط دنیا مین نہین چل سکتی تو پہر ایک شہر مین بھی نچلیگی مگر اوسیوقت کہ ایک جماعت محصور سے واقع ہو بلکہ اجتناب کرنا اس سے داخل ورع

موسوسین ہے کیونکہ یہہ بات نہ حضرت سے ماثور ہے اور نہ کسی صحابی سے منقول اور وفا اس شرط کا کسی ملت مین ملل سے اور نہ کسی عصر مین اعصار سے متصور ہوسکتا ہے واللہ اعلم تیسرے یہہ کہ اختلاط حرام غیر محصور کا حلال محصور سے ہوگیا ہے جسطرح کہ حال اکثر اموال کا اس زمانے مین ہے سو اس اختلاط کی وجہ سے تناول کسی شی کا بعینہ جو کہ محتمل حلت وحرمت ہے حرام نہین ہے مگر اوسیوقت کہ کوئی علامت اوسکی حرمت پر دلیل ہو تو اس قرینے سے اوسکو حرام کہہ سکین گے اور اگر عین اوس شے مین کوئی قرینۂ دالہ حرمت پر نہین ہے تو ترک کرنا اوسکا ورع ہے اور اخذ کرنا اوسکا حلال ہے آکل اوسکا فاسق نہ ٹھہرے گا منجملہ علامات کے ایک یہہ ہے کہ ہاتھہ سے سلطان ظالم کے لے الی غیر ذالک من العلامات اسپر اثر و قیاس دلیل ہے زمانہ حضرت و زمانہ خلفاء راشدین مین بعد حضرت کے اثمان خمور و دراہم ربا ہاتھہ مین اہل ذمہ کے مختلط باموال تھے اسیطرح اموال وغنائم مین غلول ہوتا تہا اور جب سے کہ حضرت نے ربا سے منع کیا اور فرمایا کہ اول ربا جسکو مین موضوع کرتا ہون ربا عباس کی ہے سب لوگون نے ترک ربا نہین کیا جسطرح کہ شرب خمور و سائر معاصی کو ترک نہین کیا یہانتک کہ بعض اصحاب نے شراب بیچی اوسپر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لعن اللہ فلانا ھو اول من سن بیع الخمر اسلیے کہ اوس صحابی کی سمجھہ مین یہہ بات نہین آئی تہی کہ تحریم خمر تحریم ثمن بہی ہے اسیطرح صحابہ نے امراء ظلمہ کو پایا لیکن کوئی شخص مدینے مین بیع وشراء سے باز نرہا حالانکہ اصحاب یزید نے تین دن تک مدینے مین غارتگری کی ہان ان اموال سے کوئی براہ ورع اجتناب کرتا تہا ورنہ اکثر لوگ باوجود اختلاط و کثرت اموال منہوبہ ایام ظلمہ مین ممتنع نہ تھے ومن اوجب مالم یوجبہ السلف الصالح و زعم انہ تفطن من الشرع مالم یتفطنوا لہ فھو موسوس مختل العقل تمام تفصیل ان مباحث کی مراجعت کتاب الحلال والحرام غزالی رح سے بخوبی منکشف ہوسکتی ہے نووی نے بعد ذکر حدیث حلال وحرام و مشتبہات کے ذکر احادیث ورع کا کیا ہے کہا انس کہتے ہین کہ حضرت نے ایک دانہ کھجور کا راہ مین پڑا ہوا پایا فرمایا لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا متفق علیہ یعنی اگر ڈر اس بات کا نہوتا کہ یہہ صدقہ سے ہے تو مین اسکو کہالیتا حدیث نواس بن سمعان مین فرمایا ہے بر حسن خلق ہے اور اثم وہ ہے جو تیرے جی مین کتنے بنے اور تو لوگونکا مطلع ہونا اوسپر ناپسند کرے رواہ مسلم وابصہ بن معبد نے کہا ہے مین پاس حضرت کے آیا مجکو فرمایا تو اسلیے آیا ہے کہ بر سے سوال کرے

میںنے کہا ہاں فرمایا اپنے دل سے فتوی لے بر وہ ہے جسکی طرف جی مطمئن ہوا اور دل آرام
پکڑے اثم وہ ہے جو تیرے جی میں آئے جائے اور سینہ میں تردد کرے اگرچہ لوگ تجکو فتوی
دین پھر فتوی دین حدیث حسن رواہ ابوداود والدارمي في مسندیہما عقبہ بن حارث نے
ایک عورت سے نکاح کیا تھا ایک مرضعہ نے کہا میںنے تم دونوں کو دودہ پلایا ہے جب حضرت
سے پوچھا تو فرمایا کیف وقد قیل عقبہ نے اوس عورت کو چھوڑ دیا اوسنے دوسرے مرد سے
نکاح کر لیا رواہ البخاري حسن بن علی کا لفظ یہہ ہے کہ میںنے حضرت سے یہہ حدیث یاد کر رکھی
ہے دع ما یریبك الی ما لا یریبك رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح نووی نے
کہا اسکے یہہ معنی ہین اترك ما تشك فیه وخذ ما لا تشك فیه ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
ایکبار خراج غلام متکہن سے کچھہ کہا لیا تھا جب معلوم ہوا تو اونگلی حلق مین ڈالکر قے کر ڈالی
جو کچھہ پیٹ مین گیا تھا وہ سب نکالڈالا رواہ البخاري نافع نے کہا عمر بن خطاب نے مہاجرین
اولین کو چار ہزار دیے اور اپنے بیٹے کو ساڑھے تین ہزار کسی نے کہا یہہ بھی تو مہاجرین
مین سے ہے پھر اسکو کیون کم دیا کہا انما هاجر به ابوه یعنی یہہ برابر اونکے نہین ہے جو خود
ہجرت کرکے آئے ہین بلکہ اسکو باپ اسکا ہجرت کرا لایا ہے رواہ البخاري عطیہ سعدی کا
لفظ مرفوع یہہ ہے نہین پہونچتا بندہ اس درجے کو کہ متقین مین سے ہو یہانتک کہ ترک کرے
ما لا بأس به کو حذر سے ما به بأس کے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن قشیری نے رسالے
مین بذیل باب الورع اپنی سند سے یہہ حدیث ابو ذر مرفوعا لکھی ہے من حسن اسلام المرء
ترکه ما لا یعنیه پھر کہا ہے اوستاد نے کہا ہے کہ ورع ترک شبہات ہے ابراہیم بن ادہم
کہتے ہین ورع ترک ہے ہر شبہہ کا ما لا یعنی ترک ہے فضلات کا ابوبکر صدیق نے کہا ہے ہم
ستر باب حلال کے ڈرسے وقوع کے باب حرام مین چھوڑ دیتے تھے حضرت نے ابوہریرہ کو فرمایا تھا
کن ورعا تکن اعبد الناس

باب ۶۹ بیان مین استحباب عزلت کے وقت فساد زمان و خوف فتنے کے دین مین اور گرفتار ہونے کے حرام و شبہات وغیرہا مین

قال اللہ تعالی ففروا الی اللہ اني لکم منه نذیر مبین حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے
کہ حضرت نے کہا اللہ دوست رکھتا ہے تقی غنی خفی کو رواہ مسلم نووی نے کہا مراد غنا سے

غنای نفس سے ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایک مرد نے کہا کون شخص افضل ہے ای رسول خدا
فرمایا وہ مومن جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پھر کون فرمایا مرد عزلت
گزین کسی شعب مین شعاب سے عبادت کرتا ہے اپنے رب کی دوسری روایت یون ہے
کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور چھوڑتا ہے لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہہ ہے قریب ہے کہ ہو بہتر مال مسلمان کا بکریان لیے پھرے اونکو پہاڑ کی چوٹیون پر اور
مواقع قطر مین بھاگتا ہی اپنا دین لیکر فتنون سے رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت
نے فرمایا مبعوث نہین کیا اللہ نے کوئی نبی لکن وہ بکریان چراتا تھا اصحاب نے کہا آپ
بھی فرمایا مین بھی راعی غنم تھا چند قیراط پر واسطے اہل مکہ کے رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا
یہہ ہے بہتر ساری معایش سے واسطے لوگون کے وہ مرد ہے کہ تھامے ہے باگ اپنے
گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پھرتا ہے اوسکی پشت پر جب کوئی ہنگامہ یا کھٹکا سنتا ہے
او سیدھا اوس گھوڑے پر اوڑجاتا ہے تلاش کرتا ہے قتل و موت کو اوسکے مظان مین
یا وہ مرد ہے جو کہ اپنی چند بکریون کو لیے ہوے کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر ان پہاڑونمین سے
یا کسی ایک جنگل مین ان جنگلومین سے رہتا ہے اور عبادت کرتا ہے اپنے رب کی یہانتک
کہ اوسکو موت آے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواہ مسلم غزالی رح کہتے ہین لوگونکا
عزلت و مخالطت مین اور تفضیل مین ایک کے دوسرے پر بڑا اختلاف ہے حالانکہ ہر واحد
ان دونون امر مین سے ایک طرح کے غوائل و فوائد سے منفک نہین ہوتا ہے غوائل
منفر ہین فوائد داعی ہین میل خاطر اکثر عباد و زہاد کا طرف اختیار عزلت کے ہے عزلت کو
مخالطت پر تفضیل دیتے ہین سفیان ثوری و ابراہیم ادہم و داود طائی و فضیل بن عیاض
و سلیمان خواص و یوسف بن اسباط و حذیفہ مرعشی و بشر حافی کا یہی مذہب ہے کہ عزلت افضل ہے
خلطت سے اور اکثر تابعین کے نزدیک مخالطت و استکثار معارف و اخوان کا او تالف
و تحبب الی المومنین اور استعانت باہل دین امر دین مین براہ تعاون علی البر والتقوی مستحب ہے
میل خاطر سعید بن مسیب و شعبی و ابن ابی لیلی و ہشام بن عروہ و ابن شبرمہ و شریح و شریک
و ابن عیینہ و ابن مبارک و شافعی و احمد و ایک جماعت کا اسی طرف ہے علما سے جو کلمات اس
باب مین آتے ہین وہ دو طرح کے ہین بعض کلمات کا میل طرف ایک رای کے ہے ان دو
آرا مین سے اور بعض کلمات مشعر ہین طرف علت میل کے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے

خذوا بحظکم من العزلۃ ابن سیرین نے کہا عزلت عبادت ہے فضیل نے کہا کفی باللہ محبا
وبالقران مونسا وبالموت واعظا کسینے کہا اتخذ اللہ صاحبا ودع الناس جانبا **حکایت**
ابو الربیع زاہد نے داود طائی سے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا صم عن الدنیا واجعل فطرک الاخرۃ
وفر من الناس فرارک من الاسد سفیان ثوری نے کہا ہذا وقت السکوت وملازمۃ
البیوت ابراہیم نخعی نے ایک شخص سے کہا تفقہ ثم اعتزل کہتے ہین مالک بن انس پہلے حاضر
جنازہ ہوتے عیادت بیمار کرتے حقوق اخوان بجالاتے پھر ایک ایک امر کو ترک کرتے گئے
یہانتک کہ یہہ سب امور ترک کر دیے اور کہا آدمی سے یہہ نہین بنتا ہے کہ وہ اپنے ہر عذر کی
خبر دے عمر بن عبد العزیز سے کہا تھا لو تفرغت لنا کہا ذہب الفراغ فلا فراغ الا عند اللہ
فضیل کہتے تھے مین اوس آدمی کا احسان مانتا ہون کہ جب مجکو ملے تو سلام نکرے جب مین بیمار
ہون تو میری عیادت نکرے سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید رضی اللہ عنہما عقیق مین اپنے
گھرون کے اندر گوشہ گزین ہو گئے تھے مدینے مین نہ آتے نہ جمعہ کے لیے اور نہ کسی اور امر کے
لیے یہانتک کہ وہین مرے ثوری نے کہا واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد حلت العزلۃ **حکایت**
ایک امیر پاس حاتم اصم کے آیا کہا تمھین کچھہ حاجت ہے کہا ہان کہا کیا کہا یہہ کہ نہ تم مجکو دیکھو
اور نہ مین تمکو دیکھون اور نہ تم مجھکو پہچانو اور نہ مین تمکو جانون ابن عباس نے کہا افضل مجالس
وہ مجلس ہے جو تیرے گھر کے قعر مین ہو لاتری ولا ترٰی اسکے بعد غزالی نے دلائل اہل خلطہ
لکھے ہین پھر دلائل تفضیل عزلت پھر فوائد عزلت منجملہ ان فوائد کے ایک خالی ہونا ہے واسطے
عبادت و فکر و استیناس بمناجاۃ اللہ کے بعوض مناجات خلق دوسرے تخلص معاصی سے
جو غالبًا بوجہ مخالطت سامنے انسان کے آتے ہین اونسے بغیر خلوت کے سلامت رہنا
نہین ہو سکتا وہ چار ہین غیبت[۱] ریا[۲] سکوت[۳] امر بمعروف ونہی عن المنکر سے مسارقت[۴] طبع کے
اخلاق ردیہ و اعمال خبیثہ سے جو موجب حرص علی الدنیا ہوتے ہین تیسرے خلاص فتن و
خصومات سے اور صیانت نفس و دین کے خوض و تعرض کرنے سے واسطے اخطار کے کیونکہ
کم کوئی شہر ان تعصبات و فتن و خصومات سے خالی ہوتا ہے سو معتزل ان بلایا و آفات سے
سلامت رہتا ہے چوتھے خلاص ہے شر مردم سے کیونکہ کبھی وہ تجکو غیبت سے ایذا دیتے
ہین اور کبھی بدگمانی سے اور کبھی تہمت و افترا سے اور کبھی اقتراحات یعنی فرمائشات و اطماع
کاذبہ سے جنکا وفا کرنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی نمیمہ و کذب سے پانچوین انقطاع ہے طمع مردم کا

تجسسے اور انقطاع تیری طمع کا لوگون سے چھٹے خلاص ہے مشاہدہ ثقلاء رحمقی ومقاسات حمق واخلاق اہل سفہ سے کیونکہ رویت ثقیل کی عمی اصغر ہوتی ہے کسی نے اعمش سے کہا تہا کہ تم کسطرح اعمش ہو گئے ہو یعنی چندھے کہا نظر الی الثقلاء سے ابن سیرین کہتے ہین مینے ایک شخص کو سنا کہتا تھا ایکبار مینے ایک ثقیل کو دیکھا بیہوش ہو گیا جالینوس نے کہا ہے کہ ہر شے کی ایک حمایت ہوتی ہے روح کی حمایت نظر الی الثقلاء سے ہے شافعی نے فرمایا مین جب کبھی پاس کسی ثقیل کے بیٹھا تو مینے اوس جانب کو دوسری جانب سے اپنے اوپر گران پایا مراد ثقیل سے مردم فربہ اندام ہین رہی مخالطت سو فوائد اوسکے یہہ ہین ایک تعلیم وتعلم دوسرے نفع وانتفاع تیسرے تادیب وتادب چوتھے استیناس وایناس پانچوین نیل واثابت ثواب چھٹے مخالطت تواضع ساتوین تجارب غزالی رح نے بحث عزلت وخلطت کو بہت بسط سے لکھاہے ہر فائدے کے نیچے کلام بسیط کیاہے اگرچہ تحقیق اس باب مین یہہ ہے کہ کسی شخص کے لیے عزلت افضل ہوتی ہے اور کسی کے لیے خلطت لکن اس زمانے مین نزدیک میرے واسطے طالب طریق آخرت کے یہی عزلت افضل معلوم ہوتی ہے کسی شخص کو اگر وثوق اپنے نفس پر بصورت خلطت حاصل ہے تو یہہ اور بات ہے ورنہ ع منت نا آمدن از آمدن افزون بود * اسی جگہہ سے نووی نے ترجمۃ الباب یون کیاہے کہ فی استحباب العزلۃ عند فساد الزمان والخوف من فتنۃ فی الدین ووقوع فی حرام وشبہات ونحوہا

باب بیان مین فضل اختلاط بالناس کے اور حاضر ہونا جمع وجماعات ومشاہد خیر ومجالس ذکر وعیادت مریض وحضور جنائز ومواسات محتاج وارشاد جاہل وغیرہ مصالح مین جسکو امر معروف ونہی عن المنکر پر قدرت ہو اور قمع نفس ایذاء سے اور صبر اذی پر

نووی نے اس ترجمہ مین اکثر فوائد مخالطت بیان کر دیے ہین اور کہاہے کہ اختلاط مردم بروجہ مذکور مختار ہے اسی پر عمل رہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور سائر انبیاء وخلفاء راشدین وصحابہ وتابعین وعلماء مسلمین واخیار دین کا تہا یہی مذہب ہے اکثر تابعین و من بعدہم کا شافعی واحمد واکثر فقہاء اسی کے قائل ہین قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی

والآیات فی معنی ما ذکرتہ کثیرۃ معلومۃ انتہی قشیری نے رسالے مین باب الخلوۃ والعزلۃ منعقد کیا ہے اور باب الخلطہ نہین لکھا اس سے معلوم ہوا کہ اونکے نزدیک ترجیح عزلت کو ہے خلطت پر اس جگہہ بعض عبارات اونکے نقل کیے جاتے ہین پھر حدیث ابوہریرہ مرفوعًا ان من خیر معایش الناس لھم رجلا اخذ بعنان فرسہ في سبیل اللہ الخ لکھکر کہا ہے اوستاد نے کہا خلوت صفت اہل صفوت سے ہے اور عزلت امارت وصلت سے ہے مرید کو ابتداء حال مین عزلت کرنا ابنائے جنس سے اور نہایت مین خلوت کرنا واسطے تحقق انس کے ضرور ہے بندے پر حق ہے کہ جب عزلت اختیار کرے تو اس بات کا معتقد ہو کہ غرض عزلت سے یہہ ہو کہ لوگ اوسکے شر سے سلامت رہین نہ یہہ کہ وہ لوگون کے شر سے سلامت رہے کیونکہ قسم اول مین استصغار اپنے نفس کا ہوتا ہے اور قسم ثانی مین شہود اپنے مزیت کا خلق پر ہوتا ہے مستصغر نفس متواضع ہوتا ہے اور شاہد مزیت متکبر ہوتا ہے **حکایت** ایک راہب سے کہا تھا کہ تو راہب ہے کہا نہین بلکہ مین حارس کلب ہون میرا نفس ایک سگ گزندہ ہے خلق کو کاٹتا ہے مینے اوسکو لوگون کے بیچ مین سے نکال لیا ہے تاکہ وہ اوس سے سلامت رہین آداب عزلت سے یہہ ہے کہ محصل اون علوم کا ہو جس سے عقد توحید صحیح ہو جاے تاکہ کہین وساوس شیطان اوسکو بہکا ندین پھر محصل علوم شرع ہو جس سے ادای فرائض کر سکے بنا اوسکے امر کی اساس محکم پر ہو حقیقت مین عزلت اعتزال ہے خصال مذمومہ سے تاثیر تبدیل صفات مین ہوتی ہے نہ دور ہونے مین اوطان سے کسی نے کہا عارف کون ہے کہا کائن بائن یعنی کائن مع الخلق بائن بالسر ابو علی دقاق نے کہا ہے پہن جو لوگ پہنتے ہین کہا جو لوگ کہاتے ہین اور منفرد ہو اونسے ساتھہ سر کے **حکایت** ایک آدمی مسافت بعیدہ سے پاس انکے آیا اوھون نے کہا یہہ بات کچھہ قطع مسافات ومقاسات اسفار سے نہین ملتی ہے فارق نفسك بخطوۃ وقد حصل مقصودك **حکایت** ابو یزید کہتے ہین مینے رب عزوجل کو خواب مین دیکھا کہا ای رب مین تجکو کسطرح پاؤن فرمایا فارق نفسك وتعال ابو عثمان مغربی کہتے ہین جو کوئی خلوت کو صحبت پر اختیار کرے اوسکو چاہیے کہ وہ سارے اذکار سے خالی ہو مگر ذکر رب سے اور سارے ارادت سے خالی ہو مگر رضا سے رب اور مطالبہ نفس سے پھر سارے اسباب سے خالی ہو اگر اس صفت پر نہو تو خلوت اوسکو کسی فتنہ وبلیہ مین گرفتار کردیگی بعض نے کہا ہے الانفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلو **حکایت**

ایک آدمی ابوبکر وراق کی زیارت کو آیا تھا جب واپس جانے لگا کہا مجھے کچھ وصیت کرو کہا وجدت خیر الدنیا والاخرة فی الخلوة والقلة وشرهما فی الکثرة والاختلاط جنید نے کہا ہی مکابدة العزلة ایسر من مداراة المخالطة مکحول نے کہا اگر مخالطت مین خیر ہے تو عزلت مین سلامت ہے یحیی بن معاذ نے کہا وحدت جلیس صدیقین ہے شبلی نے کہا من علامات الافلاس الاستئناس بالناس ابن مبارک سے پوچھا دوای دل کیا ہی کہا قلة الملاقاة للناس میل خاطر غزالی ہی طرف ترجیح عزلت کے پایا جاتا ہے

باب ۔ بیان مین تواضع وخفض جناح کے واسطے مومنین کے

قال تعالی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنین وقال تعالی یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین وقال تعالی یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم وقال تعالی ولا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی وقال تعالی ونادی اصحاب الاعراف رجالا یعرفونهم بسیماهم قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اهؤلاء الذین اقسمتم لا ینالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے الله تعالی نے مجکو وحی کی کہ تم خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے اور نہ کوئی کسی پر باغی ہو رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے زیادہ نہین کی الله نے کسی بندے کو عفو سے مگر عزت اور خاکساری نکی کسینے واسطے الله کے مگر بلند کیا اوسکو الله نے رواہ مسلم انس کا گزر لڑکون پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے تھے متفق علیه دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ایک کنیز منجملہ اماء مدینہ کی حضرت کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جہان چاہتی وہان لیجاتی رواہ البخاری اسود بن یزید نے عائشہ سے پوچھا حضرت اپنے گھر مین کیا کیا کرتے تھے کہا خدمت گھر والون کی جب وقت نماز کا آتا نماز کے لیے باہر جاتے رواہ البخاری تمیم بن اسید کہتے ہین مین حضرت تک پہونچا آپ خطبہ پڑہتے تھے مینے کہا ای رسول الله ایک مرد غریب آیا ہے دین کا سوال کرتا ہے نہین جانتا کہ اوسکا دین کیا ہے حضرت مجہپر متوجہ ہوے اور خطبہ چھوڑ دیا میرے پاس آئے ایک کرسی لائی گئی اوسپر بیٹھے اور مجکو تعلیم فرمانے لگے جو الله نے اونکو سکھایا تھا پھر جاکر خطبہ کو تمام کیا رواہ مسلم اس حدیث سے بیٹھنا کرسی موندھے پر ثابت ہوا اور مسند احمد انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب تم مین کسی کا لقمہ گرجاے تو اوس سے اذی کو دور کرکے کہا لے اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور رکابی چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا

تم نهین جانتے کہ تمھارے کس کہانے مین برکت ہے اور جب خود کہانا کھاتے تو تینون انگلیان چاٹ لیتے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً پہلے گذر چکی ہے ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم قال اصحابہ وانت قال نعم کنت ارعاہا علی قراریط لاہل مکۃ رواہ البخاری دوسرا لفظ یہہ ہے کہ فرمایا اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع یا ذراع کے تو قبول کرون اور اگر ہدیہ بہیجا جاے مجکو ذراع یا کراع تو مین لیلون رواہ البخاری انس نے کہا حضرت کا ناقہ عضبا نام مسبوق نہوتا تھا اور نہ لگتا تھا کہ ہارجاے ایک اعرابی ایک قعود پر آیا یعنی شتر جوان پر اوسکا وہ اونٹ عضبا پر بڑہ گیا مسلمانون پر یہہ بات شاق گذری حضرت نے پہچان لی فرمایا حق علی اللہ ان لا یرتفع شئ من الدنیا الا وضعہ رواہ البخاری یعنی دنیا مین ہر کمال کو زوال ہوتا ہے

باب بیان مین تحریم کبر و اعجاب سے

قال اللہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین وقال تعالی ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور نووی نے کہا معناہ لا تمیلہ وتعرض عن الناس تکبرا علیہم والمرح التبختر وقال تعالی ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیہم واتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین الی قولہ فخسفنا بہ وبدارہ الارض الآیات حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے کبر ہے ایک آدمی نے کہا مرد دوست رکھتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہو اوسکا جوتا اچھا ہو فرمایا اللہ جمیل ہے جمیل کو دوست رکھتا ہے کبر بطر حق و غمط مردم ہے رواہ مسلم مراد بطر سے دفع و رد حق ہے قائل حق پر اور مراد غمط سے احتقار ہے لوگون کا حدیث سلمہ بن اکوع پیشتر گذر چکی ہے کہ ایک آدمی دست چپ سے کہاتا تھا حضرت نے فرمایا دست راست سے کہا اوسنے کہا مین نہین کہا سکتا فرمایا تو نہین کہا سکتا نہ منع کیا اوسکو مگر کبر نے پہر وہ اوس ہاتھ کو طرف دہان کے نہ اوٹھا سکا رواہ مسلم حارثہ بن وہب مرفوعاً کہتے ہین کیا خبر ندون مین تمکو اہل نار کی ہر عتل جواظ مستکبر ہے متفق علیہ یہہ حدیث باب ضعفۃ المسلمین گذر چکی ہے مراد عتل سے غلیظ جافی ہے اور جواظ سے جموع منوع مستکبر سے مغرور متکبر حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے حجت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا مجھمین جبارین متکبرین ہونگے جنت نے کہا مجھمین ضعفاء و مساکین ہونگے اللہ نے دونون کے بیچمین فیصلہ کیا کہا

انك الجنة رحمتي ارحم بك من اشاء وانك النار عذابي اعذب بك من اشاء
ولكليكما علي ملاؤها رواه مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا نظر نکریگا
اللہ دن قیامت کو طرف اوس شخص کے جو کھینچتا ہے ازار اپنی بطر سے متفق علیہ یعنی بسبب
طغیان دولت وطول غنا کے دوسرا لفظ یہہ ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اللہ اون سے
دن قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہون سے اور نہ آنکہہ اوٹہا کر دیکھے گا طرف اونکے
بلکہ اونکو عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ کذاب تیسرا عیالدار متکبر رواہ مسلم
تیسرا لفظ انکا یہہ ہے العز ازاره والكبرياء رداءه فمن ينازعني فقد عذبته چوتہا لفظ یہہ
ہے ایک آدمی اپنے حلہ مین چلا جاتا تہا وہ حلہ اوسکے جی کو خوش آتا تہا سر مین کنگہی کیے ہوا تہا
اتراتا چلتا تہا اپنی چال مین کہ ناگاہ اللہ نے اوسکو خسف کردیا وہ گہستا چلا جاتا ہے زمین مین دن
قیامت تک متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے
جی کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے جبارین مین پہر پہونچتی ہے اوسکو وہی بلا جو اونکو پہونچی تہی رواہ
الترمذي وقال حديث حسن مراد اس سے رفع وتکبر ہے غزالی کہتے ہین الكبر والعجب داءا
داءان مهلكان والمتكبر والمعجب سقيمان مريضان وهما عند الله ممقوتان بغيضان پہر کہا ہے
کہ اللہ نے ذم کبر کی بہت جگہہ اپنی کتاب مین کی ہے اور ہر جبار متکبر کو برا کہا ہے قال تعالے
ساصرف عن آياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق وقال تعالے كذلك يطبع الله على
كل قلب متكبر جبار وقال تعالى واستفتحوا وخاب كل جبار عنيد وقال تعالے انه لا يحب المستكبرين
وقال تعالى لقد استكبروا في انفسهم وعتوا عتوا كبيرا وقال تعالے ان الذين يستكبرون عن
عبادتي سيدخلون جهنم داخرين وذم الكبر في القرآن كثير اسکے بعد بہت سے احادیث
ذم کبر مین لکہے ہین پہر کہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو حقیر نکرے کیونکہ
صغیر مسلمین نزدیک اللہ کے کبیر ہے وہب نے کہا ہے اللہ نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا تو حرام
ہے ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تہا عجبا لابن ادم يتكبر
وقد خرج من مجرى البول مرتين ثم يعارض جبار السموات

از شکم تا بکنار آمدہ — از رہ بول دو بار آمدہ

قال تعالى وفي انفسكم افلا تبصرون هو سبيل الغائط والبول محمد بن حسین بن علی کہتے ہین داخل
نہین ہوتا دل مین کسی شخص کے کبر سے کچہہ لکن کم ہوجاتی ہے عقل اوسکی بقدر اوس کبر کے کم ہو یا زیادہ

سلیمان سے پوچھا وہ کون سیئہ ہے کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اوسکے حسنہ کہا کبر حکایت حسن پر ایک شخص کا گزر ہوا وہ بہت اچھا لباس پہنے تہا اوسکو بلا کر کہا ابن آدم معجب بشبابہ محب لشمائلہ کان القبر واری بدنک وکانک قد لاقیت عملک ویحک داو قلبک فان حاجۃ اللہ الی العباد صلاح قلوبھم حکایت عمر بن عبد العزیز قبل خلیفہ ہونے کے حج کو گئے تھے تبختر سے چلے جاتے تھے طاؤس نے اونکے پہلو مین ایک اونگلی لگائی اور کہا لیست ھذہ مشیۃ من فی بطنہ خراء حکایت محمد بن واسع نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے کہا تو جانتا ہے کہ تو کون ہے تیری ماں کو مینے دو سو درہم کو مول لیا تہا رہا تیرا باپ سو اللہ مسلمانوں مین اوس جیسے لوگ زیادہ نکرے حکایت مطرف نے مہلب کو جبہ خز مین تبختر سے چلتے دیکھا کہا ای بندۂ خدا اللہ اس چال کو دشمن رکھتا ہے مہلب نے کہا تو مجھے نہین پہچانتا کہا ہاں مین تجھے پہچانتا ہون اولک نطفۃ مذرۃ واخرک جیفۃ قذرۃ وانت بین ذلک تحمل العذرۃ مجاہد نے قولہ تعالے ثم ذھب الی اھلہ یتمطی مین کہا ہے ای یتبختر کبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک باطن مین دوسرا ظاہر مین جو باطن کا ہے وہ خُلق نفس ہے اور جو ظاہر کا ہے وہ اعمال جوارح ہی مگر اسم کبر احق بخلق باطن ہے اعمال اوس خلق کے ثمرات ہین کبر باطن استرواح ور کون ہے طرف رویت نفس کے فوق متکبر علیہ کبر مستدعی متکبر علیہ ومتکبر بہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جدا ہے عجب سے کیونکہ عجب سوا معجب کے دوسر یکا خواہان نہین ہوتا ہے بلکہ اگر انسان اکیلا پیدا ہوتا تو معجب ہونا اوسکا متصور ہو سکتا تہا نہ متکبر ہونا کبر کو عزت و تعظم بھی کہتے ہین متکبر علیہ کے تین درجے ہین اللہ ورسول وسائر خلق سو تکبر علی اللہ افحش انواع کبر ہے باعث اوسکا یہی جہل محض وطغیان صرف ہوتا ہی نمرود مردود اپنے جی مین کہتا تھا کہ مین رب السماء سے مقاتلہ کرونگا اسیطرح حال ہر مدعی ربوبیت کا تہا جیسے فرعون وغیرہ اوسنے کہا تہا انا ربکم الاعلی اور عبودیت خدا سے عار کرتا تہا حالانکہ اللہ نے حق مسیح مین فرمایا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ وقال تعالے واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا دوسرا تکبر علی الرسل ہے براہ تعزز نفس و ترفع نفس کے انقیاد بشر سے مثل سائر ناس کے کما قال تعالی انومن لبشرین مثلنا وقولھم ان انتم الا بشر مثلنا الی قولہ لقد استکبروا فی انفسھم وعتوا عتوا کبیرا اسکے اشباہ قرآن مین بہت ہین یہہ تکبر قریب ہے تکبر علی اللہ سے اگرچہ ظاہر مین اوس سے کمتر ہے تیسرا تکبر علی العباد ہے کہ اپنے نفس کو معظم اور غیر کو محتقر سمجھے اور اوسکے مساوات سے عار

وانکار رکھے سو یہہ کبر اگرچہ ہر دو قسم اول سے کمتر ہے لاکن بجای خود کبر عظیم ہے دو وجہ سے
ایک یہہ کہ کبر و عز و عظمت و علی لائق نہین ہے مگر بادشاہ قادر کو بندہ ضعیف مملوک کی بھی کچھ
ہستی ہے کہ وہ تکبر کرے ؎

مراورا رسد کبریا و منے ۔ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

دوسرے یہہ کہ رذیلۂ کبر داعی ہوتا ہے طرف مخالفت خدا کے متکبر جب کسی بندے سے کلمۂ حق
سنتا ہے تو اوسکے قبول کرنے سے عار کرتا ہے مناظرین کو دیکھو کہ جب انتضاح حق کا ایک کی زبان
پر ہوتا ہے تو دوسرا سو حیلے اوسکے دور کرنیکو نکالتا ہے حالانکہ یہہ خلق کفار و اہل نفاق کا
ہے نہ اصحاب اسلام و وفاق کا قال تعالی وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغوا
فیہ لعلکم تغلبون غرضکہ ہر مناظر واسطے غلبہ و افحام کے جو ارادہ اغتنام حق کا وقت ظفر
بالحق کے نہین رکھتا ہے مشارک اہل کفر و نفاق سے ہے اس خلق مین اسی پر عار قبول وعظ سے
بھی محمول ہے قال تعالی واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم باقی رہے اسباب کبر کے
سو وہ سات سبب ہین ایک علم سب سے زیادہ اسراع کبر کا طرف اہل علم کے ہوتا ہے حدیث
مین آیا ہے آفۃ العلم الخیلاء عالم لوگون کو مثل بہائم کے نظر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اسے
ابتدا بسلام کرین دوسرا سبب عمل و عبادت ہے زہاد و عباد دین و دنیا دونون مین تکبر کرتے
ہین دنیا مین یہہ چاہتے ہین کہ لوگ اونکی زیارت کرین قضا حوائج سے پیش آئین ذکر اونکی
عبادت و زہد کا کرین دین مین یون ہوتا ہے کہ وہ آپکو ناجی اور سبکو ہالک خیال کرتے ہین
حالانکہ حدیث مین آیا ہے کفی بالمرء شرا ان یحقر اخاہ المسلم تیسرا سبب حسب و نسب ہے جسکا
نسب شریف ہوتا ہے وہ غیر نسیب کو حقیر جانتا ہے اگرچہ وہ علم و عمل مین اس سے ارفع ہو بلکہ
بعض شرفا سارے لوگون کو اپنا غلام و مملوک جانتے ہین اور مخالطت و مجالست سے عار رکھتے
ہین ثمرہ اس کبر کا زبان پر یہہ ہوتا ہے کہ غیر سے کہتے ہین یا نبطی یا ھندی یا ارمنی من انت
ومن ابوک وانا فلان بن فلان واین لمثلک ان یکلمنی او ینظر الی سو یہہ ایک رگ ہی جو اندر نفس کے
دفن ہے کوئی نسیب اس سے بی نصیب نہین ہے اگرچہ صالح عاقل ہو اور وقت اعتدال احوال کے
ترشح اس رذیلہ کا اوس سے نہو لکن وقت غضب کے جب نور بصیرت بجھ جاتا ہے تو ترشح اسکا
ہونے لگتا ہے ابو الدرداء نے سامنے حضرت کے ایک شخص کو ابن السوداء کہا تھا فرمایا یا
ابا الدرداء طف الصاع بالصاع لیس لابن البیضاء علی ابن السوداء فضل ابو الدرداء نے لیٹ کر کہا

ای شخص تو اپنا پاؤن میرے رخسار پر رکھ حدیث مین آیا ہے کہ دو شخصون نے سامنے موسی علیہ السلام کے تفاخر کیا ایک نے کہا مین فلان بن فلان ہون نو آبا گن ڈالے اللہ نے موسی کو وحی کی کہ اس مفتخر سے کہدو کہ وہ نو اہل نار ہین تو دسوان اونکا ہے حضرت نے فرمایا قوم اپنا فخر کرنا باپ دادون پر چھوڑ دے وہ تو جہنم مین کوئلا ہوگئے ہین نہین تو یہہ اللہ پر گوبریلی سے بھی زیادہ خوار ہو جاینگے جو نجاست کو اپنی ناک سے لڑکاتا پھرتا ہے چوتھا سبب تفاخر بالجمال ہے یہہ کبر عورتون مین بہت ہوتا ہے اور طرف تنقص و ثلب و غیبت و ذکر عیوب مردم کے بلاتا ہے ؎

تناسب پہ اعضا کے اتنا تجنتر — بگاڑا ہے تجھے خوبصورت بنا کے

معہذا ایک دن کی تپ مین کیسا ہی حسین جمیل کیون نہو صورت بگڑ جاتی ہے رونق چہرے و اعضا کی جاتی رہتی ہے پانچوان سبب کبر بالمال ہے یہہ پادشاہون مین اور سوداگرون مین ہوتا ہے اونکو اپنے خزائن پر انکو اپنی بضائع پر ناز رہتا ہے دہاقین اراضی مین و تجملین لباس و خیول و مراکب مین افتخار کیا کرتے ہین غنی فقیر کو حقیر سمجھکر تکبر کرتا ہے اوسکو مکدّ و مسکین ٹھہراکر کہتا ہے کہ اگر مین چاہون تو تجھ سے صدہا مول لیکر چھوڑ دون میرے ایک دن کا نفقہ برابر تیرے ایکسال کے نفقے کے ہے سو یہہ سب استعظام غنا و استحقار فقر ہے اس بیچارے کو معلوم نہین ہے کہ فضیلت فقر و آفت غنا کیا ہے و الیہ الاشارۃ بقولہ تعالی فقال لصاحبہ وھو یحاورہ انا اکثر منک مالا و اعز نفرا اوسنے جواب دیا ان ترنی انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتینی خیرا من جنتک الخ تکبر قارون کا بھی اسی جگہہ سے تھا قال تعالے فخرج علی قومہ فی زینتہ قال الذین یریدون الحیاۃ الدنیا یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم چھٹا سبب کبر کا قوت و شدت بطش ہے پہلوان مردم ناتوان پر تکبر و تفاخر کیا کرتے ہین حالانکہ گاؤ و اسپ و فیل مین جو طاقت و قوت ہوتی ہے وہ انکو نصیب نہین ہوتی کثرت اکل و شرب سے جو کسیقدر زورآوری ہاتھ آتی ہے وہ زمرۂ انسانیت سے خارج کرکے مشابہ بہائم و دواب بنادیتی ہے ساتوان سبب تکبر کا کثرت اتباع و انصار و تلامذہ و غلمان و مریدین و عشائر و اقارب و قبائل وغیرہا ہے ملوک کو کثرت جنود پر ناز ہوتے ہین اور علما کو کثرت تلامذہ و مستفیدین پر اور مشائخ کو کثرت مریدین و معتقدین پر اور اوساط مردم کو عشیرہ و اقارب پر غرضکہ جو چیز نعمت ہے اور اوسکا کمال اعتقاد کرنا ممکن ہے اگرچہ فی نفسہ کوئی

کمال نہوا اوس سے تکبر ہوسکتا ہے یہانتک کہ مخنث کو بھی اپنے اقران و امثال پر اس بات کا تکبر و تفاخر ہوتا ہے کہ جو معرفت و قدرت صفت خنوثت مین اوسکو حاصل ہے وہ اوسکے ہمسرون کو حاصل نہین ہے اسلیے کہ وہ اسکو کمال سمجھکر فخر کرتا ہے اگرچہ یہ فعل اوسکا بجز نکال و وبال کے اور کچھہ نہین ہے اسیطرح فاسق کثرت شرب و کثرت فجور بالنسوان و الغلمان پر نازش کرتا ہے کیونکہ اوسکے گمان مین یہہ کام کمال ہے اگرچہ نفس الامر مین وہ مخطی ہے فهذه مجامع ما يتكبر به العباد بعضهم على بعض نسأل الله العون بلطفه و رحمته بہرحال کبر منجملہ مہلکات کے ہے کچھہ نہ کچھہ یہہ خلق مذموم ہر کسی شخص مین ہوتا ہے کوئی اس عادت ناکارہ سے خالی نہین ہے اسلیے ازالہ اوسکا فرض عین ٹھہرا ہے یہہ ازالہ نرے تمنا سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ معالجہ و استعمال ادویۂ قامعہ سے غزالی نے اس جگہہ دو مقام لکھے ہین ایک مقام استیصال اصل کبر کا دل سے دوسرا دفع عارض کا اسباب خاصہ سے طالب خیر کو چاہیے کہ مراجعت احیاء العلوم کی کرکے اپنے مرض کی دوا کرے ورنہ انجام کو یہہ بیماری ہلاک کردیگی **ف** رہا عجب سو اوسکا مذموم ہونا کتاب خدا و سنت رسول اللہ سے ثابت و متحقق ہے قال تعالی و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شيئا اسکو معرض انکار مین ذکر کیا ہے و قال تعالی و ظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا اسمین رد کیا ہے کفار پر بابت اونکے اعجاب کے اپنے حصون و شوکت پر و قال تعالی و هم يحسبون انهم يحسنون صنعا اسکا مرجع بھی طرف عجب بالعمل کے ہے انسان کا عجب کبھی ایسے عمل سے ہوتا ہے جسمین وہ مخطی ہے اور کبھی ایسے عمل سے جسمین وہ مصیب ہے تاہم حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہواے متبع اعجاب مرد بنفس خود ابو ثعلبہ سے فرمایا تھا اذا رايت شحا مطاعا و هوى متبعا و اعجاب كل ذى رأى برأيه فعليك نفسك ابن مسعود کہتے ہین ہلاک دو چیز و نمین ہے قنوط و عجب اللہ نے فرمایا فلا تزكوا انفسكم ابن جریج نے کہا ہے معناه اذا عملت خيرا فلا تقل عملت زید بن اسلم نے کہا لا تبروها اى لا تعتقدوا انها بارة و هو معنى العجب مطرف نے کہا اگر مین نائم سوؤن نائم اوٹھون یہہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ قائم سوؤن معجب اوٹھون **حکایت** بشر بن منصور بڑے ذاکر عابد تھے ایکدن لنبی نماز پڑہی ایک شخص پیچھے سے دیکھہ رہا تھا انھون نے سمجھہ لیا جب نماز پڑھ چکے اوس سے کہا تو اس دیکھنے پر عجب نکرنا اسلیے کہ ابلیس لعین نے مدت

ورانتک ہمراہ ملائکہ کے خدا کی عبادت کی پہر جو کچہہ اوسکا انجام ہوا وہ ہوا عائشہ سے پوچہا تہا
آدمی کب مسیی ہوتا ہے کہا جبکہ آپکو محسن گمان کرتا ہے قال تعالی لاتبطلوا صدقاتکم بالمن
والاذی من نتیجہ استعظام صدقہ کا ہے اور استعظام عمل عجب ہوتا ہے اس سے معلوم
ہوا کہ عجب سخت مذموم ہے آفات عجب کے بہت ہین یہہ داعی ہوتا ہے طرف کبر کے اور
ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اس عجب سے ولادت کبر کی ہوتی ہے کبر کے آفات مخفی نہین
ہین یہہ بات ہمراہ بندون کے ہوتی ہے رہا اللہ پاک سو عجب مع اللہ داعی ہوتا ہے طرف نسیان
ذنوب واہمال معاصی کے معجب بعض ذنوب کو تو یاد ہی نہین رکھتا ہے اور اونکے تفقد سے
بی نیاز ہو جاتا ہے یہانتک کہ بالکل بہول جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اونکو صغیر
حقیر سمجہتا ہے نہ عظیم کبیر اسلیے اونکی تلافی و تدارک مین کچہہ جہد نہین بجالاتا بلکہ یہہ گمان کہتا ہی
کہ وہ مغفور ہو چکے ہین رہے عبادات و اعمال سو اونکو مستعظم جانکر اللہ پر اونکے بجالانے
کی منت رکھتا ہے اور اللہ کی نعمت کو کہ اوسنے یہہ توفیق خیر اسکو دی ہے بہول جاتا ہے
پہر جب عجب آتا ہے تو آفات عجب سے اندہا ہو جاتا ہے جو کوئی متفقد آفات اعمال کا نہین ہے
اکثر سعی اوسکی ضائع جاتی ہے کیونکہ اعمال ظاہرہ جب شوائب سے خالص و نقی نہین ہوتے ہین
تو کچہہ بکار آمد نہین ہوتے تفقد وہی شخص کرتا ہے جسپر اشفاق و خوف غالب ہوتا ہی نہ شخص
معجب بلکہ معجب تو مغتر بنفسہ و برائیہ ہوتا ہے اللہ کے عذاب و مکر سے امن مین ہو کر یہہ گمان
کرتا ہے کہ وہ نزدیک خدا کے صاحب رتبہ ہے اور اوسکے لیے پاس اللہ کے منت و حق ہے
بسبب ان اعمال کے جو اوسنے کیے ہین یہانتک کہ پہر اپنی آپ تعریف و ثنا کرنے لگتا ہی اور
سوال کرنے کو اعلم تر اپنے سے عار جانتا ہے اور کبہی رای خطا پر جو اسکے خاطر مین گذری ہے
معجب ہو کر خوش ہوتا ہے اور غیر کے خواطر سے فرحت نہین پاتا پہر اوسی خطرے پر جم کر نہ نصح
ناصح سنتا ہے نہ وعظ واعظ کو کچہہ خیال مین لاتا ہے بلکہ غیر کی طرف بعین استجہال نظر کرتا ہے
اور اپنے خطایا پر مصر رہتا ہے یہہ رای اوسکی اگر امر دنیوی مین ہے جو متحقق بالرای ہوا اور اگر
امر دینی مین ہے خصوصا اصول عقائد مین تو سمجہو کہ ہلاک ہو گیا اگر اپنے نفس کو متہم ٹہراتا اور
اپنی رای پر وثوق نکرتا بلکہ مستضی بنور قرآن و سنت ہوتا اور علما دین سے استعانت کرتا
اور مدارست علم پر مواظب رہتا اور اہل بصیرت سے مسائلت کرتا تو یہہ عمل اوسکو انشاء اللہ
حق تک پہونچا دیتا فہذا و امثالہ من آفات العجب فلذلک کان من المہلکات ومن اعظم

آفاته ان یفتر فی السعی لظنه انه قد فاز وانه قد استغنی وهو الهلاک الصریح الذی لاشبهة فیه نسأل الله العظیم حسن التوفیق لطاعته اسکے بعد غزالی نے حقیقت عجب کی اور علاج اوسکے علی الجملہ لکھکر اقسام مابہ العجب کے مع تفصیل علاج ذکر کیے ہین پہر کہا ہے کہ جو اسباب کبر کے ہین وہی اسباب عجب کے بھی ہین لکن کبھی عجب ساتھہ غیر متکبر بہ کے ہوتا ہے جیسے عجب رای خطا پر جسکو اوسنے اپنے جہل سے صواب سمجھہ رکھا ہے لہذا اقسام عجب کے آٹھہ ہین ایک عجب اپنے بدن پر بابت جمال وہیئت وصحت وقوت وتناسب اشکال وحسن صورت وخوش آوازی کے معجب اپنے جمال کو دیکھتا ہے اللہ کی نعمت کو بہول جاتا ہے حالانکہ یہہ سارا جمال ہدف تیر زوال ہے ہر حال مین آسکا علاج تفکر ہے اقذار باطن مین کہ ابتدا و انتہا رکیا ہے اور وجوہ جمیلہ وابدان ناعمہ کیونکر خاک مین ملکر متفسخ متنتن ہوگئی قبور مین سڑ گئے اب طباع اونسے گھن کرتے ہین دوسرا سبب بطش وقوت ہے قوم عاد نے کہا تہا من اشد منا قوۃ اسکا علاج یہہ ہے کہ سمجھہ جائے کہ ایکدن کی تپ ساری قوت کو ضعیف کردیتی ہے مین کہن بات پر اتراؤن اللہ اگر چاہے تو ذراسی آفت مسلط کرکے ساری طاقت سلب فرمالے تیسرا سبب عجب ہے ساتھہ عقل وکیاست وتفطن دقائق امور کے مصالح دین ودنیا مین آسکا ثمرہ استبداد بالرائی وترک مشورہ واستجہال مردم مخالف رای خود وقلت اصغاء لاہل العلم ہے آسکو بوجہ اس عقل وہوش کے مستغنی اور دوسرے کو مستحقر جانتا ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ اللہ کا شکر کرے کہ اوسنے مجھے عقل وشعور عطا کیا اور سوچے کہ یہہ ساری عقل ادنی مرض سے جو دماغ مین پیدا ہوسکتا ہے جاسکتی ہے جب موسوس ومجنون ہوجائیگا تو لوگ اسکو مضحکہ بنائین گے چوتہا عجب ساتھہ نسب شریف کے ہے جسطرح کہ بعض ہاشمین اس خبط مین گرفتار ہین کہ شرف نسب وا سطے اونکے منجی ہوجائیگا اور وہ مغفور لہم ہین یا بعض کو انکین یہہ خیال ہے کہ ساری خلق انکی موالی وعبید ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ یون جانے کہ شرف طاعت وعلم وخصال حمیدہ سے ہوتا ہے نہ نرے نسب وحسب سے آخر انہین قبائل مین وہ لوگ بہی تو ہین جو کہ نسب مین اسکے برابر اور قبیلے مین اسکے شریک ہین مگر اللہ ویوم آخر پر ایمان نہین رکہتے ہین وہ نزدیک اللہ کے بدتر کلاب سے اور خسیس تر خنازیر سے ہین یہہ نسب اونکے کچہہ کام نہ آیا نہ شرافت خاندانی اپنا اثر دکہایا بلکہ ہمراہ اس عجب کے وہ ساری شرافت شر وآفت ہوگئی شرف تو تقوے سے ہوتا ہے نہ نسب سے ان اکرمکم عند الله اتقاکم حدیث مین آیا ہے ان الله قد اذہب عنکم

عبیۃ الجاھلیۃ ای کبرھا کلکم بنو ادم وادم من تراب فاطمہ علیہا السلام سے بڑھ کر کسکا
نسب ہوگا حضرت نے خود اونکو یہہ کہدیا تہا لا اغنی عنك من اللہ شیئا اعلی پانچوان عجب ہے
ساتہہ نسب سلاطین ظلمہ واعوان ظلمہ کے نہ ساتہہ دین وعلم کے اور یہہ نہایت جہل ہے اسکا
علاج یہہ ہے کہ اونکے مخازی وماجریات ظلم وستم وجور علی عباد اللہ مین نظر کرے اور فسادات
دین کو جو اونکے ہاتھون سے واقع ہوئے ہین خیال مین لاے اور سمجھے کہ وہ سب اللہ کے
نزدیک ممقوت ہین اور اگر وہ صور اونکے جو آگ مین ہین اور وہ اقذار وانتان اونکے جو
جہنم مین ہین اونکو دیکھہ لے تو سخت گہن اونسے کرے اور اونکی طرف منسوب ہونے سے
بیزار ہو جاے بلکہ کلب وخنزیر کی طرف منسوب ہونے کو دوست تر رکھے نہ اونکی طرف
اولاد ظلمہ کا حق اگر اللہ اونکو محفوظ رکھے یہہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر بجالائین کہ اللہ نے اونکے
دین وایمان کو سلامت رکھا ہے اور اگر وہ ظلمہ مسلمان غیر مشرک تھے تو اونکے لیے استغفار
کرین نہ عجب اونکے نسب پر کرنا جہل محض ہے چھٹا عجب ہے ساتہہ کثرت عدد کے اولاد و
خدم وغلمان وعشیرہ واقارب وانصار واتباع سے جسطرح کفار نے کہا تہا نحن اکثر اموالا واولادا
یا مسلمانون نے دن حنین کے کہا تہا لا نغلب الیوم من قلۃ اسکا علاج یہی ہے کہ اپنے اور اونکے
ضعف مین نظر کرے اور سبکو بندہ عاجز جانے اونکو اپنی جان کے نفع وضرر کا تو کچھہ اختیار ہی نہین ہے
دوسرے کو کیا نفع نقصان پہونچا سکتے ہین کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ اور
جبکہ وہ بعد اسکے مرنے کے جدا ہو جائینگے اور یہہ اکیلا قبر مین ذلیل خوار دفن ہوگا اور کوئی اہل
یا ولد یا قریب یا حمیم یا عشیر اسکا رفیق نہوگا تو پہر اس عدد وعدد پر عجب کرنا کیا جب یہہ ٹھاٹھہ
اسکے احوج اوقات مین کچھہ کام نہ آیا بلکہ وہان سانپ بچھو کیڑون مکوڑون نے آگھیرا تو پھر
یہہ عجب جہل محض ٹھہرا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرء منہم یومئذ
شان یغنیہ پس جبکہ یہہ اشیاء قبر وقیامت مین کچھہ کام نہ آئے اور اشد حال مین ساتھہ چھوڑ کر
بھاگ نکلے تو اونسے یہان کیا امید خیر کی ہے ساتوان عجب ہی ساتھہ مال کے اللہ نے صاحب
باغ سے نقل کیا ہے کہ اوسنے کہا تھا انا اکثر منك مالا واعز نفرا اور حضرت نے ایکمرد غنی کو
دیکھا کہ اوسکے پاس ایک فقیر آبیٹھا غنی ہٹ گیا اور اپنا کپڑا سمیٹنے لگا فرمایا اخشیت ان یعدو
الیك فقرہ اسکی علاج یہہ ہے کہ آفات مال وکثرت حقوق وعظم غوائل دولت مین تفکر کرے
فضیلت فقرا اور سبق فقرا الی الجنۃ کی طرف نظر ڈالے مال کو غادی ورائح سمجھے آج آیا کل گیا

شی بے اصل جانے یہود و نصاری مین اس سے بھی زیادہ مالدار ہین بلکہ ہنود و کفار کے
پاس جسقدر مال ہے اوتنا کسی مسلمان کے پاس نہین ہے اس اجمال کی تفصیل کتاب زہد
کتاب ذم الدنیا و کتاب ذم المال غزالی سے بخوبی سمجھ مین آتی ہے آٹھوان عجب ہی ساتھہ رای
خطا کے قال تعالی افمن زین له سوء عمله فراٰہ حسنا و قال تعالی وهم یحسبون انهم
یحسنون صنعا حضرت نے فرمایا ہے یہہ امر آخر امت مین غالب ہوجائیگا اگلی امتین اسی طرح
متفرق بفرق ہوکر ہلاک ہوگئین ہر فرقہ اپنی رای پر معجب تھا و کل حزب بما لدیہم فرحون
اصل ساری بدع و ضلال کی یہی اعجاب بالرای ہے غزالی نے کہا ہے العجب بالبدعة هو
استحسان ما یسوق الیه الهوی والشهوة مع ظن کونها حقا یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ استحسان
بدعت کا داخل ہے عجب مذموم مین کوئی بدعت مستحسنہ نہین ہوتی ہے ولہذا اس عجب کے
علاج کو علاج غیر سے دشوار تر کہا ہے کیونکہ صاحب رای خطا اپنی خطا سے جاہل ہے اگر عارف
خطا ہوتا تو خطا کو ترک کردیتا جو مرض شناخت مین نہین آتا ہے اوسکا علاج نہین ہوسکتا ہے
والجهل داء لا یعرف فتعسر مداواته جدا و انما علاجه علی الجملة ان لا یخوض فی المذاهب
ولا یصغی الیها و لا یسمعها ولکن یعتقد ان الله واحد لا شریك له وانه لیس کمثله شیئ
وهو السمیع البصیر وان رسوله صادق فیما اخبر به ویتبع سنة السلف فیؤمن بجملة ما جاء
به الکتاب والسنة من غیر بحث وتنقیر وسوال عن تفصیل بل یقول اٰمنا وصدقنا ویشتغل
بالتقوی واجتناب المعاصی واداء الطاعات والشفقة علی المسلمین وسائر الاعمال فان خاض
فی المذاهب والبدع والتعصب فی العقائد هلك من حیث لا یشعر انتهی ملخصا نسأل الله العصمة
من الضلال ونعوذ به من الاغترار بخیالات الجهال

باب۲۷ بیان مین حسن خلق کے

قال الله تعالی وانك لعلی خلق عظیم وقال الله تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس
الآیة انس کا لفظ یہہ ہے کان رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم احسن الناس خلقا متفق علیه
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ مینے دس برس حضرت کی خدمت کی کبھی مجھسے اف نکہا اور کسی شی کو جو
مینے کی یہہ نفرمایا کہ کیون کی اور جو چیز مینے نہ کی کبھی نہ کہا کہ کیون نکی متفق علیه صعب بن جثامہ
کہتے ہین مینے حمار وحشی بطور ہدیہ پاس حضرت کے بھیجا آپ نے واپس کردیا جب میرے چہرے
مین اثر ملال کا پایا فرمایا انا لم نرده علیك الا انا حرم متفق علیه حدیث نواس بن سمعان مین

آیا ہے کہ مینے بر و اثم کو پوچھا فرمایا بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین تنے بنے
اور تو لوگون کا مطلع ہونا او سپر مکروہ رکھے رواہ مسلم ابن عمرو کہتے ہین حضرت نہ فاحش تھے
نہ متفحش فرماتے تھے ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ حدیث ابوالدرداء مین فرمایا ہے
نہین ہے کوئی شی گران تر میزان مومن مین دن قیامت کو حسن خلق سے اور اللہ دشمن
رکھتا ہے فاحش بدزبان کو رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ کہتے ہین
حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو زیادہ تر جنت مین لیجائیگی کہا تقوی اللہ کا اور حسن خلق
پوچھا اکثر داخل کرنیوالی لوگون کی آگ مین کون چیز ہے کہا دہان و شرمگاہ رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہہ ہے اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جسکا خلق
بہت اچھا ہے خیار تمھارے وہ ہین جو خیار ہین ساتھ اپنے گھر والون و بیبیون کے رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن پالیتا ہے ساتھ حسن
خلق کے درجہ صائم قائم کا رواہ ابوداود ابوامامہ باہلی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین ضامن
ہون گھر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جسنے ترک کردیا ہے جھگڑنا اگرچہ محق ہو اور گھر کا
وسط جنت مین اوسکے لیے جسنے چھوڑ دیا ہے جھوٹ بولنا اگرچہ ہنسی مین ہو اور گھر کا اعلی
جنت مین اوسکے لیے جسنے اچھا بنایا اپنی خلق کو حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح
جابر کا لفظ مرفوع یون ہے بڑا محبوب اور بڑا قریب تم مین کا مجھسے نشست مین دن قیامت کو
وہ ہے جو احسن الاخلاق ہے اور بڑے دشمن اور بہت دور مجھسے دن قیامت کو وہ لوگ ہین
جو ثرثار متشدق متفیہق ہین کہا ثرثارین متشدقین کو تو ہم جانتے ہین لکن متفیہقین کون ہین فرمایا
متکبرین رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ثرثار کہتے ہین اوسکو جو متکلف کثیر الکلام ہو
متشدق وہ ہے جو لوگون پر زبان درازی کرے اور واسطے تناصح و تعظیم اپنے کلام کے
منہہ بھر کر باتین بنائے متفیہق مشتق ہے فہق سے بمعنی امتلاء مراد وہ شخص ہی جو براہ تکبر
و ارتفاع و اظہار فضیلت علی الغیر توسع کرتا ہے کلام مین اور بیہ گو ہے ترمذی نے ابن المبارک
سے تفسیر حسن خلق مین روایت کیا ہے ہو طلاقۃ الوجہ و بذل المعروف و کف الاذی
انتہی کلام النووی مین کہتا ہون یہہ ایک نوع ہے انواع اخلاق حسنہ سے ورنہ حسن اخلاق
یہہ ہے کہ سارے خصال ظاہر و باطن مطابق خصال شرع شریف کے ہون مصداق فضائل
حسن خلق کا وہی شخص ہوتا ہے جسکے عادات دینی دنیاوی نیک و پسندیدہ و ستودہ ہوتی ہین

فقط ایک طلاقت وجہ وخندہ پیشانی ہونے سے صاحب خلق حسن نہیں کہا جائیگا واللہ اعلم
اس امت مین اصحاب حسن خلق دو گروہ گزرے ہین ایک فرقہ محدثین دوسرا زمرۂ صوفیہ
صالحین ابتدا سے اس کتاب کے اس جگہہ تک بلکہ تا ابد جسقدر بیان اعمال حسنہ وفعال
صادقہ کا ہوچکا ہے اور ہوگا وہ سب خصال داخل حسن اخلاق ہین غزالی رح نے کہا ہے
خلق حسن صفت سید المرسلین اور افضل اعمال صدیقین ہے اور تحقیقاً شطر دین اور ثمرۂ مجاہدۂ
متقین وریاضت متعبدین ہے اخلاق سیئہ سموم قاتلہ ومہلکات دامغہ ومخازی فاضحہ
ورذائل واضحہ وخبائث مبعدہ ہین جوار رب العالمین سے اپنے صاحب کو سلک شیاطین مین
منخرط کردیتے ہین یہہ دروازے ہین طرف اوس نار جہنم کے جو دلون کو جھانک لیتی ہے
جسطرح کہ اخلاق جمیلہ ابواب مفتوحہ ہین دل سے طرف نعیم جنان وجوار رحمن کے اخلاق خبیثہ
کو امراض قلوب واسقام نفوس کہا ہے یہہ وہ مرض ہے جو حیات ابد کو فوت کردیتا ہے
کہان یہ اور کہان وہ مرض جو فقط مفوت حیات جسد ہے اللہ نے حضرت کے حق مین فرمایا ہے
کہ تو خلق عظیم پر ہے اور عائشہ نے کہا ہے حضرت کا خلق قرآن تھا وقال تعالی خذ العفو
وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلین جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے
کہا اللہ سے پوچھکر کہونگا پھر آکر کہا صلہ کر قاطع کو دے محروم رکھنے والے کو عفو کر ظالم سے
حضرت نے کہا ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ایک شخص نے کئی بار سوال کیا کہ دین
کیا ہے فرمایا اما تفقه هو ان لا تغضب ایک مرد نے وصیت چاہی کہا خالق الناس بخلق
حسن پوچھا افضل اعمال کیا ہے کہا حسن خلق ہے کہا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے کہا مردمؤمن
حسن خلق کو آگ نہین کہاتی ہے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ صائمۃ النهار قائمۃ اللیل ہے
مگر بدخلق ہے اپنی زبان سے ہمسایہ کو ایذا دیتی ہے فرمایا هي من اهل النار حضرت دعا مین
کہتے تھے اللهم حسنت خلقي فحسن خُلقي ع ہمچو روی خویش نیکو ساز خوی خویش را
فرماتے تھے اللهم اني اسألك الصحة والعافية وحسن الخلق ام حبیبہ نے کہا کسی عورت
کے دو شوہر ہوتے ہین وہ مرجاتی ہے اور وہ بہی مرجاتے ہین پہر جنت مین جاتے ہین یہہ
وہان کسکو ملیگی فرمایا لاحسنهما خلقا کان عندها في الدنیا لیگیا حسن خلق خیر دنیا وآخرت کو
حسن نے کہا جو کوئی بدخلق ہوتا ہے وہ اپنی جان کو عذاب دیتا ہے انس بن مالک نے کہا
بندہ حسن خلق سے اعلی درجہ جنت کو پہونچتا ہے حالانکہ عابد نہین ہے اور سوء خلق سے

اسفل درک جہنم مین جاتا ہے حالانکہ عابد ہے یحییٰ بن معاذ نے کہا ہے فی سعۃ الاخلاق
کنوز الارزاق وہب بن منبہ نے کہا مثال شخص بدخلق کی ایسی ہے جیسے سفال شکستہ
کہ نہ جڑ سکے اور نہ مٹی ہو فضیل نے کہا میری صحبت مین اگر فاجر حسن الخلق ہو تو مجکو محبوب تر
ہے عابد بدخلق سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خالطوا الناس بالاخلاق و زائلوھم بالاعمال
یحیی بن معاذ نے کہا ہے سوء خلق ایک ایسا سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کثرت حسنات کی
نفع نہین کرتی حسن خلق ایک ایسا حسنہ ہی جسکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات کی مضر نہین
ہوتی ابن عباس نے کہا ہے احسنکم خلقا افضلکم حسبا ہر بنیاد کی ایک اساس ہوتی ہے
اسلام کی اساس حسن خلق ہے عطا نے کہا ما ارتفع من ارتفع الا بالخلق الحسن ولم ینل
احد کمالہ الا المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقرب الخلق الی اللہ عز وجل السالکون
آثارہ بحسن الخلق **ف** لوگون نے حقیقت حسن خلق مین کلام کیا ہے کہ کیا ہے لکن
حقیقت مین تعرض اوسکی حقیقت سے نہین کیا ہے بلکہ ثمرہ حسن خلق کو بیان کیا ہے پہر
سارے ثمرات کا بہی استیعاب نہین کیا بلکہ ہر کسینے جو اوسکے ذہن مین حاضر تہا اور خطور
کیا اوسکو بیان کر دیا ہے توجہ طرف ذکر حد و حقیقت محیط جمیع ثمرات کی تفصیلا و استیعابا
صرف نہین کی مثلاً حسن نے کہا ہے حسن خلق بسط وجہ بذل ندی کف اذی ہے واسطی نے
کہا ھو ان لایخاصم ولا یخاصم من شدۃ معرفتہ باللہ شاہ کرمانی نے کہا کف اذی و احتمال مؤن
ہے کسی نے کہا لوگون سے قریب اور اونکے درمیان مین غریب ہو واسطی نے کہا ارضا
خلق ہے سراء و ضراء مین ابو عثمان نے کہا رضا عن اللہ ہے سہل تستری نے کہا ادنی حسن خلق
احتمال اذی و ترک مکافات و رحمت للظالم و استغفار للظالم و شفقت علی الظالم ہے کبہی کہا کہ
حق کو رزق مین متہم نکرے بلکہ واثق بالرازق ہو اور ساکن الی الوفا ہو جمیع امور مین مطیع رہے
نہ عاصی علی مرتضی نے کہا حسن خلق تین خصال ہین اجتناب محارم طلب حلال توسع علی العیال
حسین بن منصور نے کہا حسن خلق یہہ ہے کہ جفاء خلق تجہین بعد مطالعہ حق کے اثر نکرے
ابو سعید خراز نے کہا تجکو کوئی ہم سوا اللہ کے نہو اسطرح کے بہت اقوال ہین سو یہہ تعرض ہے
ساتہہ ثمرات حسن خلق کے نہ نفس حسن خلق پہر یہہ اقوال محیط جملہ ثمرات بہی نہین ہین اسلیے
نقل اقوال سے کشف غطاء حقیقت حال اولی تر ہے بات یہہ ہے کہ خَلق اور خُلق دو عبارتین
ہین جو معاً استعمال مین آتی ہین مثلاً کہتے ہین فلان حسن الخَلق والخُلق ہے یعنی حسن الظاہر والباطن

خلق سے صورت ظاہرہ مراد ہے اور خُلق سے صورت باطنہ کیونکہ ترکیب انسان کی جسد
مدرک بالبصراور روح ونفس مدرک بالبصیرۃ سے ہے ان دونون کے لیے ایک ہیئت
وصورت ہوتی ہے قبیح یا جمیل سو نفس جو مدرک بالبصیرۃ ہے اعظم القدر ہے جسد سے
جو کہ مدرک بالبصر ہے اسلیے اللہ نے اوسکی اضافت طرف اپنے کرکے فرمایا ہے انی
خالق بشرا من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین اس آیت
مین تنبیہ کی ہے اس بات پر کہ جسد منسوب بطرف طین ہے اور روح مضاف بطرف رب
العالمین مراد روح ونفس سے اس جگہہ ایک ہی شی ہے خُلق عبارت ہے ہیئت راسخہ
فی النفس سے جس سے کہ افعال بسہولت وآسانی صادر ہوتے ہین حاجت طرف فکرت وروئیت کے
نہین ہوتی ہے پس اگر اوس ہیئت سے صدور افعال جمیلہ محمودہ کا عقلاً وشرعاً ہوتا ہے تو
اوس ہیئت کا نام خلق حسن ہے اور اگر صدور افعال قبیحہ کا ہوتا ہے تو اوسکا نام سوء خلق ہے
باطن کے ارکان چار ہین حسن خُلق مین اون سب کا ہونا ضرور ہے تاکہ حسن خلق تمام ہو وہ ارکان
اربعہ جب مستوی ومعتدل ومتناسب ہونگے تب حسن خلق حاصل ہوگا وہ چار رکن یہہ ہین قوت علم
قوت غضب قوت شہوت قوت عدل درمیان ان تینون قوی کے انہین اصول اربعہ کے اعتدال
سے سارے اخلاق جمیلہ صادر ہوتے ہین قوت عقل سے حسن تدبیر جودت ذہن ثقابت رای
اصابت ظن تفطن دقائق اعمال وخفایای آفات نفوس حاصل ہوگی افراط عقل سے جربزت
ومکر وخدعیت وحقد ودہا حاصل ہوگا تفریط عقل سے صدور بلہ وغمارت وحمق وجنون کا ہوتا ہے
مراد غمارت سے قلت تجربہ فی الامور کے باوجود سلامت تخیل کے ہے کیونکہ انسان کبھی ایک
شے مین غامر ہوتا ہے نہ دوسری شی مین حمق وجنون مین یہہ فرق ہے کہ مقصود احمق کا صحیح ہے
لکن سالک طریق فاسد ہے اسلیے روئیت اوسکی سلوک طریق موصل الی الغرض مین صحیح نہین
ہوتی ہے جنون مین وہ چیز اختیار کرتا ہے جسکا اختیار کرنا زیبا نہین ہے اسلیے اصل اختیار وایثار
اوسکا فاسد ہوتا ہے خلق شجاعت سے صدور کرم ونجدت وشہامت وکسر نفس واحتمال وحلم
وثبات وکظم غیظ ووقار وتودت وامثالہا کا ہوتا ہے یہہ سب اخلاق محمودہ ہین افراط شجاعت
کو تہور کہتے ہین اوس سے صلف وبذخ واستشاطت وتکبر وعجب صادر ہوتا ہے تفریط شجاعت
سے صدور مہانت وذلت وجزع وخساست وصغر نفس وانقباض تناول حق واجب ہوتا ہے
اسیطرح خلق عفت سے سخا وحیا وصبر ومسامحت وقناعت وورع ولطافت ومساعدت

وظرف وقلت طمع صادر ہوتی ہے اور حسب میل اس خلق کا طرف افراط یا تفریط کے ہوتا ہے
تو اوس سے حرص وشرہ ووقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وریا وہتک ومجانت وعبث وملق و
حسد وشماتت وتذلل للاغنیاء واستحقار فقراء وغیر ذلک حاصل ہوتا ہے غرضکہ امہات محاسن
اخلاق کے بھی فضائل چہارگانہ ہین حکمت شجاعت عفت عدل باقی سب اسکے فروع ہین ان
چارون فضائل مین کمال اعتدال کو سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہین پہونچا
بعد حضرت کے سارے لوگ قرب وبعد مین آپ سے متفاوت ہین لکن جو کوئی ان اخلاق مین
حضرت سے قریب ہے وہ بقدر قرب کے آپ سے اللہ سے بھی قریب ہے اور جس کسی نے
ان سب اخلاق کو جمع کر لیا ہے وہ مستحق اس بات کا ہے کہ درمیان خلق کے ملک مطاع مرجع
جمیع خلائق ہو سارے افعالمین اوسکا اقتدا کیا جائے اور جو کوئی ان سب اخلاق سے منفک
ہے اور متصف باضداد ہے وہ مستحق اسکا ہے کہ بلاد وعباد مین سے نکالدیا جائے
کیونکہ وہ قریب من الشیطان ہے اسی لائق ہے کہ دور رہے جسطرح کہ شخص اول قریب
من الملک ہے لائق اسکے ہے کہ اوس سے تقرب حاصل کیا جائے اوسکے اقتدا عمل مین
آسے کیونکہ حضرت مبعوث نہین ہوئے ہین مگر اسلیے کہ تتمیم مکارم اخلاق کرین قرآن
پاک مین طرف ان اخلاق کے اوصاف مؤمنین مین اشارہ کیا ہے فرمایا ہے انما المؤمنون
الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک
ھم الصادقون ایمان باللہ وبالرسول بغیر ارتیاب عبارت ہے قوت یقین سے جو ثمرہ ہے
عقل کا اور منتہی ہے حکمت کا مجاہدہ بالمال سخا ہے جسکا مرجع طرف ضبط قوت شہوت کے ہے
مجاہدہ بالنفس شجاعت ہے جسکا مرجع استعمال قوت غضب ہے شرط عقل وحد اعتدال پر
اللہ نے صحابہ کا وصف کیا ہے اور فرمایا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم اسمین اشارہ ہے
طرف اسکے کہ ایک موضع شدت کا ہے ایک موضع رحمت کا سو نہ شدت ہر حال مین کمال
ہے اور نہ رحمت ہر حال مین انتہی حاصل اسکی تفصیل اگر معلوم کرنا ہو تو احیاء العلوم سے مل سکتی ہے
اسکے بعد غزالی رح نے یہ بیان کیا ہے کہ اخلاق ریاضت کرنے سے تغیر کو قبول کرتے ہین
پھر اوس سبب کا ذکر کیا ہے جس سے علی الجملہ حسن خلق حاصل ہو سکتا ہے پھر طریقہ تہذیب
اخلاق کا بیان کیا ہے علامات امراض قلوب کے اور علامات عود کے طرف صحت کے
اور طریقہ شناخت عیوب نفس کا بیان کرکے شواہد نقل ارباب بصائر وشرع سے ذکر کیے ہین

تمییز علامات حسن خلق کا بیان کیا ہے ریاضت صبیان کو اول نشو و نما مین اور طریقہ تادیب وتحسین اخلاق اطفال سکھایا ہے الی غیر ذلک یہہ موضع ذکر اون سب طرائق کا نہین ہے کیونکہ وہ ایک کتاب مستقل ہے کہان تک وسکا اختصار کیا جاوے مطلب اس جگہہ فقط ضبط اطراف وحفظ اکناف مقاصد باب ہی بس بس

باب ۴۶ بیان مین حلم وانات ورفق کے

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین وقال تعالے خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین وقال تعالی ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینك وبینه عداوة کانه ولی حمیم ومایلقھا الا الذین صبروا ومایلقاھا الا ذو حظ عظیم وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت نے اشج عبد القیس سے فرمایا تھا تجھمین دو خصلتین ہین جنکو اللہ دوست رکھتا ہے حلم وانات رواہ مسلم حلم سے مراد بردباری ہے اور انات سے رفق و نظر کرنا امور مین عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ رفیق ہے دوست رکھتا ہے رفق کو سب کامون مین متفق علیہ دوسرا لفظ یہہ ہے دیتا ہے رفق پر جو نہین دیتا ہے عنف پر اور نہین دیتا ماسوی رفق پر رواہ مسلم تیسرا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا ہے رفق کسی شے مین لیکن زینت دیدیتا ہے اوسکو اور نہین نکال لیا جاتا ہے کسی شے سے مگر عیب دار کر دیتا ہے اوسکو رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین ایک گنوار نے مسجد مین موت دیا لوگ اوس سے اولجھنے کو کھڑے ہوگئے حضرت نے فرمایا جانے دو ایک ڈول آب اسپر بہا دو فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین رواہ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق علیہ جریر بن عبد اللہ نے مرفوعا کہا ہے جو کوئی محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا سارے خیر سے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے کہا مجھے کچھہ وصیت کرو فرمایا لاتغضب یعنی غصہ نہ کیا کر واوسنے کئی بار یہی کہا آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر رواہ البخاری حدیث شداد بن اوس مین مرفوعا آیا ہے اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور چاہیے کہ تیز کرلے ایک تم مین کا اپنی چھری کو اور آرام دے اپنے ذبیحہ کو رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین اختیار نہین دیے گئے حضرت درمیان دو امر کے کبھی لیکن اختیار کیا ایسر امرین کو جب تک کہ وہ اثم نہو اگر اثم ہوتا

تو البعد ناس ہوتی اوس سے اور انتقام نہ لیا اپنے نفس کا کبھی کسی شے مین مگر یہہ کہ حرمت
خدا کا ہتک ہوتا تب اللہ کے لیے انتقام لیتے متفق علیہ ابن مسعود نے مرفوعا کہا ہے
کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس شخص کی جو حرام ہے آگ پر یا حرام ہے آگ اوسپر وہ ہر مرد قریب
ہین لین سہل ہے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن

باب بیان مین عفو و اعراض و اغماض کے جاہلون سے

قال تعالی خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وقال تعالی فاصفح الصفح الجميل
وقال تعالی وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم وقال تعالی والعافين عن الناس والله
يحب المحسنين وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور والآيات في الباب
كثيرة معلومة حدیث طویل عائشہ مین آیا ہی کہ حضرت نے ذکر اپنی تکلیف اوٹھانے کا دن
عقبہ کے کیا اللہ نے ملک جبال کو بھیجا کہ اگر کہو تو ان دونون پہاڑون کو ملا دون یعنی یہہ لوگ
اونکے بیچ مین دب کر مر جائین فرمایا بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده
لا يشرك به شيئا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت نے کبھی کسیکو اپنے ہاتھ سے نہین مارا
نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو مگر یہہ کہ جہاد کیا راہ خدا مین اور نہ کبھی کسی سے انتقام اپنے نفس کا
لیا الحدیث رواہ مسلم ع در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + حدیث انس مین آیا ہے
کہ ایک اعرابی نے حضرت کی چادر کو پکڑ کر ایسا زور سے کھینچا کہ گردن مبارک مین نقش پڑ گیا
کہا ای محمد حکم دو میرے لیے اوس اللہ کے مال مین سے جو تمہارے پاس ہے حضرت نے
اوسکو دیکھکر ہنسدیا اور حکم عطا کا دیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکھہ رہا ہون
حضرت کو کہ وہ حکایت ایک نبی کی انبیاء مین سے کرتے ہین اوس نبی کو قوم نے مار کر خون آلودہ
کر دیا تہا وہ خون اپنے منہہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللهم اغفر لقومي
فانهم لا يعلمون متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہہ ہے پہلوان پچھاڑنے سے نہین ہوتا ہی
پہلوان وہ ہے جو وقت غضب کے اپنی نفس کا مالک ہو متفق علیہ

باب بیان مین احتمال اذی کے

قال تعالی والكاظمين الغيظ الخ وقال تعالی ولمن صبر وغفر الخ نووی نے کہا وفي الباب
الاحاديث السابقة في الباب قبله ابو ہریرہ کہتے ہین ان رجلا قال يا رسول الله ان لي
قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي فقال

لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم الملّ ولا یزال معك من الله ظهیر علیهم مادمت علی ذلك

رواہ مسلم اس حدیث کا ترجمہ باب صلہ ارحام مین گزر چکا ہے ٭

باب بیان مین غضب کرنیکے وقت ہتک حرمت شرع کے اور انتصار کرنا دین کا ٭

قال اللہ تعالی ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ وقال تعالی ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اس باب مین حدیث عائشہ باب عفو مین گزر چکی ہی ابو مسعود بدری کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین پیچھے رہ جاتا ہون نماز صبح سے بسبب فلان شخص کے کہ وہ لمبی نماز ہمکو پڑہاتا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھا کہ کسی موعظت مین کبھی ویسا غصہ کیا ہو جیسا کہ اوسدن کیا فرمایا ای لوگو تم مین نفرت دلانے والے ہین جو کوئی امامت کرے لوگون کی وہ ایجاز کرے کیونکہ اوسکے پیچھے بوڑہے نیچے حاجتمند لوگ ہوتے ہین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت کسی سفر سے پھر کر آئے مینے پردہ ڈالا تھا اوسمین صورتین تھین جب اوسکو دیکھا پھاڑ ڈالا اور رنگ چہرے کا متغیر ہوگیا کہا ای عائشہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو وہ لوگ ہین جو مشابہ بنتے ہین ساتھ خلق خدا کے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب اسامہ بن زید نے دربارۂ زن مخزومیہ کے سفارش کی تو فرمایا اتشفع فی حدٍّ من حدود اللہ پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہا اور کہا ہلاک نہین ہوے اگلے لوگ تمسے مگر اسی سبب سے کہ جب اونمین کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف چوراتا تو اوسپر حد قائم کرتے وایم اللہ لوان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے انتصار لدین اللہ پر انس کہتے ہین حضرت نے آب بینی کو قبلۂ مسجد مین پڑا ہوا دیکھا شاق گزرا یہانتک کہ چہرے پر معلوم ہوا پھر اوٹھکر اپنے ہاتھ سے اوسکو چھیلا اور کہا تم مین جب کوئی نماز مین کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات وسرگوشی کرتا ہے اوسکا رب درمیان اوسکے اور درمیان قبلے کے ہوتا ہے پس نہ تھوکے کوئی تم مین کا طرف قبلے کے ولکن جانب یسار یا زیر قدم الحدیث متفق علیہ یہہ حدیث بھی دلیل ہے انتصار دین پر واللہ اعلم

باب اس بیان مین کہ ولاۃ امور کو حکم ہے کہ ساتھ رعایا کے رفق ونصیحت وشفقت کرین اور غش سے باز رہین اور تشدید نکرین اور اونکے مصالح کو مہمل

چھوڑین اور اونسے غافل نہون اونکے حوائج پورے کرین

قال تعالی واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین وقال تعالی ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے تم سب راعی ہو تم سب مسئول ہوگے اپنی رعیت سے امام راعی ہے پوچھا جائیگا اپنی رعیت سے مرد راعی ہے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے عورت راعی ہے گھر مین اپنے شوہر کے سوال کیجائیگی اپنی رعیت سے خادم راعی ہے مال مین اپنے سید کے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے وکلکم راع ومسئول عن رعیتہ متفق علیہ معقل بن یسار کا لفظ یہہ ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ راعی کرے اوسکو اللہ کسی رعیت کا پھر مرے وہ جسدن کہ مرے اور وہ خائن ہو اپنی رعیت کا لکن حرام کردیگا اللہ اوسپر جنت کو متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے پھر نہ گھیرا اسنے رعیت کو خیرخواہی سے تو نپائیگا ہوا جنت کی دوسرا لفظ مسلم کا یہہ ہے نہین ہے کوئی امیر کہ والی ہو وہ امور مسلمین کا پھر کوشش نکرے واسطے اونکے اور ناصح نہو اونکا مگر نجائیگا ہمراہ اونکے جنت مین عائشہ کہتی ہین حضرت میرے گھر مین کہتے تھے اے اللہ جو کوئی والی ہوا امر امت میری سے کسی شے کا پھر سختی کی اوسنے اونپر تو سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی والی ہوا امر امت میری سے کسی شے کا پھر نرمی کی اوسنے ساتھہ اونکے تو نرمی کر تو ساتھہ اوسکے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی مرجاتا اوسکی جگہہ دوسرا نبی ہوتا میرے بعد کوئی نبی نہین ہے میرے بعد خلفاء ہونگے بکثرت کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا پوری کرو بیعت اول کی پھر دو اونکو حق اونکے اور مانگو حق اپنا اللہ سے اللہ سوال کریگا اونسے اونکی رعیت کا متفق علیہ عائذ بن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان شر الرعاۃ الحطمۃ متفق علیہ ابومریم ازدی کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جسکو والی کیا اللہ نے کسی شے کا امور مسلمین سے پھر چھپ رہا وہ اونکی حاجت وخلت وفقر سے چھپ رہیگا اللہ اوسکی حاجت وخلت وفقر سے دن قیامت کو

رواہ ابوداود والترمذی

باب ۷ بیان مین والی عادل کے

اللہ نے فرمایا ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان الایۃ وقال تعالی واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا منجملہ اون سات لوگون کے جنکو دن قیامت کے زیر سایۂ خدا سایہ ملیگا

ایک امام عادل کا ذکر بھی کیا ہے متفق علیہ ابن عمرو کی حدیث مین رفعاً آیا ہے مقسطین یعنے عادلین نزدیک اللہ کے منابر نور پر ہونگے جو لوگ کہ عدل کرتے تھے اپنے حکم و اہل مین اور اوس امر مین جسکے وہ والی ہوئے تھے رواہ مسلم یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسطرح معاملات رعیت مین عدل کرے اوسی طرح اپنے گھر والون مین بھی عدل کرے سب سے زیادہ مشکل یہی عدل ہے عوف بن مالک نے رفعاً کہا ہے بہتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم دوست رکھتے ہو اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین تم اونکو دعا دیتے ہو وہ تمکو دعا دیتے ہین بدتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم دشمن رکھتے ہو اور وہ تمکو دشمن رکھتے ہین تم اونکو لعنت کرتے ہو وہ تمکو لعنت کرتے ہین ہمنے کہا ای رسول خدا کیا ہم اونکو چھوڑ ندین فرمایا نہین جب تک کہ قائم رکھین وہ تم مین نماز کو دو بار یہی لفظ فرمایا رواہ مسلم عیاض بن حمار نے مرفوعاً کہا ہے اہل جنت تین شخص ہین پادشاہ عادل موفق مرد رحیم رقیق القلب واسطے ہر رشتہ دار اور مسلمان کے عفیف متعفف عیالدار رواہ مسلم

باب اس بیان مین کہ طاعت ولاۃ امور کی واجب ہی غیر معصیت مین اور حرام ہی معصیت مین

قال تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین واجب ہے مرد مسلمان پر سمع و طاعت ہر محبوب مکروہ مین مگر یہہ کہ حکم کیا جائے معصیت کا جب مامور بمعصیت ہو تو پھر نہ سمع ہے نہ طاعت متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جب ہم بیعت کرتے حضرت سے سمع و طاعت پر تو آپ فرماتے فیما استطعتم متفق علیہ یعنی اطاعت استطاعت پر ہے جو بات طاقت سے باہر ہے اوسمین اطاعت نہین ہے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا رفعاً یہہ ہے جسنے کھینچ لیا ہاتھ اپنا طاعت سے وہ ملیگا اللہ سے دن قیامت کو اور نہو گی اوسکے لیے حجت اور جو شخص مرا اور نہین ہے اوسکی گردن مین بیعت وہ مریگا جاہلیت کا سا مرنا رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے جو مرا اور وہ مفارق جماعت تھا اوسکی موت جاہلیت کی سی ہو گی یعنی ضلال و فرقت پر یہہ حکم اوسوقت کا ہے کہ امام موجود ہو اور اوسکی بیعت نکرے اور اگر زمانہ بی امام ہو تو اللہ سے امید ہے کہ ترک بیعت پر موت جاہلیت نہو ہان مفارقت جماعت ہر عصر مین محتمل ہے جماعت سے مراد جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہی اونکے طریقۂ ماثورہ سے جدا ہونا موجب موت جاہلیت کا ہے اسکی احتیاط ہر مسلمان پر فرض ہے انس کا لفظ رفعاً یون ہے تم سنو اور مانو اگرچہ عامل ہو تم پر ایک غلام حبشی گویا

سر اوسکا ایک دانہ منقی ہے رواہ البخاری مراد یہہ ہے کہ اطاعت والی امر کی فرض ہے
اگرچہ نسب و صورت مین حقیر و مصغر ہو حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے واجب ہے تجھپر
سمع و طاعت عسر و یسیر و منشط و مکرہ و اثرت مین تجھپر رواہ مسلم حدیث طویل ابن عمر مین
فرمایا ہے تمھاری یہہ امت اسکی عافیت اول مین رکھی گئی ہے اور قریب ہے کہ پہونچیگی
آخر امت کو بلا اور ایسے امور جنکا تم انکار کروگے اور آئیگا فتنہ رقیق کریگا بعض اوسکا بعض کو
پھر آئیگا او رفتنہ سو مومن کہیگا یہہ میرا ہلاک ہے پہر وہ دور ہو جائیگا اور دوسرا فتنہ آئیگا مومن
کہیگا ھذہ ھذہ یعنی مین اس فتنے مین ہلاک ہو جاؤنگا سو جو کوئی دوست رکھے اس بات کو
کہ جدا ہو آگ سے اور جائے بہشت مین تو چاہیے کہ آے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو
اللہ و دن آخرت پر اور برتاؤ کرے لوگون سے جیسا کہ اپنے ساتھہ چاہتا ہے اور جسنے بیعت
کی کسی امام کی اور دیا اوسکو صفقہ اپنے ہاتھہ کا اور ثمرہ اپنے فواد کا تو اگر کرسکے اطاعت
اوسکی پہر کوئی دوسرا آے اور جھگڑا انکا سے تو گردن مارو تم اوسکی رواہ مسلم حدیث دلیل ہے
اس بات پر کہ آخر امت مین بلایا اور امور منکرہ بہت ہونگے اوسوقت فقط سلامتی ایمان کی
واسطے نجات کے کفایت کریگی اور یہہ فتن پے درپے ہونگے ہر فتنے مین مسلمان کو یہہ ڈر
رہیگا کہ مین اسمین تباہ و برباد ہو جاؤنگا اور ہر پچھلا فتنہ اگلے فتنے سے بڑھ کر ہوگا چنانچہ
مصداق اسکا موجود ہے اللھم احفظنا پہر حکم دیا کہ جب ایک امام سے بیعت کرلے تو اب باغی
کو قتل کرنا چاہیے سلمہ بن یزید جعفی نے حضرت سے پوچھا اگر ہمپر ایسے امیر ہون کہ اپنا حق ہمسے
مانگین اور ہمارا حق ندین تو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین حضرت نے اعراض کیا سلمہ نے پہر پوچھا
فرمایا سنو اور کہا مانو اونپر وہ ہے جو اونھون نے اوٹھایا تمپر وہ ہے جو تمنے اوٹھایا رواہ
مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے کہا قریب ہے کہ ہوگی بعد میرے اثرت اور ایسے امور
جنکو تم منکر جانوگے کہا اے رسول خدا کیا حکم دیتے ہین آپ اوس شخص کو جو ہم مین سے اس حال کو
پائے فرمایا ادا کرو تم اوس حق کو جو تمپر ہے اور مانگو اللہ سے جو تمہارے لیے ہے متفق علیہ
ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جو شخص مکروہ رکھے اپنے امیر سے کسی شئے کو وہ صبر کرے کیونکہ
جو کوئی خارج ہوتا ہے سلطان سے ایک بالشت وہ جاہلیت کیسی موت مرتا ہے متفق علیہ
ابو بکرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی اہانت کرے سلطان کی اہانت کرے اللہ اوسکی رواہ
الترمذی وقال حدیث حسن وفی الباب احادیث کثیرۃ فی الصحیح

باب ۸۱ اس بیان مین کہ سوال امارت کا کرنا منع ہی اور ولایات جب اس شخص پر متعین نہون تو اونکا ترک کرنا اختیار کرے یا کوئی حاجت طرف اوسکے داعی ہو

قال اللہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہین حضرت نے مجسے فرمایا ای فلان تو مت طلب کر امارت کو اگر وہ بے مانگے ملیگی تو تو مدد کیا جائیگا اور اگر مانگ کر لیگا تو تو اوسی کے حوالے ہوجائیگا الحدیث متفق علیہ ابو ذر سے فرمایا تھا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون اور مین چاہتا ہون وہی بات واسطے تیرے جو اپنے لیے چاہتا ہون تو حکمرانی نکر دو آدمی پر اور متولی نہو مال یتیم کا رواہ مسلم ابو ذر کہتے ہین مینے حضرت سے کہا آپ مجھکو کسی جگہہ کا عامل مقرر نہین کرتے فرمایا یا ابا ذر انک ضعیف ای ابو ذر تو کمزور ہے اور یہہ امارت دن قیامت کو رسوائی وپشیمانی ہے مگر جس شخص نے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا وہ جو اوسکے ذمہ پر ہے امارت مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے قریب ہے کہ تم حرص کروگے امارت پر اور وہ ندامت ہوگی دن قیامت کو رواہ مسلم یہہ احادیث دلیل ہین نہی پر سوال امارت سے لکن امت عمل کرنا ان حدیثون پر ایک زمانہ دراز سے بھول گئی ہے جسکا قابو چلا وہ بلا وجود شرائط امامت کے امیر و والی بن بیٹھا پہر اوسکا حق بھی ادا نکیا الا ماشاء اللہ

باب ۸۲ اس بیان مین کہ سلطان و قاضی وغیرہما کو ولاۃ امور سے یہہ چاہیے کہ وزیر صالح مقرر کرے اور قرنا سوء سے بچے اونکی بات نمانے

قال تعالی الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین ابو سعید وابی ہریرہ سے مرفوعا کہا ہے نہین اوٹھایا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کسی شخص کو مگر اوسکے دو بطانہ ہوتے ایک بطانہ حکم نیکی کا کرتا اور معروف پر آمادگی دلاتا دوسرا بطانہ حکم بدی کا کرتا اور اوسپر آمادہ کرتا معصوم وہ ہے جسکو اللہ بچاوے رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھہ امیر کے خیر کا تو مقرر کرتا ہے اوسکے لیے وزیر سچا اگر امیر بھول جاتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلا دیتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہہ اوسکی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اوسکے ساتھہ کچھہ اور ارادہ کرتا ہے تو اوسکو وزیر سوء دیتا ہے

اگر وہ بھول گیا تو یہہ اوسکو یاد نہین دلاتا اور اگر یاد ہے تو یہہ اوسکی مدد نہین کرتا رواہ

ابو داود باسناد جید علی شرط مسلم

باب ۸۳ بیان مین نہی کے تولیت امارت و قضا و غیرہا سے اوس شخص کو جو سائل ولایات اور حریص ہے اوسپر اور تعریض کرتا ہے ساتھہ اوسکے

ابو موسی کہتے ہین داخل ہوا مین اور دو مرد اور بنی عم میرے حضرت پر ایک نے اونمین سے کہا ای رسول اللہ امیر کر دو مجکو بعض ولایات پر جو اللہ عزوجل نے تمکو دیے ہین دوسرے نے بھی اسی طرح کہا فرمایا انا واللہ لا نولی ھذا العمل احدا سألہ او احدا حرص علیہ متفق علیہ یعنی واللہ مین سائل و حریص کو عامل مقرر نہین کرتا ہون یہہ اسلیے کہ طلب و حرص دلیل ہے خرابی امور پران سب ابواب کی تفصیل جو کہ متعلق اخلاق ولایت و خصال امارت ہین کتاب حسن المساعی سے بخوبی دریافت ہوسکتی ہے

باب ۸۴ بیان مین ادب حیا و فضل حیا و حث علی التخلق بالحیا کے

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت ایک مرد انصاری پر گزرے وہ اپنے بھائی کو مقدمہ حیا مین وعظ کرتا تھا حضرت نے فرمایا اسکو چھوڑ دے حیا ایمان سے ہے متفق علیہ عمران بن حصین کا لفظ مرفوعًا یون ہے حیا نہین لاتی مگر خیر متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا سراسر خیر ہے یا یون کہا کہ ساری حیا خیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ایمان کچہہ اوپر ستر یا ساٹھہ شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی اونمین دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا متفق علیہ بیان ان شعب ایمان کا بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین کیا ہے ہمنے فہرست اون شعبون کی رسالہ محاسن الاعمال مین لکھی ہے مراد اس جگہہ ثابت کرنا فضل حیا کا ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت حیا مین کنواری لڑکی سے اندر پردے کے بھی بڑھکر تھے جب کوئی ایسی شے دیکھتے جسکو پسند نکرتے تو ہم کراہت اوسکی آپ کے چہرے مین پہچان لیتے متفق علیہ نووی نے کہا ہے علما کہتے ہین حقیقت حیا کی ایک خلق ہے جو باعث ہوتا ہے ترک قبیح پر اور مانع ہوتا ہے تقصیر سے حق مین ذی حق کے ہمکو ابو القاسم جنید سے یہہ بات مروی ہوئی ہے کہ حیا کہتے ہین رویت آلاء و رویت تقصیر کو ان دونون کے درمیان جو حالت متولد ہوتی ہے

اوسکا نام حیا ہے انتہے

باب۵۵ بیان مین طول و قصر امل کے

نووی نے لفظ قصر امل کا باب۵۶ ذکر الموت مین لکھا تہا لکن اوس جگہہ کلام اس مدعا پر نہین
کیا گیا اس جگہہ باب۵۴ و باب۵۵ کو یکجا ذکر کیا ہے لہذا باب۵۵ کو یہان بیان مین طول و قصر امل کے
زیادہ کیا گیا غزالی رح کہتے ہین حضرت نے ابن عمر سے فرمایا تہا تو جب صبح کرے اپنے جی کو
حدیث شام کی نکر اور جب شام کرے تو حدیث صبح کی نکر اپنی حیات سے واسطے موت کے
لے اور اپنی صحت سے واسطے بیماری کے ای عبد اللہ تو نہین جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہوگا
علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے کہ بڑا خوف مجکو تمپر دو خصلتون کا ہے اتباع ہوی و طول امل
پیروی ہوی کی حق سے باز رکہتی ہی اور طول امل محبت ہی دنیا کی الحدیث ابو سعید خدری کہتے
ہین اسامہ بن زید نے ایک گہر زید بن ثابت سے سو دینار پر بوعدۂ یکماہ خرید کیا تہا حضرت
نے کہا تم اسامہ سے تعجب نہین کرتے کہ ایک ماہ کے وعدے پر گہر مول لیتا ہے بیشک اسامہ
طویل الامل ہے الی قولہ ای لوگو تم گن لو اپنی جان کو مُردون مین قسم ہے اللہ کی کہ جسکا وعدہ
تم دیئے گئے ہو وہ آنیوالی ہے اور تم کچہہ اللہ کے عاجز کرنیولے نہین ہو فرمایا مثال ابن آدم
کی اور اوسکے پہلو مین ننانوے مرگ ہین اگر وہ چوک گئے تو یہہ بڑہاپے مین پڑا فرمایا آدمی
بوڑہا ہوجاتا ہے اور دو چیزین ہمراہ اوسکے رہ جاتی ہین حرص و امل ع مرد چون پیر شود
حرص جوان میگردد فرمایا ناجی ہوئی اول امت یقین و زہد سے اور ہلاک ہوئی آخر امت
بخل و امل سے دعا مین کہتے تہے اعوذ بک من امل یمنع خیر العمل مطرف نے کہا اگر مین
جان لون کہ میری اجل کب ہے تو مجکو ڈر ہے کہ میری عقل جاتی رہے لکن اللہ نے اپنے بندون
پر غفلت عن الموت سے منت رکہی ہے اگر غفلت نہوتی تو کوئی عیش گوارا نہوتا اور نہ بازار
قائم ہوتی حسن نے کہا ہے سہو و امل دو بڑی نعمتین ہین بندے پر اگر یہہ دونون امر نہوتے
تو مسلمان راہ مین نہ چلتے ثوری نے کہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ انسان احمق پیدا ہوا ہے
اگر ایسا نہوتا تو عیش گوارا نہوتا ابو سعید نے کہا ہے دنیا آباد ہوئی ہے قلت عقول اہل
دنیا سے کسی اور نے کہا ہے کہ اگر حمقا نہوتے تو دنیا ویران ہوجاتی **حکایت** زرارہ
ابن ابی اوفی کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا کون عمل نزدیک تمہارے ابلغ تر ہے
کہا توکل و قصر امل ثوری نے کہا زہد دنیا مین یہی قصر امل ہے نہ اکل غلیظ و لبس خشن حسن

کہا تم اپنا قمیص نہیں دہوتے کہا الامر اعجل من ذالک بعض نے کہا مین اوس مرد کی طرح ہون
کہ اوسنے اپنی گردن بڑہائی تلوار لیے اوسکے سر پر کہڑے ہین وہ منتظر ہے کہ کب اوسکی
گردن ماری جاوے داود طائی کہتے ہین مین اگر امید کرون کہ ایک ماہ زندہ رہونگا تو مین
دیکھتا ہون کہ مینے ایک گناہ عظیم کیا مین کیونکر یہ امید رکھون حالانکہ دیکھ رہا ہون کہ فجائع
خلائق کو ساعات روز و شب مین چھپا رہے ہین **حکایت** ایک شخص نے اپنے ایک برادر
کو لکہا تہا اما بعد فان الدنیا حلم والاخرة یقظة والمتوسط بینہما الموت ونحن فی اضغاث
احلام والسلام دوسرے شخص نے اپنے ایک بہائی کو لکہا ان الحزن علی الدنیا طویل والموت
من الانسان قریب وللنقص فی کل یوم منہ نصیب وللبلاء فی جسمہ دبیب فبادر قبل ان
تنادی بالرحیل والسلام سمیط نے کہا تجکو طول صحت پر غرور ہے کیا تو نے کسی کو بغیر بیماری کے
مرتے ہوئے انہین دیکہا ہے تجکو طول مہلت پر اغترار ہے کیا تو نے کسیکو بلا عدہ ماخوذ ہوتے
ہوئے نہین دیکہا ہے **حکایت** محمد بن یوسف نے عبد الرحمن بن یوسف کو خط لکہا تہا
اما بعد فانی احذرک متحولک من دار مہلتک الی دار اقامتک وجزاء اعمالک فتصیر
فی قرار باطن الارض بعد ظاہرہا فیاتیک منکر ونکیر فیقعدانک وینتہرانک فان یکن اللہ
معک فلا بأس ولا وحشة ولا فاقة وان یکن غیر ذلک فاعاذنی اللہ وایاک من سوء مصرع
وضیق مضجع ثم تبلغک صیحة الحشر ونفخ الصور وقیام الجبار لفصل قضاء الخلائق وخلاء الارض
من اہلہا والسموات من سکانہا فباحت الاسرار واسعرت النار ووضعت الموازین وجئ
بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین فکم من مفتضح ومستور وکم
من ہالک وناج وکم من معذب ومرحوم فیا لیت شعری ما حالی وحالک یومئذ ففی ہذا ما
ہدم اللذات واسلی عن الشہوات وقصر عن الامال وایقظ النائمین وحذر الغافلین اعاننا اللہ
وایاکم علی ہذا الخطر العظیم واوقع الدنیا والاخرة من قلبی وقلبک موقعہما من قلوب المتقین
فانما نحن بہ ولہ والسلام **حکایت** قعقاع بن حکیم کہتے ہین مین تیس برس سے واسطے موت
کے طیار ہون اگر آئے تو کسی شی کی تاخیر کسی شی سے نہین چاہتا ثوری نے کہا مینے ایک شیخ
کو مسجد کوفہ مین دیکہا وہ کہتا تہا مین اس مسجد مین تیس برس سے ہون موت کی راہ دیکہ رہا ہون
کہ اگر آئے تو مین کسی شی کا اوسکو حکم کرون نہ کسی شے سے منع کرون اور نہ میری کوئی
شی کسی پر ہے اور نہ کسی کی کوئی شے مجہپر ہے عبد اللہ بن ثعلبہ کہتے تہے تو ہنستا ہے اور شاید

تیرے کفن پاس سے دہوبی کے ڈہل کر آگئے ہون **حکایت** معروف کرخی نے اقامت نماز کہی پہر محمد بن ابی توبہ سے کہا تم نماز پڑہا وا وہنون نے کہا اگر مین یہہ نماز پڑہاؤنگا تو شائد دوسری نماز تمھارے ساتہہ نہ پڑہون معروف نے کہا تو اپنے جی سے یہہ کہتا ہی کہ تو دوسری نماز نہ پڑہیگا یعنی اوسوقت تک زندہ رہیگا نعوذ باللہ من طول الامل فانہ یمنع من خیر العمل **ف** طول امل کے دو سبب ہوتے ہین ایک جہل دوسرے حب دنیا کیونکہ جب جی لذات وشہوات وعلائق دنیا سے لگ جاتا ہے تو پہر چہوڑنا دنیا کا دل پر بہاری ہوتا ہی دل فکر کرنے سے موت مین جو سبب مفارقت ہی باز رہتا ہے جو کوئی کسی شے کو مکروہ رکہتا ہے تو اوسکو اپنے نفس سے دور دفع کرتا ہے انسان مشغوف ہی امانی باطلہ پر ہمیشہ اپنے نفس کو متمنی امور موافق المراد کا کرتا ہے مراد اوسکی یہی بقاء فی الدنیا ہے ہمیشہ اوسکا توہم کیا کرتا ہے نفس مین بقاء وتوابع بقاء ومال واہل ودار واصدقاء ودواب وسائر اسباب دنیا محتاج الیہا کا اندازہ ٹہراتا ہے دل اوسکا عاکف ہوتا ہے اس فکر پر اسلیے یاد سے موت کی لاہی وغافل ہوجاتا ہے قرب مرگ کی تقدیر نہین کرتا اور اگر بعض احوال مین خطرۂ امر موت اور حاجت الی الاستعداد کا آتا ہی تو اوسمین دیر لگاتا ہے نفس سے یہہ وعدہ کرتا ہے الایام بین یدیک الی ان تکبر ثم تتوب یعنی ابہی بہت دن ہین ذرا بڑے ہوجائین تو پہر توبہ کرینگے جب بڑا ہوجاتا ہی تو کہتا ہے بڑہاپا آے تب تائب ہون جب بوڑہا ہوجاتا ہے تو کہتا ہے ذرا اس گہر کی بنا اور اس ضیعت کی عمارت سے فراغت حاصل ہوجاے تو پہر توبہ کر ڈالون یا اس سفر سے پہر آؤن یا تدبیر ولد وتجہیز وتدبیر مسکن سے خالی ہوجاون یا اس دشمن سے فارغ ہون غرضکہ ہمیشہ اسی تسویف وتاخیر مین رہتا ہے کسی شغل مین خوض نہین کرتا مگر دس شغل اور متعلق ہوجاتے ہین اسی تدریج پر یوماً بعد یوم تاخیر ہوتی چلی جاتی ہے اور ایک شغل سے دوسرا شغل نکلتا چلا آتا ہے یہانتک کہ ایسے وقت مین موت آکر اوچک لیتی ہے جسکا گمان بہی اوسکو نہین ہوتا ہے اوسوقت کے طول حسرت کا کیا ٹہکانا ہے اکثر اہل نار کا صیاح اسی سوف سے ہوگا کہین گے واحزناہ من سوف یہہ مسوف بیچارہ نہین جانتا کہ جو چیز آج داعی اوسکی طرف تسویف کی ہے وہ ہمراہ اوسکے ہوگی اور جتنی مدت دراز ہوتی ہے اوتنی ہی اوسکو قوت ورسوخ حاصل ہوتا ہے وہ تو یہہ تصور کرتا ہے کہ خائض فی الدنیا اور حافظ للدنیا کو کبہی فراغ ہاتہہ آیگا لکن فراغ کہان سوان سب زمانے کے اصل حب والنس بالدنیا اور غفلت اس حدیث سے ہے احبب من احببت فانک

مفارقہ رہا جہل جو دوسرا سبب ہے طول امل کا سو اوسکی صورت یہہ ہے کہ انسان اپنی
جوانی پر اعتماد کرتا ہے موت کو ہمراہ شباب کے مستبعد جانتا ہے اس بیچارے کو یہہ فکر نہین
ہوتی کہ اگر وہ اپنے شہر کے مشائخ کو گنے تو وہ دس حصے رجال بلد سے کم ہونگے یہہ کمی اسلیے
ہے کہ موت شباب مین اکثر ہوتی ہے جب تک ایک شیخ مرتا ہے تب تک ہزار لڑکے اور
جوان مرجاتے ہین کبھی استبعاد موت کا بوجہہ صحت کرتا ہے اور ناگہان آنا موت کا بعید جانتا ہے
حالانکہ اوسے یہہ نہین معلوم ہے کہ موت بعید نہین ہے اور اگر بعید ہے تو مرض تو ناگہان
آجاتا ہے وہ تو بعید نہین ہے بلکہ وقوع ہر مرض کا ناگہان ہی ہوا کرتا ہے اور جب بیمار پڑا
تو اب موت کب دور ٹھہری یہہ غافل اگر ذرا بھی تفکر کرتا تو جان لیتا کہ موت کے لیے کوئی
وقت مخصوص زمان شباب وشیب وکہولت وصیف وشتا وخریف وربیع ولیل ونہار سے
مقرر نہین ہے یہہ جانکر مشتغل باستعداد للموت ہوجاتا لکن ان امور کے جہل وحب دنیا نے
اوسکو طرف طول امل کے بلایا اور تقدیر موت قریب سے غفلت بعید مین ڈالدیا اس لیے
وہ ہمیشہ موت کو اپنے سامنے گمان کرتا ہے لکن نزول اوسکا اپنی طرف مقدر نہین کرتا اور
نہ اپنا وقوع موت مین جانتا ہے بہت سے جنائز کے ساتھہ گیا مگر اپنا جنازہ یاد نہین آتا
کیونکہ دوسرون کی موت کو بارہا بکرات ومرات دیکھہ چکا ہے اور مشاہد ومالوف ہوچکا ہے
اپنی موت سے مالوف نہین ہے اور نہ اس الفت کا تصور ہوسکتا ہے اسلیے کہ ابھی مرگ
واقع نہین ہوا اور جب واقع ہوگا تو پھر دوبارہ بعد اوسکے واقع نہوگا فھو الاول والاخر
طریق دور کرنے اس جہل کا یہہ ہے کہ قیاس اپنے نفس کا غیر پر کرے کہ جسطرح اونکا جنازہ
اوٹھا ہی ضرور ہی کہ ایکدن اسکا جنازہ بھی اوٹھیگا اور یہہ بھی قبر مین دفن ہوگا اور شاید وہ اینٹ پتھر جو اوسکی
قبر مین رکھے جائینگے بن چکے ہین گو یہہ اوسکو نہین جانتا اسکی تسویف جہل محض ہی ہے ؎

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی ۔۔۔ کہ زمرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

غرضکہ دفع جہل کا فکر صافی سے ہوتا ہے جب کہ یہہ فکر قلب حاضر سے ہوا اور حکمت بالغہ کو قلوب
طاہرہ سے سماع کرے رہی محبت دنیا کی سو علاج اس محبت کے اخراج کا دل سے بہت دشوار
ہے اسی داء عضال نے اولین آخرین کو تھکا دیا اسکے علاج سوا ایمان لانے کے اللہ ویوم
آخر پر کچھہ نہین ہے عقاب عظیم ثواب جزیل جو یوم آخر مین ہوگا اوسپر یقین لائے تب یہین
حب دنیا دل سے کوچ کری کیونکہ حب خطیر ماحی حب حقیر کا ہوتا ہے جب حقارت دنیا

ونفاست آخرت کو دیکھیگا تب کہین التفات الی الدنیا سے استنکاف کریگا گو سارا ملک ارض
مشرق سے مغرب تک اسکو کیون نملی وکیف کہ پاس اسکے دنیا سے نہین ہے مگر قدر یسیر کہ
سنفس پھر اوسکی خوشی کیا یا حب دنیا کا دلمین بھرا وایمان بالاخرۃ کے راسخ ہو فنسال اللہ
ان یرینا الدنیا کما اراہا الصالحین من عبادہ یہی علاج تقدیر موت کی دلمین سو کوئی علاج
مثل اسکے نہین ہے کہ جو اقران و اشکال مرگئے ہین اونکی موت کو نظر کرے اور جانے کہ
اونکو کسطرح موت آگئی اور ایسی وقت مین آئی جبکا گمان بھی اونکو نتھا ؎

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست　　　فرداست درین بزم ز ما ہم اثری نیست

جو شخص اونمین مستعد تھا وہ فائز بفوز عظیم ہوا اور جو شخص مغرور بطول امل تھا وہ خاسر بخسران
مبین ہوا انسان ہر دم اپنے اطراف واعضا مین نظر کرکے سوچے کہ لامحالہ انکو کیڑے مکوڑے
کھائینگے یہہ ساری ہڈیان ریزہ ریزہ ہوکر بوسیدہ ہوجائینگی یا یہہ فکر کرے کہ پہلے کیڑے
اسکے رخسار یعنی بائیں پر ہاتھہ صاف کرینگے غرضکہ بدن پر کوئی شے نہین ہے مگر وہ طعمہ
دود ہے اسکے لیے اسکے نفس سے کچہہ نہین ہے مگر یہی علم وعمل جو خالص واسطے رب عز وجل
کے تھا اسی طرح عذاب قبر وسؤال منکر نکیر وحشر ونشر واہوال قیامت وقرع نداء یوم عرض
اکبر کے تفکر کرے فامثال ہذہ الافکار ہي التي تجدد ذکر الموت علی قلبہ وتدعوہ الی
الاستعداد لہ وباللہ التوفیق **ف** لوگ طول وقصر امل مین متفاوت ہوتے ہین کوئی آمل
بقا ومشتہی بقاء ابد ہوتا ہے قال تعالی یود احدہم لو یعمر الف سنۃ کوئی آمل بقا تا ہرم ہوتا ہے
یہہ اقصی عمر ہے جسکو اوسنے مشاہدہ ومعائنہ کیا ہے ایسا شخص محب دنیا بحب شدید ہے حضرت نے
کہا ہے الشیخ شاب فی حب طلب الدنیا وان التفت ترقوتاہ من الکبر الا الذین اتقوا و
وقلیل ما ہم کوئی یہی امید رکھتا ہے کہ ایک سال تک جی جاوے ایک سال کی بعد کی تدبیر مین
مشغول نہین ہوتا ہے اور اپنے نفس کے لیے تقدیر وجود کی سال آیندہ مین نہین کرتا ع
تا سال دگر کی کہ خورد تا زندہ کہ ماند لکن یہہ صیف مین طیاری واسطے شتا کے اور شتا مین طیاری
واسطے صیف کے کرتا ہے جب ایکسال کا سامان جمع کرلیا تو اب مشغول بعبادت ہوتا ہے
کوئی فقط صیف یا شتا کا آمل ہے صیف مین جامہ شتا کا اور شتا مین جامہ صیف کا بندوبست
نہین کرتا کسیکی امید کا مرجع ایک ہی دن ہوتا ہے وہ اوسیدن کے لیے طیاری کرتا ہے
کل کے لیے مستعد نہین ہوتا عیسی علیہ السلام نے کہا تم فکر رزق فردا کی نکرو اگر روز فردا تمہاری

اجل میں ہے تو تمھارا رزق بھی مع اجل کے اوسدن ملیگا اور اگر نہیں ہی تو پھر آجال غیر کے
لیے اہتمام کیا کسی کا امل ایک ساعت سے متجاوز نہیں ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے اذا
اصبحت فلاتحدث نفسک بالمساء واذا امسیت فلاتحدث نفسک بالصباح پھر بعضے
ایسے ہیں کہ ایک ساعت کا بقا بھی مقدر نہیں کرتے حضرت باوجود قدرت کے پانی پر قبل
مضی ساعت کے تیمم کرتے اور فرماتے لعلی لا ابلغہ پھر بعض ایسے ہیں کہ موت سامنے اونکے
کھڑی رہتی ہے گویا آہی گئی ہے وہ اوسکے منتظر ہیں یہہ شخص نماز مثل مودع کے پڑہتا ہے
حضرت نے معاذ بن جبل سے حقیقت اونکے ایمان کی پوچھی تھی کہا ما خطوت خطوۃ الا ظننت انی لا
اتبعہا اخری **حکایت** اسود حبشی سے منقول ہے کہ وہ جب رات کو نماز پڑہتے یمین و شمال
کی طرف التفات کرتے کسی نے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو کہا ملک الموت کو دیکھتا ہون کہ کسطرف
سے پاس میرے آتا ہے فہذہ مراتب الناس ولکل درجات عنداللہ ولیس من املہ مقصور
علی شہر کمن املہ شہر و یوم بل بینہما تفاوت فی الدرجۃ عنداللہ فان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ
ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ رہا اثر قصر امل کا سووہ مبادرت الی العمل مین ظاہر ہوتا ہے ورنہ یون تو
ہر آدمی مدعی قصر امل کا ہے لیکن کاذب ہے بلکہ ظہور اوسکا اعمال سے ہوتا ہے وہ اعتنا کرتا ہے
ساتھ ایسے اسباب کے جسکی طرف ساری عمر محتاج نہو گا یہہ دلیل ہے اوسکی طول امل پر علامت
توفیق کی یہہ ہے کہ موت نصب العین رہے ایکدم اوس سے غفلت نہو ہر دم واسطے موت
کے مستعد ہو

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ... شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

اگر شام تک جی گیا ہے تو اللہ کا شکر اوسکی طاعت پر ادا کرے اور خوش ہو کہ یہہ دن ضائع
نہیں گیا بلکہ اوس دن سے استیفاء اپنے حظ کا کر لیا اور ذخیرہ نفس ٹھہرالیا پھر نئے سر سے
مثل اوسکے صبح تک عمل کرے اسی طرح جب صبح ہو تو صبح سے شام تک دوسرا عمل کرے یہہ بات
اوسی شخص کو میسر ہوتی ہے جسکا دل روز فردا سے فارغ ہے اور عمافی الغد سے خالی ایسا آدمی
جب مرجاتا ہے تو سعید ہوتا ہے اور اگر زندہ رہا تو حسن استعداد و لذت مناجات سے
مسرور ہوتا ہے موت اوسکے لیے سعادت اور حیات مزید ہوتی ہے فلیکن الموت علی
بالک یا مسکین فان السیر حاث بک وانت غافل عن نفسک ولعلک قد قاربت المنزل
وقطعت المسافۃ ولاتکون کذلک الا بمبادرۃ العمل اغتناما لکل نفس امہلت فیہ واللہ الہادی

وعلیہ اعتمادی والیہ استنادی

باب ۶۸ بیان مین حفظ سر کے

قال تعالی واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
بد ترین مردم منزلت مین دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جو پہونچتا ہے طرف عورت کے
اور پہونچتی ہے وہ عورت طرف اوس مرد کے پھر پھیلاتا ہے راز اوسکا رواہ مسلم حدیث
ابن عمر مین آیا ہے کہ عمر نے حفصہ کو جب وہ رانڈ ہوگئین پہلے عثمان پر عرض کیا اونھون نے
کہا مین سوچونگا پھر ابوبکر پر عرض کیا وہ خاموش ہو رہے پھر جب حضرت نے خطبہ کیا
تو ابوبکر نے کہا تم دلمین مجھپر خفا ہوے ہوگے لکن حضرت نے حفصہ کا ذکر کیا تھا مین حضرت کے
راز کا افشا نکر سکتا تھا اگر حضرت ترک کرتے تو مین قبول کر لیتا رواہ البخاری بطولہ اسیطرح
جب حضرت نے قریب وفات کے فاطمہ علیہا السلام سے سرگوشی کی اور عائشہ نے پوچھا
تو کہا ماکنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرہ الحدیث متفق علیہ
انس کہتے ہین حضرت نے مجکو ایک کام کے لیے بھیجا مجکو دیر لگی میری مان نے کہا تو کہان تھا
مینے کہا حضرت نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا پوچھا کیا کام تھا کہا ایک راز تھا کہا لاتخبرن بسر
رسول اللہ احدا رواہ مسلم یہہ احادیث دلیل ہین اخفاء راز و حفظ سر پر

وسمتخبر عن سر لیلی کتمتہ ... بعمیاء عن لیلی بغیر یقین
یقولون خبرنا فانت امینھا ... وما انا ان خبرتھم بامین

باب ۶۹ بیان مین وفا بالعهد و انجاز وعد کے

قال تعالی واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا وقال تعالی واوفوا بعهد اللہ اذا عاهدتم
وقال تعالی یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود وقال تعالی یا ایها الذین امنوا لم تقولون ما لا
تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نشان منافق
کے تین ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت رکھو
خیانت کرے متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اگرچہ نماز پڑہے روزہ رکھے اور
زعم کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا چار خصال ہین جس کسی
شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت اون خصال مین سے ہوگی اوسمین
ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوسکو ترک کردے جب مؤتمن ہو خیانت کرے

جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑے گالی بکے متفق علیہ
جابر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے مجھسے کہا تھا اگر مال بحرین کا آئیگا تو مین تجھکو دونگا ھکذا وھکذا
وھکذا وہ مال نہ آیا یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا جب وہ مال آیا تو ابو بکر نے کہا جسکے
پر حضرت کا کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے مین گیا مینے کہا حضرت نے مجھسے
کذا وکذا وکذا کہا تھا ابو بکر نے لپ بھر کر مجھے دیا مینے گنا تو پانسو تھے مجھسے کہا دو برابر اسکے اور لیلے
متفق علیہ اسمین دلیل ہے ایفاء وعدے پر

باب بیان مین محافظت کرنے کے خیر معتاد پر

قال تعالی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیر وا ما بانفسہم وقال تعالی ولا تکونوا کالتی نقضت
غزلہا من بعد قوۃ انکاثا انکاث جمع ہے نکث کی نکث کہتے ہین ٹوٹے تاگے کو وقال تعالے
ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وقال تعالے
فما رعوھا حق رعایتھا ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان
کان یقوم باللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جس عمل خیر کو اختیار
کرے اوسکو بلا کسی عذر کے ترک نکرے ہمیشہ اوسپر مواظبت رکھے

باب ۸۹ بیان مین استحباب طیب کلام وطلاقت وجہ کے وقت لقاء کے

قال تعالی واخفض جناحک للمؤمنین وقال تعالی ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من
حولک عدی بن حاتم کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور رہی دیکر
ہو اور جو کوئی آدہی کھجور بھی نپاوے وہ اچھی بات کہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ
ہے کہ اچھی بات کہنا صدقہ ہے متفق علیہ ابو ذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے حقیر نجان تو
معروف میں کسی شئے کو اگرچہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی روہ مسلم ۵

جبین کشادہ بود دل شکستہ رامرہم
کہ ہست خلق نکو سومیائی مردم

یہہ باب ایک شعبہ ہے حسن خلق کا اسکا بیان باب حسن خلق مین گزر چکا ہے

باب ۹۰ بیانمین استحباب کلام وایضاح کلام کو واسطے مخاطب کے اور تکریر کلام کے جبکہ مخاطب بغیر تکریر کے نسمجھے

انس نے کہا حضرت جب بات کرتے تو تین بار کہتے تا کہ بخوبی سمجھ لیجاوے اور جب کسی قوم پر

آتے تو تین بار سلام کرتے رواہ البخاري یہہ تکرار سلام بھی غالباً اسی لیے ہوگی کہ سب لوگ سن لین عائشہ کہتی ہین حضرت کا کلام فصل فصل تھا جو کوئی سنتا سمجھہ لیتا رواہ ابو داود مراد یہہ ہے کہ صاف وخط ہر بات کرتے جلد نہ کہتے تا کہ سامع بخوبی فہم کرلے ایک معنی فصل کے یہہ بھی ہین کہ فاصل ہوتا درمیان حق و باطل کے

باب ۹۱ اس بیان مین کہ جلیس بات جلیس کی سنے جبکہ حرام نہو اور عالم و واعظ حاضرین مجلس کو خاموش کرے

جریر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے حجۃ الوداع مین مجھکو فرمایا استنصت الناس یعنے تو لوگون کو چپ کر پھر کہا تم میرے بعد کافر نہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگین متفق علیہ

باب ۹۲ بیان مین میانہ روی کرنیکے وعظ مین

قال تعالیٰ ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ شقیق بن سلمہ کہتے ہین ابن مسعود ہر پنجشنبہ کو ہمین وعظ کرتے ایک شخص نے کہا ہم چاہتے ہین کہ تم ہر دن ہمکو تذکیر کیا کرو کہا مجکو اس امر سے یہہ بات مانع ہے کہ مین ملول ہونا تمہارا مکروہ رکھتا ہون مین خبرگیری کرتا ہون تمہارے ساتھہ موعظت کی جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری خبر رکھتے تھے ڈر سے سآمت کے متفق علیہ عمار بن یاسر مرفوعاً کہتے ہین دراز کرنا مرد کا نماز کو اور چھوٹا کرنا خطبے کو ایک علامت ہی اوسکے فہم کی تم نماز کو دراز خطبے کو قصر کرو رواہ مسلم معاویہ بن حکم سلمی کہتی ہین مین نماز پڑھتا تھا ہمراہ حضرت کے کہ اتنے مین ایک مرد نے قوم مین سے چھینکا مینے یرحمك اللہ کہا قوم مجھے گھورنے لگی مینے کہا واثکل امیاہ تمکو کیا ہوا ہے مجھے کیون دیکھتے ہو وہ لوگ اپنے زانو پر ہاتھہ مارنے لگے جب مینے دیکھا کہ وہ مجکو چپ کرتے ہین تو مین چپ ہوگیا جب حضرت نماز پڑھ چکے میں اور میری مان اونپر قربان مینے کوئی معلم پہلے اونسے اور بعد اونکے نہین دیکھا جو احسن التعلیم ہو اونسے نہ مجکو جھڑکا نہ مجکو مارا نہ مجکو برا کہا بلکہ یون فرمایا ان ھذہ الصلوۃ لا یصلح فیھا شيء من کلام الناس انما ھي التسبیح والتھلیل وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحدیث رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ بلفظ وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موعظۃ وجلت منھا القلوب وذرفت منھا العیون الخ پیشتر گزر چکی ہے رواہ الترمذي

باب ۹۳ بیان مین سکینہ و وقار کے

قال تعالیٰ وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما عائشہ کہتی ہین مینے نہین دیکھا حضرت کو کبھی کہ کھلکھلا کر ہنسے ہون یہانتک کہ آپ کے لہوات دکھائی دین بس یہی مسکراتے تھے متفق علیہ

باب ۹۴ اس بیان مین کہ آنا طرف نماز و علم و عبادت و نحو ہا کی ساتھ سکینہ و وقار کی مندوب ہے

قال تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب ابوہریرہ مرفوعا کہتی ہین جب اقامت کہی جاے نماز کی تو مت آو تم نماز کو دوڑتے ہوے بلکہ آو تم اور تمپر سکینہ و وقار ہو جتنی نماز پاؤ پڑھ ہو جو فوت ہوگئی ہے اوسکو ادا کرو متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم مین قصد نماز کا کرتا ہے تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین مین دن عرفہ کے ہمراہ حضرت کے چلا حضرت نے اپنے پیچھے ایک زجر شدید و ضرب اور آواز اونٹون کی سنی کوڑے سے طرف اونکے اشارہ کرکے فرمایا ای لوگو لازم ہے تمپر سکینہ نیکی کچھ تیز چلنے مین نہین ہے رواہ البخاری وروی مسلم بعضہ

باب ۹۵ بیان مین اکرام ضیف کے

قال اللہ تعالیٰ وهل اتاك حدیث ضیف ابراهیم المکرمین اذ دخلوا علیه فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون فراغ الی اهله فجاء بعجل سمین فقربه الیهم قال الا تاکلون وقال تعالیٰ وجاءه قومه یهرعون الیه ومن قبل کانوا یعملون السیئات قال یا قوم هؤلاء بناتی هن اطهر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ و دن آخر پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا الحدیث متفق علیہ

بزرگان مسافر بجان پرورند ۔ کہ نام نکوشان بعالم برند

حدیث ابوشریح مین اتنا زیادہ آیا ہے کہ جائزہ یعنی عطیہ ضیف کا ایکدن رات ہے ضیافت تین دن ہے جو اسکے سوا ہے وہ صدقہ ہے اوسپر متفق علیہ دوسری روایت یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ ٹھہرے پاس اپنے بھائی کے یہانتک کہ گنہگار کرے اوسکو پوچھا گناہگار کسطرح کریگا فرمایا اوسکے پاس ٹھہرے اور کوئی شے نزدیک اوسکے نہو جس سے وہ اوسکی مہمانی کرے

باب ۹۶ اس بیان مین کہ تبشیر و تہنیت بالخیر مستحب ہے

قال تعالى فبشر عبادی الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه وقال تعالى يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم وقال تعالى وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون وقال تعالى فبشرناه بغلام حليم وقال تعالى ولقد جاءت رسلنا ابراهيم بالبشرى وقال تعالى وامرأته قائمة فضحكت فبشرناها باسحق وقال تعالى ان الله يبشرك بيحيى وقال تعالى اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح الآية والآيات فی الباب کثیرة معلومة عبد الله بن ابی اوفی کہتے ہین حضرت نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی ایک گھر کی جنت مین جو موتی کا ہوگا اوسمین نہ شور ہوگا نہ تعب متفق علیہ ابو موسی اشعری نے قصہ پاؤن لٹکا کر چاہ اریس مین حضرت کے بیٹھنے کا ذکر کیا ہے اوسمین کہا ہے کہ مین اوسدن بطور دربان تھا ابو بکر آئے بینے خبر کی فرمایا آنے دے اور بشارت دی اونکو جنت کی پھر عمر آئے اونکے لیے بھی یہی فرمایا پھر عثمان آئے فرمایا بشرہ بالجنة مع بلوی تصیبہ الحدیث متفق علیہ حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر حائط بنی نجار آیا ہے کہ حضرت نے اوسے کہا اذهب بنعلی هاتین فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة رواہ مسلم بطولہ ابن شماسہ کہتے ہین ہم پاس عمرو بن عاص کے آئے وہ سیاق موت مین تھے دیر تک روتے رہے اپنا منہہ طرف دیوار کے پھیر لیا اونکے بیٹے نے کہا یا ابتاہ اما بشرك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بکذا اما بشرك بكذا عمرو نے منہہ پھیر کر کہا ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الحديث بطوله رواه مسلم

باب ۹۷ بیان مین وداع کرنے صاحب کے اور وصیت کرنا وقت فراق سفر وغیرہ کے اور دعا کرنا واسطے اوسکے اور دعا چاہنا اوس سے

قال الله تعالى ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب يا بني ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت اذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الهك واله آبائك ابراهيم واسمعيل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون یہہ آیت دلیل ہے وصیت پر وقت فراق کے موت سے یہہ وصیت تھی التزام توحید حق تعالی کی باقی رہے احادیث سو حدیث زید بن ارقم باب اکرام اہل بیت مین گزر چکی ہے اوسمین آیا ہے

کہ حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑہا بعد حمد و ثنا و وعظ و تذکیر کے فرمایا اما بعد الا ایہا الناس
فانما انا بشر یوشك ان یاتی رسول ربی فاجیب و انا تارك فیکم ثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ
الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال
واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی رواہ مسلم مالک بن حویرث کہتے ہین آئے ہم پاس حضرت
کے اور ہم چند جوان ہم عمر تھے بیس دن تک وہان رہے حضرت رحیم رفیق تھے گمان کیا کہ
ہم مشتاق ہین اپنی اہل کے ہمسے پوچھا تم گھر والون مین کسکو چھوڑکر آئی ہو ہمنے حال بیان کیا
فرمایا اب تم اپنے گھر جاو وہین رہو انکو علم سکھاو اور حکم دو اور فلان فلان نماز فلان فلان
وقت پڑہو جب وقت نماز کا آئے ایک شخص تم مین اذان کہے جو بڑا ہو وہ امامت کرے
متفق علیہ بخاری نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وصلوا کما رایتمونی اصلی عمر بن خطاب نے کہا
یعنے حضرت سے اذن لیا عمرہ کرنیکا مجھے اجازت دی اور فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك
فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا یعنے ساری دنیا سے بڑھ کر مجکو اس کلمے کی خوشی ہوئی
کہ مجسے دعا طلب کی دوسرا لفظ یون ہے اشرکنا یا اخی فی دعائك رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح جب کوئی شخص ارادہ سفر کا کرتا ابن عمر کہتے میرے قریب آمین مجکو
وداع کرون جسطرح کہ حضرت ہمکو وداع کرتے تھے فرماتے استودع اللہ دینك وامانتك
وخواتیم عملك رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن یزید خطمی کا لفظ یہہ ہے
حضرت جب وداع کرنا کسی لشکر کا چاہتے کہتے استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم عملکم
حدیث حسن صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح انس نے کہا ایک مرد آیا اوسنے کہا
ای رسول خدا مین ارادہ سفر کا رکہتا ہون مجکو کچھہ زاد راہ دو فرمایا زودك اللہ التقوی اوسنے
کہا زیادہ کیجیے فرمایا وغفر ذنبك کہا زدنی فرمایا ویسر لك الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن

باب ۹۵ بیان مین استخارہ و مشورہ لینے کے

قال تعالی وشاورہم فی الامر وقال تعالی وامرہم شوری بینہم ای یتشاورون عنہ
جابر نے کہا حضرت ہمکو استخارہ کرنا سب امور مین سکھاتے جسطرح کہ سورت قرآن کی سکھاتے
فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم مین کسی کام کا تو دو رکعت نماز پڑہے سوای فریضہ کے
پھر یہہ کہے اللہم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك

العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان
ھذا الامر خیر لي في دیني ومعاشي وعاقبۃ امري او قال عاجل امري واجلہ فاقدرہ لي
ویسرہ لي ثم بارک لي فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لي في دیني ومعاشي وعاقبۃ
امري او عاجل امري واجلہ فاصرفہ عني واصرفني عنہ واقدر لي الخیر حیث کان ثم رضني بہ
پھر کہا کہ اپنی حاجت کا نام لے رواہ البخاری بجای رضني ارضني بہ بھی آیا ہے ۱۲

باب ۹۹ بیان مین استحباب فی ہاب کے طرف عید وعیادت مریض وحج وغزو وجنازہ ونحوہا کے ایک راہ سے اور پھرنے کو دوسری راہ سے واسطے تکثیر مواضع عبادت کے

جابر کہتے ہین جب دن عید کا ہوتا حضرت مخالفت طریق کرتے رواہ البخاری یعنی جاتے
اور راہ سے اور آتے اور راہ سے ابن عمر کا لفظ یہہ ہے طریق شجرہ سے نکلتے اور طریق معرس
سے داخل ہوتے اور جب مکے کو آتے ثنیۂ علیا سے داخل ہوتے ثنیۂ سفلی سے باہر جاتے
متفق علیہ **ف** اصل کتاب ریاض الصالحین مین باب ۹۹ نہین تھا معلوم نہوا کہ سہو نسخۂ
قدیمہ سے ہے یا سہو کاتب دار الطباعہ بہرحال واسطے تکمیل اعداد کے مینے ایک باب مستقل
زیادہ کر دیا ہے باب صدم جو بیان فی ہاب الی العید وغیرہ کے تھا اوسکی عوض ذکر غرور کا ہے ۱۲

باب ۱۰۰ بیان مین ذم غرور کے

قال تعالی فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور وقال تعالی ولکنکم فتنتم انفسکم
وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی یہہ آیات ذم غرور مین کفایت کرتی ہین حضرت نے
فرمایا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو حساب لیتا ہے اپنے نفس کا اور عمل کرتا ہے واسطے مابعد
موت کے احمق وہ شخص ہے جو تابع ہے اپنے خواہش نفس کا اور آرزو رکھتا ہے اللہ پر
جو کچھ کہ فضل علم و ذم جہل مین آیا ہے وہ سب دلیل ہے ذم غرور پر کیونکہ غرور عبارت ہے
بعض انواع جہل سے جہل یہہ ہے کہ کسی شے مین اعتقاد کرے خلاف اوسکی ماہیت کے
اور غرور جہل ہے تو ہر جہل غرور نہوا بلکہ غرور مستدعی ہوتا ہے مغرور فیہ مخصوص اور مغرور بہ
کو وہی مغرور بہ اوسکو غرور مین لاتا ہے غرضکہ غرور سکون ہے نفس کا طرف شی موافق
ہوی کے اور میل طبع کا طرف اوسکے شبہہ وخدیعت شیطان سے ہوتا ہے پس جو شخص
کسی شبہۂ فاسدہ سے اس بات کا معتقد ہو کہ وہ عاجل یا آجل مین خیر پر ہے وہ مغرور ہوا

اکثر لوگون کا گمان اپنے ساتھہ یہی ہے کہ وہ اچھی ہین حالانکہ وہ اس گمان مین مخطی ہین
اس سے اکثر اشخاص کا مغرور ہونا ثابت ہوا اگرچہ اصناف غرور مختلف ہین اور درجات
مغرورین کے جدا جدا ہین یہانتک کہ بعض کا غرور بنسبت بعض کے اظہر تر ہوتا ہے اشد
غرور دو غرور ہین ایک غرور کفار کا دوسرا غرور عصاۃ وفساق کا کفار مین کسیکو غرور
حیات دنیا کا ہے اور کسیکو غرور ساتھہ خدا کے قسم اول کا قول یہہ ہے کہ نقد بہتر ہے
نسیہ سے دنیا نقد ہے آخرت نسیہ ہے تو دنیا بہتر ٹھہری اسکو اختیار کرنا چاہیے یہہ کہتے
ہین یقین بہتر ہوتا ہے شک سے دنیا کے لذات یقین ہین آخرت کے لذات شک ہین
ہم یقین کو شک سے نہین چھوڑتے سو یہہ سارے قیاس فاسد مشابہ قیاس ابلیس کے ہین
اوسنے کہا تھا انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین اللہ نے اسیطرف اشارہ کیا ہے
اولئك الذين اشتروا الحيوة الدنيا بالاخرة فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينصرون
علاج اس غرور کا یا بتصدیق ایمان ہے یا بدلیل وبرہان تصدیق بمجرد ایمان یون ہوتی ہے
کہ اللہ کو اوسکے قول مین سچا جانے ما عندكم ينفد وما عند الله باق وقوله وما عند الله
خير وقوله والاخرة خير وابقى وقوله وما الحياة الدنيا الا متاع الغرور وقوله فلا تغرنكم الحيوة
الدنيا حضرت نے بہت سے طوائف کفار کو اس بات کی خبر دی تھی اونھون نے تصدیق
کی ایمان لے آئے طالب برہان نہوئے اونمین بعض نے کہا تھا نشدتك الله ابعثك الله
رسولا حضرت نے کہا نعم اوسپر وہ مصدق ہوکر ایمان لے آیا یہہ ایمان عامہ کا تھا اس ایمان
کے سبب سے غرور سے خارج ہوجاتے ہین رہی معرفت ببیان وبرہان سو وہ وجہ فساد
اس قیاس کی دریافت ہوجاتی ہے غزالی نے بیان اس برہان کا نہایت ایضاح سے کیا ہے
غرور عصاۃ مومنین کا یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین اللہ کریم ہے ہمکو امید اوسکے عفو کی ہے
اس بھروسے پر اہمال اعمال کرتے ہین اور اس تمنی اور اغترار کا نام رجا رکھا ہے رجا کو
دین مین ایک مقام محمود سمجھا ہے کہتے ہین اللہ کی نعمت وسیع اور رحمت اوسکی شامل
اور اوسکا کرم عمیم ہے معاصی عباد اوسکے بحار رحمت مین کیا ہستی رکھتے ہین ہم موحدین
مومنین ہین بوسیلۂ ایمان راجی عفو وغفران ہین اکثر مستند رجات انکے یہی تمسک کرتا ہے
ساتھہ صلاح وعلو رتبہ آبا کے مثل اغترار علویہ کے ساتھہ اپنے نسب کے حالانکہ خوف
وتقوی وورع مین مخالف سیرت آباء کرام کے ہین انکے آباء باوجود اوس تقوی وطہارت کے

نہایت خائف وخاشی تھے یہہ باوجود غایت فسق وفجور کے آمن وبے تحاشی ہین سو یہہ نچے
ہرے کا غرور ہے ساتھہ جبار عظیم کے پسر نوح و پدر ابراہیم کو نسب کچہہ کام نہ آیا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم استغفار کا واسطے مان کے نملا اس جگہہ تقوی فرض عین ہے والد ولد
کچہہ کام نہین آتی ہین شفاعت بھی ہے باذن ہوگی رہی یہہ بات کہ ان اللہ کریم وانا نرجو رحمتہ
ومغفرتہ وقد قال انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء سو یہہ کلام صحیح مقبول الظاہر ہے
لکن شیطان انسان کو ایسے ہی کلام مقبول الظاہر مردود الباطن سے اغوا کرتا ہے اور دہوکا
دیتا ہے اگر حسن ظاہر نہو تو پھر دل کسطرح اوسکے فریب مین آئین لکن حضرت نے گر اسکا
بتا دیا ہے الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی
علی اللہ اسی تمنی کو شیطان نے بدل کر رجا نام رکھدیا ہے جہال کو فریب مین لایا ہے حالانکہ
اللہ نے رجا کی شرح کر دی ہے اور فرمایا ہے ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا
فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ یعنی رجا لائق حال انہین لوگون کے ہے جو کہ بعد ایمان کے
عامل صالح ہین کیونکہ یہہ بھی کہا ہے کہ ثواب آخرت کا اجر وجزا ہے اعمال صالحات کی جزاء
بما کانوا یعملون وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ حکایت حسن سے کہا تھا ایک قوم کہتی ہے
کہ ہم راجی ہین اور وہ مضیع عمل ہے کہا ہیہات تلک امانیہم یترجحون فیہا من رجا شیئا
طلبہ ومن خاف شیئا ہرب منہ دنیا مین اگر کوئی بے نکاح راجی ولد ہو یا نکاح کر لیا ہے
مگر مجامع نہین ہے یا مجامع بھی ہے مگر انزال نہین ہوا معہذا امید ولد رکھتا ہے تو وہ معتوہ
و دیوانہ کہلائیگا یہی حال اوس شخص کا ہے جو راجی خدا ہے اور ایمان نہین لایا یا ایمان لایا ہے
اور عمل صالح نہین کیا ہے یا عامل صالح ہے مگر تارک معاصی نہین ہے تو وہ مغرور ہے پس
جسطرح کہ ناکح بعد وطی وانزال کے حصول ولد مین متردد رہتا ہے اور راجی فضل خدا کا خلق ولد
و دفع آفات رحم مادر مین ہوتا ہے یہان تک کہ وہ ولد تمام ہوا اور یہہ شخص عقلمند سمجھا جاتا ہے
اسی طرح مومن عامل صالح تارک سیئات درمیان خوف ورجا کے متردد رہتا ہے اور عدم
قبول سے ڈرتا ہے اور سوء خاتمہ سے خائف رہتا ہے اللہ سے اس بات کی رجا رکھتا ہے
کہ اوسکو قول ثابت پر ثابت رکھے اور صواعق سکرات موت سے مرنے تک توحید پر محفوظ
رکھے اور بقیہ عمر تک اوسکے دل کی حراست میل الی الشہوات سے کرے تاکہ وہ طرف
معاصی کے نہ جھکے تو ایسا شخص عقلمند ہوتا ہے انکے سوا جتنے لوگ ہین وہ سب مغرور باللہ ہین

وسوف یعلمون حین یرون العذاب من اضل سبیلا ولتعلمن نبأہ بعد حین اوسوقت یہہ لوگ یون کہینگے ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون یعنی اب ہمنے جان لیا کہ جسطرح تولد ولد بے وقاع ونکاح کے نہین ہوتا ہے اور انبات زرع بے حراثت وبث بذر کے نہین ہوتی ہے اسی طرح آخرت مین ثواب واجر بے عمل صالح کے حاصل نہین ہوتا اب تو ہمکو واپس کر کہ ہم جا کر عمل صالح بجالائین اسدم ہمکو تصدیق تیرے قول کی ہوگئی وان لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیہ سوف یری وکلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم یاتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر فاعترفوا بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر **ف** بہلا پہر مظنہ رجا اور موضع محمود رجا کیا ہوگا اسکا جواب یہہ ہے کہ رجا دو جگہہ محمود ہے ایک حق مین اوس عاصی منہمک کے کہ جب اوسکو خطرہ توبہ کا ہوتا ہے شیطان اوس سے کہتا ہے تیری توبہ کیونکر قبول ہوگی یہہ لعین اوسکو بالکل ناامید کر دیتا ہے اوسوقت اوسپر واجب ہے کہ اپنے قنوط کو رجا سے اوکھیڑ ڈالے یہہ بات یاد کرے کہ اللہ غافر جمیع ذنوب ہے بڑا کریم ہے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے توبہ ایک ایسی طاعت ہے جو کفارۂ ذنوب ہو جاتی ہے قال تعالی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم وانیبوا الی ربکم اس جگہہ امر کیا ہے توبہ کا بعد اسراف علی النفس کے وقال تعالی وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اہتدی سو جب ہمراہ توبہ کے توقع مغفرت کی رکھیگا تب وہ راجی ٹھہریگا

اور اگر یہہ توقع ہمراہ اصرار کے ہے تو پہر مغرور ہے نہ راجی سے

تا یکسر مو در تو ہستی باقیست	آئین غرور و خود پرستی باقیست
گفتی بت پندار شکستم رستم	آن بت کہ زپندار شکستی باقیست

دوسری جگہہ رجا کی یہہ ہے کہ نفس فضائل اعمال سے کاہل وفاتر وسست ہو گیا ہے مقتصر علی الفرائض ہے اللہ سے رجا نعیم کی رکھتا ہے جو وعدہ اللہ نے صالحین سے کیا ہے اوسکی امید اپنے جی کو دلاتا ہے اس رجا سے انبعاث نشاط عبادت کا ہوتا ہے توجہ فضائل اعمال ونوافل عبادت پر کرتا ہے اللہ کا قول یاد لاتا ہے قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون الی قولہ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون پس رجا اول قامع قنوط مانع عن التوبہ ہوتی ہے اور رجاء ثانی قامع فتور مانع من النشاط ہوتی ہے غرض کہ

ہر توقع جو توبہ پر یا تشمر فی العبادۃ پر آمادہ کرے وہ رجا ہے اور جو رجا موجب فتور فی العبادۃ
اور رکون الی البطالۃ ہو وہ غرّت ہے ایسے وقت مین بندے پر استعمال کرنا خوف کا واجب
ہوتا ہے اپنی جان کو اللہ کے غضب الیم وعقاب عظیم وعذاب شدید سے ڈرائے اور یہہ کہے
کہ جسطرح وہ غافر الذنب قابل التوب ہے اوسی طرح شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے
اوسنے باوجود کریم ہونے کے کفار کو ابد الآباد تک مخلد فی النار کیا ہے حالانکہ اونکی کفر سے
کچھہ اوسکا بگاڑ نہین ہوا بلکہ دنیا مین سارے بندون پر عذاب ومحن وامراض وعلل وفقر
وجوع کو مسلط کر رکھا ہے حالانکہ ان اشیاء کے ازالہ ودفع پر قدرت رکھتا ہے سو جسکی
عادت یہہ ہے اور اوسنے اپنے عقاب سے مجھے ڈرایا ہے مین کسطرح اوس سے نڈر رہون
اور کیونکر اوسپر غرہ کرون فالخوف والرجا قائدان وسائقان یبعثان الناس علی العمل
فما لا یبعث علی العمل فھو تمن وغرور یہی رجا ساری خلق کو سبب فتور کی ہوگئی ہے اسی
رجا کی وجہ سے وہ دنیا پر جھک پڑے ہین اللہ سے معرض ہوگئے ہین سعی کرنا واسطے آخرت
کے چھوڑ دیا ہے سو یہہ غرور ہے ورنہ عصر اول مین لوگ مواظب علی العبادات رہتے تھے
طول لیل ونہار مشغول بطاعت خدا تھے تقوی وحذر کرنے مین شبہات وشہوات سے
بہت مبالغہ کرتے تھے خلوات مین روتے تھے اب حال خلق کا یہہ ہے کہ امن مین ہین اور
مسرور ومطمئن غیر خائف رہتے ہین حالانکہ معاصی مین ڈوبے ہوئے اور دنیا مین گھسے
ہوئے ہین اللہ سے روگردان دار فانی کے بلا گردان ہین انکو یہہ زعم ہے کہ وہ اللہ کے
کرم پر واثق اوسکے فضل کے امیدوار اوسکے مغفرت وعفو کے خواستگار ہین گویا انکو
یہہ اعتقاد ہے کہ جو معرفت اللہ کے فضل وکرم کی انکو حاصل ہے وہ انبیا وصحابہ وسلف
صلحا کو حاصل نتھی بھلا اگر یہہ امر نرے آرزو ورجا سے ہاتھ آسکتا ہے تو وہ لوگ کیون
اتنا روتے تھے اور کس لیے ایسے خوفناک مدہوش بیہوش گم کردہ حواس رہتے تھے ان
امور کی تحقیقات ہمنے رسالۂ صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجا مین لکھی ہی اللہ نے حال
نصاری سے خبر دی ہے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض
ھذا الادنی ویقولون سیغفر لنا مراد یہہ ہے کہ وہ عالم ہوکر شہوات دنیا کے بطور حرام
یا حلال اخذ کرتے تھے اور معہذا اظہار رجا فرماتے سارا قرآن اول سے تا آخر تحذیر وتخویف
ہے کوئی متفکر اوسمین تفکر نکریگا لکن اوسکا حزن وخوف طویل وعظیم ہوجائیگا اگر قرآن پر

ایمان رکھتا ہے ف قریب اس غرور کے غرور اوس گروہ کا ہے جو طاعات و معاصی دونون رکھتے ہین لکن معاصی زیادہ ہین اسلیے توقع مغفرت کی رہتی ہے اور یہہ گمان کرتے ہین کہ پلہ حسنات کا راجح ہوجائیگا حالانکہ جو کچھہ پلہ سیئات مین ہے وہ اکثر و بیشتر ہے وھذا غایۃ الجھل ایک آدمی چند دراہم حلال و حرام صدقہ کرتا ہے اور جو کچھہ اموال مسلمین و شبہات سے لیلیتا ہے وہ المضاعف اوس صدقے کے ہوتا ہے اور شائد وہ صدقہ اسی اموال مسلمین سے ہو جسپر اسکا بھروسا ہے اور یہہ گمان ہے کہ اگر ایک درہم حرام کا کھایا ہے تو دس درہم حرام یا حلال کے جو تصدق کیے ہین مقاوم اسکے ہوجاینگے حالانکہ یہہ ویسی بات ہے جیسے کوئی دس درہم ایک پلے مین رکھے اور ہزار درہم ایک پلے مین پھر یہہ چاہے کہ اوس پلہ گران کو اس پلہ سبک سے اوٹھادے کہ یہہ نہایت درجہ کا جہل ہے اور بعض کو یہہ گمان ہوتا ہے کہ اوسکے طاعات بنسبت معاصی کے زیادہ ہین کیونکہ وہ حساب اپنی نفس کا نہین لیتا ہے اور نہ تفقد معاصی کا کرتا ہے اور جب کوئی طاعت بجالاتا ہے تو اوسکو یاد رکھتا ہے اور معتد بہ سمجھتا ہے اسکی مثال اوس شخص کی سی ہے کہ زبان سے استغفار کرتا ہے دنمین سو بار تسبیح پڑہتا ہے پھر مسلمانون کی غیبت بھی کرتا ہے اونکی آبرو ریزی مین رہتا ہے طول نہار تکلم برخلاف رضاء الٰہی کرتا ہے جو حصر و عدد سے باہر ہے لکن نظر اوسکی شمار دانہ تسبیح پر ہے کہ آج سو بار استغفار کی ہے اور اس سے غافل ہے کہ جو ہذیان اوسنے سارے دن بکا ہے اگر وہ سب لکھا جائے تو بنسبت اسکی تسبیح کے سو بار یا ہزار بار زیادہ ہوگا اوسکو کرام کاتبین لکھہ چکے اور اللہ نے بھی ہر کلمے پر وعدہ عقاب کا کیا ہے مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید سو یہہ محض اسکا غرور ہے ف مغترین کی چار قسم ہین ایک اہل علم ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ وہ ہے جسنے علوم شرعیہ و عقلیہ کو احکام کے ساتھہ حاصل کیا ہے اور اوسمین متعمق و مشتغل ہین تفقد جوارح کا اور حفظ اونکا معاصی سے اور التزام اونکا ساتھہ طاعات کے چھوڑ رکھا ہے یہہ اپنے غرور علم مین یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ کے نزدیک رفیع المکان ہین اللہ اونکو اس علم پر عذاب نکریگا بلکہ وہ شفیع خلق ہوجائینگے اور اونسے مطالبہ اونکے ذنوب و خطایا کا بسبب اونکے کرامت علی اللہ کے نہوگا سو یہہ فرقہ مغرور ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جسنے احکام علم کرکے جوارح کو ظاہر کیا ہے اور طاعات سے زینت بخشی ہے ظاہر معاصی سے مجتنب ہی متفقد اخلاق نفس و صفات

قلب سے ہے جیسے ریا وحسد وحقد وکبر وطلب علو وہذا وہ فی نفسہ مغرور ہے ہنوز اوسکے
زوایای قلب مین خفایای مکائد شیطان وخبایای خداع نفس باقی ہین جنکا دریافت کرنا
دقیق وغامض ہے اوسکو مہمل چھوڑ رکھا ہے اور تفطن اونکا نہین کیا ہے جیسے طلب ذکر
وانتشار صیت اطراف ممالک مین وکثرت رحلت خلق طرف اسکے اور انطلاق السنۂ مردم
کا ساتھہ ثنا ومدح بزہد وورع وعلم کے الی غیر ذلک تیسرا فرقہ اصحاب علم فتاوی کا ہے جو
مخصوص باسم فقہ ہین یہہ مقتصر ہین حکومات وخصومات وتفاصیل معاملات دنیویہ پر حالانکہ
مضیع اعمال ظاہرہ وباطنہ ہین نہ تفقد جوارح کرتے ہین نہ حراست زبان غیبت سے اور نہ
حفظ شکم کا حرام سے اور نہ حفظ قدم کا جانے سے طرف سلاطین کے اور نہ حراست قلب کی
کبر وحسد وریا وسائر مہلکات سے انکا غرور دو وجہ سے ہوتا ہے ایک من حیث العمل دوسرے
من حیث العلم چوتہا فرقہ وہ ہی جو مشتغل بعلم کلام وجدال ہی انکا کام رد کرنا ہی مخالفین پر اور تتبع کرنا ہی اونکے
مناقضات کا یہہ مستکثر ہوتے ہین معرفت مقالات مختلفہ سے انکا اشتغال بھی تعلم طرق مناظرات
وافحام خصوم کا ہوتا ہے انکے بہت فرق ہین انکے اعتقاد مین بندے کا عمل نہین ہے مگر
ایمان سے ایمان صحیح نہین ہے جب تک کہ جدل نجانے الی غیر ذلک من الہذیانات
پانچوان فرقہ واعظین ومذکرین کا ہے اعلی رتبہ انمین وہ واعظ ہے جو اخلاق نفس وصفات
قلب پر تکلم کرتا ہے جیسے خوف ورجا وصبر وشکر وتوکل وزہد ویقین واخلاص وصدق
وغیرہا حالانکہ یہہ مغرورین ہین انکو یہہ زعم ہے کہ ہم بسبب اس تکلم کے متصف این اوصاف
حسنہ ہوگئے ہین حالانکہ اللہ کے نزدیک ان اوصاف سے منفک ہین مگر بقدر یسیر جس سے
عوام مسلمین بھی منفک نہین ہوتے ہین انکا غرور سب سے زیادہ تر ہے بسبب اعجاب بالنفس کے
چھٹا فرقہ اہل طامات وشطح کا ہے یہہ تلفیق کلمات خارج از قانون شرع وعقل مین مشغول
رہتے ہین واسطے طلب امر غریب کے پھر اشتغال بعض کا انمین ساتھہ طیارات نکت وتسجیع الفاظ
واستشہاد اشعار وصال وفراق کے رہتا ہے غرض انکی یہہ ہوتی ہے کہ انکے مجالس مین کثرت
زعقات وتواجد ہو یہہ شیاطین الانس ہین خود بھی گمراہ ہوے اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہین
فرقہ اول نے گو اپنے نفس کی اصلاح نہین کی لیکن دوسرون کو تو درست کرتے ہین اپنا کلام
و وعظ ٹھیک کیا ہے بخلاف اس فرقے کے کہ یہہ راہ خدا سے باز رہکر خلق کو طرف غرور
باللہ کے بلفظ رجا کھینچتے ہین انکا کلام اونکو معاصی ورغبت فی الدنیا پر جرأت دلاتا ہے

ساتوان فرقہ وہ ہے جسنے حفظ کلام زہاد و احادیث زہاد پر ذم دنیا مین قناعت کی ہے یہہ
حافظ کلمات وسودی کلمات ہین لکن بغیر احاطہ معنی کے انمین کوئی یہہ کلام منابر پر کرتا ہے
اور کوئی محاریب مین اور کوئی اسواق مین پھر بعض کا گمان انمین یہہ ہے کہ وہ اتنی بات سے
سوقہ و جندیہ سے متمیز ہین یہہ مجرد حفظ کلام اہل دین کو کافی سمجھتے ہین انکا غرور بنسبت
غرورمن قبلہم کے اظہر ترہے آٹھوان فرقہ وہ ہے جسنے اوقات کو سماع علم حدیث و جمع
روایات کثیرہ وطلب اسانید غریبہ عالیہ مین مستغرق کر رکھا ہے اوسکی ہمت یہی ہے کہ وہ بلاد
مین پھرتا ہے شیوخ سے ملتا ہے کہتا ہے مین راوی ہون فلان و فلان شیخ سے مین نے
فلان فلان کو دیکھا ہے جو اسناد میرے پاس ہے وہ کسی کے پاس نہین ہے انکا غرور کئی طرح
پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ حامل اسفار ہے کچھہ توجہ طرف فہم معانی سنت کے نہین رکھتا ہی اسکا
علم قاصر ہے انکے پاس یہی نقل ہے اس نقل کو کافی سمجھتا ہے عمل نہین کرتا دوسرے یہہ کہ
تارک علم فرض عین ہے وہ علم عبارت ہی علاج قلب سے ہے

بہیچ کار کتب خونیت می آید ز جمع خاطر خود نسخہ فراہم کن

تیسرے یہہ کہ پابند شروط سماع نہین ہوتا ہے بلکہ اگر مو فی شروط بھی ہو تو بہی مغرور ہے
بسبب اسکے کہ مقتصر ہے نقل پر اور تمام عمر کو جمع روایات مین فنا کرتا ہے مہمات دین و
معرفت معانی اخبار سے معرض ہے کیونکہ قاصد سلوک طریق آخرت کو ایک ہی حدیث بس
ہوتی ہے حکایت بعض شیوخ ایک مجلس سماع مین حاضر ہوے تھے اول حدیث یہہ سُنی
من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا مجکو یہہ کافی ہے اس سے
فارغ ہو جاؤن تب اور سنون سو سماع اکیاس کا جو غرور سے حذر کرتے ہین اسطرح ہوتا تھا
ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست ٭ نوان فرقہ وہ ہے جسکا اشتغال علم نحو و لغت و شعر
و غریب لغت سے ہے یہہ زعم کرتے ہین کہ وہ مغفور ہین اور علماء امت مین سے ہین کیونکہ
قوام کتاب و سنت علم لغت و نحو سے ہوتا ہے انھون نے عمر اپنی دقائق نحو و صناعت شعر و
غریب لغت مین فنا کر دی ہے حالانکہ علم لغت سے یہی علم غریب کتاب و سنت کا کافی ہے
اور نحو سے اوسقدر جو متعلق حدیث و کتاب ہے تعمق ان علوم مین درجات لا متناہی و فضول
مستغنی عنہ ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکا غرور فن فقہ مین ہے یہہ دفع حقوق مین حیلہ
انگیزی کرتے ہین الفاظ مبہمہ کی تاویل مین اساءت بجا لاتے ہین سفر نظو اہر مین فتاوی مین

خطا کثرت سے ہوا کرتی ہے لکن یہہ بلا سبکو عام ہوگئی ہے سوا اکیا س کے انکے نزدیک حکم
بندے کا درمیان بندہ و خدا کے یہی حکم مجلس قضا کا ہے فقہاء مغرورین کو کچہہ تمیز امانی و فضول
و شہوات کا حاجات سے نہین ہوتا ہے بلکہ انکی حاجت وہی ہے جس سے انکی رعونت پوری ہو
سو یہہ محض غرور ہے ہم اگر نصف غرور فقہاء کو لکھنے بیٹھین تو مجلدات ہوجائین غزالی رح نے
تیجے بیان ہر ایک فرقے کے ان فرق دہ گانہ سے بسط بسیط کیا ہی ہماری غرض اسجگہہ فقط تنبیہ ہے
تعرف اجناس پر نہ استیعاب کہ وہ طویل ہے ابن الجوزی نے کتاب تلبیس ابلیس خاص اسی باب مین
لکھی ہے وہ جامع جمیع اصناف مغترین و مغرورین ہے سالک طریق آخرت کو رجوع کرنا طرف
اوس کتاب اور طرف کتاب احیاء العلوم کے ضرور ہے اگر اپنے دین پر بخل کھتا ہی **ف**
دوسری قسم مغترین کی ارباب عبادت و عمل ہین انکے فرق بھی کثرت سے ہین کسی کا غرور نماز مین
ہے اور کسی کا غرور تلاوت قرآن مین اور کسی کا حج مین اور کسی کا غزو مین اور کسی کا زہد مین غرض کہ
ہر مشغول ساتھہ کسی منہج کے مناہج عمل مین سے خالی غرور سے نہین ہے مگر اکیاس وقلیل ما ہم
ایک فرقہ انمین تارک فرائض مشتغل بفضائل و نوافل ہے پھر اوسنے وہان تک تعمق کیا ہے کہ حد
عدوان و سرف تک پہونچ گیا ہے جیسے صاحب وسوسہ وضو مین کہ فتوی شرع پر بابت طہارت
آب راضی نہین ہے احتمالات بعیدہ بابت نجاست کے بیٹھا نکالا کرتا ہے اور اگر معاملہ اکل حلال کا
آتا ہے تو احتمالات قریبہ پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی اکل حرام کرلیتا ہے ؎

عجبت من شیخی ومن زھدہٖ — وذکرہ النار واھوالھا
یکرہ ان یشرب فی فضۃ — ویسرق الفضۃ ان نالھا

اگر یہہ احتیاط پانی سے طرف کھانے کے منقلب ہوجاتی تو یہہ شخص ساتھہ سیرت صحابہ کے اشبہ تر
ہوجاتا عمر رضی اللہ عنہ نے آب سبوی نصرانیہ سے باوجود ظہور احتمال نجاست کے وضو کیا تھا
معہذا بہت سے ابواب حلال کے ڈر سے حرام کے چھوڑ دیتے تھے دوسرا فرقہ موسوس ہے
نیت نماز مین شیطان اوسکو نہین چھوڑتا کہ وہ نیت صحیحہ کرلی بلکہ یہانتک مشوش کرتا ہے کہ
جماعت فوت ہوجاتی ہے وقت نماز کا جاتا رہتا ہے بلکہ اگر تکبیر بھی کہہ لی ہے تو ہنوز دلمین
تردد صحت نیت کا باقی رہتا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جسپر وسوسہ اخراج حروف سورۂ فاتحہ
وغیرہ کا مخارج سے غالب ہوتا ہے وہ ہمیشہ تشدیدات و فرق مین درمیان ضاد و ظاء کے
احتیاط کیا کرتا ہے اسی دھندے مین رہتا ہے معنی قرآن و اتعاظ سے غافل ہوتا ہی پھر

صرف کرنے فہم کا طرف اسرار کتاب اللہ کے کیا ذکر ہے سو یہہ غرور اقبح انواع غرور ہے
اسلیے کہ خلق تلاوت قرآن مین مکلف بتحقیق مخارج حروف نہین ہے مگر او سیقدر جسکی عادت
معہود ہے چوتھا فرقہ وہ ہے جو قرآن کو جھٹ پٹ پڑھا کرتا ہے ایک رات دن مین ختم کرلیتا ہے
زبان پر قرآن جاری ہوتا ہے دل اودیۂ امانی مین پڑا پھرتا ہے کیونکہ اوسکو کچھ واسطے تفکر
سے معانی قرآن مین نہین ہوتا ہے کہ وہ متزجر بزواجر یا متعظ بمواعظ ہو یا نزدیک امر و نہی کے
وقوف کرے مواضع اعتبار مین عبرت پکڑے سو یہہ شخص مغرور ہے اسکے نزدیک گویا مقصود
انزال قرآن سے یہی ہمہمہ مع الغفلۃ ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جو مغتر بالصوم ہوتا ہے کبھی صائم الدہر
ہے بلکہ ایام شریفہ مین بھی روزہ رکھتا ہے لکن زبان اوسکی غیبت سے یا خاطر اوسکے ریا سے
یا بطن اوسکا حرام سے وقت افطار کے محفوظ ہے اسکا کیا ذکر ہے سارے دن ہذیان و انواع
فضول مین رہتا ہے معہذا اپنے ساتھہ ظن خیر رکھتا ہے اہمال فرائض کر کے طالب نوافل
ہوا ہے پھر اوسکا پورا حق بھی ادا نہین کرتا سو یہہ نہایت غرور ہے چھٹا فرقہ مغترین بالحج کا ہے
حج کرتے ہین بدون خروج کے مظالم و قضاء دیون و استرضاء والدین و طلب زاد حلال کے
ظلمہ کو مکس دیتے ہین راہ مین رفث و خصام سے حذر نہین کرتے پھر بعض انمین مال حرام
جمع کر کے رفقاء طریق پر صرف کرتے ہین مطلب اوس سے سمعہ و ریا ہوتا ہے معہذا یہہ گمان ہے
کہ وہ خیر پر ہین سو یہہ کچھہ خیر نہین ہے بلکہ غرور ہے ساتوان فرقہ اہل حسبت کا ہے جنکا کام امر
بمعروف و نہی عن المنکر ہے یہہ اپنے نفس کو بھول جاتے ہین امر بعنف کر کے طالب ریاست و
عزت ہوتے ہین اور جبکہ خود مباشر کسی منکر کے ہوتے ہین اور کوئی انپر رد کرتا ہے تو کہتے ہین
کہ ہم خود محتسب ہین ہمپر انکار یعنی چہ آٹھوان فرقہ مجاورین مکہ و مدینہ کا ہے یہہ غرور مجاورت
مین گرفتار ہین نہ مراقبۂ دل کرتے ہین نہ تطہیر ظاہر و باطن بلکہ بڑا غرہ انکو یہی ہے کہ ہم اتنی
برس مکے مین رہے یا مدینے مین اور چاہتے ہین کہ لوگ اونکو بصفت جوار حرمین پہچانین لیکن
پھر کوئی اونمین مجاور بنکر آنکھہ طمع کی طرف اوساخ اموال مردم کے دراز کرتا ہے پھر مال
جمع کر کے بخیل بنجاتا ہے کیا ذکر ہے کہ کسی شخص کو ایک لقمہ دے بلکہ جامع ریا و طمع و بخل
ہوتا ہے اگر مجاور نہوتا تو شائد ان ملکات سے بچ بھی جاتا لکن محبت اس بات کی کہ مجاور
کہلاتا ہے اوسکو مجاور بنائے رکھتی ہے غرضکہ کوئی عمل و عبادت منجملہ اعمال و عبادات کے
ایسی نہین ہے کہ اوسمین اس قسم کے آفات نہون جو شخص کہ عارف ان مداخل آفات کا نہین ہے

بلکہ اونپر معتقد ہے وہ مغرور ہے شرح ان غرورات کی کتب احیاء العلوم سے دریافت ہوسکتی ہے غرور نماز کا کتاب الصلوۃ سے غرور حج کتاب الحج سے غرور زکوۃ و تلاوت وسائر قربات کتب مورد مذکورہ سے اسجگہہ غرض فقط اشارہ کرنا ہے طرف مجامع کتب کے نوان فرقہ نما کا فرقہ ہے جو مال مین زاہد لباس وطعام کم درجے پر قانع ہین مسکن انکا مساجد ہین انکو گمان ہے کہ وہ مدرک رتبہ زہد ہین حالانکہ یہہ سب خدعت و غرور ہے پھر انمین ایسے بھی ہین جو اپنے نفس پر اعمال جوارح مین یہانتک تشدید کرتے ہین کہ بعض رات دن مین ہزار رکعت پڑہتے ہین قرآن ختم کرتے ہین معہذا کک کیا ذکر ہے کہ اونکو خطرہ مراعات وتفقد قلب و تطہیر قلب کا ریا وکبر وعجب وسائر مہلکات سے ہو اول تو وہ اسکو مہلک ہی نہین جانتے اور اگر جانتے بہی تو اپنے حق مین اوسکا گمان نہین رکھتے اور اگر گمان بھی کرتے ہین تو معتقد مغفرت کے ہوتے ہین اسلیے کہ عمل ظاہر درست ہی احوال قلب پر گویا کچہہ مواخذہ ہی نہوگا اور اگر نحوہم مواخذے کا بھی ہوتا ہے تو یہہ خیال کرتے ہین کہ پلہ حسنات کا ان عبادات ظاہرہ سے بھاری ہو جائیگا حالانکہ ایک ذرہ صاحب تقوی وخلق واحد کا اخلاق اکیاس سے برابر پہاڑون کے بنسبت عمل جوارح کی ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکو حرص علی النوافل ہے انکے نزدیک فرائض کچہہ شمار و قطار مین نہین ہوتے جو فرحت انکو نماز چاشت ونماز شب سے ہوتی ہے وہ لذت نماز فرض مین نہین ملتی اور نہ نماز فرض کو اول وقت مین ادا کرتے ہین انکو یہہ قول حضرت کا یاد نہین رہا جو حدیث قدسی مین رب عزوجل سے مروی ہے ما تقرب المتقربون الی بمثل اداء ما افترضت علیہم ترک کرنا ترتیب کا درمیان خیرات کے منجملہ شرور کے ہے غزالی رحمہ نے نیچے ذکر ہر فرقے کے ایضاح کلی کیا ہے لائق دریافت وشناخت طالب طریق آخرت کے ہے ف تیسری قسم متصوفہین اونپر سب سے زیادہ غلبہ غرور کا ہوتا ہے یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ متصوفہ اہل زمان کا ہے الا من عصمہ اللہ یہہ مغتر ہین ساتھہ زی و ہیئت ومنطق کے شکل و لباس و الفاظ و کلام و آداب و مراسم واصطلاحات واحوال ظاہرہ مین جیسے سماع و رقص وطہارت وصلوۃ وجلوس علی السجادات واطراق راس کے اور سر بگریبان ہونے مین مثل متفکر کے اور آہ سرد کھینچنے اور پستی آواز مین وقت بات کرنے کے اسی طرح دیگر شمائل و ہیئات مین مساعد صوفیۂ صادقین ہوتے ہین ان امور کو بتکلف اختیار کرکے مشابہ صوفیہ بنکر یہہ گمان رکھتے ہین کہ وہ اہل تصوف ہین حالانکہ کبھی اپنی جان کو مجاہدہ و ریاضت و

مراقبۂ قلب وتطہیر باطن وظاہر مین اتمام خفیہ وجلیہ سے نہین ڈالا ہے یہہ سب اوائل منازل مین
تصوف کے اگر ان سب سے فراغ حاصل ہوتا تو کبھی اپنے نفس کو صوفی نسمجھتے کیونکہ اوسکے
گرد بھی تو نہین پھرے ہین بلکہ حرام وشبہات واموال سلاطین پر جھک رہے ہین روٹی کپڑے
پیسے روپیہ دانی پر جان دیتے ہین ایک ایک نقیر وقطمیر پر حسد کرتے ہین اور بعض بعض کی آبرو
ریزی ذرا ذرا سی خلاف غرض پر کرنے لگتے ہین دوسرا فرقہ وہ ہے جو پہلے فرقے سے بھی
غرور مین بڑہا ہوا ہے اونپر جب اقتدا صوفیۂ صادقین کی بذاذت لباس ورضا بالدون مین
شاق گزری اور دیکھا کہ تظاہر بالتصوف بے اسکے نہین بنتا کہ لباس درویشانہ ہووی تو حریر و
ابریشم کو چھوڑکر طالب مرقعات نفیسہ ورفوط رقیقہ وسجادات مصبغہ کے ہوے اور ایسی گدڑی
پہنی جو کہ حریر وابریشم سے بھی قیمت مین زیادہ تر ہی مجرد لون جامہ ولباس پیوندار کو تصوف
سمجھ لیا ہے اور خیال کیا ہے کہ سارے اہل تصوف اسی کے جنس کے تھے پہر زبان کو حق مین
فقراء صادقین کے دراز کردیا وکل ذلک من شوم المتشبہین وشرہم تیسرا فرقہ وہ ہے
جسنے دعوی علم معرفت ومشاہدہ حق ومجاوزت مقامات واحوال وملازمت کا عین شہود مین
اور وصول کا قرب تک کیا ہے لکن سوای اسامی والفاظ کے اور کچہہ معرفت ان امور کی حاصل
نہین رکھتا ہے اوسنے ان اسامی کو کلمات طامات سے تلقف کیا ہے اوسی کا ایر پھیر کیا کرتا
ہے اور یہہ گمان رکھتا ہے کہ یہہ شناخت اوسکی اعلی تر ہے علم اولین وآخرین سے وہ طرف
فقہا ومفسرین ومحدثین واصناف علما کے بعین حقارت نظر کرتا ہے چہ جای عوام الناس کے
یہانتک کہ فلاح اپنی فلاحت اور حائک اپنی حیاکت چھوڑکر چند روز اسکی پاس اوٹھتا بیٹھتا ہے
اور کلمات مزیفہ اوس سے سیکھکر تردید اون الفاظ واسامی کی کیا کرتا ہے گویا متکلم عن الوحی یا
مخبر عن سر الاسرار ہے اور اس سبب سے سارے عباد وعلما کو وہ حقیر جانتا ہے عباد کے
حق مین کہتا ہے انہم اجراء متعبون علما کے حق مین کہتا ہے انہم بالحدیث عن اللہ
محجوبون اپنے نفس کے لیے اس بات کا مدعی ہے کہ وہ واصل الی الحق ہے اور منجملہ مقربین خدا
کے ہے حالانکہ وہ نزدیک اللہ کے منجملہ فجار منافقین کے ہے اور نزدیک ارباب قلوب کے
منجملہ حمقا جاہلین کے ہے نہ محکم فی العلم ہے نہ مہذب فی الخلق نہ مرتب عمل مین نہ مراقب قلب
مین سوا اتباع ہوی وتلقف ہذیان وحفظ طامات کے کچہہ نزدیک اپنے نہین رکھتا ہے چوتھا
فرقہ وہ ہے جو اباحت مین گرفتار ہے اوسنے بساط شریعت کو لپیٹ رکھا ہے احکام کو چھوڑکر

حلال و حرام کو یکسان کر دیا ہے بعض کو یہہ گمان ہے کہ اللہ ہمارے عمل سے مستغنی ہے ہم کیون
اپنی جان کو تعب مین ڈالین بعض نے کہا ہے کہ لوگ مکلف ہین ساتھہ تطہیر قلوب کے شہوات و
حب دنیا سے اور یہہ محال ہے انکو تکلیف مالایمکن دی گئی ہے ایسی باتون پر غیر مجرب نہ ہو کا
کھاتا ہے ہمنے تجربہ کر لیا کہ یہہ امر محال ہے یہہ احمق نہین جانتا کہ لوگ مکلف بقلع شہوت و غضب
اسطرح پر نہین ہین کہ بالکل اصل سے یہہ خصال باقی نرہین بلکہ مکلف بتادیب ہین تاکہ ہر ایک
انمین سے منقاد حکم عقل و شرع کا رہین بعض کہتے ہین کہ اعمال جوارح کے کچہہ شمار مین نہین ہین بلکہ
نظر طرف قلوب کے ہے سو ہمارے دل فریفتہ محبت خدا واصل الی معرفۃ اللہ ہین خوض ہمارا
دنیا مین ہمارے ابدان سے ہے قلوب ہمارے عاکف حضرت ربوبیت ہین یہہ گویا درجے
مین انبیاء علیہم السلام سے بھی بڑہ گئے ہین کہ وہ ایک خطا پر روتے اور سالہا سال تک نوحہ کرتے
واصناف غرور اہل الاباحۃ من المتشبہین بالصوفیۃ لاتحصی وکل ذلک بناء علی
اغالیط و وساویس یخدعہم الشیطان بہا پانچوان فرقہ وہ ہے جسنے حد سے ان فرق کے
تجاوز کر کے اعمال سے اجتناب کیا اور طالب حلال ہوا اور مشتغل بتفقد قلب ہے کوئی دعوی
زہد و توکل و رضا و حب کا بدون وقوف کے حقائق و شروط و علامات و آفات ان مقامات پر
کرتا ہے کوئی مدعی وجد و حب للہ کا ہے اوسکو یہہ زعم ہے کہ وہ فریفتہ خدا ہے اور شاید کہ وہ
حق مین اللہ پاک کے ایسے خیالات رکھتا ہے جو بدعت یا کفر ہین چھٹا فرقہ وہ ہے جسنے اپنے
نفس پر امر قوت مین تنگی کی ہے طالب حلال خالص ہے مگر تفقد قلب و جوارح سے اور خصال مین
کام نہین رکھتا ہے ساتوان فرقہ وہ ہے جو مدعی حسن خلق و تواضع و سماحت ہے خدمت صوفیہ
کی کرتا ہے ایک جماعت کو نزدیک اپنے جمع کیا ہے اس جمع متصوفہ کو شبکہ ریاست و جمع مال
ٹھہرایا ہے اصل غرض انکی تکبر ہے اگرچہ اظہار تواضع کرتے ہین آٹھوان فرقہ مشتغل بمجاہدہ و
تہذیب اخلاق و تطہیر نفس ہے عیوب نفس سے اوسنے اس بحث عیوب نفس و معرفت خدع نفس
کو ایک علم ٹھہرالیا ہے یہہ اسی فحص و استنباط دقیق کلام مین آفات نفس سے گرفتار رہکر کہتے
ہین کہ ہذا فی النفس عیب والغفلۃ عن کونہا عیبا عیب حالانکہ تضییع تمام عمر کی اسی مین بلا
عمل کے کچہہ بکار آمد نہین ہوتی ہے نوان فرقہ وہ ہے جو اس حد سے متجاوز ہو کر مبتدی سلوک
طریق ہے جب کوئی باب معرفت کا اوسپر مفتوح ہوتا ہے تو خوش ہو کر اوسی کی طرف ملتفت رہجاتے
ہین اسی تفکر کیفیت انفتاح مین پہنسے رہتے ہین یہہ سب غرور ہے اسلیے کہ عجائب طرق خدا

بے نہایت ہین دسوان فرقہ وہ ہے جو ان سب سے تجاوز کر گیا ہے اور جو انوار اثنار راہ مین
اوسپر فائض ہوتے ہین وہ اونکی طرف ملتفت ہو کر حد قربت کو پہونچگیا ہے یہہ اپنے گمان وصول
مین غالط ہے اسلیے کہ اللہ کے ستر حجاب ہین نور کے جب سالک ایک حجاب تک پہونچ جاتا ہے
گمان وصول کرتا ہے سو وصول جب ہی کہ سارے حجب طی کر جاے یہہ محل التباس کا ہے
غزالی رحمہ نے حال ہر فرقے کا ان فرق مین سے بتفصیل تمام لکھا ہے **ف** چوتھے ارباب
اموال ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقے کو حرص ہے بناء مساجد و مدارس و رباطات و قناطر
پر انکا مطلب یہہ ہے کہ انکے بعد انکا نام باقی رہے یہہ سمجھتے ہین کہ ہم مغفور ہو گئے لکن یہہ دو
طرح سے غرور مین ہین ایک یہہ کہ اموال ظلم و نہب و رشا و غیرہ جہات محظورہ سے ان اکنہ
کو بناتے ہین ستعرض سخط خدا ہوتے ہین دوسرے یہہ کہ گمان اخلاص و قصد خیر کا اس انفاق مین
رکھتے ہین دوسرا فرقہ وہ ہے جسکا مال حلال ہے اور اوسنے بناء مساجد پر صرف کیا ہی لکن
دو وجہ سے مغرور ہے ایک یہہ کہ طالب ریا و ثنا ہے کیونکہ اوسکے جوار یا شہر مین فقرا موجود
ہین جنپر صرف کرنا اہم و افضل تھا بنسبت بناء مساجد کے دوسرے یہہ کہ اوسنے زخرفت
و تزئین مساجد مین خرچ کیا ہے جس سے قلوب مصلین کو خشوع و خضوع سے باز رکھا حالانکہ مقصود
نماز سے خشوع و حضور قلب ہی سو یہہ سارا وبال اوسکی گردن پر ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہی کہ مینے
اچھا کام کیا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جو انفاق اموال صدقات علی الفقرا مین کرتا ہے مساکین کو
دیتا ہے اور عادت اوسکی افشاء معروف و طلب شکر ہے اور مخفی صدقہ کرنے کو مکروہ رکھتا ہی
یا بار بار حج کو جاتا ہے محلہ و جوار مین بھوکے پیاسے لوگ ہین اونپر صرف نہین کرتا ابن مسعود نے
کہا آخر زمانے مین حاجی بلا سبب بہت ہونگے اونکو سفر آسان ہوگا رزق کا بسط ہوگا وہ حج سے
محروم مسلوب پھرینگے مین کہتا ہون اسطرحکا حج اس عہد مین بہت مروج ہے چوتھا فرقہ وہ ہے
جو حفظ و امساک مال کا براہ بخل کرتا ہے متعہد ایسے عبادات بدنیہ مین مشغول ہے جسمین کچھہ کام
مال خرچ کرنے کا نہین پڑتا ہے جیسے صیام نہار قیام لیل ختم قرآن حالانکہ بخل مہلک اوسکے
باطن پر مستولی ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جنپر بخل غالب ہے اونکا دل واسطے خرچ کرنے کے
نہین بڑھتا مگر فقط واسطے ادای زکوۃ کے پھر زکوۃ مین مال ردی خبیث نکالکر دیتا ہے پھر فقرا
سے اپنی خدمت لیتا ہے حالانکہ یہہ سب مفسد نیت ہے چھٹا فرقہ عوام خلق کا ہے منجملہ ارباب
اموال کے یہہ حضور مجالس ذکر کو مغنی و کافی سمجھتے ہین انکا گمان یہہ ہے کہ مجرد سماع وعظ کا بدون

عمل و اتعاظ کے کافی ہوتا ہے سو یہہ مغرور ہین کیونکہ فضل مجالس ذکر کا اسلیے ہے کہ مرغب
فی الخیر ہو سو جبکہ وہ ہیچ رغبت نہین ہے تو اوسمین کوئی خیر نہوئے کبھی مجلس وعظ مین رونے
بھی لگتے ہین مثل بکا و نساء کے لکن بلا عزم یا کبھی خوفناک بات سنکر رب سلم یا نعوذ باللہ یا سبحان اللہ
کہنے لگتے ہین مگر یہہ سارا جمع وخرچ زبانی ہوتا ہے عمل مسموع مذکور پر نہین کرتے ان فرق کا حال
تفصیلی غزالی رحہ نے کتاب الغرور مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے بہت بسط سے لکہا ہی ہمنے یہجگہہ
فقط بطور فہرست کے ذکر کر دیا پر انفع اوسی وقت بشرط توفیق الٰہی متصور و ممکن ہے کہ احاطہ
سارے شقوق کلام و دقائق مہلکات کا دل مین حاصل ہو کر ہمت عمل و تفقد قلب و اصلاح
حال کے شامل حال ہو ورنہ یہہ اور وہ سب ایک کہانی ہے و لہذا اہل علم و اصحاب قلب نے
کہا ہے الناس کلہم ہلکی الا العالمون والعالمون کلہم ہلکی الا العاملون والعاملون
کلہم ہلکی الا المخلصون والمخلصون علی خطر عظیم فاذا المغرور ہالک والمخلص الفار من
الغرور علی خطر فلذلک لا یفارق الخوف والحذر قلوب اولیاء اللہ ابدا فنسأل اللہ العون
والتوفیق وحسن الخاتمہ فان الامور بخواتیمہا باب مہلکات مین اجمالاً ہمارا رسالہ لسان العرفان
نام جامع انواع بیان ہی وللہ الحمد

باب اس بیان مین کہ تقدیم یمین ہر اوس امر مین جو باب تکریم سے ہو مستحب ہی جیسے وضو و غسل

لبس ثوب و نعل و خف و سراویل و دخول مسجد و سواک و اکتحال و تقلیم اظفار و قص شارب و نتف ابط
و حلق راس و سلام من الصلوٰۃ و اکل و شرب و مصافحہ و استلام حجر اسود و خروج من الخلا و اخذ و
اعطا و غیر ذلک اسی طرح تقدیم یسار کی ضد مین ان امور کے مستحب ہی جیسے امتخاط بصاق عن الیسار
دخول خلا خروج من المسجد خلع خف و نعل و سراویل و ثوب و استنجا و فعل مستقذرات و اشباہ
ذلک قال اللہ تعالیٰ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ الآیات و قال
تعالیٰ فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ عائشہ
کہتی ہین حضرت کو تیمن ہر حال اپنے مین کیا طہور و کیا ترجل و تنعل پسند آتا تھا متفق علیہ
دوسرا لفظ یہہ ہے کہ داہنا ہاتھ حضرت کا واسطے طہور و طعام کے تھا اور بایان ہاتھ واسطے
خلا کے اور جو اذی ہو حدیث صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح ام عطیہ کہتی ہین حضرت
نے عورتون کو غسل بنت مین حکم دیا کہ جانب یمین و مواضع وضو سے شروع کرین متفق علیہ
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب جوتا پہنے کوئی تم مین تو جانب راست سے پہنے اور جب

اوتارے تو جانب چپ سے اوتارے تاکہ یمنی پہننے مین اول اور اوتارنے مین آخر ہو
متفق علیہ حفصہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت دست راست کو واسطے طعام و شراب و ثیاب
کے رکھتے اور دست چپ کو واسطے سوا ان کامون کے رواہ ابو داود وغیرہ ابو ہریرہ
مرفوعا کہتے ہین تم جب پہنو یا وضو کرو تو جوانب امین سے شروع کرو حدیث صحیح رواہ
ابو داود والترمذي باسناد صحیح انس کہتے ہین کہ حضرت نے منیٰ مین حلاق سے کہا
خذ اور اشارہ طرف جانب امین سر کے پھر ایسر کے کیا پھر وہ بال لوگون کو دینے لگے متفق علیہ
دوسری روایت مین یون ہے کہ ناول الحلاق شقه الایمن فحلقه پھر ابو طلحہ انصاری کو
بلا کر وہ بال دیدیے ثم ناوله الشق الاخر فحلقه پھر وہ بال بھی ابا طلحہ کو دیکر فرمایا
اقسمه بین الناس

باب ۱۲ بیان مین آداب اکل کے

اس باب مین کئی فصل ہین

فصل اول بیان مین تسمیہ کہنے کے اول طعام مین اور تحمید کرنے کے آخر مین عمر بن ابی سلمہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بسم اللہ کہہ اور سیدھے ہاتھ سے کھا اور جو تجھسے قریب ہی اوس سے
کھا متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی کھاوے تو بسم اللہ
کرے اگر بسم اللہ کرنا اول مین بھول جائے تو یون کہے بسم الله اوله واخره رواہ ابو داود
والترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث جابر مین فرمایا ہے آدمی جب اندر گھر کے آکر
اللہ کا ذکر وقت دخول و وقت طعام کے کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے لا مبیت لکم ولا عشاء
اور جبکہ وقت دخول کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادرکتم المبیت اور جبکہ وقت طعام
کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم حذیفہ کہتے ہین جب ہم
ہمراہ حضرت کے حاضر طعام ہوتے ہاتھ کھانے کو یہانتک کہ حضرت شروع کرتے اور اپنا
ہاتھ رکھتے نہ بڑہاتے ایکبار ہم طعام پر حاضر ہوے ایک دختر دوڑتی آئی گویا کوئی اوسکو
ڈھکیلتا لاتا ہے وہ اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنے لگی حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک
گنوار آیا گویا کوئی اوسکو ڈھکیلے لاتا ہے اوسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا فرمایا شیطان حلال کر لیتا ہے
اوس طعام کو جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاے وہ اس دختر کو لایا تاکہ استحلال طعام کرے مینے اسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا کہ کھانا حلال کرے مینے اسکا ہاتھ بھی پکڑا والذي نفسي

بيدك ان يدك في يدي مع يديهما پھر بسم اللہ کرکے کھانا کھایا رواہ مسلم اس حدیث سے دو مسئلے نکلے ایک یہہ کہ جب میر مجلس شروع کرے تب حاضرین ہاتھہ ڈالین دوسرے یہہ کہ طعام غیر مسمی علیہ مین شیطان شریک ہو جاتا ہے امیہ بن مخشی کہتے ہین حضرت بیٹھے تھے ایک مرد کھا رہا تھا جب باقی نرہا طعام سے مگر ایک لقمہ تو اوسنے وہ لقمہ طرف دہان کے اوٹھا کر کہا بسم اللہ اوله واخرہ حضرت ہنسے اور فرمایا اسکے ساتھہ شیطان کھا رہا تھا جب اسنے ذکر اللہ کا کیا شیطان نے جو پیٹ مین گیا تھا قی کر دیا رواہ ابوداود والنسائي عائشہ کہتی ہین حضرت چھہ اصحاب مین کھانا کھا رہے تھے ایک اعرابی نے آکر دو لقمون مین سب صاف کر دیا حضرت نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تم سب کو کفایت کرتا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ جب دسترخوان اوٹھایا جاتا حضرت فرماتے الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مستغنى عنه ربنا رواہ البخاري حدیث معاذ بن انس مین فرمایا ہے جو شخص کھانا کھاوے اور یون کہے الحمد لله الذي اطعمني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة تو اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین رواہ ابوداود والترمذي

وقال حديث حسن

فصل بیان مین عیب نکرنے طعام کے اور استحباب مین مدح طعام کے

ابوہریرہ کہتے ہین عیب نہ لگایا حضرت نے کسی کھانے کو کبھی اگر جی چاہا کھایا اگر ناپسند کیا چھوڑ دیا متفق علیہ حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے سالن مانگا کہا ہمارے پاس نہین ہے مگر سرکہ اوسکو طلب کرکے کھانا شروع کیا اور فرمایا نعم الادام الخل نعم الادام الخل رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ جو شخص طعام پر حاضر ہو اور روزہ دار ہو تو وہ کیا کہے

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین جب بلایا جاوے کوئی تم مین یعنی طرف طعام کے تو قبول کرے پھر اگر صائم ہو تو دعا دے اور اگر مفطر ہو تو کھائے رواہ مسلم

فصل وہ کیا کہے جسکے ساتھہ کوئی اور شخص طرف طعام کے لگجائے

حدیث ابومسعود بدری مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کھانا طیار کرکے حضرت کو بلایا کھانا پانچ آدمیون کا تھا اونکے ساتھہ ایک اور شخص لگ لیا جب دروازے تک پہونچا حضرت نے کہا یہہ ہمارے ساتھہ لگ لیا ہے اگر تو اذن دے تو آئے ورنہ پھر جائے اوسنے کہا مین اذن دیتا ہون متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ سامنے سے کھائے اور جو بری طرح سے کھائے اوسکو وعظ و ادب کرے

عمر بن ابی سلمہ کہتے ہین مین ایک لڑکا تھا گود مین حضرت کے میرا ہاتھہ رکابی مین ہر طرف دوڑتا تھا مجکو فرمایا اے لڑکے بسم اللہ کہہ اور سیدھے ہاتھہ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے پاس حضرت کے بائین ہاتھہ سے کھایا فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھا اوسنے کہا مین نہین کھا سکتا فرمایا تو نہین کھا سکتا نہین روکا اوسکو مگر کبر نے پھر وہ اوس ہاتھہ کو طرف دہن کے نہ اوٹھا سکا رواہ مسلم

فصل دو دانہ کھجور و نحو ہا کو ملا کر نکھائے جبکہ ہمراہ جماعت کے ہو مگر اونکے اذن سے

ابن عمر نے کہا حضرت نے منع فرمایا ہے اقران سے مگر یہہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اذن لیلے متفق علیہ

فصل وہ کیا کہے اور کیا کرے جو کھاتا ہے اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا

وحشی بن حرب کہتے ہین اصحاب حضرت نے کہا اے رسول خدا ہم کھاتے ہین ہمارا پیٹ نہین بھرتا فرمایا شائد تم الگ الگ کھاتے ہو کہا ہان فرمایا طعام پر تم جمع ہو جایا کرو اور اللہ کا نام لیا کرو تمکو اوسمین برکت ملیگی رواہ ابو داود

فصل حکم یہہ ہے کہ جانب رکابی سے کھائے وسط مین سے نکھائے اسکی دلیل وہی حدیث گزشتہ ہے کل مما یلیک متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوعا یہہ ہے برکت وسط طعام اوترتی ہے تم اوسکے کنارون سے کھاو وسط طعام سے نکھاو رواہ ابو داود والترمذی نسائی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن بسر کہتے ہین حضرت کے پاس ایک طباق تھا اوسکو غراء کہتے تھے چار آدمی اوسکو اوٹھاتے تب نماز ضحی پڑھ چکے اوسکو لائے یعنی اوسمین ثرید تہا چارون طرف اوسکے بیٹھہ گئے جب لوگ زیادہ ہوگئے حضرت اکڑون بیٹھہ گئے ایک اعرابی نے کہا اے حضرت یہہ کیا نشست ہے فرمایا ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا پھر فرمایا اسکے ادگرد سے کھاو اسکی چوٹی چھوڑ دو اسمین برکت ہوگی رواہ ابو داود باسناد جید

فصل اس بیان مین کہ تکیہ لگا کر کھانا مکروہ ہے

وہب بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین تکیہ لگا کر نہین کھاتا رواہ البخاری خطابی نے کہا مراد تکیہ سے اس جگہہ مسند پر بیٹھکر کھانا ہے بلکہ مستعجلا کھائے نہ مستوطنا اور بقدر بلغہ کھائے انتہی کسی نے کہا مراد تکیہ سے مائل علی الجنب ہے بعض نے کہا مراد اتکاء سے

چار زانو بیٹھکر کھانا ہے ظاہر یہہ ہے کہ پشت کو مستند کرکے کھائے واللہ اعلم انس کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ جالس مقعی ہو کر تمر کھاتے تھے رواہ مسلم مقعی وہ ہی جو دونون سرین زمین پر چپکاے اور دونون ساق کھڑے رکھے ۞

فصل اس بیان مین کہ تین انگلیون سے کھانا اور اونکا چاٹنا مستحب ہی اور مسح اونکا قبل چاٹنے کی مکروہ ہی اور چاٹنا رکابی کا اور اوٹھا لینا لقمہ ساقطہ کا اور کھا لینا اوسکا مستحب ہے اور پونچھنا اونگلیون کا بعد چاٹنے کے ساعد وقدم وغیرہا سے جائز ہے

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی جب کھاوے کوئی تم مین کھانا تو مسح اصابع نکرے یعنی ہاتھ نہ پونچھے اور نہ دہوئے یہانتک کہ اونکو چاٹے یا چٹا دے متفق علیہ کعب بن مالک کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ تین انگلیون سے کھاتے تھے جب کھا چکتے تو اونگلیان چاٹ لیتے رواہ مسلم جابر کا لفظ یہ ہے کہ حکم دیا حضرت نے لعق اصابع وصحفہ کا یعنی انگلی و رکابی کو چاٹ لے اور فرمایا تم نہین جانتے کہ تمہارے کس طعام مین برکت ہی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعاً یون ہے کہ جب گر جاے نوالہ ایک تمہارے کا تو اوسکو اوٹھا کر اور جو کچھہ اوسمین لگا ہو اوسکو دور کرکے کھالے نوالے کو شیطان کے لیے چھوڑے اور نہ ہاتھہ اپنا مندیل یعنے رومال سے پونچھے یہانتک کہ اونگلیان چاٹے وہ نہین جانتا کہ کس طعام مین اوسکے برکت ہے رواہ مسلم تیسرا لفظ اونکا رفعاً یہہ ہے کہ شیطان حاضر ہوتا ہی پاس ایک تمہارے کے نزدیک ہر شے کے یہانتک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام کے سو جب کسی کا لقمہ گر جاے تو اوسکو اوٹھا لے اور جو کچھہ اوسمین لگ گیا ہو اوسکو دور کرکے کھائے شیطان کے لیے اوسکو نہ چھوڑے جب کھا چکے تو انگلیان چاٹ لے وہ نہین جانتا کہ اوسکے کس کھانے مین برکت ہے رواہ مسلم انس کہتے ہین حضرت جب کھانا کھاتے تینون اونگلیان اپنی چاٹ لیتے اور ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم رکابی کو چاٹین الحدیث رواہ مسلم جابر نے کہا ہم زمانہ حضرت مین اسطرح کا کھانا نہین پاتے تھے مگر تھوڑا جب ہم کھانا پاتے ہمارے پاس رومال نہ تھے مگر یہی کف دست و بازو ہمارے پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نکرتے

رواه البخاري

فصل بیان مین تکثیر ایدی کے طعام پر

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کھانا دو کا کافی ہے تین کو اور کھانا تین کا کافی ہے چار کو
متفق علیہ جابر کا لفظ رضا یہہ سے ہے کہ طعام واحد کافی ہے دو کو اور کھانا دو کا کافی ہے
چار کو اور کھانا چار کا کافی ہے آٹھہ کو رواہ مسلم غزالی کہتے ہین آداب طعام سات ہین
ایک یہہ کہ طعام بعد حلال ہونے کے فی نفسہ طیب بھی ہو کسب کی راہ سے موافق سنت
و ورع کے اور کسی وجہ مکروہ شرعی سے یا بطور رہوی و مداہنت کے مکتسب نہو اللہ نے
حکم اکل طیب کا دیا ہے اکل بالباطل سے منع فرمایا ہے طعام کا طیب حلال ہونا منجملہ فرائض
واصول دین کے ہے اسی لیے بعض سلف نے کہا ہے الاکل من الدین قال تعالی
کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً دوسرے یہہ کہ قبل طعام کے ہاتھہ دہوئے اس سے
نفی فقر ہوتی ہے اور اقرب الی النظافۃ والنزاہتہ ہے تیسرے یہہ کہ کھانے کو دسترخوان
پر رکھے وہ سفرہ زمین پر ہو کہ یہہ اقرب بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اسمین تواضع
نکلتی ہے انس کہتے ہین حضرت نے کبھی خوان و سکرجہ مین نہین کھایا بعض نے کہا ہے
کہ چار چیزین بعد حضرت کے حادث ہوئی ہین موائد و مناخل واشنان و شبع چوتھے یہہ کہ
جلسہ سفرہ مین ایک حالت رہے حضرت کبھی جاثی علی الرکب ہوتے اور ظہر قدمین پر بیٹھتے
اور کبھی پای راست کھڑا کرتے اور پای چپ پر بیٹھتے پانچوین یہہ کہ نیت قوت کی طاعت خدا
پر کرے قاصد تلذذ و تنعم بالاکل کا نہو چھٹے یہہ کہ راضی بماحضر ہو طلب مین نعم و زیادت
و انتظار سالن و کرامت نان کی کوشش نکرے ساتوین یہہ کہ مجتہد ہو تکثیر ایدی مین گو اپنی
ہے اہل و ولد کیون نہون حضرت نے فرمایا ہے تم جمع ہو اپنے کھانے پر تمکو اوسمین برکت
ہوگی انس کہتے ہین حضرت تنہا نہ کھاتے تھے آداب حالت اکل یہہ ہین کہ اول بسم اللہ کہے
آخر مین الحمد للہ کہے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو اور بھی اچھا ہے دست راست سے
کھاے ابتدا و اختتام نمک سے کرے لقمہ چھوٹا ہو خوب چبا کر کھاے جب نگل چکے
تب دوسرا لقمہ اوٹھاے کسی طعام کی ذم نکرے سامنے سے نوالہ لے نہ اوپر سے اور نہ
اطراف رکابی سے چھرے سے کاٹ کر نہ کھاے دانتون سے نوچکر کھاے روٹی پر
رکابی نرکھے روٹی سے ہاتھہ نہ پونچھے طعام گرم مین پھونک نمارے کھجور وغیرہ کھاے

تو عدد طاق کا خیال رکھے سات عدد یا گیارہ یا اکیس اثناء طعام مین بار بار پانی نہ پیے
مگر جبکہ نوالہ پھنس جاے یہہ امر طب مین بھی مستحب ہی اور رد باغ معدہ ہی پیٹ بھرنے سے
پہلے رک جاے انگلیان چاٹ کر ہاتھ رومال سے پونچھے ریزہای طعام چنکر کھالے
پھر خلال کرے دل سے اللہ کا شکر طعام پر بجالاے طعام کو اوسکی نعمت جانے قال تعالے
کلوا من طیبات ما رزقنا کم واشکروا للہ اگر رزق حلال کھاے تو یون کہے
اللھم اطعمنا طیبا واستعملنا صالحا اور اگر طعام شبہہ ہو تو یون کہے الحمد للہ علی کل
حال اللھم لا تجعلہ قوۃ لنا علی معصیتک بعد طعام کے سورۂ اخلاص ولایلاف پڑھے
اگر دوسرے کا طعام کھاے تو کہے اللھم اکثر خیرہ وبارک لہ فیما رزقتہ ویسر لہ
ان یفعل فیہ خیرا وقنعہ بما اعطیتہ واجعلنا وایاہ من الشاکرین اور اگر نزدیک
کسی قوم کے افطار کرے تو کہے افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت
علیکم الملائکۃ جو رزق شبہہ کا کھایا ہے اوسپر بہت استغفار کرے غمگین ہو آنسو بہاے
یہہ آنسو حر نار کو بجھا دینگے حضرت نے کہا ہے کل لحم نبت من حرام فالنار اولی بہ ولیس
من یاکل ویبکی کمن یاکل ویلھو پھر ادعیہ بعد طعام پڑھے آداب اکل مع الجماعۃ یہہ ہین
کہ جب کوئی مستحق التقدیم موجود ہو جیسے کبیر السن یا زائد الفضل تو ابتداء الطعام نکرے ہان
اگر خود ہی متبوع ومقتدی بہ ہے تو پھر زیادہ اونکو منتظر نرکھے دوسرے یہہ کہ وقت کھانیکے
خاموش نرہے کہ یہہ سیرت عجم ہے بلکہ اچھی بات کرے حکایات صالحین کی بابت اطعمہ
وغیرہ کے بیان کرے تیسرے یہہ کہ جو شخص رفیق قصعہ طعام ہو اوس سے زیادہ نکھاے
چوتھے یہہ کہ مطابق عادت کے کھاے کسی کے دیکھنے سے ترک شئی مشتہی نکرے کہ یہہ
تصنع ہے پانچوین یہہ کہ دہونا ہاتھہ کا سیلابچی مین لاباس بہ ہے اگر غیر سیلابچی سامنے لاے
تو واسطے اکرام کے قبول کرے **حکایت** ہارون رشید نے ابو معاویہ ضریر کی دعوت
کی تھی خود طشت لاکر اونکے ہاتھہ دُہلاے جب کھا چکے کہا تمنے جانا کہ تمھارے ہاتھہ کسنی دُہلاے
کہا نہین کہا امیر المؤمنین نے کہا یا امیر المؤمنین اکرمت العلم واجللتہ فاجلک اللہ
واکرمک کما اجللت العلم واھلہ اور اگر سب ملکر ہاتھہ ایک طشت مین دہوئین تو یہہ
اقرب بتواضع وابعد ہے طول انتظار سے چھٹے یہہ کہ نظر طرف اصحاب کے نکرے کہ کون
کیونکر کھاتا ہے کہ وہ شرما جائین ساتوین یہہ کہ کھانے مین کوئی کام گھن کا نکرے اور نہ کوئی

بات کہن کی ذکر کرے **ف** تقدیم طعام مین طرف اخوان کے فضل کثیر ہے ہر نفقے کا
حساب ہوگا مگر وہ نفقہ جو اخوان پر طعام مین کیا ہے **حکایت** بعض علما خراسان سلمنے
اخوان کے بہت سا کھانا رکھتے تھے جو وہ نکھا سکین کہتے تھے ہمکو حضرت سے پہونچا ہے
کہ جب اخوان ہاتھ اپنے طعام سے اوٹھا لیتے ہین تو جو شخص زیادہ کھاتا ہے اوسکا حساب
نہین ہوتا اسلیے مین دوست رکھتا ہون کہ بچا کھچا کھانا مین کھاؤن حدیث مین آیا ہے
لایحاسب العبد علی ما اکلہ مع اخوانہ بعض سلف ہمراہ جماعت کے زیادہ کھاتے
اور تنہا کم کھاتے حضرت نے فرمایا ہے خیرکم من اطعم الطعام کسی کے گھر وقت کھانیکا
تاک کر جانا منہی عنہ ہے قال تعالی لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر
ناظرین اناہ یعنی منتظرین حینہ ونضجہ اسی طرح بے بلائے کسی کے طعام پر جانا فسق
وحرام ہے مگر یہہ کہ وہ اذن دیدے ہان اگر بھوکا ہے اور بقصد طعام کسی دوست کے
گھر گیا ہے کہ وہ اسکو کھانا کھلاسے تو لا باس بہ ہے حضرت وابو بکر وعمر ابو الهیثم وابو ایوب
انصاری کے گھر گئے تھے اسی کھانے کے قصد سے یہہ سب بھوکے تھے ایسی صورتمین
داخل منزل اخوان ہونا اعانت ہے حیازت ثواب پر وهی عادۃ السلف عون بن مسعود
کے تین سو ساٹھ دوست تھے وہ سال تمام تک ہر ایک کے گھر ایکدن جاکر کھانا کھاتے
ایک دوسرے بزرگ کے تیس دوست تھے وہ ہر ماہ تک اونکے گھر کھاتے ایک تیسرے
بزرگ کے سات دوست تھے وہ ہفتہ اونکے یہان پورا کرتے بلکہ اگر دوست غائب ہے
اور اوسکی رضامندی معلوم ہے تو بے اذن بھی اوسکے گھر سے بقدر کفایت لیکر کھا سکتا ہے
اور بصورت عدم رضا کے ایسا کھانا مکروہ ہے قال تعالی او صدیقکم محمد بن واسع اور
اونکے اصحاب گھر مین حسن کے آتے اور جو پاتے بغیر اذن کے کھا لیتے حسن اگر یہہ حال
معلوم کرتے بہت خوش ہوتے اور کہتے ھکذا کنا **حکایت** ایک قوم گھر مین سفیان ثوری
کے گئی دروازہ کھولا دسترخوان بچھا کر کھانے لگے اتنے مین سفیان آئے کہا ذکرتمونی
اخلاق السلف ھکذا کانوا **حکایت** بعض تابعین کے پاس ایک قوم آئی اونکے پاس کچھہ
نتھا جو کھلاتے وہ گھر مین بعض اخوان کے گئے اوسکو نپایا دیکھا کہ دیگچی سالن کی اور
روٹیان پکی ہوئی رکھی ہین اوٹھا لائے اور مہمانون کو کھلا دین جب گھر والا آیا تو اوسنے
کھانا نہ دیکھا پوچھا کہا فلان شخص آکر لیگیا کہا بہت اچھا کام کیا جب ملاقات ہوئی کہا اگر پھر

ان عادوافعل یہہ آداب ہین دخول کے رہے آداب تقدیم کے سو ترک تکلف ہی جو
موجود ہو وہ سامنے لاکر حاضر کردے اور اگر نہو تو قرض لیکر نہ کھلاوے اور اگر کچھہ حاضر ہی
لکن خود اوسکی حاجت رکھتا ہے اور دل کھلانے کو نہین چاہتا ہے تو پھر کچھہ حاجت تقدیم
کی نہین ہے **حکایت** ایک زاہد کے پاس ایک شخص آیا یہہ کھارہا تھا کہا لولا انی اخذتہ
بدین لاطعمتک بعض سلف نے کہا ہے تکلف یہہ ہے کہ جو تو کھاتا ہے اوس سے زیادہ
جودت وقیمت مین دوسرے کو کھلائے فضیل نے کہا ہے ایک وجہ تقاطع کی یہہ بھی ہے
کہ واسطے دوسرے کے تکلف کیا جاتا ہے اسلیے پھر وہ دوبارہ پاس اوسکے نہین جاتا
بعض نے کہا میرے پاس کوئی آوے کچھہ پروا نہین ہے مین کسی کے لیے تکلف نہین
کرتا اگر تکلف کرون تو پھر آنا اوسکا مجکو ناگوار ہو ایک تکلف یہہ بھی ہے کہ جو کچھہ گھر مین ہو
سب سامنے لاکر رکھدے عیال کو ایذا دے **حکایت** ایک شخص نے علی مرتضی کی دعوت
کی فرمایا تین شرط سے منظور ہے ایک یہہ کہ بازار سے کچھہ نہ منگا دوسرے یہہ کہ جو گھر مین
ہو وہی سامنے لاکر رکھہ تیسرے یہہ کہ عیال کو تکلیف ندے **حکایت** بعض لوگ پاس جابر
بن عبداللہ کے گئے اونھون نے روٹی سرکہ لاکر سامنے رکھدیا اور کہا لولا انا نہینا عن
التکلف لتکلفت لکم سلمان کہتے ہین حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم واسطے مہمان کے تکلف
نکرین جو موجود ہو وہ حاضر کردین **حکایت** حضرت یونس علیہ السلام کے پاس کچھہ لوگ
آئے اونھون نے ٹکڑے روٹی کے اور ساگ لاکر سامنے اونکے رکھدیا کیونکہ وہ اسی ساگ کی
زراعت کرتے تھے پھر کہا کلوا لولا ان اللہ لعن المتکلفین لتکلفت لکم انس بن مالک وغیرہ
صحابہ خشک ٹکڑے روٹی کے اور تمر ردی سامنے لاکر رکھدیتے اور کہتے ہم نہین جانتے کہ کون
گناہ مین زیادہ ہے وہ شخص جو اسکو حقیر جانتا ہے یا وہ شخص جو ماحضر کو حقیر سمجھکر پیش نہین کرتا
دوسرا ادب یہہ ہے کہ زائر مزور سے فرمایش کسی چیز کی بعینہ نکرے بلکہ اگر مزور اوسکو درمیان
دو شی کے مخیر کرے تو یہہ آسان شی کو اختیار کرے سنت یہی ہے تیسرا ادب یہہ ہی کہ مزور
زائر سے التماس اچھی طرح پر کھانے کا کرے تاکہ وہ خوش ہو اسمین اجر وفضل جزیل ہی چوتھا ادب
یہہ ہے کہ اوس سے نہ پوچھے کہ تم کھانا کھاوگے یا نہین بلکہ کھانا لاکر رکھدے وہ اگر کھائے
بہتر ورنہ اوٹھا لیجاوے اسکے بعد غزالی نے آداب ضیافت کے لکھے ہین نیچے ہر ادب کے
آداب مذکورہ سے بسط بسیط کیا ہی

باب۱۳ بیان مین آداب شرب کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل بیان مین تین سانس لینے کے باہر برتن سے اور کراہت تنفس کی اندر برتن کے اور استحباب ادارت اناء کا مین فالامین پر بعد مبتدی کے

انس کہتے ہین حضرت تین بار سانس لیتے تھے پانی پینے مین متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس خارج الاناء ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے تم مت پیو ایکبار مین جیسے اونٹ پیتا ہے ولکن پیو دو بار تین بار مین اور بسم اللہ کہو جب پیو اور حمد کرو جب پی چکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو قتادہ کا لفظ رفعا یہہ ہے نہی فرمائی ہے سانس لینے سے اندر برتن کے متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس فی الاناء انس کہتے ہین حضرت کے پاس دودہ پانی ملا ہوا لایا گیا یعنی لسی آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی تہا اور بائین طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے آپنے پیکر اوس اعرابی کو دیا اور فرمایا الایمن فالایمن متفق علیہ حدیث سہل بن سعد قصہ غلام مین گزر چکی ہے کہ وہ جانب یمین پر اور اشیاخ جانب یسار پر تھے کہ اوسنے کہا تہا لا اوثر بنصیبی منک احدا وہ ابن عباس تھے

فصل اس بیان مین کہ دہان مشک وغیرہ سے پینا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام

حدیث ابو سعید خدری مین رفعا آیا ہے کہ حضرت نے نہی کی ہے اختناث اسقیہ سے یعنی مشک کا منہہ کھولکر اوس سے پینا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہی فرمائی ہے دہان مشک و ڈولچی سے متفق علیہ کبشہ بنت ثابت خواہر حسان بن ثابت کہتے ہین حضرت میرے گھر مین آے ایک ڈولچی لٹکتی تھی اوسکے منہہ سے کھڑے ہوکر پانی پیا مینے اوٹھکر اوسکا منہہ کاٹ کر رکھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہہ قطع کرنا واسطے حفظ موضع فم نبوی کے تھا بغرض تبرک لینے کے اور اسلیے کہ ابتذال سے محفوظ رہے ہر کوئی اپنا منہہ اوس پر نہ لگاے یہہ حدیث محمول ہے بیان جواز پر اور دونون احادیث سابق واسطے بیان اکمل و فضل کے تھین قال النووی

فصل پانی مین پھونک مارنا مکروہ ہے

ابو سعید خدری کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے پھونک مارنے سے پانی مین ایکمرد نے کہا

اگر برتن مین کوئی تنکا وغیرہ ہو تو پھینک دے فرمایا اوسکو گرا دے کہا مین ایک سانس مین سیراب نہین ہوتا ہون فرمایا پیالے کو اپنے دہن سے الگ کر لے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ نہی فرمائی ہے حضرت نے سانس لینے سے اندر برتن کے اور پھونک مارنے سے اندر اوسکے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ۱۲

فصل اس بیان مین کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے اور بیٹھ کر پینا اکمل و افضل ہے

اس باب مین حدیث گذشتہ گزر چکی ابن عباس کہتے ہین مینے حضرت کو زمزم سے پانی پلایا آپنے کھڑے ہو کر پیا متفق علیہ نزال بن سبرہ کہتی ہین علی مرتضی باب الرحمۃ پر آئے کھڑے ہو کر پانی پیا کہا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ یہ ہے ہم عہد حضرت مین کھاتے چلتے کھڑے پانی پیتے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین مینے حضرت کو پانی پیتے دیکھا کھڑے اور بیٹھے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح انس کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے اس بات سے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیے قتادہ کہتے ہین مینے انس سے پوچھا بھلا کھانا کھانے کہا یہ اور بھی بدتر اور اخبث ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ زجر کیا کھڑے ہو کر پینے سے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے کہ نہ پیے کوئی تم مین پانی کھڑے ہو کر اور اگر بھولے سے پی لیا ہے تو قے کر ڈالے رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ ساقی قوم سب کے بعد پیے

حدیث ابی قتادہ مین رفعاً آیا ہے ساقی القوم اخرہم یعنی شرباً رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ پینا پانی وغیرہ کا ساری پاک برتنون مین سوای چاندی سونے کے جائز ہے اور نہر وغیرہ سے مونہہ لگا کر بے برتن و ہاتھ لگائے کے پینا بھی جائز ہے اور استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا شرب و اکل مین و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

انس کہتے ہین وقت نماز کا آیا جو لوگ گھرون سے نزدیک تھے وہ اوٹھ کھڑے ہوئے ایک قوم باقی رہ گئی حضرت کے پاس ایک مخضب پتھر کا لاے وہ چھوٹا تھا اوسمین ہاتھ نہ جا سکتا تھا ساری قوم نے وضو کر لیا پوچھا تم کتنے تھے کہا اسی سے زیادہ متفق علیہ وہذہ روایۃ البخاری

مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ مانگا حضرت نے ایک برتن پانی کا پس لائے پاس حضرت کے ایک پیالہ
اوتھلا اوسمین ذرا سا پانی تھا حضرت نے اپنی انگلیان اوسکے اندر رکھدین انس کہتے ہین مین
پانی کو دیکھتا تھا کہ درمیان سے انگلیون کے مثل چشمہ کے جاری تھا مینے اندازہ وضو کرنے
والون کا کیا وہ لوگ ستر اسّی کے بیچ مین تھے عبد اللہ بن زید کہتے ہین آئے پاس ہمارے
حضرت ہم اونکے لیے ایک پیالہ پانی کا لائے وہ صفر یعنی نحاس کا تھا حضرت نے اوس سے
وضو کیا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے وضو کرنا درست ہے جابر کہتے ہین حضرت
ایک مرد انصاری کے پاس آئے آپ کی ہمراہ ایک اور صحابی تھے فرمایا تیرے پاس اگر باسی
پانی مشک مین ہو تو خیر ورنہ ہم اور پانی پی لین رواہ البخاری حذیفہ کہتے ہین منع کیا ہے ہمکو
حضرت نے حریر و دیباج و شرب سے آوند زر و سیم مین اور فرمایا ہے لهم فی الدنیا وهی لکم فی
الآخرة متفق علیه ام سلمه کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جو شخص پیتا ہے برتن مین چاندی سونے
کے وہ اوتارتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے جو شخص کھاتا یا پیتا ہے آوند
زر و سیم مین وہ اوتارتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی ان احادیث مین فقط نہی اکل و شرب کی ظروف
زر و سیم مین ہے اہل حدیث اسی طرف گئے ہین لکن فقہاء قیاسًا بقیۂ استعمالات سے بھی مانع ہوتے ہین
غزالی کہتے ہین ادب شرب یہہ ہے کہ کوزے کو داہنے ہاتھ مین لیکر بسم اللہ کہکر پیے پانی کو مص کرے
نہ عب یعنی تھم کر پیے یکبارگی غٹ غٹ نکر جاے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور کھڑے ہوکر
اور لیٹ کر نہ پیے عذر کی بات اور ہے پیندے کو نظر کرے کہ وہ ٹپکتا نہو اور پینے سے پہلے واسکو
دیکھ لے اوسکے اندر کوڑا کرکٹ نہ ہو حضرت بعد شرب کے یہہ دعا پڑھتے تھے الحمد لله الذی
جعله عذبا فراتا برحمته ولم یجعله ملحا اجاجا بذنوبنا پھر غزالی نے کہا ہے کہ سب آداب
شرب و اکل کے جو اخبار و آثار مین آئے ہین قریب بیس ادب کے ہین

باب بیانمین لباس کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل اس بیانمین کہ سفید کپڑا پہننا مستحب ہے اور سرخ و سبز و سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے

روئی و کتان و بال و صوف وغیرہا کا کپڑا پہننا درست ہے مگر حریر کا

قال الله تعالی یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر

وقال تعالی وجعل سرابیل تقیکم الحر وسرابیل تقیکم بأسکم وقال تعالی قل من حرم زینة الله
التي اخرج لعبادہ ابن عباس مرفوعا کہتے ہین تم پہنو کپڑے سفید کہ وہ بہتر جامہ تمھارا ہے
اور کفن کرو اوسمین اپنے مردون کو رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
ابن عمر کا لفظ رفعاً یون ہے پہنو سفید کہ وہ اطہر واطیب ہے اور کفن کرو اوسمین مردون کو رواہ
النسائی والحاکم وقال حدیث حسن صحیح براء ابن عازب کہتے ہین رسول خدا میانہ قد تھے
دیکھا مینے اونکو حلہ سرخ مین نہین دیکھی مینے کوئی شی بہتر اونسے متفق علیہ وہب بن عبداللہ
نے کہا مینے حضرت کو ابطح مین ایک قبہ سرخ چرمین مین دیکھا حضرت ایک حلہ سرخ پہنے ہوے باہر
آئے گویا مین طرف سفیدی ہردو ساق حضرت کے نظر کر رہا ہون الحدیث متفق علیہ
ظاہر لفظ یہہ ہے کہ جامہ مذکور بالکل سرخ تھا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ سرخ دھاری دار تھا
رفاعہ تمیمی کا لفظ یہہ ہے کہ دیکھا مینے حضرت کو اور آپ کے اوپر دو جامہ سبز تھے رواہ
ابو داود والترمذی باسناد صحیح جابر نے کہا حضرت دن فتح کے مکے مین داخل ہوئے ایک
دستار سیاہ باندھی تھی رواہ مسلم عمرو بن حریث کہتے ہین گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون آپ پہ
ایک عمامہ سیاہ ہے جسکے دونون طرف کو درمیان دونون دوش کے لٹکا رکھا تھا رواہ مسلم
دوسری روایت مین یون ہے خطبہ پڑھا حضرت نے اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا عائشہ کہتی ہین
مکفون ہوے حضرت تین سفید کپڑون مین روئی کے جو قریہ سحول کی بنی ہوئی تھی اونمین قمیص
تھا نہ عمامہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ نکلے حضرت ایکدن مرط مرحل سیاہ بالون کی پہنے
ہوئے رواہ مسلم مرط کہتے ہین کسا یعنی کمل کو مرحل وہ ہے جسمین صورت رحال اہل کی ہو مغیرہ
بن شعبہ کا لفظ یہہ ہے مین ایک رات ہمراہ حضرت کے تھا رستہ مین آپ ایک جبہ صوف پہنے تھے
واسطے وضو کے ہاتھ آستین کے اندر سے نکالا متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے وعلیہ
جبة شامیة ضیقة الکمین تیسری روایت مین آیا ہے کہ یہہ قضیہ غزوۂ تبوک مین تھا

فصل اس بیان مین کہ قمیص پہننا مستحب ہے

ام سلمہ کہتی ہین احب ثیاب حضرت کو قمیص تھا رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ طول قمیص و آستین و ازار و طرف عمامہ کا لٹکنا چاہئے

اور لٹکانا انکا بطور خیلا کے حرام ہے اور بغیر خیلا کے مکروہ ہے

اسماء بنت یزید نے کہا آستین قمیص حضرت کے پہونچے تک تھی رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو کوئی کھینچیگا جامہ اپنا اترا کر نظر
نکریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو ابو بکر نے کہا ای رسول خدا میری ازار ڈھیلی ہو کر
لٹک پڑتی ہے مگر یہ کہ مین اوسکی خبر رکھا کرون فرمایا انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ
البخاری وروی مسلم بعضہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس شخص
کے جو کھینچتا ہی ازار اپنی بطر سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جو ازار نیچی ہے کعبین سے
وہ نار مین ہی رواہ البخاری ابو ذر کا لفظ یہ ہی حضرت نے کہا تین آدمی ہین جن سے اللہ دن
قیامت کو بات نکریگا اور نہ اونکی طرف دیکھے گا اور نہ اونکو پاک کریگا بلکہ اونکے لیے عذاب
الیم ہوگا اسکو تین بار فرمایا ابو ذر نے کہا وہ ستیاناس ہوے وہ کون ہین ای رسول خدا فرمایا مسبل و منان اور منفق
سلعہ بحلف کاذب رواہ مسلم دوسری روایت مین مسبل ازار آیا ہی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی الاسبال فی الازار
والقمیص والعمامۃ الحدیث رواہ ابوداود والنسائی باسناد صحیح حضرت نے جابر بن سلیم سے کہا تھا ارفع
ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ رواہ
ابوداود بطولہ والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نماز پڑھتا تھا ازار لٹکائی ہوے
حضرت نے اوس سے فرمایا جا وضو کر اوسنے جا کر وضو کیا ایک مرد نے کہا آپنے اوس سے وضو کو فرما کر سکوت کیا کہا وہ نماز پڑھتا تھا
اور مسبل ازار تھا اللہ نماز مسبل ازار کی قبول نہین کرتا ہی رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم
حدیث طویل قیس بن بشر مین ابو الدرداء سے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا نعم الرجل خریم الاسدی
لولا طول جمتہ واسبال ازارہ جب یہ بات خریم کو پہونچی اوسی دم چھری لیکر بال سر کے
کان تک چھوڑ کر باقی کاٹ ڈالے اور ازار نصف ساق تک کرلی رواہ ابوداود باسناد حسن
ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا ازرۃ المؤمن الی نصف الساق ولا حرج اولا
جناح فیما بینہ وبین الکعبین وما کان اسفل من الکعبین فہو فی النار رواہ ابوداود
باسناد صحیح ابن عمر کہتے ہین میرا گذر حضرت پر ہوا میری ازار مین استرخا تھا مجکو فرمایا ای عبد اللہ
اپنی ازار اونچی کر مینے اونچی کی کہا اور پھر اونچی کی مین ہمیشہ اب تک اوسکا قصد کیا کرتا ہون
یعنی خیال رکھتا ہون کہ نیچی نہو جاے کسی نے کہا کہانتک اونچی کی کہا انصاف ساقین تک
رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ جب حضرت نے فرمایا من جر ازارہ خیلاء لم ینظر اللہ
الیہ یوم القیامۃ تو ام سلمہ نے کہا عورتین اپنے دامن سے کیا معاملہ کرین فرمایا ایک بالشت

لٹکائین کہا اونگے پاؤن کھلے رہینگے فرمایا ایک گز یعنی ہاتھہ بھر لٹکائین اس سے زیادہ نکرین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ ترفع لباس کا براہ تواضع ترک کرنا چاہئے

اسکا ذکر باب خشونت عیش مین کچھہ گزر چکا ہی انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جسنے ترک کیا لباس کو واسطے خاکساری کے اللہ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہی اوسپر تو بلاویگا اللہ اوسکو دن قیامت کے سامنے خلائق کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ جونسا حلہ ایمان چاہے پہنے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ توسط کرنا لباس مین مستحب ہی تا اقتصار نکرے جس سے اوسکو عیب لگے بغیر حاجت و مقصود شرعی کے

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہی اللہ دوست رکھتا ہی اس بات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے بندے پر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ لباس حریر پہننا اور اوسپر بیٹھنا اور اوس سے تکیہ لگانا مردون پر حرام ہی اور عورتون کو جائز ہے

عمر بن خطاب سے مرفوعا کہتے ہین تم مت پہنو ریشم جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنتا ہی وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا مرفعا یہ ہی ریشم وہ شخص پہنتا ہی جسکا حصہ آخرت مین نہین ہے متفق علیہ انس کا لفظ مرفعا یہ ہی جسنے پہنا ریشم دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ مین لیکر فرمایا کہ یہہ دونون حرام ہین ذکور امت میری پر رواہ ابوداود باسناد حسن ابو موسی اشعری کا لفظ مرفوع یہہ ہی حرام ہی پہننا ریشم اور سونے کا ذکور امت میری پر اور حلال ہی اوکی عورتون کو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح حذیفہ کہتے ہین منع کیا ہم کو حضرت نے پہننے ریشم و دیباج سے اور یہہ کہ بیٹھین ہم اوسپر رواہ البخاری فرش ریشمین پر بیٹھنا بھی حرام ہے

فصل جسکو خارش ہو اوسکو پہننا ریشم کا جائز ہے

انس کہتے ہین رخصت دی حضرت نے زبیر و عبدالرحمن بن عوف کو لبس حریر مین بسبب خارش کے متفق علیہ

فصل کچھالی پوست چیتے کے اوراوسپر سوار ہونی سے نہی آئی ہی

معاویہ نے رفعا کہا ہی تم سوار نہو خز و نمار پر حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ باسناد حسن ابوالملیح عن ابیہ کہتے ہین نہی فرمائی ہی پوست سے درندون کے رواہ ابوداود والترمذی والنسائی

باسانید صحاح ترمذی کا لفظ یہہ ہی نہی کی ہی فرش جلود سباع سے

فصل جب نیا جوتا یا کپڑا پہنے تو کیا کہے

ابو سعید خدری نے کہا حضرت جب نیا کپڑا پہنتے اوسکا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا ردا اور کہتے اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسألك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن

فصل ابتدا کرنا جانب راست سے کپڑا پہنے مین مستحب ہی

اس باب کے احادیث مقصودہ صحیحہ پہلے گذر چکی ہین

باب ۵۲ بیان مین آداب خواب و اضطجاع کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین سونے اور لیٹنے کی

براء بن عازب کہتے ہین حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق ایمن پر سوتے پھر کہتے اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجى منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت رواه البخاري بهذا اللفظ في كتاب الادب من صحيحه دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ حضرت نے مجھسے کہا تو جب اپنی بستر پر آے نماز کا سا وضو کر پھر داہنی جانب پر سو اور کہہ اللهم الخ پھر کہا کہ اس دعا کو آخر قول کر متفق عليه عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو گیارہ رکعت پڑہتے جب فجر ہوتی دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ رہتے مؤذن آ کر اوٹھاتا متفق عليه حذیفہ کا لفظ یہہ ہی رات کو جب بستر پر جاتے ہاتھ نیچے گال کے رکھکر کہتے اللهم باسمك امرت واحيي جب جاگتے کہتے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور رواه البخاري یعیش بن طخفہ غفاری نے کہا ہی مین مسجد مین پیٹ کے بل پڑا سوتا تھا ایک مرد نے اپنے پاوں سے مجکو ہلایا اور کہا اس طرح لیٹنے کو الله دشمن رکھتا ہی مینے جو دیکھا تو حضرت تھے رواه ابو داود باسناد صحيح حدیث ابو ہریرہ مین فعلاً آیا ہی جو شخص لیٹا اور اوسنے الله کا ذکر نہ کیا اوسپر الله کی طرف سے نقص ہو گا رواه ابو داود باسناد حسن

فصل لیٹنا پشت پر اور رکھنا ایک پاوں کا دوسرے پاوں پر جبکہ ستر کھلنے

ستر کا نہو جائز ہے اسی طرح بیٹھنا چار زانو اور محتبی ہو کر درست ہے

عبداللہ بن زید کہتے ہین مینے حضرت کو مسجد مین دیکھا کہ مستلقی تھے ایک پاؤن دوسرے پر
رکھے تھے متفق علیہ جابر بن سمرہ کا لفظ یہ ہے حضرت جب نماز صبح پڑھ چکتے چار زانو بیٹھتے
یہانتک کہ سورج خوب نکل آتا حدیث صحیح رواہ ابوداود وغیرہ باسانید صحیحۃ ابن عمر
کہتے ہین مینے حضرت کو فناء کعبہ مین دیکھا کہ اسطرح محتبی بیٹھے تھے پہر دونون ہاتھہ سے احتبا کو
بتایا مراد احتبا سے قرفصا ہے رواہ البخاري یعنی سرین پر بیٹھکر گھٹنے کھڑے کرکے دونون
ہاتھہ سے اونکا حلقہ کر لینا قیلہ بنت مخرمہ نے کہا مینے حضرت کو قرفصا بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کو
متخشع پاکر مین ڈر سے کانپنے لگی رواہ ابوداود والترمذي شرید بن سوید کہتے ہین حضرت کا
گزر مجھپر ہوا مین یون بیٹھا تھا کہ بایان ہاتھہ پس پشت تھا اور آلیہ دست پر تکیہ لگائے ہوئے تھا
فرمایا کیا تو مغضوب علیہم کی نشست بیٹھتا ہے رواہ ابوداود باسناد صحیح

فصل بیان مین آداب جلیس و مجلس کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہ اوٹھائے کوئی تم مین کسی کو اوسکی جگہہ سے پہر آپ بیٹھے
اوسمین ولکن وسعت و فسحت کرو ابن عمر کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہہ سے اوٹھتا تو یہ
اوس جگہہ پر نہ بیٹھتے متفق علیہ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب کوئی تم مین اپنی
مجلس سے اوٹھے اور پہر آئے تو وہ احق ہے ساتھہ اوس جگہہ کے رواہ مسلم جابر بن سمرہ
کہتے ہین ہم مین جب کوئی پاس حضرت کے آتا جہان جگہہ پاتا وہان بیٹھہ جاتا رواہ ابوداود والترمذي
حدیث سلمان فارسی مین بذکر نماز جمعہ مرفوعا آیا ہے ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین الحدیث رواہ
البخاري عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے
درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے رواہ ابوداود وقال حدیث حسن دوسرا
لفظ ابوداود کا یہ ہے کہ نہ بیٹھے آدمی درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے حذیفہ کا
لفظ رفعا یہ ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو بیٹھتا ہے وسط حلقہ مین رواہ ابوداود باسناد حسن
ترمذی نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا حذیفہ نے کہا یہ
ملعون ہے لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اللہ نے لعنت کی ہے زبان حضرت پر جالس وسط
حلقہ کو قال الترمذي حدیث حسن صحیح ابوسعید خدری کا لفظ رفعا یون ہے خیر المجالس
اوسعہا رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاري ابوہریرہ رفعا کہتے ہین جو کوئی بیٹھا

مجلس مین اور اوسمین بہت سی باتین کین گپ شپ ہوئی تو اوٹھنے سے پہلے یون کہے سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك جو کہ اوس مجلس مین ہوتا ہے وہ بخشا جاتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو برزہ کہتے ہین حضرت آخر عمر مین جب مجلس سے اوٹھنے کو ہوتے کہتے سبحانك اللہم الخ ایک شخص نے کہا آپ پہلے تو یہہ نہین کہا کرتے تھے فرمایا یہہ کفارہ ہے مافی المجلس کا رواہ ابو داود والحاکم من عائشة وقال صحیح الاسناد ابن عمر کہتے ہین کم تھا کہ حضرت کسی مجلس سے اوٹھتے مگر یہہ دعوات کہتے اللھم اقسم لنا من خشیتك ما تحول به بیننا وبین معصیتك ومن طاعتنا ما تبلغنا به جنتك ومن الیقین ما تھون به علینا مصائب الدنیا اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین نہین ہے کوئی قوم کہ اوٹھے کسی مجلس سے جسمین اونھون نے ذکر اللہ کا نہین کیا لکن وہ اوٹھتی ہے مثل سے جیفۂ خر کے اور ہوگی وہ مجلس واسطے اونکے حسرت رواہ ابو داود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا یہہ ہے کہ جس مجلس مین ذکر اللہ کا نکیا اور حضرت پر درود نہ بھیجے وہ حسرت ونقص ہوگی اونپر چاہے اللہ اونکو عذاب کرے چاہے بخشدے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیان مین خواب دیکھنے کے

قال اللہ تعالیٰ ومن آیاته منامکم باللیل والنھار حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے باقی نرہی نبوت سے مگر مبشرات کہا مبشرات کیا ہین فرمایا رؤیای صالحہ رواہ البخاری دوسر الفظ انکا یہہ ہے جب زمانہ قریب ہوگا نہین لگتا کہ خواب مومن کی دروغ ہو مومن کی خواب ایک جزء ہے چھیالیس اجزاء نبوت سے متفق علیه دوسری روایت مین یون ہے اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا تیسر الفظ انکا یہہ ہے جسنے دیکھا مجکو خواب مین وہ قریب ہے کہ دیکھیگا مجکو بیداری مین یا گویا دیکھا اوسنے مجھے بیداری مین ہمشکل نہین ہوسکتا ہے شیطان میرے متفق علیه ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دیکھے کوئی تم مین ایسے خواب جسکو دوست رکھتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کی اوس خواب پر حمد کرے اور اوسکو بیان کرے دوسری روایت مین یون ہے کہ بیان نکرے اوسکو مگر دوست سے اور جب اور طرح کی دیکھے جسکو مکروہ رکھتا ہے

تو وہ شیطان کی طرف سی ہے اوسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اوسکا ذکر نکرے
کہ وہ اوسکو کچھہ ضرر نکریگی متفق علیہ ابو قتادہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی کہ رؤیای صالحہ یا رؤیای
حسنہ طرف سی اللہ کے ہے اور حلم طرف سی شیطان کے جو کوئی مکروہ دیکھے وہ بائین طرف تین بار
نفث کرے اور شیطان سے پناہ مانگے کہ وہ اوسکو ضرر نکریگی متفق علیہ نفث وہ نفخ لطیف ہے
جسکے ساتھہ تھوک نہو جابر مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکھے تو تین بار بائین
طرف تھتکارے تین بار استعیذ باللہ من الشیطان کہے اور جس کروٹ پر ہوا وسکو بدل دے
رواہ مسلم واثلہ بن الاسقع مرفوعاً کہتے ہین بہت بڑا افترا یہہ ہی کہ ادعا کرے مرد طرف غیر باپ کے
یا دکھائے اپنی آنکھہ کو جو اوسنے نہین دیکھا ہی یا کہے رسول خدا پر جو اونھون نے نہین کہا ہی رواہ البخاری

باب اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین فضل سلام و امر بافشار سلام کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا
وقال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقال تعالی
واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا وقال تعالی اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما
قال سلام ابن عمر کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سی کہا کونسا اسلام بہتر ہی فرمایا یہہ کہ کھلای تو
کہانا اور سلام کرے تو آشنا و ناآشنا پر متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب اللہ نے
آدم علیہ السلام کو پیدا کیا فرمایا جا سلام کر ان فرشتون پر جو بیٹھے ہین اور سن کہ وہ کیا جواب
دیتے ہین وہی تحیت تیری اور تیری ذریت کی ہی آدم نے کہا السلام علیکم اونھون نے کہا
السلام علیک ورحمۃ اللہ سو رحمۃ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ حدیث برا بن عازب مین آیا ہی
کہ حکم دیا ہمکو حضرت نے سات امر کا عیادت مریض اتباع جنائز تشمیت عاطس نصر ضعیف عون
مظلوم افشار سلام ابرار قسم کا متفق علیہ وهذا اللفظ احدی روایات البخاري ابو ہریرہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاوا ایمان نلاؤگے تم
یہانتک کہ دوست ہو آپسمین کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی بات کہ جب تم کرو تو آپسمین دوست
ہوجاو افشار کرو سلام کا آپسمین رواہ مسلم عبد اللہ بن سلام کا لفظ رفعاً یون ہے ای لوگو
پھیلاو سلام کو کھلاو کھانا صلہ کرو ارحام کا نماز پڑہو رات کو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو
تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذي وقال حدیث صحیح طفیل بن ابی بن کعب کہتے ہین

مین بیجکو ہمراہ ابن عمر کے طرف بازار کے جاتا اونکا گزر جب کسی لباطی و صاحب بیع و مسکین وغیرہ پر ہوتا اوسکو سلام کرتے ایکدن مینے کہا تم بازار مین جاتے ہو نہ کچھہ مول لیتے ہو نہ حال سلعہ کا پوچھتے ہو نہ نرخ اور نہ بازار مین کسی جگہہ بیٹھتے ہو اس سے یہی بہتر ہے کہ یہان بیٹھکر کچھہ حدیث کیا کرو کہا ابا بطن اسکا پیٹ بڑا تھا مین سلام کرنے کو جاتا ہون جو کوئی ملتا ہے اوسکو سلام کرتا ہون رواہ مالک فی الموطا باسناد صحیح

فصل بیان مین کیفیت سلام کے

مستحب یہ ہے کہ مبتدی بسلام یون کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ضمیر جمع کہے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہی شخص کیون نہو مجیب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے واو عطف سے حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہا السلام علیکم حضرت نے جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا دس ہین دوسرا شخص آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا بیس ہین پہر ایک اور آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا تیس ہین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت نے مجہسے فرمایا یہ جبریل ہین تجہکو سلام کہتے ہین مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ متفق علیہ بعض روایات صحیحین مین اسطرح زیادت برکاتہ کی آئی ہے اور بعض مین نہین ہے لکن زیادت ثقہ مقبول ہوتی ہے انس کہتے ہین حضرت جب پاس کسی قوم کے آتے اونکو سلام کرتے تین بار رواہ البخاری نووی نے کہا ہذا محمول علی ما اذا کان الجمع کثیرا حدیث طویل مقداد مین آیا ہے ہم حصہ حضرت کا دودہ مین رکھہ چھوڑتے رات کو آپ آتے سلام کرتے اسطرح کہ سوتا نہ جاگتا اور بیدار سن لیتا رواہ مسلم اسما بنت یزید کا لفظ یہ ہے کہ ایکدن گزر حضرت کا مسجد مین ہوا ایک جماعت عورتون کی بیٹھی تھی ہاتھہ واسطے سلام کے جھکایا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن نووی نے کہا ہذا محمول علی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بین اللفظ والاشارۃ ویؤیدہ ان فی روایۃ ابی داود فسلم علینا ابی جری ہجیمی کہتی ہین مینے پاس حضرت کے آکر کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ یہ تحیت موتی ہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین آداب سلام کے

ابوہریرہ کہتی ہین سلام کرے سوار پیادہ پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور قلیل کثیر پر متفق علیہ

روایت بخاری مین آیا ہی اور صغیر کبیر پر ابو امامہ کا لفظ رفعًا یہہ ہی قریب تر لوگون مین ساتھ اللہ کے وہ شخص ہی جو ابتدا بسلام کرتا ہی رواہ ابو داود باسناد جید ترمذی کا لفظ ابو امامہ سی یہہ ہے حضرت سی کہا دو آدمی ملتے ہین اونمین کون پہلی سلام کرے فرمایا اولاهما باللہ تعالی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے

فصل اعادہ سلام کا اوس شخص پر جسکی ملاقات عنقریب ہوکر رہ ہو جیسے آیا پہر گیا پہر آیا فی الحال اور کوئی درخت یا نحوہا حائل ہوگیا ہی مستحب ہی

حدیث ابو ہریرہ مین بذیل ذکر مسیئی صلوٰۃ آیا ہی کہ وہ نماز پڑہ کر آیا حضرت کو سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی وہ گیا نماز پڑہ کر پہر آیا سلام کیا یہان تک کہ تین بار یون ہی کیا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب ملے تم مین کوئی اپنے بھائی سے تو سلام کرے اوسپر اگر حائل ہو درمیان اون دونون کے کوئی درخت یا دیوار یا پتھر اور پھر ملے تو پھر سلام کرے اوسپر رواہ ابو داود

فصل سلام کرنا وقت داخل ہونیکے گھر مین مستحب ہے

قال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ حضرت نے انس سے کہا ای بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو سلام کر تجہپر برکت ہوگی اور تیرے گھر والون پر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سلام کرنے کے بچون پر

انس کا گذر صبیان پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسی طرح کرتے تھے متفق علیہ

فصل بیان مین سلام کرنے مرد کی اپنی بی بی اور زن محرم اجنبیہ اجنبیات پر جنسے ڈر فتنے کا نہو اسی طرح سلام کرنا اونکا مرد پر بشرط مذکور

سہل بن سعد کہتی ہین ہم مین ایک عورت تھی یا ایک بڑہیا وہ چقندر لیکر دیگچی مین پکاتی اور کچھ دانے جو کے پیستی جب ہم نماز جمعہ پڑہکر پھرتے اوسکو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے لاکر رکھتی رواہ البخاری ام ہانی کہتی ہین مین دن فتح کے نزدیک حضرت کے آئی حضرت نہا رہے تھے فاطمہ پردہ کئے ہوے تھین مینے سلام کیا الحدیث رواہ مسلم اسماء بنت یزید کہتی ہین گذرے حضرت

ہمپر درمیان عورتون کے پس سلام کیا ہمپر رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن وهذ اللفظ ابي داود ترمذي کا لفظ پہلے گزر چکا ہی کہ حضرت ایکدن مسجد مین آے ایک جماعت عورتون کی بیٹھی ہوئی تھی ہاتھہ سے اشارہ تسلیم کا کیا

فصل ابتدا کرنا کفار کو ساتھہ سلام کے حرام ہی اور اونکی سلام کا کسطرح جواب دی اور سلام کرنا ایسی مجلس پر جسمین مسلمان و کفار ہون مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ابتدا نکرو یہود و نصاری سے ساتھہ سلام کی اور جب کسی ایک کو اونمین سے کسی راہ مین ملو تو مضطر کرو اوسکو طرف تنگ تر راہ کے رواہ مسلم انس کا لفظ مرفوع یون ہی جب سلام کرے تمپر کوئی اہل کتاب تو تم وعلیکم کہو متفق علیہ اسامہ کا لفظ یہ ہے کہ گزرے حضرت ایک مجلس پر جسمین اخلاط مسلمین و مشرکین بت پرست و یہود تھے اونپر سلام کیا متفق علیہ

فصل جب مجلس سے اوٹھے اور جلساسے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب پہنچی ہو کوئی تم مین طرف مجلس کے تو سلام کری جب اوٹھنا چاہی تو سلام کرے پہلا سلام کچہ احق تر دوسرے سلام سے نہین ہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل بیانمین استیذان و آداب استیذان کے

قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها وقال تعالی واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن الذین من قبلهم ابوموسی اشعری رفعا کہتے ہین اذن چاہنا تین بار ہے اگر اذن ملے بہتر ورنہ واپس جاوی متفق علیہ سہل بن سعد کا لفظ مرفوعا یہ ہی استیذان واسطے بصر کے مقرر کیا گیا ہی متفق علیہ ربعی بن خراش کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے استیذان کیا حضرت گھر مین تھے کہا مین آون خادم سے فرمایا کہ تو باہر جا کر اسکو تعلیم استیذان کرا اور کہہ کہ وہ یون کہے السلام علیکم ادخل اوس آدمی نے سن لیا کہا السلام علیکم ادخل حضرت نے اذن دیا وہ داخل ہوا رواہ ابوداود باسناد صحیح کلدہ بن حنبل کہتی ہین مین حضرت پر داخل ہوا مینے سلام نکیا فرمایا پہر جا اور کہہ السلام علیکم ادخل رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ سنت یہ ہی کہ جب مستاذن سی کہا جای کہ تو کون ہی تو وہ اپنا نام لے جس نام یا کنیت سے مشہور ہو اور یہ کہنا کہ مین ہون یا مثل اسکے مکروہ ہی

حدیث مشہور اسرا مین انس سے آیا ہی کہ حضرت نے کہا پہر لے چڑہے مجکو جبریل علیہ السلام طرف آسمان دنیا کے اور دروازہ کھلوانا چاہا کہا گیا کون ہی کہا جبریل کہا تمھارے ساتھ کون ہی کہا محمد پہر دوسرے آسمان پر لیگئے پہر تیسرے چوتھے پر پہر سارے سموات پر ہر در آسمان پر پوچہا گیا کون ہی کہا جبرئیل متفق علیہ ابوذر کہتے ہین مین ایک رات نکلا اتفاقاً حضرت اکیلے چلے جاتے تھے مین بھی سایۂ ماہ یعنی چاندنی مین چلنے لگا حضرت نے التفات کرکے مجھے دیکھا فرمایا کون ہی مینے کہا ابوذر متفق علیہ ام ہانی کہتی ہین مین نزدیک حضرت کے گئی آپ نہلتے تھے فاطمہ نے اوٹ کی تھی فرمایا کون ہی مینے کہا ام ہانی متفق علیہ جابر کہتے ہین مینے پاس حضرت کے آکر دروازہ کھٹکھٹایا پوچہا کون مینے کہا انا انا یعنی مین ہون حضرت نے گویا یہ کہنا ناپسند کیا متفق علیہ

فصل چھینک کا جواب دینا جبکہ الحمد للہ کہے مستحب ہے اور تشمیت کرنا بیحمد کی مکروہ ہی اور بیان تشمیت اور اوسکے آداب و عطاس و تثاؤب کا

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو جب کسی کو تم مین چھینک آے الحمد للہ کہے ہر مسلمان پر حق ہی کہ یرحمک اللہ کہے رہا تثاؤب یعنی جمائی لینا سو وہ طرف سی شیطان کے ہی جب جمائی آے جہانتک بنے اوسکو رد کرے شیطان جمائی آنے سے ہنستا ہی رواہ البخاري دوسرا لفظ اسکا رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوس کا بہائی یا صاحب یرحمک اللہ کہے یہ اوسکے جواب مین یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے رواہ البخاري ابوموسی کا لفظ رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب دو اگر حمد نکرے تو جواب ندو رواہ مسلم انس کہتے ہین دو آدمی پاس حضرت کے چھینکے ایک کو جواب دیا دوسرے کو ندیا اوسنے کہا آپ نے اسکو جواب دیا مجھے ندیا فرمایا اسنے الحمد للہ کہا تہا تو نے نہین کہا متفق علیہ ابوہریرہ کہتے ہین حضرت کو جب چھینک آتی ہاتھ یا کپڑا موںہہ پر رکھ لیتے آواز پست کرتے رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح

ابو موسی کہتے ہین یہود پاس حضرت کے چھینکتے امید کرتے کہ حضرت یرحمکم اللہ کہدین لیکن حضرت یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے جب جمائی لے کوئی تم مین تو منہہ پر ہاتھ رکھہ لے کیونکہ شیطان اندر منہہ کے گھستا ہے رواہ مسلم

فصل وقت لقاء کے مصافحہ کرنا اور بشاشت وجہ سی ملنا اور مرد صالح کا ہاتھہ چومنا اور اپنی اولاد کا شفقت سی بوسہ لینا اور قادم سی معانقہ کرنا جبکہ سفر سی آے مستحب ہے

اور کمر جھکانا مکروہ ہے

قتادہ کہتے ہین مینے انس سے کہا کیا اصحاب رسول خدا مین مصافحہ تھا کہا ہان رواہ البخاري انس کہتے ہین جب اہل یمن آے حضرت نے کہا تمھارے پاس یمن والے آے ہین یہ اول اون لوگون کے ہین جو مصافحہ لائے ہین رواہ ابو داود باسناد صحیح براء کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین آپسمین پہر مصافحہ کرین لیکن وہ دونون بخشدیے جاتے ہین قبل اسکے کہ جدا ہون رواہ ابو داود انس نے کہا ایک شخص نے کہا ای رسول خدا ایک شخص ہم مین کا اپنے بھائی یا دوست سی ملتا ہی کیا اوسکے لیے کمر جھکاے فرمایا نہین کہا کیا اوسکی گلے لگ کر بوسہ لے فرمایا نہین کہا اوسکا ہاتھہ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہان رواہ الترمذي وقال حدیث حسن حدیث صفوان بن عسال مین آیا ہی کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا ہمارے ساتھہ پاس اس نبی کے چلو پہر دونون آئے اور حضرت کا ہاتھہ پاؤن چوما اور کہا نشہد انك نبي رواہ الترمذي وغیرہ باسانید صحیحۃ حدیث طویل ابن عمر مین آیا ہے فدنونا من النبي صلی اللہ علیه واله وسلم فقبلنا یدہ رواہ ابو داود عائشہ کہتی ہین زید بن حارثہ مدینہ مین آے حضرت میرے گہر مین تھے زید نے آکر دروازہ ٹھونکا حضرت اپنا کپڑا کھینچتے ہوے کھڑے ہو گئے اور معانقہ کیا اور بوسہ لیا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ذر کہتے ہین مجھسے فرمایا تو کسی معروف کو حقیر نسمجھہ اگرچہ ملے تو اپنے بھائی کو کشادہ روئی سے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ لیا اقرع بن حابس نے کہا میرے دس بچے ہین مینے کسی ایک کا کبھی بوسہ نہین لیا فرمایا من لا یرحم لا یرحم متفق علیه

باب بیان مین عیادت مریض کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین عیادت بیمار و تشییع میت و نماز علی المیت و حضور دفن و مکث

عند القبر کے بعد از دفن

حدیث براء کی پہلے گزر چکی ہی کہ حضرت نے ہمکو حکم کیا سات چیزون کا منجملہ اونکے عیادت مریض
اتباع جنائز کا ذکر کیا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی حق مسلمان کے مسلمان پر
پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنائز الحدیث متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے
حضرت نے کہا اللہ دن قیامت کے کہیگا ای ابن آدم مین بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی
وہ کہے گا ای رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا تو رب العالمین ہے فرمائیگا تو نے نجانا کہ فلان
بندہ میرا بیمار ہوا تہا تو نے اوسکی عیادت نکی اگر تو اوسکے بیمار پرسے کرتا تو مجکو پاس اوسکے
پاتا الحدیث رواہ مسلم حدیث ابو موسی مین فرمایا ہی تم عیادت کرو بیمار کی کھلاؤ بھوکے کو
چھڑاؤ قیدی کو رواہ البخاری ثوبان کا لفظ رفعاً یہ ہے مسلمان جب برادر مسلمان کی عیادت
کرتا ہی تو وہ باغ جنت مین ہوتا ہی یہانتک کہ واپس پھرے رواہ مسلم یعنی انجام عیادت کا
مغفرت ہی انشاء اللہ تعالی علی مرتضی کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا عیادت نہین کرتا کوئی مسلمان
کسی مسلمان کی صبحکو لکن دعا کرتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرتا ہے
تیسرے پہر کو تو ستر ہزار فرشتے صبح تک دعا کیا کرتے ہین اوسکے لیے بہشت مین ایک خریف
ہوتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن مراد خریف سے چنا ہوا میوہ ہی انس کہتے ہین
ایک غلام یہودی حضرت کی خدمت کیا کرتا تہا وہ بیمار ہوا حضرت اوسکی عیادت کو آئے قریب
اوسکے سر کے بیٹھے فرمایا مسلمان ہوجا اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم
کا کہنا مان وہ مسلمان ہوگیا حضرت باہر آئے فرمانے لگے الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار رواہ البخاری

فصل بیمار کو کیا دعا دیجائے

عائشہ کہتی ہین جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اوسکے پھوڑے پھنسی ہوتے تو حضرت اپنی اونگلی
سے یون کرتے یعنی زمین پر اونگلی رکھکر پھر اوسکو اوٹھا کر فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بریقة بعضنا
یشفی بہا سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت بعض اہل اپنے کی عیادت
کرتے سیدہا ہاتھ پھیر کر یہ دعا کہتے اللہم رب الناس اذہب الباس واشف انت الشافی

لاشفاء الاشفاؤك شفاء لايغادر سقما متفق عليه انس نے ثابت سے کہا کیا مین تجہیر
حضرت کا منتر نکرون کہا ہان اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لاشافی
الا انت شفاء لايغادر سقما رواه البخاري سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت میری عیادت کو
آے تین بار اللهم اشف سعدا کہا رواه مسلم عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے شکایت
کی کہ اونکے بدن مین درد رہتا ہے فرمایا جہان درد ہو اوس جگہہ اپنا ہاتھہ رکھہ اور تین بار بسم الله کہہ
اور سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر رواه مسلم
ابن عباس مرفوعا کہتے ہین جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہی پہر اوسکے
پاس سات بار یہہ دعا پڑہے اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك لكن الله اوس
مریض کو اوس مرض سے عافیت دیتا ہی رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن قال
الحاكم صحيح على شرط البخاري یہہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہہ ہی کہ حضرت ایک گنوار کی عیادت کو آئے
جب کسی کی عیادت کرتے فرماتے لاباس طهور ان شاء الله تعالى رواه البخاري ابو سعید خدری
کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ای محمد تم کیا بیمار ہو فرمایا ہان کہا یون کہو بسم الله ارقيك
من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك رواه مسلم
دوسرا لفظ انکا اور ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ انھون نے حضرت پر گواہی دی اس بات کی کہ جو کوئی
لا اله الا الله والله اکبر کہتا ہی تو اوسکا رب اوسکی تصدیق کرتا ہی اور فرماتا ہی لا اله الا انا وانا اكبر
اور جب کہتا ہی لا اله الا الله وحده لا شريك له تو فرماتا ہی لا اله الا انا وحدي لا شريك لي
اور جب کہتا ہی لا اله الا الله له الملك وله الحمد تو فرماتا ہی لا اله الا انا لي الملك ولي الحمد
اور جب کہتا ہی لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله تو فرماتا ہی لا اله الا انا ولا قوة الا بي پہر
حضرت نے کہا جو کوئی ان کلمات کو اپنی بیماری مین کہتا ہی پہر مرجاتا ہے تو اوسکو آگ نہین کہاتی
رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل اہل بیمار سے سوال اوسکے حال کا کرنا مستحب ہی

ابن عباس کہتے ہین علی پاس سے حضرت کے نکلے اوس وجع مین جس مین حضرت کا انتقال ہوا
لوگون نے کہا ای ابو الحسن حضرت کیسے ہین کہا اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري یعنے
بحمده تعالی اچھے ہین

فصل جو زندگی سے ناامید ہو وہ کیا کرے

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت کو سنا اور وہ مستند تھے طرف میرے یعنی مجھسے ٹیکا لگائے تھے
کہتے تھے اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى متفق علیہ دوسرا لفظ اونکا یہ ہے
کہ دیکھا مینے حضرت کو اور وہ موت مین تھے اونکے پاس ایک قدح رکھا تہا اوسمین اپنا ہاتھہ
ڈالکر پانی سے مونھہ کو مسح کرتے تھے پھر فرماتے اللهم اعني على غمرات الموت اوسکرات
الموت رواہ الترمذی

فصل اہل مریض وخادم مریض کو وصیت کرنا احسان کرنیکے ساتھہ مریض کے اور احتمال وصبر کرنے کے اوسکی مشقت پر مستحب ہی اسی طرح وصیت کرنا اوسکی جسکا سبب موت حد یا قصاص ونحوہما سے قریب ہو

عمران بن حصین کہتے ہین ایک عورت جہینہ پاس حضرت کے آئی وہ حاملہ تھی زنا سے کہا اے
رسول خدا مینے کام حد کا کیا ہی مجھپر حد قائم کرو حضرت نے اوسکے ولی کو بلاکر کہا تو اسکی ساتھہ
احسان کر جب بچہ جن چکے اسکو میرے پاس لے آنا اوسنے ایسا ہی کیا حضرت نے حکم اوسکی
رجم کا دیا اوسنے اپنے اوپر کپڑے باندہے پھر رجم کی گئی حضرت نے اوسپر نماز پڑہی رواہ مسلم

فصل بیمار کو یہ کہنا کہ مین بیمار یا دردمند یا تپ زدہ ہون یا وارأساہ ونحو ذالک کہنا جائز ہی اسمین کچھہ کراہت نہین ہی جبکہ براہ تسخط واظہار جزع نہو

ابن مسعود کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا آپ تپ مین تھے مینے ہاتھہ سے دیکھکر کہا آپکو
تپ شدید آتی ہی فرمایا ہان جسطرح کہ تم مین دو مرد کو تپ آئی متفق علیہ سعد بن ابی وقاص
کہتے ہین حضرت میری عیادت کو ایک سخت بیماری مین آئے مینے کہا میری نوبت یہانتک
پہونچی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین مالدار ہون میرا وارث نہین کوئی مگر ایک دختر الحدیث
متفق علیہ عائشہ نے کہا وارأساہ حضرت نے فرمایا بل انا وارأساہ الحدیث رواہ البخاری

فصل بیان مین تلقین کرنیکی محتضر کو لا الہ الا اللہ

معاذ رض کہتے ہین جسکا آخر کلام لا اله الا الله ہوگا وہ بہشت مین جائیگا رواہ ابوداود والحاکم
وقال صحیح الاسناد ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی تلقین کرو تم اپنے مردون کو لا اله الا الله
رواہ مسلم اکثر علما کا قول یہ ہے کہ سامنے مردے کے یہ کلمہ بطور یاد دہی کے پڑہے

اوسکو تکلیف نہ ہے لیکن سلف سے ماثور ہے کہ وہ محتضر کو کہتے کہ کلمہ پڑہ ام سلمہ کہتی ہین حضرت ابو سلمہ پر داخل ہوے اونکی آنکھین پھٹ گئی تھین آنکھہ کو بند کیا پھر فرمایا روح جب قبض کرلیجاتی ہی تو نظر پیچہے اوسکے جاتی ہے کچہہ گھر والون نے چیخ ماری فرمایا تم دعا نکرو اپنی جانون پر مگر ساتھہ خیر کے فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے قول پر پہر کہا اللھم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم

فصل مردے کے پاس کیا کہنا چاہیے اور اہل میت کیا کہین

ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جب تم پاس بیمار یا میت کے حاضر ہو تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری بات پر جب ابو سلمہ مر گئے مینے آکر کہا ای رسول خدا ابو سلمہ مر گئے فرمایا کہہ اللھم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة مینے یہی کہا اللہ نے مجکو اوس سے بہتر عقبی دیا یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے رواہ مسلم ھکذا اور دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین پہونچتی کسی بندے کو کوئی مصیبت پہر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہی اور یہ دعا پڑہتا ہی اللھم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها مگر اجر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکی مصیبت مین اور اوس سے بہتر عوض بخشتا ہی جب ابو سلمہ مر گئے مینے اسی طرح کہا فاخلف اللہ لي خيرا منه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو موسی کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے کہا جب بچہ بندے کا مر جاتا ہی اللہ فرشتون سے کہتا ہی تمنے میرے بندے کے ولد کو قبض کر لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی تمنے اوسکے ثمرۂ فواد کو قبض کر لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی میرے بندے نے کیا کہا وہ کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ کہا فرماتا ہے بناؤ واسطے میرے بندے کے ایک گھر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکھو رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین ہی واسطے میرے بندۂ مومن کی جزا جبکہ قبض کر لیا مینے اوسکے صفی کو اہل دنیا سے پہر احتساب کیا اوسنے مگر جنت رواہ البخاري اسامہ بن زید کہتے ہین کسی ایک دختر آنحضرت نے کسیکو پاس حضرت کے بھیجا آپکو بلایا اور خبر دی کہ بچہ اوسکا موت مین ہی قاصد سے کہا تو جا کر اوسکو خبر دے ان للہ ما اخذ وله ما اعطى وكل شئ عنده باجل مسمى اور حکم کر اوسکو کہ صبر واحتساب کرے الحدیث متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ رونا مردے پر بغیر ندب و نیاحت کے جائز ہی اور نیاحت حرام ہی

اور جو احادیث نہی مین رونی سے آئی ہین اور یہ کہ میت معذب ہوتا ہے بکاء اہل اپنے سے وہ متاول و محمول ہین وصیت میت پر اور نہی اوس بکا سے ہے جسمین ندب یا نیاحت ہو دلیل جواز

بکا پر بغیر ندب و نیاحت کے احادیث کثیرہ ہین

ندب کہتے ہین یاد کرنا نائحہ کا اسکے اوصاف و افعال میت کو نیاحت کہتے ہین چیخنے چلانے کو حالت گریہ مین ابن عمر نے کہا ہے حضرت نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی آپکے ہمراہ عبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت روئے قوم نے جب آپکو روتے دیکھا تو وہ بھی روئے فرمایا تم نہین سنتے کہ اللہ عذاب نہین کرتا آنکھ کے آنسو اور دل کے حزن پر و لکن عذاب کرتا ہے بسبب اسکے یا رحم کرتا ہے اور اشارہ کیا طرف زبان کے متفق علیہ اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت کو آپ کا نواسا دیا وہ موت مین تھا آپ کی آنسو بہنے لگے سعد نے کہا یہ کیا ہے ای رسول خدا فرمایا ھذہ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہ و انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام پر داخل ہوے اونکی جان نکل رہی تھی دونون آنکھون سے آنسو بہ چلے عبد الرحمن بن عوف نے کہا ای رسول خدا آپ روتے ہین فرمایا انہا رحمۃ ثم یتبعھا اخرے پھر فرمایا ان العین تدمع و القلب یحزن و لا نقول الا ما یرضی ربنا و انا بفراقك یا ابراهيم لمحزونون رواہ البخاري و روی بعضہ مسلم و الاحادیث فی الباب کثیرۃ فی الصحیح مشہورۃ

فصل مردے مین اگر کوئی شی مکروہ دیکھے تو اوسکی ذکر سے باز رہے

اسلم مولی الحضرت نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جسنے نہلایا مردے کو پھر چھپایا اوسپر یعنی اوسکی عیب کو تو بخشدیتا ہے اللہ اوسکو چالیس بار رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم

فصل بیان مین نماز پڑہنے کی میت پر اور حضور دفن مین اور جانا عورتونکا ہمراہ جنازے کے مکروہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو حاضر ہوا جنازے مین یہانتک کہ نماز پڑھی گئی اوسپر تو اوسکو ایک قیراط ہے اور جو حاضر ہوا اوسمین یہانتک کہ دفن کیا گیا اوسکو دو قیراط ہین پوچھا دو قیراط کیا ہین فرمایا برابر دو کوہ عظیم کے ہین متفق علیہ دوسرا لفظ بخاری کا رفعا یہ ہے جو ہمراہ گیا جنازہ مسلمان کے ایمان و احتساب سے اور ساتھ رہا اوسکے یہانتک کہ نماز پڑھی گئی اوسپر اور فارغ ہوے اوسکے دفن سے وہ دو قیراط اجر لیکر پھرتا ہے ہر قیراط برابر احد کے ہے اور جسنے نماز پڑھی اوسپر اور پھر آیا قبل دفن کے وہ ایک قیراط لیکر پھرا رواہ البخاری

ام عطیہ کہتی ہین ہم منع کیے گئے اتباع جنازے سے لکن واجب نہین کیا ہم پر متفق علیہ نووی رح نے کہا یعنی لم یشدد فی النہی کما یشدد فی المحرمات

فصل تکثیر مصلین کی جنازے پر اور تین صف کرنا اونکا زیادہ مستحب ہی

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ نماز پڑھے اوسپر ایک امت مسلمانون کی جو سو نفر تک پہونچے پھر وہ سب شفاعت کرین اوسکی لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس مردے کے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین مرتا ہی کوئی مرد مسلمان پھر کھڑے ہوتے ہین اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شریک نہین کرتے ہین ساتھ اللہ کے کسی شی کو لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس شخص کے رواہ مسلم مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازے کی پڑھاتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو اونکو تین جزر کرتے پھر کہتے حضرت نے فرمایا ہی جسپر تین صف نے نماز پڑھی اوسنے واجب کیا یعنی اپنے لیے رحمت کو رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ نماز جنازے مین کیا پڑھے

نووی نے کہا چار تکبیر کہے اعوذ پڑھے بعد تکبیر اولی کے پھر فاتحۃ الکتاب پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے پھر درود پڑھے کہے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد افضل یہ ہی کہ درود کو پورا کرے اس لفظ سے کما صلیت علی ابراهیم الی قولہ حمید مجید اور وہ جو عوام یہ پڑھتے ہین ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبي الآیۃ وہ نہ پڑھے کہ نماز اس پر اقتصار کرنے سے درست نہین ہوتی ہی پھر تیسری تکبیر کہے اور واسطے میت اور مسلمین کے دعا کرے ذکر اس دعا کا احادیث سے آگے آئیگا پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے احسن دعا یہ ہی اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفر لنا ولہ مختار یہ ہی کہ دعای دراز کرے بعد تکبیر چہارم کے خلاف عادت اکثر مردم بدلیل حدیث ابی اوفی جسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی منجملہ ادعیۂ ماثورہ کے بعد تکبیر دوم کے ایک وہ دعا ہی جو حدیث عوف بن مالک مین آئی ہی انہون نے کہا نماز پڑھی حضرت نے ایک جنازے پر مینے آپکی دعا یاد کر لی وہ یہ تھی اللهم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واهلا خیرا من اهلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار یہ کہتے ہین حتی تمنیت ان اکون انا ذلك المیت رواہ مسلم مین کہتا ہون یہ دعا لائق اسی رشک کے تھی خصوصاً جبکہ حضرت داعی ہون اس دعا کا ذکر میری جتنی کتابون مین آیا ہی ہر جگہہ

مجکو بھی رشک نے گہیرا کہ کاش وہ میت مین ہوتا ہرچند وہ موقع ہاتھہ سے جاتا رہا اسلیے کہ
مقدر نہ تھا لکن یہ دعا کتب حدیث مین اب تک بسند صحیح موجود ہی اللہ میری اولاد کو توفیق دے
کہ اگر وہ میرے جنازے پر کسی جگہہ موجود ہون تو اسی دعا کو پڑہین کیا عجب ہے کہ برکت زبان نبوت
و دعا رسالت سی اللہ مجہپر بھی رحم کرے اور میرے گناہ بخشدے وما ذلك علی اللہ بعزیز
ابوہریرہ و ابو قتادہ و ابو ابراہیم اشہلی عن ابیہ مرفوعًا کہتے ہین کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز
پڑہی کہا اللهم اغفر لحينا وميتنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم
من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره
ولا تفتنا بعده واغفر لنا وله رواه الترمذي من رواية ابي هريرة والاشهلي وابوه صحابي
ورواه ابوداود من رواية ابي هريرة وابي قتادة قال الحاكم حديث ابي هريرة صحيح على شرط
البخاري ومسلم وقال الترمذي قال البخاري اصح روايات هذا الحديث رواية الاشهلي و
اصح شيء في الباب حديث عوف بن مالك انتهى اب اکثر جگہہ اسی دعا پڑہنے کا معمول ہے
ہرچند یہ دعا بھی بہت خوب ہی اور صحیح ہی لکن روایت مسلم اصح ہی اور وہ دعا اجمع و انفع و افضل
و اجمل معلوم ہوتی ہے اللهم ارزقنا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تم جب میت پر نماز پڑہو دعا
خالص واسطے اوسکے کرو رواہ ابوداود یہ خلوص دعا کا روایت عوف مین ثابت ہی وہ خاص دعا
ہے اور یہ عام دعا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز پڑہی
کہا اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم
بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداود یہ دعا بھی خالص واسطے مردے کے ہی
ضمیر مؤنث شاید راجع طرف جنازے کے ہوگی بدلیل فاغفر له واللہ اعلم واثلہ بن الاسقع کہتے ہین نماز
پڑہائی ہمارے ساتھہ حضرت نے ایک مرد مسلمان پر مینے سنا آپ کہتے تھے اللهم ان
فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفا
والحمد اللهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداود عبداللہ بن ابی اوفی نے
اپنی دختر کے جنازے پر چار تکبیرین کہین بعد چوتھی تکبیر کے بقدر ما بین التکبیر تین کہڑے ہوے استغفار
و دعا کرتے رہے پہر کہا حضرت اسی طرح کرتے تھے دوسری روایت یون ہی کہ چار تکبیرین کہکر
ایک ساعت تک توقف کیا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ پانچ تکبیرین کہینگے پہر سلام پہیرا داہنے اور
بائین طرف جب پہرے تو مینے کہا تمنے یہ کیا کیا کہا انی لا ازید کم علی ما رایت رسول اللہ صلی اللہ

علیه وآله وسلم وهکذا اصنع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رواه الحاکم وقال حدیث صحیح ۴

فصل جنازے مین جلدی کرنا چاہیے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جلدی کرو ساتھ جنازے کے اگر نیک ہی تو خیر کی طرف اوسکو پہونچاتے ہو اور اگر سوا اسکے ہی تو شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر رکھتے ہو متفق علیه ابوسعید کا لفظ یہ ہی کہ حضرت فرماتے تھے جب جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھایا تو اگر وہ صالح ہی کہتا ہی قدمونی اور اگر غیر صالح ہی تو اپنے اہل سے کہتا ہی یا ویلہا این تذہبون بہا ہر شی اوسکی آواز سنتی ہے مگر انسان اگر انسان سنے تو بیہوش ہوجاے رواہ البخاری مین کہتا ہون یہ کہنا مردے کا کہ مجکو لیچلو یا مجھے کہان لیے جاتے ہو اسلیے ہی کہ بمجرد مفارقت روح کے بدن سے اوسکو اپنا جنتی یا دوزخی ہونا معلوم ہوجاتا ہی اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت

فصل مردے کا قرض جلد ادا کرنا چاہیے

اور اوسکی تجہیز مین شتابی درکار ہی مگر یہ کہ ناگہان مرجاے اور تا تیقن موت چھوڑا جاے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نفس مومن کا معلق ہوتا ہی اوسکے قرض سے یہانتک کہ ادا کیا جاے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن حضرت طلحہ بن براء کے دیکھنے کو گئے فرمایا مین نہین دیکھتا طلحہ کو مگر اوسمین موت حادث ہوئی ہے سو مجکو خبر کردینا اور جلدی کرنا کیونکہ جثہ مسلم کو لائق نہین ہے کہ درمیان اوسکے گھر والون کے روکا جاے رواہ ابوداؤد

فصل بیان مین موعظت کے نزدیک قبر کے

علی مرتضی کہتے ہین ہم ایک جنازے مین بقیع غرقد کے تھے حضرت آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی گرد آپ کے بیٹھے آپ کے ساتھ ایک ہری لکڑی تھی سر جھکا کر اوس سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم مین کوئی نہین ہے لکن جگہہ اوسکی نار یا جنت سے لکھی گئی ہے کہا کیا ہم اپنی کتاب پر بھروسا نکرین فرمایا عمل کرو ہر کوئی آسان کیا گیا ہے واسطے اوس چیز کے جسکے لئے پیدا کیا گیا ہے الحدیث متفق علیه

فصل دعا کرنے مین واسطے میت کی بعد دفن کے اور بیٹھنا نزدیک اوسکی قبر کے

ایک ساعت واسطے دعا کے واستغفار وقرارت کے

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت جب دفن میت سے فارغ ہوتے ذرا اوسکے پاس ٹھیرتے

اور فرماتے استغفار کرو واسطے اپنے بھائی کے اور مانگو اوسکی لیے تثبیت کہ وہ اسدم سوال کیا جاتا ہے رواہ ابوداود عمرو بن عاص نے کہا تم جب مجکو دفن کرچکو گرد میری قبر کے اتنا ٹہرو جتنی دیر مین اونٹ کو ذبح کرکے گوشت اوسکا تقسیم کرتے ہین مین انس حاصل کرونگا تمسے اور جان لونگا کہ اپنے رب کے قاصدون کو کیا جواب دیتا ہون رواہ مسلم شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی پڑہنا کچھ قرآن کا نزدیک مردے کے مستحب ہی اور اگر سارا قرآن ختم کرے تو اور بہی بہتر ہے

فصل بیان مین صدقہ دینے کے طرف سے میت کے اور دعا کرنے مین واسطے اوسکے

قال تعالی والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان عائشہ کہتی ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا میری ماں یکایک مرگئی مین دیکہتا ہون کہ اگر وہ بات کرتی تو کچہ صدقہ دیتے بہلا اوسکو کچہ اجر ملیگا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے انسان جب مرجاتا ہی تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین کام صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاے یا ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم

فصل بیان مین ثنا کرنے لوگونکے مردے پر

انس نے کہا ایک جنازے پر گزرے اوسپر ثنا خیر کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی دوسرے جنازے پر گزرے اوسپر ثنا شر کی فرمایا واجب ہوگئی عمر بن خطاب نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا اسپر تمنے ثنا کی اسکے لئی جنت واجب ہوگئی اسکو تمنے برا کہا اسکے لئی نار واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین متفق علیہ ابوالاسود کہتے ہین مین مدینے کو گیا تہا پاس عمر بن خطاب کے بیٹہا تہا ایک جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے اچہا کہا عمر نے فرمایا وجبت دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکو بھی اچہا کہا عمر نے فرمایا وجبت پہر تیسرا جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا عمر نے کہا وجبت مینے کہا کیا واجب ہوا ای امیر المؤمنین فرمایا جسطرح حضرت نے کہا تہا ویسا ہی مینے کہا جس مسلمان کے لیے چار آدمی گواہی خیر کی دین اللہ اوسکو بہشت مین لیجاتا ہی ہمنے کہا اگر تین آدمی گواہی دین کہا تین بھی ہمنے کہا دو بھی پہر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچہا رواہ البخاری

فصل بیان مین اوس شخص کے جسکی اولاد صغار مرجائے

انس کہتے ہین حضرت نے کہا ہی نہین ہے کوئی مسلمان کہ مرجائین تین بچے اوسکے جو بلوغ کو نہین پہونچے ہین مگر داخل کرتا ہی اللہ اوسکو جنت مین اپنے فضل رحمت سے اونکو متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پہر چہوے اوسکو آگ مگر واسطے تحلت قسم کے متفق علیہ

مراد تحلت قسم سے یہ قول ہی اللہ پاک کا وان منکم الا واردھا اور ورود عبور ہی صراط پر وہ ایک پل ہے لنبا پشت جہنم پر عافانا اللہ منہا حدیث طویل ابو سعید خدری مین آیا ہی کہ حضرت نے عورتون کو وعظ کیا پھر فرمایا نہین ہے تم مین کوئی عورت جو تین بچے آگے بھیجے مگر ہونگے واسطے اوسکے اوٹ آگ سے ایک عورت نے کہا بھلا اگر دو ہون فرمایا دو بھی متفق علیہ

فصل بیان مین رونے غم کرنے ڈرنے کے وقت گزرنے کے قبور ظالمین پر اور ظاہر کرنے مین افتقار کے طرف اللہ کے اور حذر کرنے کے غفلت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب سے جبکہ وہ حجر دیار ثمود مین پہونچے فرمایا تم داخل نہو ان معذبین پر مگر روتے ہوے اگر تم نہ روؤ تو پھر اونپر داخل بھی نہو کہین نہ پہونچے تمپر وہ بلا جو اونکو پہونچی ہے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے جب گزر ہوا حضرت کا حجر پر فرمایا تم مت داخل ہو مساکن مین ان ظالمون کے کہین پہونچے تمکو مثل اوسکے جو اونکو پہونچا مگر یہ کہ ہو تم روتے ہوے پھر اپنے سر کو چھپا کر جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے

باب بیان مین آداب سفر کے

اس باب مین فصول ہین

فصل اس بیان مین کہ نکلنا دن پنجشنبہ کا اول روز مین مستحب ہی

کعب بن مالک کہتے ہین حضرت غزوہ تبوک مین دن جمعرات کے نکلے اور اس دن مین نکلنا دوست رکھتے تھے متفق علیہ دوسری روایت صحیحین کی یون ہے کم تھی یہ بات کہ نکلین حضرت مگر دن پنجشنبہ کے حدیث صخر بن وداعہ مین آیا ہی حضرت نے کہا اللھم بارك لامتي في بكورھا اور جب کوئی چھوٹا بڑا لشکر بھیجتے تو اول نہار مین بھیجتے یہ صخر تاجر تھے اپنی تجارت اول روز مین کرتے صاحب ثروت ہو گئے اونکا مال زیادہ ہوگیا رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل طلب کرنا رفقہ کا اور امیر بنانا اونکا اپنی جان پر مستحب ہی کہ

ایک شخص کو منجملہ ہمراہیان سفر کے امیر بنا کر اوسکی اطاعت کرین ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا اگر لوگ جانین کہ تنہائی مین کیا ہی تو کوئی سوار رات کو اکیلا نچلے رواہ البخاري حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہی کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار قافلہ ہین رواہ الترمذي والنسائي باسانید صحیحۃ قال الترمذي حدیث حسن حدیث ابو سعید وابو ہریرہ مین فرمایا ہے

جب تین آدمی سفر کو نکلین تو ایک شخص کو اونمین سے امیر ٹہیرالین حدیث حسن رواہ ابوداود
باسناد حسن ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے بہتر اصحاب چار ہین بہتر لشکر خرد چار سو نفر کا ہے
بہتر لشکر کلان چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار تو بسبب قلت کے مغلوب ہی نہین ہوتے ہین
رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیانمین آداب سیر و نزول و مبیت و نوم فی السفر کے اور یہ کہ سیر مین رفق کرنا ساتھہ دواب کے اور مراعات اونکی مصلحت کے مستحب ہے مقصر فی حق الدواب کو حکم کرین کہ وہ قائم ساتھہ اونکی حق کے ہو اور ردیف کرنا کسی کا دابہ پر جبکہ طاقت رکھتا ہو جائز ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب سفر کرو تم خصب مین تو دو اونٹ کو حظ اوسکا زمین سے اور جب
سفر کرو تم جدب مین تو جلدی کرو اوسپر سیر مین اور شتابی کرو ساتھہ اوسکے مخ کے اور جب رات کو
ٹہیرو تم تو بچو راہ سے کہ وہ طرق ہین دواب کے اور ماوی ہین ہوام کے رواہ مسلم مراد اعطاء
حظ شتر سے یہ ہے کہ راہ مین اوسکو چراتے ہوے چلو مراد مخ سے گودا ہے ہڈی کا یعنی جلد منزل مقصود پر
جا اوترو تا کہ قبل اسکے کہ تکلیف سیر سے وہ خشک ہو منزل پوری ہو جاے اور اوسکو آرام ملے
حدیث ابوقتادہ مین آیا ہے حضرت جب سفر مین ہوتے اور راتکو ٹہیرتے تو جانب یمین پر لیٹتے
اور پہلے صبح سے تعریس کرتے تو نصب فراع کر کے سر کو کف دست پر رکھتے رواہ مسلم علما نے
کہا ہے نصب فراع اسلیے کرتے کہ نوم غریق نہ آے تا کہ نماز صبح اول وقت فوت نہو جائے انس کہتے ہین
حضرت نے فرمایا تم رات کو چلا کرو کیونکہ زمین التی ہوتی ہے رواہ ابوداود باسناد حسن
ابوثعلبہ خشنی کہتے ہین لوگ جب کسی منزل مین اوترتے تو شعاب و اودیہ مین جدا جدا ٹہیرتے حضرت نے
فرمایا یہ تفرق تمہارا شعاب و اودیہ مین طرف سے شیطان کے ہے پہر وہ کسی منزل مین نہین اوترتے
لکن بعض بعض سے منضم ہو کر ٹہیرتے رواہ ابوداود باسناد حسن ابن الحنظلیہ کہتے ہین حضرت نے
ایک اونٹ کو دیکہا کہ اوسکی پیٹھہ پیٹ سے لگ گئی ہے فرمایا ڈرو اللہ سے حق مین ان بہائم بے زبان
کے تم سوار ہو انپر اچہی طرح اور حفاظت کرو انکی اچہی طرح رواہ ابوداود باسناد صحیح حدیث طویل
عبداللہ بن جعفر مین آیا ہے کہ حضرت ایک انصاری کے باغ مین گئے وہان ایک اونٹ تھا اوسنے
جب حضرت کو دیکہا بلبلایا اور آنکہہ سے آنسو بہے حضرت نے اوسکے پاس آکر کوہان و ذیر گوش پر ہاتھہ
پہیرا اور فرمایا مالک اس اونٹ کا کون ہے ایک جوان انصاری نے آکر کہا یہ میرا اونٹ ہے فرمایا تو اللہ سے

حق مین اس بہیمہ کے جسکا مالک اللہ نے تجکو کیا ہے نہین ڈرتا یہ مجھسے شکایت کرتا ہی کہ تو اوسکو
بہوکا رکھتا ہی اور تکلیف دیتا ہی رواہ ابوداود انس کا لفظ یہ ہے ہم جب کسی منزل مین اوترتے
نماز نافلہ نہ پڑہتے جب تک کہ پالان شتر نہ کھول لیتے رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم
یعنی باوجود حرص کے نماز پر پہلے دواب کو پالان کھولکر راحت دیتے تب نماز پڑہتے

فصل بیان مین اعانت رفیق کے

اس فصل مین بہت احادیث ہین جو گزر چکی جیسے حدیث اللہ في عون العبد ما کان العبد في
عون اخیہ اور حدیث کل معروف صدقة ابو سعید کہتے ہین ہم سفر مین تھے ایک آدمی اونٹ پر
سوار آیا دائین بائین دیکھتا تھا حضرت نے فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری ہو وہ بیادے کو دے
جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ بی زاد کو دے اصناف مال کا ذکر کیا یہانتک کہ ہمنے دیکھا کہ ہم مین سے
کسیکو حق مال زائد مین نہین ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت نے ارادہ غزوہ کا کیا فرمایا
ای گروہ مہاجرین و انصار کے تمہارے اخوان مین ایسے لوگ ہین جنکے پاس نہ مال ہے نہ عشیرہ
ہر ایک تم مین دو دو تین تین آدمی کو اپنے ساتھ لیلے سو ہم مین کسی کے پاس سواری نتھی مگر وہ
نوبت بنوبت سوار ہوتا مینے بھی دو یا تین آدمی اپنے ساتھ ملا لیے میرے لیے بھی مثل ایک کے
اونمین سے نوبت تھی میرے اونٹ پر رواہ ابوداود دوسر الفظ انکا یہ ہی حضرت راہ مین پیچھے
رہ جاتے ضعیف کو چلاتے ردیف کر لیتے دعا دیتے رواہ ابوداود باسناد حسن

فصل جب سفر مین جانور پر سوار ہو تو کیا کہے

قال تعالی وجعل لکم من الفلك والانعام ما ترکبون لتستووا علی ظهوره ثم تذکروا نعمة ربکم
اذا استویتم علیه وتقولوا سبحان الذي سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
ابن عمر کہتے ہین حضرت جب پشت بعیر پر بیٹھتے سفر کو نکلتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الخ
اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا في سفرنا
هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر والخلیفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من
وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والاهل اور جب سفر سے پھرتے تب بھی یہی دعا
کرتے اتنا اور کہتے آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم مقرنین کے معنی ہین
مطیقین وعثاء بمعنی شدت ہی کآبت تغیر نفس ہے حزن ونحوہ سے منقلب بمعنی مرجع ہی عبداللہ بن
سرجس کا لفظ یہ ہی حضرت جب سفر کرتے تعوذ فرماتے وعثاء سفر وکآبۃ منقلب وحور بعد الکون

ودعوت مظلوم و سوء منظر سے اہل و مال مین رواہ مسلم مسلم مین یون ہی ہی حور بعد الکون بنون ۔
هكذا رواه النسائي ترمذی نے کہا ویروی الکور بالراء وکلاهما له وجه علماء نے کہا نون و
راء دو نون کی معنی رجوع من الاستقامة یا زیادت الی النقص کے ہین روایت راء ماخوذ ہے تکویر
عمامہ سے وهو لفها و جمعها اور روایت نون کون سے ہی مصدر کان یکون اذا وجد واستقر
سے علے مرتضی دابہ پر سوار ہوے کہا بسم اللہ جب پشت پر بیٹھ گئے کہا الحمد للہ الذی سخر لنا ہذا
الخ پھر تین بار الحمد للہ کہا پھر تین بار اللہ اکبر پھر کہا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا
یغفر الذنوب الا انت پھر ہنسے پوچھا کس بات سے ہنستے ہو کہا مینے حضرت کو دیکھا کہ اسی طرح کیا تھا
جیسے مینے کیا پھر ہنسے مینے کہا ای رسول خدا کس بات سے آپ ہنسے فرمایا ان ربك سبحانه یعجب
من عبده اذا قال اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب غيري رواه ابوداود والترمذی
وقال حديث حسن وفي بعض النسخ حسن صحيح وهذا لفظ ابي داود

فصل مسافر جب اونچی جگہہ پر چڑہے تکبیر کہے جب نیچی جگہہ اوترے تسبیح کرے تکبیر بہت زور سے چلا کر نکہے

جابر کہتے ہین ہم جب چڑہتے اللہ اکبر کہتے جب اوترتے سبحان اللہ کہتے رواہ البخاري ابن عمر کا لفظ
یہ ہی کہ حضرت و جیوش حضرت جب ثنایا پر چڑہتے تکبیر کہتے جب نیچے اوترتے تسبیح کہتے رواہ
ابوداود باسناد صحیح دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت حج یا عمرہ سے پھرتے جس گھاٹی یا ٹیلہ پر چڑہتے
تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب
وحده متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی جب پھرتے جیوش یا سرایا یا حج یا عمرہ سے تب یہ کہتے ابوہریرہ
کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا مین سفر مین جایا چاہتا ہون مجکو وصیت کرو فرمایا علیك
بالتقوى والتكبير على كل شرف جب وہ شخص پھر کر چلا کہا اللهم اطو له البعد وهون عليه السفر
رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابوموسی اشعری کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے جب کسی
وادی مین پہونچتے تہلیل تکبیر کرتے ہماری آواز مین بلند ہو جاتین حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی
و آہستگی کرو اپنی جانون پر تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سمیع بصیر کو پکارتے ہو
وہ تمہارے ساتھ ہی سنتا ہی نزدیک ہی متفق علیہ

فصل سفر مین دعا کرنا مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تین دعائین مستجاب ہین ان مین کچھہ شک نہین ہی دعا مظلوم کی

دعا مسافر کی دعا والد کی ولد پر رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن ولیس فی ابی داود علی ولدہ

فصل جب کسی آدمی وغیرہ سے ڈرے کیا دعا کرے

ابو موسی کہتے ہین جب کسی قوم سے ڈرے تو یون کہے اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ ابوداود والنسائی باسناد صحیح

فصل جب کسی منزل مین اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم کہتی ہین حضرت نے فرمایا جو شخص نازل ہو کسی منزل مین پھر اوسنے یون کہا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی شی ضرر نہ دیگی یہان تک کہ اوس منزل سے کوچ کر جاوے رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت جب سفر کرتے اور رات آتی کہتے یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ من شر اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد رواہ ابوداود خطابی نے کہا اسود سے مراد شخص ہے ساکن بلد سے مراد جن ہین جو زمین پر رہتے ہین بلد الارض ماوی حیوان کو کہتے ہین اگرچہ اوسمین بناء ومنازل نہون محتمل ہے کہ مراد والد سے ابلیس اور ما ولد سے شیاطین ہون ہٰ

فصل مسافر کا جلدی واپس ہونا بعد قضاء حاجت کی طرف اپنی اہل کے مستحب ہے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا منع کرتا ہی ایک تمھارے کو اوسکے طعام وشراب ونوم سے سو جب پورا کر چکے کوئی تم میں کام اپنا سفر سے تو جلدی کرے طرف اپنے اہل کے متفق علیہ

فصل دن کو سفر سے پھر کر گھر مین آنا مستحب ہے اور راتکو بغیر حاجت آنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دراز ہو غیبت ایک تمھارے کی تو نہ آوے گھر مین رات کو دوسری روایت یہ ہے نہی فرمائی ہی آنے سے گھر مین راتکو متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت اپنے گھر مین رات کو نہ آتے صبح یا تیسرے پہر کو آتے متفق علیہ

فصل جب سفر سے پھرے اور شہر دیکھے تو کیا کہے

اس بارہ مین حدیث ابن عمر باب تکبیر مسافر مین وقت صعود وثنایا گزر چکی ہے انس کہتے ہین ہم آئے ہمراہ حضرت کے جب پشت مدینے پر پہونچے کہا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون اسکو کہتے رہے

یہانتک کہ داخل مدینہ ہوئے روا ہ مسلم

فصل قادم کا ابتدا کرنا ساتھہ مسجد جوار کو اور دو رکعت نماز پڑہنا اوسمین مستحب ہے

کعب بن مالک نے کہا حضرت جب سفر سے پہرتے ابتدا مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑہتے متفق علیہ

فصل عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہی ساتھہ اللہ و دن آخرت کے
کہ سفر کرے ایک رات دن کا مگر ہمراہ محرم کے متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے تخلیہ کرے
کوئی مرد کسی عورت سے مگر ساتھہ اوسکے ذو محرم ہو اور سفر نکرے عورت مگر ہمراہ اوسکے ذو محرم ہو
ایک مرد نے کہا میری عورت حج کو گئی ہے اور میرا نام فلان فلان غزو مین لکھا گیا ہے فرمایا تو جا
اپنی عورت کے ساتھہ حج کر متفق علیہ غزالی رحہ نے کتاب آداب السفر مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے
لکھا ہی کہ سفر وسیلہ ہے خلاص کا مہروب عنہ سے اور وسیلہ ہی وصول کا طرف مرغوب فیہ کے
سفر دو قسم کے ہوتے ہین ایک سفر بظاہر بدن مستقر و وطن سے طرف صحاری و فلوات کے
دوسرا سفر سیر قلب کا اسفل سافلین سے طرف ملکوت سموات کے اشرف اسفار یہی سفر باطن ہے
اسی سفر کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم و قال تعالے
و فی الارض آیات للموقنین و فی انفسکم افلا تبصرون اور اس سفر سے قعود کرنے پر انکار واقع
ہوا ہی قال تعالی و انکم لتمرون علیہم مصبحین و باللیل افلا تعقلون و قال تعالی و کاین من آیۃ
فی السموات والارض یمرون علیہا وہم عنہا معرضون جس کسی شخص کو یہ سفر میسر ہوا وہ ہمیشہ
اپنے سیر مین تنزہ فی الجنۃ ہی گو بدن سے ساکن فی الوطن ہو اور جو کوئی اسکا قابل نہین ہی اور
ظاہر بدن سے سفر کرتا ہی اگر مطلب اوسکا اس سیر و سفر سے علم و دین یا کفایت استعانت علی الدین
ہی تو وہ بھی سالک سبیل آخرت ہوتا ہی لکن اس سفر کے لیے شروط و آداب ہین اگر اونکو ترک کردیگا
تو عمال دنیا و اتباع شیطان سے ہوگا اور اگر اونکا مواظب ہیگا تو یہ سفر اوسکا خالی فوائد ملحقہ
باعمال آخرت سے نرہیگا یہ سفر کئی قسم ہی ایک طلب علم مین حضرت نے فرمایا ہے من سلک طریقا
یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ حکایت سعید بن مسیب طلب حدیث واحد مین
چند ایام تک سفر کرتے شعبی نے کہا ہے اگر کوئی شخص شام سے اقصی یمن تک ایک کلمے کے لیے
جو دلالت کرے ہدی پر یا پہیرے ردی سے سفر کرے تو یہ سفر اوسکا ضائع نہوگا جابر بن عبد اللہ
مدینے سے مع دس صحابہ کے سفر کو آے ایک ماہ تک واسطے ایک حدیث کے جو اونکو عبد اللہ بن

انہیں سے مرفوعا پہونچی تھی راہ چلے یہانتک کہ اوسکو سنا زمان صحابہ سے اس زمانہ تک جتنی محصلین
علم کا ذکر ہے اون سبکو علم اسی سفر سے حاصل ہوا تھا سفر سے درستی اخلاق نفس کی بھی بخوبی
ہوتی ہے بشر کہتے تھے پانی جب بہتا ہے پاک صاف ہو جاتا ہی جب ٹھہر جاتا ہی گندہ پڑجاتا ہے
سفر مین مشاہدہ آیات الٓہی کا بھی ہوتا ہی اس مشاہدہ مین بہت فوائد ہین دوسرا سفر وہ ہی جو واسطے
کسی عبادت کے ہو جیسے حج وعمرہ وجہاد اسمین زیارت قبور انبیاء وصحابہ وتابعین وسائر علما و
اولیا بھی داخل ہے جسکی زیارت سے حیات مین تبرک کیا جاتا ہے اوسکی زیارت سے بعد وفات
کے بھی برکت حاصل کیجاتی ہی حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد الخ کچھہ اس سے مانع
نہین ہی اسلیے کہ یہ حدیث حق مین مساجد کے آئی ہے انتہی مین کہتا ہون یہ حدیث گو خاص بمساجد ہو
تب بھی کوئی دلیل سفر للزیارة پر موجود نہین ہے ہان زیارت قبور صلحاء کی بضمن سفر جائز وفاضل
مدسوس ومغمور ہو سکتی ہے اسمین کچھہ بحث نہین ہے سارا نزاع استقلال اس سفر مین ہے نہ اصل زیارت
مین بلا سفر خاص کے کہ وہ سنت ہی اسلیے غزالی نے بعد اسکے فرمایا ہی بالجملة زیارة الاحیاء اولی
من زیارة الاموات پہر کہا ہی کہ فائدہ زیارت احیاء سے طلب کرنا برکت ودعا وبرکت نظر
کا ہی کیونکہ نظر کرنا طرف وجوہ صلحاء وعلماء کے عبادت ہی نیز اسمین حرکت رغبت ہی اونکے ساتھہ
اقتدا کرنے مین اور متخلق ہونے مین ساتھہ اونکے اخلاق وآداب کے رہے بقاع سو اونکی زیارت
کے سوا مساجد ثلاثہ کے کچھہ معنی نہین ہین حدیث ظاہر ہی اس باب مین کہ شد رحال واسطے طلب برکت
کے سوا ان تین مساجد کے نچاہیے تیسرا سفر وہ ہی کہ بسبب کسی امر مشوش دین کے گریز کرے سو یہ سفر بھی اچھا ہی
مثلاً ولایت وجاہ وکثرت علائق واسباب مشوش فراغ قلب ہوتے ہین اور اتمام دین کا بغیر فراغ کے
غیر اللہ سے نہین ہوتا سلف کی عادت تھی مفارقت وطن کرنا مخافت فتن سے سفیان ثوری نے کہا ہی یہ برا زمانہ
ہی کہ اسمین گمنام کو تو امن نہین ہی پہر مشہور کا کیا ذکر ہی یہ وہ زمانہ ہی کہ آدمی ایک شہر سے دوسرے شہر کو نقل کرتا رہے
جس جگہہ معروف ہو جاے وہان سے چلدے ثوری جب سنتے کہ فلان دیہہ مین غلہ ارزان ہے
اپنا بوریا بدہنا لیکر وہان کا سفر کرتے کسی نے کہا تم ایسا کام کرتے ہو کہا تجکو جب یہ خبر ملے کہ فلان
قریے مین ارزانی ہے تو تو وہین جا رہ کہ اسمین تیرا دین زیادہ سلامت رہیگا اور تیری فکر کمتر ہوگی
سو یہ بھاگنا گرانی نرخ سے تہا خواص کسی شہر مین ایک چلے سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے بڑے متوکل
تھے اقامت کرنا باعتماد اسباب کے قادح فی التوکل جانتے تھے چوتہا سفر وہ ہی کہ قادح بدن سے
ڈر کر نکلے جیسے طاعون وبا گرانی نرخ وغیر ذلک اس سفر مین بھی کچھہ حرج نہین ہے بلکہ بعض صور

فرار واجب یا مستحب ہو جاتا ہی لکن طاعون اس حکم سے مستثنی ہے اوس سے بھاگنا نچاہیے سفر واجب
مثل سفر حج وطلب علم کے ہوتا ہی سفر مندوب مثل سفر زیارت علماء کے ہوتا ہی سفر مباح کا مرجع
طرف نیت کے ہوتا ہی اگر بقصد طلب مال ہے تا کہ سوال سے بچے اور اہل وعیال پر ستر مروت کرے
اور زائد کو تصدق کرے تو یہ مباح اس نیت سے منجملہ اعمال آخرت کے ہو جاتا ہی کیونکہ حدیث
انما الاعمال بالنیات شامل جملہ واجبات ومندوبات ومباحات ہی **ف** آداب سفر کے کئی ہین
ایک یہ کہ رد مظالم وقضاء دیون واعداد نفقہ واسطے لازم النفقہ کے کرے اگر کسی کی امانت اسکے
پاس ہو اوسکو واپس کر جاوی زاد راہ حلال طیب لے اور بقدر وسعت رفقاء کے لے دوسرا ادب
یہ ہی کہ تنہا سفر نکرے الرفیق ثم الطریق لکن رفیق ایسا ہو جو دین پر اعانت کرے رفقا تین نفر سے
کم نہون پھر ایک او نمین امیر ٹھیرالیا جاوی تیسرا ادب یہ ہی کہ رفقاء حضر واہل واصدقاء کو وداع کرے
دعای تودیع جو حضرت سے ماثور ہے وہ پڑہے اہل حضر بھی اوسکو دعا دین چوتھے یہ کہ سفر سے پہلے
نماز استخارہ پڑہے اور وقت خروج کے خاص واسطے سفر کے نماز ادا کرے پانچوین یہ کہ دروازہ
گھر پر بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ الی آخرہ بطولہ کہے چھٹے یہ کہ گھر سے صبح کو نکلے
دن پنجشنبہ کے کہ اسمین برکت ہوتی ہے ساتوین یہ کہ نزول نکرے مگر دن چڑہے کہ یہ سنت ہے
اور اکثر رات کو چلے کہ اسمین طی ارض ہوتا ہی وقت نزول کے ادعیۂ نزول پڑہے آٹھوین یہ کہ
دن کو قافلہ سے علحدہ نہ چلے کہ کہین بھٹک جاے مغتال ومنقطع ہو جاے راتکو وقت خواب کے
تحفظ کرے رفقاء نوبت بنوبت حراست کرین یہ سنت ہی اگر دن یا رات مین کوئی دشمن یا درندہ اسکا
قصد کرے تو آیۃ الکرسی وشہد اللہ وسورۂ اخلاص ومعوذتین وغیرہ ادعیہ پڑہے نوین یہ کہ جانور
سواری کے ساتھ رفق ونرمی رکھے تحمل سے زیادہ بار نکرے مونہہ پر چابک نمارے اوسکی پشت پہ
نہ سوے صبح وشام اوسپر سے اوتر پڑے راحت دے اس بارے مین سلف سے آثار آئے ہین
بعض سلف اس شرط پر کرایہ کرتے کہ ہم اوسکی پشت سے نہ اوترینگے پھر اوترتے اور پورا کرایہ
دیتے دسوین یہ کہ چھہ چیزین ہمراہ رکھے آئینہ سرمہ دان مقراض مسواک شانہ قارورہ بعض صوفیہ
نے کہا ہی کہ ڈولچی ورسی بھی رکھے خواص سوئی تاگا بھی ہمراہ لیتے تھے **ف** مسافر کو رخصت
ہے کہ موزے پر مسح کرے تین دن رات اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور نماز فرض کو قصر سے پڑہے
ظہر عصر عشا کو دو دو رکعت اور صبح ومغرب کو بدستور اور درمیان ظہر وعصر کے جمع کرے اسی طرح
درمیان مغرب وعشا کے تقدیماً وتاخیراً نفل کو بالای دابہ بھی پڑھ سکتا ہی حضرت نے راحلہ پر نفل

کیا تھا رکوع وسجدہ اشارے سی بجالاتے تھے اسی طرح پاپیادہ کو تنفل کرنا سفر مین درست ہے
رکوع وسجود کا اشارہ کرے واسطے تشہد کے نہ بیٹھے حکم ماشی کا مثل حکم راکب کے ہی ہان تکبیر تحریمہ
وغیرہ روبقبلہ ہو کر کرے اسلیے کہ انحراف ایکدم کا کچھ اسپر مشکل نہین ہے بخلاف راکب کے کہ اوسپر
نہایت دشوار ہی سفر مین افطار کرنا صوم کا رخصت ہی یہ سب بات رخص ہوی

باب ۱۰۹ بیان مین فضائل کے

اس باب مین کئی فصول ہین

فصل بیان مین فضل قرات قرآن کے

ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم پڑہو قرآن یہ آئیگا دن قیامت کو شفیع واسطے اپنے اصحاب کے
رواہ مسلم نواس بن سمعان کا لفظ یہ ہے لایا جائیگا قرآن اور اوسکے اہل جو اوسپر دنیا مین عمل
کرتے تھے آگے آگے اونکے سورۂ بقرہ وآل عمران ہوگی یہ دونون سورتین طرف سے اپنے صاحب کے
حجت کرینگے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے رفعا کہا ہی بہتر تم مین وہ شخص ہے جسنے سیکھا قرآن
اور سکھایا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہی جو شخص کہ پڑہتا ہے قرآن کو اور وہ ماہر ہے ساتھ اوسکے
وہ ہمراہ سفرہ کرام بررہ کے ہوگا اور جو پڑہتا ہی اوسکو اور اٹکتا ہی اوسمین اور وہ پڑہنا اوسپر شاق
ہے اوسکو دو اجر ہین متفق علیہ ابو موسی اشعری کا لفظ یہ ہی مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے
مثال اترجہ کی ہے بو اوسکی اور مزہ اوسکا اچھا ہی اور مثال اوسکی جو قرآن نہین پڑہتا مثال ریحانہ کی ہی
کہ بو اوسکی اچھی ہے اور مزہ اوسکا تلخ ہے اور مثال منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا مثال حنظلہ کی ہی
کہ بو نہین رکھتا ہی اور مزہ اوسکا تلخ ہے متفق علیہ عمر بن خطاب کا لفظ یہ ہی کہ اللہ بلند رتبہ کرتا ہے
اس کتاب سے اقوام کو اور کم درجہ کرتا ہی دوسرون کو رواہ مسلم ابن عمر نے مرفوعا کہا ہی نہین ہے
حسد مگر دو آدمیون مین ایک وہ مرد جسکو اللہ نے قرآن دیا وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات
لیل وساعات نہار مین دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہی وہ رات دن خرچ کیا کرتا ہی یعنی راہ خدا
مین متفق علیہ براء ابن عازب کہتے ہین ایک مرد سورۂ کہف پڑہتا تھا اوسکے قریب ایک گھوڑا
رسی مین بندہا تھا ایک پارۂ ابر نے آکر ڈھانپ لیا اور نزدیک ہونے لگا گھوڑا بھڑکا جب صبح
ہوئی حضرت سے کہا فرمایا وہ سکینہ تھا واسطے قرآن کے نازل ہوا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ
یہ ہی جسنے پڑہا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکو ایک حسنہ ہی حسنہ دس گنا ہوتا ہی مین نہین کہتا کہ الم
ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی لام ایکحرف ہی میم ایک حرف ہی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسکے جوف مین کوئی شے قرآن سے نہین ہی وہ مثل خانہ ویران کے ہی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابن عمرو مین مرفوعا آیا ہی صاحب قرآن سے کہا جائیگا پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیری منزلت نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ قرآن کی خبرگیری کرنا چاہیے اور تعرض للنسیان سے حذر کرنا چاہیے

ابوموسی نے مرفوعا کہا ہی تم تعاہد کرو اس قرآن کا قسم ہی اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمد کی وہ سخت تر ہی تفلت یعنی نکل جانیمین اونٹ کے اپنی پابند سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے مثال صاحب قرآن کی مثال شتر بستہ کی ہی اگر خبر رکہے اوسکی تو روکا اوسکو اور اگر چہوڑ دیا اوسکو تو چلدیا متفق علیہ

فصل پڑہنا قرآن کا تحسین آواز سے اور پڑہوانا اوسکا مرد خوش آواز سے اور سننا

اوسکا پڑہوا کر مستحب ہے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کان نرکہا اللہ نے واسطے کسی شے کے جیسا کان رکہا واسطے حسن الصوت کے کہ تغنی کرتا ہے ساتھہ قرآن کے متفق علیہ مراد تغنی سے جہر بالقراءۃ ہی کان رکہنے سے مراد استماع ہی یہ اشارہ ہی طرف رضا و قبول کے حضرت نے ابوموسی اشعری سے کہا تو دیا گیا ہی ایک مزمار مزامیر آل داود سے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی تو اگر دیکھتا مجکو اور مین سنتا تہا پڑہنا تیرا آجکی رات برا ابن عازب کہتے ہین مینے حضرت کو عشا مین والتین والزیتون پڑہتے سنا کسیکو آپ سے زیادہ خوش آواز نسنا متفق علیہ بشیر بن عبد المنذر رفعا کہتے ہین جو کوئی تغنی نکرے یعنے جہر ساتھہ قرآن کے وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ ابوداود باسناد جید نووی نے کہا معنی یتغنی یحسن صوتہ بالقرآن ابن مسعود کہتے ہین مجہسے فرمایا مجکو قرآن پڑہ کر سنا مینے کہا مین آپ کے سامنے پڑہون آپ پر تو اوترا ہی فرمایا مین غیر سے سنا اوسکا دوست رکہتا ہون مینے سورہ نسا پڑہی جب اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بك علی ہؤلاء شہیدا فرمایا حسبك الآن یعنی بس مینے جو طرف آپ کے التفات کیا دونون آنکہون سے آنسو بہتے متفق علیہ

فصل بیان مین حث کے سور و آیات مخصوصہ پر

ابوسعید کہتے ہین حضرت نے مجہسے کہا مین تجکو اعظم سورت فی القرآن سکہاؤن قبل اسکے کہ تو

مسجد سے باہر جاوے پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنا چاہا مینے کہا ای رسول خدا آپنے فرمایا تھا کہ مین تجکو ایک سورت قرآن کی سکھاؤنگا فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی و قرآن عظیم ہے جو مجکو دیا گیا رواہ البخاري ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے قل ہو اللہ احد مین فرمایا ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ یہ برابر تہائی قرآن کے ہے دوسری روایت یون ہی کہ اصحاب سی کہا کیا عاجز ہے ایک تم مین اس بات سی کہ تہائی قرآن پڑہے ایک شب مین اونپر یہ بات شاق ہوئی کہا ہم مین کسکو یہ طاقت ہی فرمایا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ البخاري دوسر الفظ انکا یہ ہی ایک مردنے ایک مرد کو سنا کہ تردید قل ہو اللہ کرتا ہی یعنی بار بار اوسکو پڑہتا ہے صبح کو حضرت کی پاس آکر ذکر کیا گویا اسکو قلیل سمجہا حضرت نے فرمایا والذي نفسي بيدہ انہا لتعدل ثلث القرآن رواہ البخاري ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین کہ قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تین بار پڑہنا اوسکا برابر ایک ختم قرآن کے ہوتا ہی انس کا لفظ یہ ہی ایک شخص نے کہا ای رسول خدا مین اس سورت کو دوست رکھتا ہون فرمایا اسکی محبت تجکو جنت مین لیجائیگی رواہ الترمذي وقال حديث حسن ورواہ البخاري في صحيحہ تعليقا عقبہ بن عامر کہتی ہین حضرت نے فرمایا تونے وہ آیتین نہین دیکھین جو آجکی رات اوتری ہین ویسے آیات دیکھے نہین گئی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابو سعید خدری نے کہا حضرت تعوذ کرتے تھے جان اور عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین نازل ہوی تب سی انہین کو لیا انکی ماسوا کو چھوڑ دیا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ رفعاً کہتی ہین قرآن مین ایک سورت تیس آیتون کی ہے اوسنے شفاعت کی ایک مرد کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہی رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن ابو مسعود بدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے پڑہین دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی ایک رات مین وہ اوسکو کفایت کرتے ہین متفق علیہ یعنی اوس رات کوئی مکروہ اوسکو نہین پہونچیگا یا کافی ہین قیام لیل سے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی تم مت کرو اپنے گھر کو مقابر شیطان بہاگتا ہی اوس گھر سے جسمین سورۂ بقرہ پڑہی جاتی ہی رواہ مسلم ابی بن کعب کا لفظ رفعاً یون ہی ای ابا منذر تو جانتا ہی کہ کون آیت کتاب اللہ کی تیرے پاس بہت بڑی ہی مینے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحي القيوم میرے سینے مین ہاتھ مارا اور کہا گوارا ہو تجکو علم ای ابا منذر رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین مقرر کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظ زکوۃ رمضان پر ایک آنے والا آیا طعام سے لپ بھر کر لینے لگا مینے اوسکو پکڑ لیا اور کہا مین

تجکو پاس حضرت کے لیجاؤنگا کہا مین محتاج ہون مجہپر عیال ہین اور مجکو سخت حاجت ہی مینے اوسکو
چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نے فرمایا ای ابا ہریرہ تیرے اسیر نے آجکی رات کیا کام کیا مینے کہا
شکایت کی حاجت وعیال کی مجھے رحم آیا مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ تجھسے جھوٹ بول گیا وہ پہر آئیگا
مینے جان لیا کہ وہ آئیگا کیونکہ حضرت نے فرما دیا تھا مین اوسکی تاک مین رہا وہ آیا لپ بہر کر طعام
لینے لگا مینے کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیچلونگا اوسنے کہا مجھی چھوڑ دے مین محتاج ہون
مجہپر عیال ہین اب پہر نہ آونگا مینے چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نے فرمایا ای ابا ہریرہ ما فعل
اسیرک مینے کہا اوسنے پہر شکوہ حاجت وعیال کا کیا مینے رحم کہاکر چھوڑ دیا فرمایا وہ تجھسے جھوٹ
بول گیا اب پہر وہ آئیگا مین تیسری بار پہر اوسکی تاک مین لگا رہا اوسنے آکر طعام لینا چاہا مینے اوسکو
پکڑ لیا اور کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیے چلتا ہون یہ تیسری بار ہی تو کہتا ہی کہ پہر نہ آونگا
پہر تو آتا ہی کہا تو مجھی چھوڑ دے مین تجکو ایسے کلمات سکہاؤنگا جنسے اللہ تجکو نفع دیگا مینے
کہا کلمات مین کہا جب تو اپنے بستر پر جاے آیۃ الکرسی پڑہ ہمیشہ طرف سے اللہ کے تجھپر ایک نگہبان
رہیگا اور تکو کوئی شیطان نزدیک تیرے نہ آئیگا یہانتک کہ تو صبح کرے مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح ہوئی
حضرت نے مجھسے فرمایا ما فعل اسیرک بالبارحۃ مینے کہا زعم انہ یعلمنی کلمات ینفعنی اللہ بہا
مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا کلمات ہین مینے کہا مجھسے کہا کہ جب تو بستر پر آوے آیۃ الکرسی
اول سے آخر تک پڑہ پہر کہا لا یزال علیک من اللہ حافظ ولن یقربک شیطان حتی تصبح حضرت
نے فرمایا سنو اوسنے تجھسے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہی تو جانتا ہی کہ تو تین شب سے کس سے بات چیت کرتا
مینے کہا نہین فرمایا وہ شیطان ہی روا ہ البخاری ابو الدرداء رفعا کہتے ہین جسنے یاد کر لیا دس آیتون کو
اول سورۂ کہف سے وہ محفوظ رہیگا دجال سے دوسری روایت مین آخر سورۂ کہف آیا ہی رواہما
مسلم حدیث ابن عباس مین فرما آیا ہی کہ ایک فرشتہ جدید نے جو کبھی زمین پر نہین آیا تھا نازل ہوکر
حضرت کو سلام کیا اور کہا ابشر بنورین اوتیتہما لم یوتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ

البقرۃ لن تقرء بحرف منہما الا اعطیتہ رواہ مسلم

فصل اجتماع قرارت پر مستحب ہے

حدیث ابو ہریرہ مین رفعا آیا ہی مجتمع نہوئی کوئی قوم کسی گھر مین بیوت خدا سے کہ پڑہتی ہی کتاب اللہ
کو اور درس کرتی ہی اوسکا درمیان اپنے لیکن اوترتا ہی اونپر سکینہ اور ڈہانپ لیتی ہی اونکو رحمت
اور گہیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ اونمین جو نزدیک اوسکے ہین رواہ مسلم

اس حدیث مین دلیل ہی قرارت وتدریس قرآن پر اور فضیلت ہی تالی ومدرس قرآن کی وللہ الحمد
ف غزالی رحمہ نے کہا ہی قرآن ضیاء و نور ہی غرور سے نجات دیتا ہی شفاء ما فی الصدور ہے
جو جبار اوسکے خلاف کرتا ہی اللہ اوسکو توڑ ڈالتا ہی اور جو کوئی جویای علم غیر قرآن مین ہوتا ہے
اللہ اوسکو گمراہ کر دیتا ہی یہ ایک مضبوط رسی ہے اللہ کی اور ایک چمکتا نور ہی اوسکا عروہ
وثقی ہے معتصم اوفی ہی محیط ہی قلیل کثیر صغیر کبیر کو نہ اسکے عجائب منقضی ہوتے ہین نہ اسکے
غرائب متناہی ہین تحریر محیط اوسکے فوائد کی نہین ہوتی کثرت تردید سے وہ پرانا نہین پڑتا
مرشد اولین وآخرین ہی معجزۂ باقیہ دائمہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
جنات نے جب اوسکو سنا جھٹ پٹ اپنی قوم کی طرف ڈرانے کو چلدیے کہا انا سمعنا قرآنا
عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا جو کوئی اوسپر ایمان لایا وہ موفق ہوا
جو اوسکا قائل ہوا وہ صادق ہے جسنے اوسکے ساتھہ تمسک کیا وہ مہدی ہے جسنے اوسپر
عمل کیا وہ فائز ہے وقال تعالے انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون سو منجملہ اسباب
حفاظت قرآن کے دلون اور مصاحف مین ایک استدامت ہی تلاوت ومواظبت درارست
پر مع آداب وشروط کے اور محافظت رکھنا اعمال باطنہ وآداب ظاہرہ پر حضرت نے فرمایا ہے
جسنے قرآن پڑہا پہر دیکھا کہ کوئی شخص بہتر اوس سے کچھہ دیا گیا ہی تو اوسنے خدا کی عظمت والی
چیز کو صغیر جانا یہ بہی فرمایا ہی کوئی شفیع افضل رتبہ نزدیک اللہ کے قرآن سے نہین ہی نہ نبی
اور نہ ملک وغیرہ اگر قرآن اندر کسی چمڑے کے ہو تو آگ اوسکو نہ چہوئیگی تلاوت قرآن کو
افضل عبادت است ٹہیرایا ہی فرمایا اللہ کہتا ہی جسکو مشغول کیا قرارت قرآن نے میری دعا وسوال کے
مین اوسکو افضل ثواب شاکرین دونگا ابو امامہ نے کہا تم قرآن پڑہو تمکو یہ مصاحف معلقہ دہوکا
ندین اللہ اوس دل کو عذاب نہین کرتا ہی جو ظرف قرآن ہی یعنی گہر مین اگر بہت سی مصحف جمع ہین
اس سے کچھہ کام نہین چلتا قرآن کی تلاوت کرنا چاہیے جس سے دل عذاب سے بچے ابن مسعود نے
کہا ہی تم اگر علم حاصل کرنا چاہو تو قرآن کو پہیر و کہ اوسمین علم اولین وآخرین ہی کوئی تم مین اپنے نفس سے
سوال نکرے مگر قرآن کا اگر قرآن کا محب ہی اور قرآن اوسکو خوش آتا ہی تو وہ دوستدار ہی اللہ ورسول کا اور
اگر قرآن کو دشمن رکھتا ہی تو باغض خدا ورسول خدا ہی صلعم عمرو بن عاص نے کہا ہر آیت قرآن کی ایک درجے ہے
جنت مین ایک چراغ ہی تمہارے گہرون مین جسنے قرآن پڑہا اوسکے دونون پہلو مین نبوت رکہی گئی اتنی بات ہے
کہ اوسکو وحی نہین آتی حکایت امام احمد بن حنبل نے کہا مینے اللہ عز وجل کو خواب مین دیکہا عرض کیا یارب

ما افضل ما تقرب به المتقربون الیك فرمایا بكلامی یا احمد میں نے كہا یا رب بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم
و بغیر فہم محمد قرظی نے كہا لوگ جب قرآن كو اللہ عزوجل سے دن قیامت كے سنیں گے تو گویا كبھی اونہوں نے
سنا ہی نہ تہا فضیل بن عیاض نے كہا حامل قرآن كو چاہیے كہ اوسكو كسی شخص كی طرف پادشاہ ہو یا اور كوئی
حاجت نہو بلكہ خلائق اوسكی محتاج ہو حامل قرآن حامل رایت اسلام ہے اب بچاہیے كہ وہ ہمراہ لاہی ساہی
لاغی كے لہو و سہو و لغو كرے حق قرآن كی تعظیم كرنا چاہیے حكایت خالد بن عقبہ نے حضرت كے پاس
آكر كہا مجكو قرآن سناو حضرت نے یہ آیت پڑہی ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنكر الخ كہا پھر پڑہو پھر اعادہ كیا كہا واللہ ان لہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ
وان اسفلہ لمودق وان اعلاہ لمثمر وما یقول ھذا بشر حسن نے كہا واللہ نہیں ہے سوا قرآن كے
كوئی غنا اور نہ بعد قرآن كے كوئی فقر حكایت قاسم بن عبدالرحمن نے بعض نساك سے كہا یہاں كوئی
نہیں ہے جس سے تو انس پكڑے اوسنے ہاتھ طرف مصحف كے بڑہا كر اوسكو بغل میں لیا اور كہا یہ ہے

مخدرات سرا پردہای قرآنے چہ دلبرند كہ دل می برند پنہانی

ف آداب تلاوت كے دس ہیں ایك یہ كہ قاری باوضو ہو ہیئت ادب و سكون پر خواہ كھڑی ہو كر
پڑہے یا بیٹھ كر رو بقبلہ سر جھكائے ہوئے چار زانو نہو تكیہ نہ لگائے ہو افضل احوال یہ ہے كہ نماز میں
كھڑے ہو كر پڑہے اور سجد میں پڑہے اور اگر بی وضو بستر پر لیٹ كر پڑہے تب بھی بہتر ہے لیكن حال اول سے
كم ہے قال تعالی الذین یذكرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم ویتفكرون فی خلق السموات والارض
اللہ نے سب پر ثنا كی ہے لیكن پہلے قیام كا نام لیا پہر قعود كا پہر اضطجاع كا دوسرا ادب مقدار قرأت
ہی عادات قراء كے استكثار و اختصار میں مختلف ہیں كوئی رات دن میں ایكبار كوئی دو بار
كوئی تین بار ختم كرتا ہے كوئی مہینے میں ایك بار اولی تقدیرات قول رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ہے كہ جسنے پڑہا قرآن تین دن سے كم میں اوسنے قرآن كو نہ سمجھا اور عائشہ نے
ایك شخص كو سنا كہ سرسر پڑہتا ہے كہا اسنے نہ پڑہا نہ یہ خاموش رہا حضرت نے ابن عمرو كو
حكم دیا تہا كہ ہر ہفتے میں ختم كریں اسی طرح ایك جماعت صحابہ شنبہ كو شروع قرأت
كرتی اور روز جمعہ كو ختم كرتی جیسے عثمان و زید بن ثابت و ابی بن كعب غرضكہ
درجہ معتدل دو ہیں ایك یہ كہ ہفتہ وار ختم كرے دوسرے یہ كہ ہفتے میں دو ختم
كرے تیسرا ادب متعلق تقسیم ہے سو جو كوئی ہفتے میں ایك بار پڑہے وہ قرآن كو
سات حزب ٹھیرائے جسطرح كہ صحابہ كرتے تھے عثمان رضی اللہ عنہ شب جمعہ كو سورۂ بقرہ سے

مائدہ تک شب شنبہ کو انعام سے ہود تک شب یکشنبہ کو یوسف سی مریم تک شب دوشنبہ کو طہ سے طسم تک شب سہ شنبہ کو عنکبوت سی صاد تک شب چہارشنبہ کو سورۂ تنزیل سے رحمن تک پھر شب پنجشنبہ کو ختم کرتے ابن مسعود نے بھی اسی ترتیب پر تقسیم رکھی تھی کسی نے کہا حزب اول تین سورہ مین حزب دوم پانچ سور حزب سوم سات سور حزب چہارم نو سور حزب خامس گیارہ سور حزب ششم تیرہ سور حزب ہفتم ق سے تا آخر فھکذا حزبه الصحابة وكانوا يقرؤنه كذلك فما سوى هذا محدث چوتھا ادب کتابت مین ہے تحسین و تزئین کتابت مستحب ہی پانچوان ادب ترتیل ہے کیونکہ مقصود قرارت سی تفکر و تدبر ہی ابن عباس نے کہا اگر مین اذا زلزلت و القارعہ تدبر سے پڑہون یہ دوست رہے مجکو اس سے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران بطور تہذیر پڑہون استحباب ترتیل کا کچھ نرے تدبر کے لیے نہین ہی کیونکہ عجمی معنے قرآن کے نہین سمجھتا ہی بلکہ ترتیل اقرب بتوقیر و احترام ہی اور اوسکا دلمین اثر پڑتا ہی چھٹا ادب روتا ہی جب قرآن پڑہے تو رووی یہ مستحب ہے **حکایت** صالح مری کہتے ہین مینے خواب مین حضرت پر قرآن پڑہا مجہسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكا ساتوان ادب یہ ہی کہ رعایت کرے حقوق آیات کی مثلا جب آیہ سجدہ پر گزرے سجدہ کرے آیات رغبت و رہبت پر دعا و تضرع بجالاے آٹھوان ادب یہ ہی کہ پہلے قرارت سے اعوذ باللہ پڑہے پہر بسم اللہ نوان ادب یہ ہی کہ جہر سے پڑہے اتنا جہر بس ہی کہ آپ سنے یا پاس والا زیادہ نچلائے دسوان ادب تحسین و تزئین قرارت ہے ساتھہ تردید صوت کے بغیر تمطیط مفرط کے جس سے نظم متغیر ہوجاے اسطرحکا پڑہنا سنت ہی غزالی نے ہر ادب کو ان آداب سے مفصل لکہا ہے پھر کہا ہی کہ اعمال باطن قرارت مین دس ہین فہم اصل کلام پھر تعظیم پھر حضور قلب پھر تدبر پھر تفہم پھر تخلی موانع فہم سے پھر تخصیص پھر تاثر پھر ترقی پھر تبری ہر عمل کے ان اعمال مین سے شرح دراز ہی جو امام غزالی نے لکھی ہی انس بن مالک نے کہا ہی بہت سی قرآن خوان ہین جنکو قرآن لعنت کرتا ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہی زبانیہ اسرع تر ہی طرف حملہ قرآن کے بنسبت عبدۂ اوثان کے جبکہ عاصی قرآن ہون ابن دماح نے کہا مین قرآن حفظ کرکے پشیمان ہوا اسلیے کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اصحاب قرآن سے وہی سوال ہوگا جو سوال انبیا سے دن قیامت کے کیا جائیگا بعض علما نے کہا ہی آدمی قرآن پڑہتا ہی خود اپنی جان پر آپ لعنت کرتا ہی اور وہ نہین جانتا کہتا ہی الا لعنة الله على الظالمين حالانکہ وہ ظالم نفس ہے الا لعنة الله على الكاذبين حالانکہ وہ کاذب ہی ابن مسعود کہتے ہین قرآن اسلیے اوترا تہا کہ اوسپر عمل کرین لوگون نے دراست قرآن کو عمل سمجھہ لیا تم مین ایک شخص قرآن فاتحہ سے

خاتمہ تک پڑہتا ہی ایک حرف ساقط نہین کرتا مگر عمل ساقط کر دیا ہی

باب ۱۱ بیان مین فضل وضو کے

قال اللہ تعالی یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم الی قولہ تعالی ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے میری امت بلائی جائیگی دن قیامت کو چمکتی پیشانی چمکتے ہاتھہ پاؤن آثار وضو سے سو جو کوئی تم مین اطالت غرہ کر سکے وہ کرے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہ ہی پہونچتا ہی زیور مسلمان کا جہانتک کہ وضو پہونچتا ہے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا جسنے وضو کیا اچھی طرح نکل گئین خطائین نیچے سے اوسکے ناخنون کے رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہی مین نے حضرت کو دیکھا کہ میرا سا وضو کیا پھر فرمایا جسنے وضو کیا اسطرح اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے اوسکی نماز اوسکا چلنا طرف مسجد کے نافلہ ہی رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان پھر دہوتا ہی مونہہ اپنا تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف اوسنے اپنی آنکھہ سی دیکھا ہی اوسکے چہرے سے ہمراہ پانی یا آخر قطرۂ آب کے پھر جب دہوتا ہی دونون ہاتھہ اپنے تو نکل جاتی ہی ہر خطا جسکو ہاتہہ سے پکڑا تھا ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے دونون ہاتھہ سے پھر جب دہوتا ہے دونون پاؤن اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف چلا تہا دونون پاؤن سے ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے یہانتک کہ پاک ہو جاتا ہی سارے گناہون سے رواہ مسلم مراد اس سے صغائر ذنوب ہین جو ایک وضو سے دوسرے وضو تک صادر ہوتے ہین دوسر الفظ انکا رفعاً ذکر مقبرہ مین یون ہے انھم یاتون غرا محجلین من الوضوء تیسر الفظ رفعاً یہ ہی کیا راہ نہ بتاؤن تمکو اوس چیز پر جس سے اللہ محو خطایا و رفع درجات کرے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا اسباغ وضو مکارہ پر کثرت خطی طرف مساجد کے انتظار نماز کا بعد نماز کے یہی ہی تمہاری رباط فذلکم الرباط رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین فرمایا ہی طہور نصف ایمان ہی رواہ مسلم عمر بن خطاب مرفوعاً کہتی ہین تم مین کوئی نہین ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ لیکن کھولدیے جاتے ہین واسطے اوسکے آٹھون دروازے جنت کے جس در سے چاہے جاے رواہ مسلم ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

باب ۱۲ بیان مین فضل اذان کے

حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے اگر معلوم کرلین لوگ وہ ثواب جو ندا و صف اول مین ہے

پھر نہ پائین کوئی راہ مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو وہ قرعہ ڈالین الحدیث متفق علیہ معاویہ کا لفظ رفعاً
یہ ہی کہ اذان دینے والے اطول مردم ہونگے اعناق مین دن قیامت کو رواہ مسلم ابو سعید خدری
نے عبد الرحمن بن صعصعہ سے کہا مین دیکھتا ہون تجکو کہ تو دوست رکھتا ہی بکریون کو اور جنگل کو
سو جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہوا کرے تو واسطے نماز کے پکار کر اذان کہا کر کیونکہ نہین
سنتا ہی درازی آواز مؤذن کو کوئی جن یا انس اور نہ کوئی شی مگر گواہی دے گا دن قیامت کو میں نے
حضرت سے اسکو سنا ہی رواہ البخاری حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جب اذان نماز ہوتی
ہی تو شیطان پیٹھ پھیرتا ہی گوز کرتا ہوا تاکہ اذان نہ سنے یہانتک کہ جب اذان ہوچکتی ہی تو پھر آتا ہی
پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پشت پھیرتا ہی جب اقامت ہوچکتی ہے تو پھر آتا ہی اور آدمی کے
جی مین خطرہ ڈالتا ہی کہتا ہی یاد کر وہ بات یہ بات جسکو وہ پہلے سے یاد نرکھتا تھا یہانتک کہ آدمی
نہین جانتا کہ اوسنے کتنی نماز پڑہی متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم جب ندا سنو
تو مثل قول مؤذن کے کہو پھر مجھپر درود بھیجو کیونکہ جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہی اللہ دس بار درود
بھیجتا ہی پھر میرے لیے وسیلہ طلب کرو کہ وہ ایک درجہ ہی جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندی
کو بندگان خدا سے مجھے امید ہی کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے میرے لیے سوال وسیلہ کا کیا اوسکی لئی
میری شفاعت حلال ہوئی رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہی اذا سمعتم النداء فقولوا مثل
ما یقول المؤذن متفق علیہ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے ندا سنکر یون کہا اللھم رب ھذہ
الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسیلة والفضیلة والدرجة الرفیعة وابعثہ
مقاما محمودا الذی وعدتہ تو حلال ہوئی واسطے اوسکے شفاعت میری دن قیامت کو رواہ
البخاری سعد بن ابی وقاص کہتے ہین جسنے کہا اذان سنکر اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا تو بخشا
گیا گناہ اوسکا رواہ مسلم انس کی حدیث مین رفعاً آیا ہی دعا مرد د نہین ہوتی درمیان اذان و
اقامت کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

باب ۱۱۲ بیان مین فضل صلوات کے

قال تعالی ان الصلوة تنھی عن الفحشاء والمنکر ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بھلا اگر دروازے
پر کسی ایک تمھارے کے نہر ہو وہ اوسمین ہر دن پانچ بار نہاوے تو کچھ میل کچیل باقی رہ جائیگا
کہا کچھ بھی نہ رہیگا فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ اللہ اوسنے خطایا کو محو کر دیتا ہی متفق علیہ

جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی مثال نماز پنجگانہ کی مثال نہر کی ہے کہ خوب جاری ہو دروازے پر کسی ایک
کے وہ اوسمین ہر دن پانچ بار غسل کرے رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین ایک آدمی نے ایک عورت
کا بوسہ لیلیا پھر حضرت کے پاس آکر خبر کی اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری اقم الصلوۃ طرفی النہار
وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات اوس شخص نے کہا یہ میرے لیے ہے فرمایا
لجمیع امتی کلھم متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک کفارات ہین بیچ کے
جبتک کہ کبائر نہین کیے ہین رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نہین ہے
کوئی مسلمان کہ حاضر ہوا وسکو نماز فرض پھر وہ اچھی طرح وضو کرے خشوع و رکوع بجالائے لکن وہ
نماز کفارہ ہوتی ہے ذنوب ماقبل کی جب تک کہ کبیرہ نہین کیا گیا ہی یہ ساری زمانے تک ہے اکرتا ہی رواہ مسلم

باب ۱۱۳ بیان مین فضل نماز صبح و نماز عصر کے

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا من صلی البردین دخل الجنۃ مراد بردین سے صبح و عصر
ہی انکے پڑھنے مین جنت کا وعدہ ہی واللہ حمد عمارہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ جائیگا نار مین کوئی جسنے نماز
پڑھی پہلے سورج نکلنے سے اور سورج ڈوبنے کے رواہ مسلم مراد فجر و عصر ہے جندب بن
یوسف کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے نماز صبح پڑھی وہ اللہ کے ذمہ مین ہے ای ابن آدم تو دیکھ کہ کہین اللہ
تجھسے مطالبہ اپنی ذمہ کا نکرے رواہ مسلم ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین آتے جاتے ہین تم مین فرشتے
رات کے اور فرشتے دن کے اور مجتمع ہوتے ہین نماز فجر و نماز عصر مین پھر وہ فرشتے جو راتکو
تم مین رہے تھے اوپر جاتے ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہی تمنے میرے بندون
کو کسطرح پر چھوڑا وہ کہتے ہین ہمنے اونکو نماز پڑھتے چھوڑا ہے جب ہم اونکے پاس گئے تھے
تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے متفق علیہ جریر بن عبد اللہ بجلی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے
آپ نے طرف قمر لیلۃ البدر کے دیکھکر فرمایا تم دیکھوگے اپنے رب کو جسطرح کہ اس چاند کو دیکھتے ہو
کچھہ شک نہ کروگے اوسکی رویت مین سو اگر سکتے ہو کہ تم مغلوب نہو نماز پر قبل طلوع شمس و
قبل غروب شمس کے تو کرو متفق علیہ دوسری روایت مین الی القمر لیلۃ اربع عشرۃ آیا ہے
بریدہ کا لفظ یہ ہی جسنے ترک کیا نماز عصر کو حبط ہوئے عمل اوسکے رواہ البخاری

باب ۱۱۴ بیان مین فضل مشی الی المساجد کے

ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو کوئی صبح شام گیا مسجد مین طیار کریگا اللہ اوسکے لیے مہمانی جنت مین
ہر صبح و شام متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جسنے وضو کیا اپنے گھر مین پھر گیا کسی گھر کی طرف

بوت خدا سے تاکہ کوئی فریضہ فرائض خدا سے ادا کرے تو ایک قدم اوسکا حط خطیئہ اور
دوسرا قدم رفع درجہ کرتا ہی رواہ مسلم ابی بن کعب کہتے ہین ایکمرد انصاری تھا مین نہین جانتا
کہ اوس سے زیادہ تر کوئی مسجد سے بعید ہو لکن کوئی نماز اوسکی خطا نہوتی کسی نے کہا تو ایک
گدہا مول لے اندہیرے مین اور گرمی مین اوسپر سوار ہوکر آیا کر اوسنے کہا مجہی یہ بات خوش نہین آتی
کہ میرا گھر پہلوی مسجد مین ہو مین چاہتا ہون کہ میرا چلنا طرف مسجد کے اور میرا پھرنا جب گھر جاؤن
لکھا جاوے حضرت نے فرمایا قد جمع اللہ لک ذلک کلہ رواہ مسلم جابر کہتے ہین گھر گرد مسجد کے
خالی ہوئے بنو سلمہ نے چاہا کہ قرب مسجد مین نقل کرین یہ خبر حضرت کو لگی پوچھا کیا تم قریب مسجد کے
نقل کرنا چاہتے ہو کہا ہان فرمایا دیار کم تکتب آثار کم دوبار یہی کہا اونھون نے کہا اب ہم کو
تحویل کرنا خوش نہین آتا رواہ مسلم وروی البخاري معناہ من روایۃ انس ابو موسی کا لفظ
مرفوع یہ ہی کہ اعظم ناس براہ اجر نماز مین وہ ہی جو دور تر ہی اوس سے چلنے مین اور جو شخص منتظر نماز
کا ہی کہ ہمراہ امام کے پڑہے وہ اجر مین اوس شخص سے اعظم ہے جو نماز پڑہ کر سو رہتا ہی متفق علیہ
بریدہ کی حدیث مین فرمایا ہی خوشخبری دو چلنے والون کو اندہیرے مین طرف مساجد کے نور تام
کے دن قیامت کو رواہ ابو داود والترمذي حدیث ابو ہریرہ وکثرۃ الخطی الی المساجد الی قولہ
فذالکم الرباط بطولہ پہلی گزر چکی ہی رواہ مسلم ابو سعید رفعاً کہتے ہین تم جب کسی شخص کو دیکھو کہ عادت مسجد
کی رکھتا ہی تو اوسکے لیے گواہی ایمان کی دو قال اللہ تعالی انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ
والیوم الآخر رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی اگر جانین کہ
عتمہ یعنی نماز عشا و صبح مین کیا ہے تو سینے کے بل چلکر آئین متفق علیہ

باب ۱۱۵ بیان مین انتظار نماز کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ہمیشہ ایک تم مین کا اندر نماز کے ہی جب تک کہ نماز اوسکو
روکے رہیگی مانع نہین ہے اوسکو انقلاب الی الاہل سے مگر یہی نماز متفق علیہ دوسرا لفظ اسکا مرفوعاً
یہ ہی ملائکہ درود بھیجتے ہین ایک تمہارے پر جب تک کہ وہ اپنی نماز گاہ مین ہے اور حدث نہین کیا ہے
کہتے ہین اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ رواہ البخاري انس کہتے ہین ایکدن حضرت نے نماز عشا
مین تاخیر کی نصف شب تک پہر بعد نماز کے فرمایا لوگ نماز پڑہ کر سو رہے اور تم برابر نماز مین تھے
جب سے کہ تم انتظار نماز کا کر رہے تھے رواہ البخاري رح

باب ۱۱۶ بیان مین فضل نماز جماعت کے

ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نماز جماعت افضل ہے نماز فذ یعنی تنہا سے ستائیس درجے متفق علیہ
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نماز مرد کی جماعت مین مضاعف ہوتی ہی اوسکی نماز پر گھر مین اور بازار
مین پچیس گنی یہ اسلیے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو آتا ہی اور نہین لاتی اوسکو مگر نماز تو وہ
کوئی قدم نہین رکھتا لکن ایکدرجہ بلند ہوتا ہی اور ایک خطا محو ہوتی ہی جب نماز پڑھتا ہی تو فرشتے اوسپر
درود بھیجتے رہتے ہین جب تک کہ وہ اپنے مصلے مین ہوتا ہی اور اوسنے حدث نہین کیا ہی اللھم
صل علیہ اللھم ارحمہ اور ہمیشہ وہ نماز مین ہی جب تک کہ وہ منتظر نماز ہی متفق علیہ وھذا لفظ
البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک نابینا آیا کہا اے رسول خدا میرے پاس کوئی قائد نہین ہی جو مجھکو
مسجد تک لیجائے اگر اجازت ہو تو مین نماز اپنے گھر مین پڑہ لیا کرون حضرت نے اوسکو رخصت
دی جب وہ چلا اوسکو بلا کر پوچھا تو اذان نماز سنتا ہی کہا ہان فرمایا حاضر ہو رواہ مسلم
ابن ام مکتوم مؤذن نے کہا مدینے مین ہوام و سباع بہت ہین یعنے کیڑے مکوڑے درندے فرمایا
تو حي علی الصلوة حي علی الفلاح سنتا ہی تو اب جلد آ رواہ ابو داود باسناد حسن حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری مینے ارادہ کیا تھا کہ مین حکم دون
جمع کرنے لکڑی کا پھر حکم دون نماز کا اوسکے لیے اذان کہی جائے پھر ایک شخص کو امر کرون کہ وہ
نماز پڑہا ئے لوگون کو پھر جاؤن مین طرف اون مردون کے یعنی جو واسطے نماز کے اذان سنکر حاضر
نہین ہوتے ہین پھر اونکے گھر آگ سے جلا دون متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی جسکو یہ بات
خوش لگی کہ وہ اللہ سے کل کے دن مسلمان ہو کر ملے اوسکو چاہیے کہ ان نمازون پر محافظت کرے
جہان کہین کہ اذان دیجاتی ہی اللہ نے تمھارے نبی کے لیے سنن ہدی شروع کیے ہین سو یہ سنن ہدی مین سے ہے
اور اگر تم نماز اندر گھر کے پڑہو گے جسطرح کہ یہ متخلف اپنے گھر مین پڑہتا ہی تو تم تارک سنت نبی کے
ہوگے اور اگر تمنے سنت اپنے نبی کی ترک کر دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہمنے دیکھا ہی کہ تخلف
نہین ہوتا تھا اوس سے مگر منافق معلوم النفاق اور لایا جاتا ہی کوئی آدمی درمیان دو شخصون کے
یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا اندر صف کے رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی حضرت نے ہمکو
سنن ہدی سکھائی اونمین سے ایک نماز ہی اوس مسجد مین جسمین اذان کہی جاتی ہے ابو الدرداء نے
کہا ہی نہین ہین تین آدمی کسی قریہ یا بادیہ مین اور قائم نہین کیجاتی ہے اونمین نماز لکن غالب
ہو جاتا ہی اونپر شیطان سو لازم پکڑو تم جماعت کو کیونکہ نہین کھاتا ہی بھیڑیا مگر اوسی بکری کو
جو گلے سے دور ہی رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۱ بیان مین آمادہ کرنیکے حضور جماعت پر نماز صبح و عشا مین

عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت مین او سنے گویا نصف شب کا قیام کیا
اور جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین اوسنے گویا ساری رات کا قیام کیا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ
عثمان سے رفعاً یون ہی جو حاضر ہوا جماعت عشا مین اوسکو قیام نصف لیل کا ہوا اور جو حاضر ہوا
جماعت عشا و صبح مین اوسکو قیام ساری رات کا ہوا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی یہ حدیث
ابوہریرہ کہ لو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ پہلے گزر چکی ہے
دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی نماز گران تر منافقون پر نماز فجر و عشا سی الحدیث

باب ۱۱ اس بیان مین کہ محافظت نماز فرض کی مامور بہ ہے اور ترک کرنیمین اوسکی نہی اکید و وعید شدید آئی ہی

قال اللہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال تعالی فان تابوا واقاموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلہم ابن مسعود کہتے ہین مینے حضرت سی کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا نماز پڑہنا
وقت پر مینے کہا پہر کون فرمایا بر والدین مینے کہا پہر کون فرمایا جہاد در راہ خدا مین متفق علیہ ابن عمر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بنیاد اسلام کی پانچ ہین ایک شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ دوسرے اقامت نماز تیسرے ایتاء زکوۃ چوتھے حج بیت پانچوین صوم رمضان متفق
علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی مین مامور ہون کہ مقاتلہ کرون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ کہین نماز قائم کرین زکوۃ دین جب وہ یہ کام کرینگے تو اپنے خون و مال کو مجہسی
بچالینگے مگر بحق اسلام اور اونکا حساب اللہ پر ہی متفق علیہ معاذ کہتے ہین حضرت نے مجکو طرف
یمن کے بھیجا فرمایا تو پاس ایک قوم اہل کتاب کے جاتا ہی اونکو طرف شہادت لا الہ الا اللہ وانی
محمد رسول اللہ کے بلا اگر وہ اس بات مین تیرا کہا مانین تو اونکو آگاہ کر کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین
ہر دن رات مین فرض کی ہین الحدیث متفق علیہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہی فرق درمیان مرد اور
شرک و کفر کے ترک نماز ہی رواہ مسلم بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہی وہ عہد جو درمیان ہمارے اور
اونکے ہی نماز ہے جسنے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
شقیق تابعی کہتے ہین حضرت کے اصحاب کسی شی کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین دیکھتے تھے
مگر نماز کو رواہ الترمذي في كتاب الایمان باسناد صحیح حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے

پہلی چیز جسپر بندے سے دن قیامت کو حساب لیا جائیگا اوسکے عمل سے وہ نماز ہی اگر اچھی نکلے رستگار ہوا مراد کو پہونچا اور اگر فاسد نکلے تو خائب خاسر ہوا پھر اگر کچھ نقصان فریضہ مین سے ہوا ہے تو رب عزوجل فرمائیگا دیکھو واسطے بندے میرے کے نفل ہے اوس سے فریضۂ ناقصہ کو کامل کیا جائیگا پھر سارے اعمال اسی طرح پر ہونگے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۱۱۹ بیان مین فضل صف اول کے اور یہ کہ صفوف اول کو تمام برابر کرے اور ملکر کھڑا ہو

جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت ہمپر برآمد ہوئے اور فرمایا تم صف نہین باندہتے جسطرح کہ ملائکہ نزدیک اپنے رب کے صف بندی کرتے ہین ہمنے کہا وہ کیونکر صف باندہتے ہین فرمایا تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی فرمایا اگر جانین لوگ کہ کیا ہی ندا و صف اول مین پھر نہ پائین مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو قرعہ ڈالین متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی فرمایا بہتر صفوف رجال صف اول ہی اور شر صفوف صف آخر ہی اور بہتر صفوف نسا صف آخر ہی اور شر صفوف صف اول ہی رواہ مسلم ابو سعید کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب مین تاخر دیکھا اونکو فرمایا آگے بڑھو میری اقتدا کرو جو پیچھے تمھارے ہین وہ تمھاری اقتدا کرین ہمیشہ قوم تاخر کرتی ہی یہانتک کہ موخر کردیتا ہی اونکو اللہ رواہ مسلم ابو مسعود کہتے ہین حضرت ہمارے دوش پر ہاتھ پھیرتے نماز مین اور کہتے برابر ہوجاؤ مختلف نہو کہ مختلف ہوجائین دل تمھارے نزدیک ہون مجسے بالغ عاقل پھر وہ لوگ جو اونسے قریب ہون پھر وہ جو اونکے لگ بھگ ہون رواہ مسلم انس کا لفظ رفعا یہ ہی برابر کرو اپنی صفون کو کہ برابر کرنا صف کا تمام نماز سے ہی متفق علیہ بخاری کا لفظ یہ ہی کہ تسویۂ صف اقامت نماز ہی دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی سیدہا کرو اپنی صفون کو اور ملکر کھڑے ہو مین دیکھتا ہون تمکو پس پشت اپنی سے رواہ البخاری بلفظہ ومسلم بمعناہ دوسرا لفظ بخاری کا یہ ہی وکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہی تم برابر کرو اپنی صفون کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمھاری متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی حضرت برابر کرتے تھے صفین ہماری اسطرح کہ گویا تیر برابر کرتے ہون یہانتک کہ جب دیکھا کہ ہم غافل ہوگئے اوس سے تو ایکدن باہر آکر کھڑے ہوے تکبیر ہونے کو تھی ایک آدمی کو دیکھا کہ سینہ اوسکا صف سے نکلا ہوا ہے فرمایا ای بندو خدا کے تم برابر کرو اپنی صفوف کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمھاری براء بن عازب

کہتے ہین حضرت صف مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف جاتے ہمارے سینہ و مونڈہون پر
ہاتہہ پہیرتے فرماتے مختلف نہو تم کہ مختلف ہوجائین دل تمہارے اور کہتے اللہ و ملائکہ صلوۃ بہیجتے ہین
صفوف اول پر رواہ ابو داود باسناد حسن ابن عمر کا لفظ یہ ہی حضرت کہتے تھے سیدہا کرو
صفوف کو اور برابر رکھو کاندہون کو اور بند کرو درار کو اور مت چہوڑو شگاف واسطے شیطان کے
جو ملائے صف کو ملائے اوسکو اللہ اور جو کاٹے صف کو کاٹے اوسکو اللہ رواہ ابو داود باسناد
صحیح انس نے مرفوعا کہا ہی جم کر صف باندہو اور ملکر کہڑے ہو اور آمنے سامنے رکھو گردنون کو
قسم ہی اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان میری مین دیکہتا ہون شیطان کو کہ گہستا ہی درار سے صف کے
گویا ایک چہوٹی بکری ہی حدیث صحیح رواہ ابو داود باسناد علی شرط مسلم دوسرا لفظ یہ ہے
کہ پورا کرو صف مقدم کو پہر اوس صف کو جو نزدیک اوسکے ہی تاکہ جو کچہہ نقصان رہے وہ پہلی
صف مین رہے رواہ ابو داود باسناد حسن عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہی اللہ و ملائکہ صلوۃ بہیجتے ہین
میامن صفوف پر رواہ ابو داود باسناد علی شرط مسلم وفیہ رجل مختلف فی توثیقہ براء کہتے ہین
ہم جب پیچہے حضرت کے نماز پڑہتے تو دوست رکہتے اس بات کو کہ ہم دست راست پر ہون ہمارے
طرف حضرت مونہہ کرین مینے سنا فرماتے تہے رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك رواہ مسلم
ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی بیچ مین کرو امام کو اور بند کرو درار کو رواہ ابو داود

باب ۱۲ فضل مین سنن راتبہ کے ہمراہ فرائض کے اور بیان اقل و اکمل سنن و ما بینہما کا

اس باب مین فصول ہین

فصل ام حبیبہ رفعا کہتے ہین نہین ہی کوئی بندہ مسلمان جو پڑہے اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعتین
تطوع کی سوا فریضہ کے مگر بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک گہر جنت مین رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین
پڑہین مینے ہمراہ حضرت کے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد جمعہ کے اور دو
قبل مغرب کے اور دو بعد عشا کے متفق علیہ عبد اللہ بن مغفل نے کہا حضرت نے فرمایا ہی درمیان
ہر دو اذان کے نماز ہے تیسری بار مین کہا جسکا جی چاہے متفق علیہ المراد بالاذانین
الاذان والاقامۃ

فصل تاکید مین دو رکعت سنت فجر کی

عائشہ کہتی ہین حضرت ترک نکرتے تھے چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت قبل صبح کے رواہ البخاری دوسر الفظ انکا یہ ہی نہ تھے حضرت کسی شئے پر نوافل سے بڑے تعہد کرنیوالے دو رکعت فجر سے متفق علیہ تیسر الفظ انکا رفعاً یہ ہی دو رکعت فجر بہتر ہین دنیا و مافیہا سے رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے احب الی من الدنیا جمیعا بلال موذن کہتے ہین ایکدن حضرت دیر مین آمد ہوئے فرمایا مین دو رکعت فجر پڑہتا تھا انھون نے کہا آپ نے بالکل صبح ہی کر دی فرمایا لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتہما و احسنتہما و اجلتہما رواہ ابوداود باسناد حسن

فصل تخفیف مین ہر دو رکعت فجر کی اور اونمین کیا پڑہے

عائشہ کہتی ہین حضرت دو رکعت خفیف پڑہتے تھے درمیان ندا و اقامت کے نماز صبح مین متفق علیہ دوسری روایت یہ ہی کہ ایسی خفیف پڑہتے کہ مین کہتی کہ کیا فاتحہ پڑہی ہی حفصہ نے کہا جب فجر طالع ہوتی تو دو رکعت خفیف پڑہتے ابن عمر نے کہا انکو دو دو رکعت پڑہتے ایک رکعت وتر آخر شب پڑہا کرتے دو رکعت قبل نماز صبح اذان سنکر ادا کرتے متفق علیہ ابن عباس نے کہا رکعت اول فجر مین قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا جو سورہ بقر مین ہے پڑہتے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشھد بانا مسلمون دوسری روایت مین آیا ہے کہ دوسری رکعت مین آل عمران پڑہتے تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہما مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ دو رکعت فجر مین قل یا ایھا الکافرون و قل ھو اللہ احد پڑہتے رواہ مسلم ابن عمر نے کہا ہی بیس ایک ماہ تک حضرت کو دیکھا کہ دو رکعت فجر مین یہی دونون سورتین پڑہتے رواہ الترمذی و قال حدیث حسن

فصل بعد دو رکعت فجر کی ذرا لیٹ جانا مستحب ہے پہلو راست پر اسپر ترغیب دلائی ہی خواہ انکو تہجد پڑہتا ہو یا نہین

عائشہ نے کہا حضرت جب دو رکعت فجر پڑہتے شق ایمن پر لیٹ جاتے رواہ البخاری دوسر الفظ انکا یہ ہی کہ پڑہتے تھے درمیان عشاء و فجر کے گیارہ رکعت سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر ایک رکعت وتر کی پڑہتے جب موذن اذان صبح سے خاموش ہو جاتا اور فجر روشن ہو جاتی اور اذان دینے والا آتا تب اوٹھکر دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ جاتے یہانتک کہ موذن آکر اقامت کہتا رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جب پڑہے کوئی تم مین دو رکعت فجر تو لیٹ جای اپنے یمین پر رواہ ابوداود والترمذی باسانید صحیحۃ قال الترمذی حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سنت فجر کے

ابن عمر کہتے ہین پڑہین مینے دو رکعتین ہمراہ حضرت کے قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے متفق علیہ عائشہ نے کہا حضرت ترک نکرتے چار رکعت قبل ظہر کے رواہ البخاري دوسر الفظ اسکا یہ ہے پڑہتے تھے حضرت میرے گھر مین چار رکعت قبل ظہر کے پہر نکلکر لوگون کو نماز پڑہاتے پہر میرے گھر مین آتے دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کو مغرب پڑہاتے پہر گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کو عشا پڑہاتے پہر گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم حدیث ام حبیبہ مین فرمایا ہے جسنے حفاظت کی چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار رکعت پر بعد اوسکے حرام کردیتا ہے اللہ اوسکو آگ دوزخ پر رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح عبد اللہ بن سائب کہتے ہین جب سورج ڈہل جاتا حضرت ظہر سے پہلے چار رکعت پڑہتے اور فرماتے اسدم دروازے آسمان کے کہولے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اسدم اوپر جائے رواہ الترمذي وقال حديث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت جب قبل ظہر کے چار رکعت نہ پڑہتے تو بعد ظہر کے پڑہتے رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین سنت عصر کے

علی مرتضی کہتے ہین حضرت قبل عصر کے چار رکعتین پڑہتے درمیان اونکے تسلیم سے فاصلہ کرتے یہ تسلیم ملائکہ مقربین ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين پر ہوتے رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن عمر نے رفعا کہا ہے رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو پڑہتا ہے قبل عصر کے چار رکعت رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن دوسر الفظ اسکا یہ ہے کہ حضرت قبل عصر کے دو رکعت پڑہتے تہے رواہ ابو داود باسناد صحيح

فصل بیان مین سنت مغرب کی بعد و قبل مغرب

اس باب مین حدیث ابن عمر و حدیث عائشہ گزر چکی ہے کہ کان يصلي بعد المغرب ركعتين حدیث عبد اللہ بن مغفل مین فرمایا ہے پڑہو قبل مغرب کے پہر تیسری بار مین کہا لمن شاء رواہ البخاري انس کہتے ہین مینے کبار اصحاب کو دیکہا کہ شتابی کرتے تہے طرف ستون مسجد کے وقت مغرب کے رواہ البخاري دوسر الفظ اسکا یہ ہے ہم نماز پڑہتے تہے عہد حضرت مین دو رکعت بعد غروب آفتاب کے پوچہا کہ کیا حضرت بہی پڑہتے تہے کہا ہمکو پڑہتے دیکہتے تہے نہ حکم کرتے نہ منع فرماتے رواہ مسلم تیسر الفظ اسکا یہ ہے ہم مدینے مین تہے جب موذن نماز مغرب کی اذان

دیتا لوگ طرف ستون کے دوڑتے دو رکعت پڑھتے یہانتک کہ مرد غریب مسجد مین آتا وہ گمان کرتا کہ مگر نماز ہو چکی ہے بسبب کثرت اون لوگون کے جو یہ دو رکعت پڑھتے تھے رواہ مسلم

فصل بیان مین سنت پڑھنے کے بعد و قبل عشا کے

اس باب مین حدیث ابن عمر گذر چکی ہے صلیت مع النبي صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رکعتین بعد العشاء اور حدیث ابن مغفل مین آیا ہی بین کل اذانین صلوۃ متفق علیہ

باب ۱۲۱ بیان مین سنت جمعہ کے

حدیث مقدم ابن عمر مین گزر چکا ہی کہ انہ صلی مع النبي صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رکعتین بعد الجمعۃ متفق علیہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جب پڑہے کوئی تم مین نماز جمعہ کی تو پڑہے بعد اوسکے چار رکعت رواہ مسلم ابن عمرؓ کہتے ہین حضرت بعد جمعہ کے کچھ نہ پڑہتے یہانتک کہ پھرتے اور گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم

باب ۱۲۲ اس بیان مین کہ نوافل کا گھر مین پڑہنا سوا راتہ کی مستحب ہے

اور نافلہ کو جای فریضہ سی بدلکر پڑہی یا بیچمین بات کرلے

زید بن ثابت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نماز پڑہو ای لوگو اپنے گھرونمین افضل نماز مرد کی نماز ہے اوسکے گھر مین مگر فرض متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم گھر مین ہی نماز پڑہا کرو گھرون کو قبور نہ بناؤ متفق علیہ جابرؓ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جب کوئی تمہارا اپنی نماز مسجد مین پڑہ چکے تو اپنے گھر کے لیے بہی حصہ نماز سے رکھے اللہ اوسکے گھر مین نماز سے خیر دیگا متفق علیہ حدیث طویل عمرو بن عطا مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم دیا ہی کہ ایک نماز دوسری نماز سی ملائی نہ جاے یہانتک کہ ہم بات کرین یا نکلین رواہ مسلم

باب ۱۲۳ بیان مین نماز وتر کے اور یہ کہ وتر سنت مؤکدہ ہی اور بیان وقت وتر کا

حدیث علی مرتضی مین آیا ہی وتر واجب نہین ہی مثل نماز فرض کے ولکن حضرت نے اوسکو سنون کیا ہے

فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہی تم وتر کرو اے اہل قرآن رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن عائشہ نے کہا حضرت نے وتر پڑہا ساری رات اول شب و اوسط و آخر
شب مین پہر منتہی ہوا وتر آپکا سحر تک متفق علیہ ابن عمر نے مرفوعا کہا ہی تم آخر نماز شب اپنی وتر
کرو متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ رفعاً یہ ہی وتر کرو قبل صبح کے رواہ مسلم عائشہ نے
کہا حضرت نماز پڑہتے رات کو اور مین سامنے ہوتی جب وتر باقی رہ جاتا مجکو جگا دیتے مین وتر پڑہتی
رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی فاذا بقی الوتر قال قومی فاوتری یا عائشہ ابن عمر نے
رفعاً کہا ہی شتابی کرو تم صبح کو ساتھہ وتر کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن
صحیح جابر کی حدیث مین یون فرمایا ہی جو کوئی ڈرے اس بات سی کہ نہ اوٹھیگا پہلی رات کو وہ
وتر پڑہے اول شب مین اور جسکو طمع ہو کہ اوٹھیگا آخر رات کو وہ وتر پڑہے آخر شب کو کیونکہ
نماز آخر شب کی مشہود ہوتی ہی اور یہ افضل ہی رواہ مسلم

باب ۱۲۴ بیانمین فضل نماز ضحی کی اور بیانمین اقل و اکثر و اوسط ضحی کی اور بیانمین حث کی محافظت پر اوسکے

ابوہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین صوم کی ہر ماہ مین اور دو رکعت
ضحی کی اور وتر پڑہنے کی پہلے سونے کے متفق علیہ نووی کہتے ہین ایتار قبل نوم کے اوس شخص کے
لیے مستحب ہی جسکو وثوق اپنی جاگنے پر آخر شب مین نہین ہے اگر وثوق ہو تو پہر آخر شب افضل ہے
حدیث ابوذر مین فرمایا ہی ہوتا ہی ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقہ سو ہر تسبیح صدقہ ہی ہر تحمید
صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہی ہر تکبیر صدقہ ہی امر بمعروف صدقہ ہی نہی عن المنکر صدقہ ہی ان سب سے
دو رکعت ضحی کفایت کرتے ہین رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت چار رکعت ضحی پڑہتے تھے اور
زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا رواہ مسلم ام ہانی نے کہا حضرت نے آٹھہ رکعتین پڑہین وہ نماز ضحی تھی متفق علیہ

فصل پڑہنا نماز ضحی کا ارتفاع آفتاب سی تا زوال جائز ہی اور افضل یہ ہی کہ وقت اشتداد حر کی پڑہے

زید بن ارقم نے ایک قوم کو نماز ضحی پڑہتے دیکھکر کہا یہ جانتے ہین کہ نماز سوا اسکے اور وقت مین افضل ہے
حضرت نے فرمایا ہی کہ نماز اوابین وقت رمض فصال کے ہوتی ہی رواہ مسلم یعنی وقت شدت گرما کے
فصال جمع ہی فصیل کی فصیل کہتے ہین بچہ خر و شتر کو

باب ۱۲۵ آمادہ کرنے مین نماز تحیۃ المسجد پر

یہ نماز دو رکعت ہی اور بیٹھنا مسجد مین قبل پڑہنے ان دو رکعت کی کروہ ہی کسی وقت مین ہو داخل ہو
دو رکعت بہ نیت تحیت ادا کرے یا نماز فریضہ یا سنت راتبہ پڑہے یا اور کچہ یعنی قبل نشست کے
حدیث ابو قتادہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی مسجد مین آئے نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت
نماز پڑہ لے متفق علیہ جابر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا آپ مسجد مین تھے فرمایا صل رکعتین
متفق علیہ یہ نماز نزدیک محدثین کے واجب ہی گو امام خطبہ جمعہ پڑہتا ہو بحث اسمین ہے کہ
سہ اوقات مکروہہ مین اگر داخل مسجد ہوا ہی تو پڑہے یا نہ پڑہے بہتر یہ ہی کہ ایسا وقت بچاکر آئے

باب ۱۲۶ بعد وضو کی دو رکعت نماز پڑہنا مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے بلال سے کہا ای بلال تو بیان کر کہ تونے کونسا عمل اسلام مین زیادہ
امیدواری کا کیا ہی کیونکہ مینے آواز تیرے نعل کی اپنے سامنے بہشت مین سنی کہا کوئی عمل اکرجی
نزدیک اپنے مینے اس سے زیادہ نہین کیا کہ جب کبہی مینے طہارت کی کسی ساعت مین بہی رات یا دن سے
تو مینے اوس طہور یعنے وضو سے نماز پڑہی جتنی میرے مقدر مین تہی متفق علیہ هذا لفظ البخاری

باب ۱۲۷ فضل و وجوب نماز یوم جمعہ و غسل جمعہ و طیب و تبکیر و دعا و صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین

اس مین ساعت اجابت و استحباب اکثار ذکر اللہ کا بعد جمعہ کے بہی بیان ہی قال اللہ تعالی فاذا قضیت
الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ابو ہریرہ
مرفوعاً کہتے ہین بہتر دن جسمین سورج نکلا دن جمعہ کا ہی اوسمین آدم پیدا ہوئے اوسیدن جنت مین
داخل ہوئے اوسیدن جنت سے نکالے گئے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی جو کوئی اچہی طرح
وضو کرکے جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا خاموش رہا اوسکو ما بین ہر دو جمعہ بخشدیا گیا اور تین دن اور زیادہ
اور جسنے چہوا کنکری کو اوسنے لغو کام کیا رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا یہ ہی نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ
تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین مابین کے جب تک کہ کبائر سے مجتنب ہی رواہ مسلم
ابو ہریرہ و ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہی کہ حضرت نے اعواد منبر پہ فرمایا لوگ باز رہین ترک جمعات سے
ورنہ مہر کردیگا اللہ اونکے دلون پر پہر ہو جائینگے غافلون مین سے رواہ مسلم دوسرا لفظ ابن عمر کا
رفعاً یہ ہی جب آئے کوئی تم مین جمعہ کو تو چاہیے کہ غسل کرے متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہی ہر محتلم پر متفق علیہ نووی نے کہا مراد محتلم سے بالغ ہے

اور مراد وجوب سے وجوب اختیار ہے جسطرح کوئی شخص اپنے صاحب سے کہتا ہے تیرا حق مجھپر واجب ہے
انتہی لکن محققین محدثین کے نزدیک اسکا وجوب ویسا ہی ہے جیسے وجوب تحیت المسجد وغیرہ کا
ہے پس غسل نزدیک انکے واسطے یوم جمعہ کے ہے اور نزدیک بعض کے واسطے نماز جمعہ کے واجب ہے
اور یہی راجح ہے علیم ہوتا ہے حدیث سمرہ میں رفعاً آیا ہے جسنے وضو کیا دن جمعہ کو اوسنے اچھا کیا اور جو نہایا
دن جمعہ کے تو نہانا افضل ہے رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن حدیث اول
راجح ہے اس حدیث پر اسلیے کہ وہ صحیحین میں ہے اور یہ حدیث سنن میں سلمان کہتے ہیں حضرت نے
کہا نہیں نہاتا کوئی شخص دن جمعہ کے اور طہارت کرتا ہے جہانتک کہ کرسکتا ہے اور تیل لگاتا ہے
یا خوشبو ملتا ہے پھر باہر نکلتا ہے اور جدائی نہین ڈالتا درمیان دو آدمیون کے پھر نماز پڑھتا ہے
جتنی اوسکے لیے لکھی گئی ہے پھر خاموش رہتا ہے وقت تکلم امام کے لکن بخشا جاتا ہے اوسکو جو درمیان
اوسکے اور درمیان جمعہ اخری کے ہے رواہ البخاري ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے جو نہایا دن جمعہ کو نہانا جنابت کا پھر
گیا تو گویا اوسنے قربانی کی ایک بدنہ کی اور جو گیا دوسری ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک گاؤ کی اور جو گیا
تیسری ساعت میں تو گویا قربانی کی ایک بکری کی اور جو گیا چوتھی ساعت میں تو گویا قربانی کی ایک مرغی کی
اور جو گیا پانچوین ساعت میں تو گویا تقرب کیا ایک انڈے سے پھر جب امام باہر آتا ہے تو ملائکہ حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں متفق علیہ
دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ ذکر کیا حضرت نے دن جمعہ کا پھر فرمایا اوسمین ایک ساعت ہے موافق نہین
ہوتا اوس ساعت سے کوئی بندہ مسلمان اور وہ کھڑا نماز پڑھتا ہے اللہ سے مانگتا ہے لکن اللہ اوسکو
دیتا ہے اور اشارہ کیا ہاتھ سے طرف تقلیل اوس ساعت کے متفق علیہ یعنی یہ ساعت اجابت
بہت تھوڑی سی ساعت ہے حدیث ابی بردہ میں رفعاً آیا ہے کہ یہ ساعت درمیان جلوس امام کے سے
انقضاء نماز تک ہے رواہ مسلم اس ساعت کی تعیین مین بہت سے اقوال ہیں سب سے زیادہ راجح یہی
دو قول ہین پس بس حدیث اوس بن اوس مین فرمایا ہے کہ تمھارے افضل ایام مین سے ایک دن
جمعہ کا ہے سو تم اسدن میں بہت درود مجھپر بھیجا کرو کہ تمھارا درود مجھپر عرض کیجاتی ہے رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۲۹ سجدہ شکر کرنا وقت حصول نعمت ظاہر کے اور وقت اندفاع کسی بلیہ ظاہرہ کے مستحب ہے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم نکلے ہمراہ حضرت کے مکے سے بارادہ مدینہ جب قریب عزوراء کے
پہونچے حضرت اوترے اور دونون ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت دعا کی پھر سجدے مین گرے دیر تک
ٹھیرے پھر کھڑے ہوئے ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت دعا کی پھر سجدے مین گر پڑے تین بار اسی طرح

کیا فرمایا مینے اپنے رب سی سوال اپنی امت کا کیا تھا مجکو ایک تہائی امت دی مین سجدے مین گرا واسطے شکر کے پہر مینے سر اوٹھایا اپنے رب سی سوال اپنی امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مین شکر کے لیے سجدے مین گرا پہر مینے سر اوٹھایا سوال امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مینے پہر سجدہ شکر ادا کیا رواہ ابوداود معلوم ہوا کہ ہر نعمت پر شکر بجالانا سنت ہے ٭

باب ۱۲۹ بیان مین فضل قیام لیل کے

قال اللہ تعالی ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً وقال تعالی تتجافی جنوبہم عن المضاجع الآیۃ وقال تعالی کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو اتنا قیام کرتے کہ پاؤن پہٹ جاتے مینے کہا تم یہ کیون کرتے ہو اللہ نے تو سارے گناہ تمھارے اگلے پچھلے بخشدیے ہین فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً متفق علیہ معلوم ہوا کہ کبھی شکر فعل سے بہی کیا جاتا ہی جسطرح کہ قول سے بجالایا جاتا ہی وعن المغیرۃ نحوہ متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین ایک رات حضرت میرے اور فاطمہ کے پاس آئے فرمایا کیا تم دونون نماز نہین پڑہتے متفق علیہ سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہین حضرت نے کہا کیا اچھا مرد ہی عبداللہ اگر رات کو نماز پڑہتا سالم نے کہا اوس دن سے عبداللہ رات کو بہت تھوڑا سوتے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ای عبداللہ تو مثل فلان کے نہو کہ رات کو قیام کرتا تہا پہر اوسنے رات کا اوٹھنا ترک کر دیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین حضرت کے سامنے ذکر ایک شخص کا ہوا کہ ساری رات صبح تک سوتا رہا فرمایا اس آدمی کے کان مین شیطان موت گیا ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے گرہ لگاتا ہی شیطان قافیہ سر پر ایک تمھارے کے جبکہ وہ سوتا ہی تین گرہ ہر گرہ پر یون کہتا ہی علیک لیل طویل فارقد یعنی ابھی بہت رات ہی تو سوجا اگر اوسنے جاگ کر اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو سارے عقدے کہل گئے صبح کو نشیط طیب النفس اوٹھا ورنہ خبیث النفس کسلان اوٹھا متفق علیہ مراد قافیہ رأس سے آخر راس ہے یعنی گدی حدیث عبداللہ بن سلام مین فرمایا ہے ای لوگو سلام پھیلاؤ کہانا کہلاؤ رات کو نماز پڑہو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم ہی اور افضل نماز بعد فرض کے نماز شب ہی رواہ مسلم ابن عمر سے رفعاً کہا ہی نماز

رات کی دو دو رکعت ہی جب تجکو ڈر صبح کا ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہ ہی کہ حضرت راتکو دو دو رکعت پڑہتے اور ایک رکعت وتر کرتے متفق علیہ انس سے نے کہا
تو جب چاہتا کہ حضرت کو وقت رات کے نماز پڑہتے دیکہے تو دیکہتا اور اگر سوتا دیکہنا چاہتا تو
سوتا دیکہتا عائشہ کہتی ہین حضرت راتکو گیارہ رکعت پڑہتے اتنا لنبا سجدہ کرتے جتنی دیر مین
کوئی تم مین کا پچاس آیت پڑہے قبل اسکے کہ سر اوٹہاتے الحدیث رواہ البخاري دوسرا
لفظ انکا یہ ہی زیادہ نکرتے تہے رمضان وغیرہ مین گیارہ رکعت پر چار رکعت پڑہتے تو اونکی حسن
وطول کو کچہہ نہ پوچہہ پہر چار رکعت پڑہتے اور اونکی خوبی و درازی کا سوال نکر پہر تین رکعت پڑہتے
مینے کہا ای رسول خدا کیا آپ سو رہتے ہین قبل وتر کے فرمایا ای عائشہ میری آنکہین سوتی ہین
میرا دل نہین سوتا متفق علیہ حدیث محتمل ہے کہ دس رکعتین تہجد کی ہوتی تہین اور ایک رکعت وتر کی
ظاہر تر یہی ہی یا تین رکعت وتر ہوتا اور آٹہہ رکعت تہجد تیسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت اول شب مین
سوتے اور آخر شب مین اوٹہہ کر نماز پڑہتے متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین مینے ایک رات
حضرت کے ساتہہ نماز پڑہی اتنا قیام کیا کہ مینے برا ارادہ کیا پوچہا کیا قصد کیا تہا کہا جی مین آیا تہا
کہ چہوڑ کر بیٹہہ جاؤن حذیفہ کہتی ہین ایک رات مینے ساتہہ حضرت کے نماز پڑہی آپ نے سورۂ
بقرہ آغاز کی مینے کہا سو آیت پر رکوع کرینگے پہر اور پڑہا مینے کہا ایک سورت پوری کرینگے
پہر اور پڑہا پہر سورۂ نساء شروع کی پہر سورۂ آل عمران آغاز کی اوسکو ترسل سے پڑہا جب آیت
تسبیح پر گزری تسبیح کی جب سوال پر گزر ہوا سوال کیا جب تعوذ پر گزرے تعوذ کیا پہر رکوع
کر کے کہا سبحان ربي العظيم رکوع قریب قیام کے کیا پہر سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد
کہا پہر دیر تک قیام کیا قریب رکوع پہر سجدہ کیا سبحان ربي الاعلى کہا سجود قریب بقیام تہا
رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون نماز افضل ہے کہا طول قنوت رواہ مسلم مراد قنوت
سے اس جگہہ قیام ہی حدیث ابن عمر میں فرمایا ہی احب صلوۃ الی اللہ صلوۃ داودی اور احب صیام الی اللہ
صیام داودی آدہی رات سوتے ایک تہائی قیام کرتے سدس شب سوتے ایک دن روزہ رکہتے
ایک دن افطار کرتے متفق علیہ جابر مرفوعا مسموعا کہتے ہین رات مین ایکساعت ہی موافق نہین
ہوتا اوسکو کوئی شخص کہ سوال کرے اللہ سے خیر کا امر دنیا و آخرت مین سے لکن دیتا ہی اللہ اوسکو
سوال اوسکا یہ گہڑی ہر رات کو ہوتی ہے رواہ مسلم یہ ساعت آخر شب مین ہوتی ہی جسطرح کہ دن
جمعہ کے آخر دن مین وہ ہفتہ واری ہی اور یہ روزانہ و للہ الحمد لکن اکثر خلق ان ساعات سے غافل ہے

اسلیے برکات اجابت واعطا رسے محروم رہتی ہے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی کہ جب اوٹھے
کوئی تم مین رات کو تو شروع کرے نماز کو دو رکعت خفیف سی روا ہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت
جب رات کو اوٹھتے تو دو رکعت خفیف سی آغاز کرتے روا ہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہی کہ جب نماز
شب حضرت سی فوت ہوجاتی درد وغیرہ سے تو بارہ رکعت قضا کرتے روا ہ مسلم حدیث عمر
بن خطاب مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جو کوئی سوگیا اپنے حزب سی یا کسی شی سے منجملہ حزب کے پہر پڑہ
لیا اوسکو ما بین نماز فجر و نماز ظہر کی تو لکہا جائیگا وہ حزب واسطے اوسکے گویا اوسنے رات ہی کو
پڑہا ہے روا ہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے کہا رحم کرے اللہ اوس شخص کو جو اوٹھا
رات سے پہر نماز پڑہی پہر جگایا اپنی عورت کو اگر اوسنے انکار کیا تو اوسکے مونہہ پر پانی چھڑکا
رحم کرے اللہ اوس عورت کو جو اوٹھے رات سی پہر نماز پڑہی اوسنے اور جگایا اپنے شوہر کو اگر
انکار کیا اوسنے تو چھڑکا پانی اوسکے مونہہ پر روا ہ ابو داود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا اور
ابو سعید کا رفعاً یون ہی جب جگایا مرد نے اپنی بی بی کو رات سی پہر نماز پڑہی دونون نے یا دو رکعت
پڑہین سب نے تو لکہی گئی وہ اون مرد عورتون مین جو یاد کرتے ہین اللہ کو بہت سا روا ہ ابو داود باسناد
صحیح عائشہ رفعاً کہتی ہین جب اونگھے کوئی تم مین اندر نماز کے تو سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے
کیونکہ جب نماز پڑہتا ہی ایک تم مین کا اور وہ اونگھتا ہوتا ہی تو شائد استغفار کرنے کو جائے اور
اپنی جان کو برا کہنے لگے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ جب اوٹھے کوئی تم مین رات کو
اور چلے زبان اوسکی ساتھہ قرآن کے اور نجانے کہ وہ کیا کہتا ہی تو سو رہے روا ہ مسلم

باب ۱۳ قیام رمضان جسکو تراویح کہتی ہین مستحب ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سی اوسکے اگلے گناہ
بخشے جائینگے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہ ہی حضرت رغبت دلاتے تھے قیام رمضان مین بغیر
اسکے کہ حکم کرین ساتھہ عزیمت کے فرماتے تھے من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ روا ہ مسلم حضرت سے اس قیام مین تعیین عدد رکعات کی نہین آئی ہی عمر رضی اللہ عنہ
نے بیس رکعت مقرر کی تہی مقدار رکعات تہجد سے لیکر بیس تیس چالیس رکعت تک پڑہنا جائز و مستحب
ہی ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ یہ قیام مرد مسلمان کی خوشی خاطر و نشاط طبع پر محول ہی فرض و
واجب نہین ہی لیکن فعل بہ نسبت ترک کے احب و اولی تر سمجھا گیا ہے

باب ۱۳ بیان مین فضیلت قیام لیلۃ القدر کے اور کون سی رات اچھی ہی واسطے اوسکے

قال اللہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الی اخرھا و قال تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ
الآیات ابو ہریرہ سے کہا حضرت نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا شب قدر کا ایمان و احتساب سے
بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین کچھ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مین سے لیلۃ القدر کو خواب مین سبع اواخر رمضان مین دیکھا حضرت نے فرمایا مین دیکھتا ہون
کہ تمھاری خواب متفق ہی سبع اواخر پر سو جو کوئی قاصد شب قدر ہووے اوسکو ہفتہ آخر مین
جستجو کرے متفق علیہ تعیین لیلۃ القدر مین بھی بڑا اختلاف اقوال کا ہی یہ قول اقوی اقوال ہے
کہ وہ ہفتہ آخر مین غالباً ہوتی ہے عائشہ کہتی ہین حضرت مجاورینی معتکف ہوتے عشر اواخر
رمضان مین اور فرماتے جستجو کرو شب قدر کی عشر اواخر رمضان مین متفق علیہ دوسرا لفظ
انکا یہ ہی کہ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری تیسرا لفظ انکا
یہ ہی کہ جب عشر اواخر رمضان داخل ہوتا حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کوشش بجا لاتے
کمر مضبوط باندھتے متفق علیہ کمر باندھنا اشارہ ہی طرف جہد فی العبادۃ کے چوتھا لفظ انکا یہ ہے
کہ اجتہاد کرتے حضرت رمضان مین جو اجتہاد نکرتے غیر رمضان مین اور عشر اواخر مین جو غیر عشر
مین نکرتے رواہ مسلم پانچوان لفظ انکا یہ ہی مینے کہا ای رسول خدا بھلا اگر مین معلوم کرلون کہ
کون سی رات شب قدر ہی تو پھر مین اوسمین کیا کہون فرمایا یہ کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف
عنی رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح یہ دلیل ہے اسپر کہ اس دعا سے بڑھ کر اگر کوئی
اور شی ہوتی تو حضرت وہی سوال سکھاتے سو بیشک بندۂ عاجز کے حق مین عفو کریم سے بڑھ کر
کوئی نعمت و راحت نہین ہی ؎

کریما بخشای بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

یہ بات کہ عشر اواخر مین کونسی رات مظنۂ لیلۃ القدر ہے سو نزدیک اکثر اہل علم کے شب بست و ہفتم
ہوتی ہے اور یون تو ہر شب طاق مظنۂ وجود ہی آدمی کو جستجو چاہیے اور لیالی مظان مین اوسکی
تحصیل کے لیے احیاء لیل کرے کیا عجب ہی کہ کبھی فضل خدا سے یہ دولت ہاتھ آجاے ؎

بجستجوی نیابد کسی مراد و لیکے
کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد

باب ۱۳۲ فضل سواک و خصال فطرت مین

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین اگر مین امت کو مشقت مین نڈالتا یا لوگون کو تو حکم دیتا اونکو سواک کرنیکا ہمراہ ہر نماز کے حذیفہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب سوتے اوٹھتے تو اپنے دہن کو سواک سی گھستے متفق علیہ عائشہ کہتی ہین ہم حضرت کی سواک وطہور کو طیار رکھتے اللہ جب چاہتا اونکو اوٹھاتا رات سے وہ سواک و وضو کرکے نماز پڑھتے رواہ مسلم انس نے کہا حضرت نے فرمایا اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری شریح بن ہانی نے عائشہ سے پوچھا حضرت جب گھر مین آتے کیا کام شروع کرتے کہا سواک رواہ مسلم ابو موسی کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا مسواک کی نوک آپکی زبان پر تھی متفق علیہ وھذا لفظ مسلم عائشہ نے رفعاً کہا ہی سواک موںہہ کو پاک کرتی ہی رب کو راضی رکھتی ہی رواہ النسائی وابن خزیمۃ باسانید صحیحۃ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین فطرت پانچ ہین یا پانچ چیزین فطرت سے ہین ختان استحداد تقلیم اظفار نتف ابط قص شارب متفق علیہ مراد استحداد سے یعنی استرہ لینے سے حلق عانہ ہی یعنی مونڈنا اون بالون کا جو گرد شرمگاہ کی ہوتی ہین اسمین قبل و دبر دونون داخل ہین حدیث عائشہ مین فرمایا ہے دس چیزین فطرت سی ہین اعفاء لحیہ سواک استنشاق آب غسل براجم انتقاص آب یعنی استنجا باقی وہی اشیا جنکا ذکر ہوچکا ہی رواہ مسلم براجم سے مراد عقد اصابع ہین یعنی گرہین انگلیون کی اعفاء لحیہ سی مراد یہ ہی کہ ریش سے کچھہ کم نکرے ابن عمر رفعاً کہتے ہین تم پست کرو شوارب کو چھوڑو ڈاڑھی کو متفق علیہ مراد پست کرنے سے مبالغہ ہی قص شوارب مین نہ یہ کہ بالکل صاف کردے اور مراد چھوڑنے سے یہ ہی کہ توفیر شعر ریش کرے مثل ہونچھون کے پست نہ کر ڈالے خشخاشی نہ بنا لے

باب ۱۳۳ بیان مین تاکید وجوب زکوۃ و بیان فضل زکوۃ و ما یتعلق بہا کے

قال اللہ تعالی واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وقال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ وقال تعالی خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہی کہ بنیاد اسلام کی پانچ ہین اونمین ذکر ایتاء زکوۃ کا بھی فرمایا ہی متفق علیہ حدیث طویل طلحہ مین ذکر مرد نجدی کا آیا ہی جنے حضرت سے سوال اسلام کا کیا تھا اوسمین یہ بھی ذکر ہے کہ پہر حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا اوسکو کہا

هل علي غيرها فرمایا لا الا ان تطوع اوسنے کہا واللہ لا ازید علی هذا ولا انقص فرمایا افلح الرجل
ان صدق متفق علیه معاذ کو جب طرف یمن کے روانہ کیا تھا تو منجملہ اور امور کے یہ بھی فرمایا تھا
فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان اللہ قد افترض علیهم صدقة توخذ من اغنیائهم وترد
علی فقرائهم متفق علیه حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے امرت ان اقاتل الی قوله ویؤتوا الزکوة الحدیث
متفق علیه یہ حدیث مع حدیث معاذ پیشتر گزر چکی ہے بعد وفات حضرت جب بعض عرب ادائے زکوة
سے رک کر کافر ہو گئے تو ابو بکر نے کہا واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوة والزکوة کیونکہ زکوة
حق مال ہے واللہ اگر وہ ایک پابند شتر جو حضرت کو دیتے تھے مجھے نہ دینگے تو مین اونسے قتال کرونگا
الحدیث متفق علیه ابو ایوب کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت سے کہا ایسا عمل بتا دو جو مجھی بہشت مین
لیجائے فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتھ اوسکے کسی شئے کو اور قائم رکھہ نماز اور دے
زکوة اور صلہ رحم کر متفق علیه ابو ہریرہ کہتے ہین ایک اعرابی آیا کہا ای رسول خدا وہ عمل بتاؤ
کہ جب مین اوسکو بجالاؤن تو جنت مین جاؤن فرمایا تعبد اللہ لا تشرك به شیئا وتقیم الصلوة
وتؤتی الزکوة المفروضة وتصوم رمضان اوسنے کہا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین ہے
جان میری نہ زیادہ کرونگا اسپر اور نہ کم اس سے جب وہ پشت پھیر کر چلا تو حضرت نے فرمایا من سرہ
ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا متفق علیه یعنی جسکو بہشتی آدمی کا دیکھنا منظور و
پسند ہو وہ اس شخص کو دیکھے جریر بن عبد اللہ کہتے ہین بیعت کی مین نے حضرت سے اقامت صلوة
وایتاء زکوة پر الحدیث متفق علیه یہ سب احادیث دلیل ہین وجوب و فضل زکوة پر و لہذا الحمد
اسکے بعد نووی نے حدیث طویل ابو ہریرہ کی لکھی ہے اوسمین ذکر عدم ادائے زکوة زر و سیم و شتر
و گاؤ و بکری و اسپ کا فرمایا ہے اور انکے عذابین کا ذکر کیا ہے کہ اوس پچاس ہزار برس کے دن مین
تا قضای بین العباد پامال رہینگے پھر خواہ جنت کا رستہ لین یا دوزخ کا متفق علیه

باب ۲۳۴ بیان مین صوم و فضل صوم و ما یتعلق بہ کے

اس باب مین فصول بہت ہین قال تعالی یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من
قبلکم الی قوله تعالی شهر رمضان الذی انزل فیه القران هدی للناس وبینات من الهدی
والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر الآیة
اس فصل کے احادیث اوپر گزر چکے ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عز وجل نے کہا ہر عمل

ابن آدم کا واسطے اوسکے ہی مگر صیام کہ وہ خاص میرے لیے ہی مین ہی اوسکے جزا دونگا صیام ایک
سپر ہے سو جو دن تمہارے روزے کا ہو تو اوسدن کوئی تم مین کا رفث و صخب نکرے اگر کوئی اوسکو
گالی دے اور لڑے تو یہ کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان محمد کی
کہ بدبو دہن صائم کی پاکیزہ تر ہی نزدیک اللہ کے بوی مشک سی روزہ دار کو دو فرحتین ہوتی ہین
جنسے وہ خوش ہوتا ہی ایک جبکہ افطار کرتا ہی دوسرے جبکہ اپنے رب سی ملیگا دوسری روایت
مین ہے کہ چھوڑ دیتا ہی طعام و شراب و شہوت اپنے کو میرے لیے روزہ میرے لئی ہی مین اوسکی جزا
دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہی مسلم کی روایت یہ ہی کہ ہر عمل ابن آدم کا مضاعف ہوتا ہی دس گنی تک
سات سو گنی تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہی مین جزا دونگا اوسکی دوسر الفظ
ابوہریرہ کا رفعاً یہ ہی جسنے خرچ کیا جوڑا راہ خدا مین وہ پکارا جائیگا ابواب جنت سی ای عبد اللہ یہ
خیر ہے نمازی باب نماز سے اور جہادی باب جہاد سے اور روزہ دار باب ریان سی اور صدقہ
دینے والا باب صدقہ سے پکارا جائیگا ابوبکر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان نہین ہی اوس شخص پر
جو پکارا جائے سب دروازون سے کچھ ضرورت بھلا کوئی شخص ان سب ابواب سی بھی بلایا جاویگا
کہا ہاں مجھکو امید ہی کہ تو اونھین مین ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمل غالب کو اعتبار ہوگا ہر مسلمان
پر باوجود اعمال صالحہ کے کوئی نہ کوئی عمل غالب و آسان ہوتا ہی جیسے کوئی روزہ زیادہ رکھتا ہی
کوئی نماز تہجد ہمیشہ پڑہتا ہی کوئی صدقہ زیادہ دیتا ہی اگرچہ اور عمل بھی کرتا ہی لکن ایک عمل اوس سے
زیادہ تر وقوع مین آتا ہی تو وہی عمل غالب سبب اوسکے دخول کا جنت مین ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
حدیث سہل بن سعد مین آیا ہی جنت مین ایک در ہی اوسکو ریان کہتی ہین روزہ دار اوسی در سے
دن قیامت کو داخل بہشت ہونگے سوا اونکے اور کوئی اوس دروازے سے اندر نجائیگا کہینگے
روزہ دار کہان ہین وہ اوٹھ کھڑے ہونگے اونکے سوا دوسرا اوس دروازے سے نجائیگا جب وہ
داخل ہو چکینگے دروازہ وہ بند کر دیا جائیگا پھر کوئی اندر نہ آئیگا متفق علیہ ابوسعید مرفوعاً کہتے ہین
نہین ہے کوئی بندہ کہ روزہ رکھتا ہی ایک دن راہ خدا مین لکن دور کر دیتا ہی اللہ سبب اوسدن کے اوسکے
مونہہ کو آگ سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب رمضان آتا ہی کھول دیے جاتے ہین دروازے
جنت کے اور بند کر دیے جاتے ہین دروازے آگ کے اور جکڑ دیے جاتے ہین شیاطین متفق علیہ
تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی روزہ رکھو ہلال دیکھکر اور افطار کرو ہلال دیکھکر پس اگر مخفی رہے چاند تو پوری
کرو گنتی شعبان کی تیس دن متفق علیہ وھذا لفظ البخاری

فصل بیان مین جود و فضل شہر و اکثار خیر کی ماہ رمضان مین اور زیادت خیر کی عشر اواخر مین

ابن عباس کہتے ہین حضرت اجود مردم تھے اور بڑے اجود رمضان مین ہوتے جبکہ جبریل علیہ السلام آپسے ملتے وہ ہر رات رمضان مین آپ سے ملاقات کرتے اور مدارست قرآن کی فرماتے سو حضرت وقت ملنے جبریل علیہ السلام کے اجود تر بالخیر ہوتے ریح مرسلہ سے متفق علیہ عائشہ کی حدیث گزرچکی ہے کہ جب عشر اواخر آتا حضرت احیا لیل ایقاظ اہل کرتے کمر مضبوط باندھتے متفق علیہ

فصل تقدم رمضان کا صوم سے بعد نصف شعبان کی منع ہے

مگر اوسکے لیے جو ملائے ماقبل سے یا موافق اوسکی عادت کے پڑے اگر اوسکو عادت صوم کی ہے دوشنبہ پنجشنبہ کو اور یہ دن موافق اوسکے آپڑا ہے

ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین تقدم نکرے کوئی تم مین ایک دو صوم سے مگر یہ کہ ایک شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ اوسدن روزہ رکھے متفق علیہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے تم روزہ نرکھو قبل رمضان کے بلکہ چاند دیکھکر رکھو اور چاند دیکھکر کھولو اگر ابر حائل ہو تو گنتی پوری کرو رواہ الترمذي و قال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہجائے تو روزہ نرکھو رواہ الترمذي و قال حدیث حسن صحیح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے جسنے روزہ رکھا دن شک کے اوسنے نافرمانی کی ابو القاسم کی رواہ ابو داود والترمذي و قال حدیث حسن صحیح

فصل رویت ہلال مین

طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہین حضرت جب ہلال کو دیکھتے کہتے اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله هلال رشد وخير رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین فضل سحور و تاخیر سحور کی جبتک کہ ڈر سورج نکلنے کا نہو

انس مرفوعا کہتے ہین تم سحری کرو سحری کہ بیچ برکت ہے متفق علیہ زید بن ثابت نے کہا ہمنے سحری کی ہمراہ حضرت کے پھر نماز کو کھڑے ہوئے پوچھا کتنا فصل تھا درمیان دونون کے کہا پچاس آیت کا متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین حضرت کے دو موذن تھے بلال و ابن ام مکتوم حضرت نے کہا بلال رات سے اذان دیتا ہے

سو تم کہا و پیو یہان تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے ان دونون مین اتنا ہی فصل ہوتا کہ ایک اوترتا دوسرا چڑہتا متفق علیہ گویا بلال کی اذان اسلیے تہی کہ لوگ سحری کو اوٹہین اور دوسری اذان اسلیے تہی کہ اب بعد اوسکے سحری نکرین عمرو بن عاص کا لفظ. فعا یہ ہی کہ فصل درمیان ہمارے صیام اور صیام اہل کتاب کی اکلہ سحر ہی رواہ مسلم

فصل بیان مین تعجیل فطر کے اور کسچیز پر افطار کرے اور بعد افطار کے کیا کہے

سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا لوگ ہمیشہ بخیر رہین گے جب تک کہ فطر مین تعجیل کرین متفق علیہ عائشہ نے جب سنا کہ ابن مسعود مغرب و افطار مین جلدی کرتے ہین کہا حضرت اسی طرح کرتے تہے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہو قال اللہ عزوجل احب عبادي الي اعجلھم فطرا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عمر بن خطاب نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جب سونہہ کیا رات نے ادہر سے اور پیٹہہ پہیری دن نے اودہر سے اور ڈوب گیا سورج تو افطار کیا صائم نے متفق علیہ عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہین ہم راہ مین تہے ہمراہ حضرت کے اور حضرت صائم تہے جب سورج ڈوب گیا کسی سے فرمایا ای فلان اوتر او ستو گہول اوسنے کہا ای رسول خدا شام تو ہونے دو فرمایا اوتر ستو گہول کہا ابہی دن ہی فرمایا اوتر ستو گہول اوسنے اوترکر اونکے لیے ستو گہولے حضرت نے ستو پیے پہر فرمایا جب دیکہو تم رات کو کہ وہ ادہر سے آئی تو صائم افطار کرے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے طرف مشرق کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ بعد غروب کے جو روشنی شفق کی ہوتی ہے اوسکا اعتبار نہین جب کنارہ مشرق مین سیاہی آگئی اور دہوپ جاتی رہی ثابت ہوا کہ سورج ڈوب گیا اب روزہ افطار کر لینا چاہیے اندہیرے کی راہ نہ دیکہے حدیث سلمان بن عامر مین فرمایا ہی جب افطار کرے کوئی تم مین تو افطار کرے تمر پر اگر تمر نپائے تو پانی پر کہ وہ طہور ہے رواہ ابی داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح انس کہتے ہین حضرت افطار کرتے تہے پہلے نماز پڑہنے سے چند رطب پر اگر رطبات نہوتے تو تمرات پر اگر تمرات نہوتے تو چند گہونٹ پانی پی لیتے رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل روزہ دار اپنی زبان و جوارح کو مخالفات و مشاتمت و نحو ہا سے محفوظ رکہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دن ہو روزے کا کسی ایک کا تم مین سے ہو تو وہ رفث و صخب نکرے اگر اوسکو کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہے مین روزہ دار ہون دو بار متفق علیہ

یہ حدیث گزر چکی ہے دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے جسنے ترک نکیا قول زور و عمل ساتہہ اوسکے تو حاجت نہین ہے اللہ کو اس بات کی کہ وہ اپنا کہانا پینا چہوڑدے رواہ البخاری

فصل بیان مین مسائل صوم کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جب بہولکر کوئی تم مین کہاپی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اوسکو اللہ نے کہلایا ہے متفق علیہ حدیث لقیط بن صبرہ مین صائم کو مبالغۂ استنشاق سے نہی فرمائی ہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح عائشہ کہتی ہین حضرت کو فجر پالیتی اور وہ اپنے اہل سے جنب ہوتے پہر نہادہوکر روزہ رکہتے متفق علیہ عائشہ وام سلمہ نے کہا حضرت صبح کرتے جنب بغیر حلم کے پہر روزہ رکہتے متفق علیہ ظاہر یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب نہالیتے اسلیے کہ نماز صبح فوت نہو واللہ اعلم

فصل بیان مین صوم محرم وشعبان واشہر حرم کے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان کے شہر خدا محرم ہے الحدیث رواہ مسلم وقد تقدم عائشہ کا لفظ یہ ہے نہ تہے حضرت کہ روزہ رکہتے کسی مہینے مین زیادہ تر شعبان سے کیونکہ وہ ساری شعبان روزہ رکہتے دوسری روایت یہ ہے روزہ رکہتے تہے شعبان مین مگر تہوڑے دن متفق علیہ معلوم ہوا کہ مراد کل سے اکثر ہے مجیبہ باہلیہ کا باپ یا چچا حضرت کے پاس آیا پہر چلا گیا پہر بعد ایکسال کے آیا اوسکا حال وہیئت متغیر ہوگیا تہا حضرت سے کہا آپ مجہے نہین پہچانتے فرمایا تو کون ہے کہا مین باہلی ہون سال گزشتہ مین حاضر ہوا تہا فرمایا تو ایسا متغیر کیون ہوگیا تو تو حسن الہیئۃ تہا کہا جب سے آپکو چہوڑا مینے سوا رات کے پہر کہانا نہین کہایا فرمایا تو نے کیون اپنی نفس کو عذاب دیا روزہ رکہہ ماہ صبر یعنی رمضان مین اور ایکدن ہر ماہ مین کہا زیادہ کیجیے مجکو قوت ہے فرمایا دو دن روزہ رکہہ کہا زیادہ بتائیے فرمایا تین دن کہا اور زیادہ فرمایا حرم مین روزہ رکہہ اور پہر چہوڑدے تین بار یہی فرمایا پہر اپنی تین اونگلیون سے حرم کو گنکر بتایا ضم کرتے پہر ارسال فرماتے رواہ ابی داود ۴

فصل بیان مین فضل صوم وغیرہ کے عشر اول ذی حجہ مین

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نہین ہین کوئی ایام کہ اونمین عمل صالح احب الی اللہ ہووے ان ایام

یعنی ایام عشر ذیحجہ سے کہا اے رسول خدا اور نہ جہاد راہ خدا مین فرمایا اور نہ جہاد راہ خدا مین مگر وہ مرد جو نکلا اپنی جان و مال سے پھر نہ پھرا کچھہ لیکر رواہ البخاری

فصل بیان مین صوم یوم عرفہ و عاشورا و تاسوعا کی

ابی قتادہ کہتے ہین حضرت سے حال صوم یوم عرفہ کا پوچھا فرمایا کفارہ ہے سال گزشتہ و سال باقی کا رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین روزہ رکہا حضرت نے عاشورا کو اور حکم دیا اوسکے صوم کا متفق علیہ ابو قتادہ نے کہا حضرت سے صوم عاشورا کا حال پوچھا فرمایا کفارہ ہے سال گزشتہ کا رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اگر مین باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھونگا نہم کا رواہ مسلم

فصل بیان مین شش صوم ایام شوال کے

ابو ایوب مرفوعا کہتے ہین جسنے روزہ رکہا رمضان کا پھر پیچھے اوسکے چھہ روزے شوال کے تو مثل صیام دہر کے ہوا رواہ مسلم

فصل روزہ دوشنبہ و پنجشنبہ کا مستحب ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت سے صوم یوم اثنین کو پوچھا فرمایا یہ وہ دن ہے جسمین مین پیدا ہوا ہون اور مبعوث ہوا ہون اور مجہپر وحی نازل ہوئی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے عرض کیے جاتے ہین اعمال دن پیر و جمعرات کے مین چاہتا ہون کہ میرا عمل عرض ہو اور مین روزہ دار ہون رواہ الترمذي و قال حديث حسن عائشہ نے کہا حضرت قصد کرتے صوم دوشنبہ و پنجشنبہ کا رواہ الترمذي و قال حديث حسن

فصل ہر ماہ مین تین صوم رکھنا مستحب ہے اور افضل یہ ہے کہ ایام بیض مین رکھے

تیرہوین چودہوین پندرہوین بارہوین تیرہوین چودہوین صحیح و مشہور اول ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل نے تین چیزون کی ایک تین روزے ہر ماہ مین دوسرے دو رکعت ضحی تیسرے وتر قبل نوم متفق علیہ ابو الدردا نے کہا وصیت کی مجکو میرے حبیب نے

تین چیزون کی نچھوڑونگا مین اونکو جب تک زندہ رہونگا صیام سہ یوم ہر ماہ مین اور دو رکعت ضحی اور نہ سوئون یہانتک کہ وتر کرون رواہ مسلم ابن عمر مرفوعا کہتے ہین صوم سہ یوم ہر ماہ مین صوم کل دہر ہی متفق علیہ معاذہ عدویہ نے عائشہ سے پوچھا کیا حضرت ہر ماہ مین تین روزے رکھتے تھے کہا ہان کہا ماہ مین کسوقت رکھتے کہا کچھ پروا نکرتے کہ کسوقت رکھین رواہ مسلم یعنی کبھی عشر اول مین اور کبھی اوسط مین اور کبھی آخر مین ابو ذر رفعاً کہتے ہین جب تو رکھے ماہ مین تین روزے تو روزہ رکھ تیرہوین چودہوین پندرہوین رواہ الترمذي وقال حديث حسن قتادہ بن ملحان کہتے ہین حضرت ہمکو حکم کرتے تھے صیام کا ایام بیض مین تیرہ چودہ پندرہ رواہ ابو داود ابن عباس نے کہا حضرت افطار نکرتے ایام بیض کو حضر و سفر مین رواہ النسائي باسناد حسن ۴

فصل بیان مین روزہ افطار کرانیکے و فضیلت اوس صائم کی

جسکے پاس کہانا کہائے اور دعا دینا آکل کا ماکول عندہ کو

زید بن خالد جہنی رفعاً کہتے ہین جسنے افطار کرایا کسی صائم کو اوسکو اجر ہوگا برابر اوسکے کم نہوگا اجر صائم سے کچھ رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حضرت نزدیک ام عمارہ انصاریہ کے گئے اونہون نے کہانا لاکر سامنے رکہا فرمایا تو بہی کہا کہا مین روزہ دار ہون فرمایا صائم پر ملائکہ درود بھیجتی ہین جبکہ نزدیک اوسکے کہایا جاتا ہے یہانتک کہ فارغ ہون یا پیٹ بہر کر کہا چکین رواہ الترمذي وقال حديث حسن انس نے کہا حضرت پاس سعد بن عبادہ کے آئے وہ روٹی اور تیل لائے حضرت نے کہایا پہر فرمایا افطر عندکم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة

رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۳۵ بیان مین اعتکاف کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے عشر اواخر رمضان مین یہانتک کہ وفات ہوئی متفق علیہ عائشہ نے کہا پہر اعتکاف کیا آپکی ازواج نے بعد آپکے متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے ہر رمضان مین دس دن جب وہ سال ہوئی جسمین وفات کی تو بیس دن اعتکاف کیا رواہ البخاري

باب ١٣٦ بیان مین حج کے

قال تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین

حدیث ابن عمر مین آیا ہی بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین منجملہ اونکے حج بیت کو فرمایا ہی متفق علیہ ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت نے خطبہ پڑہا فرمایا ای لوگو تمپر حج فرض کیا گیا ہی سو تم حج کرو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال حضرت خاموش رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار یہی بات کہی فرمایا اگر مین ہان کہدون تو واجب ہو جائیگا اور تم سے نہو سکیگا الحدیث رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت سے پوچہا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پہر کون عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ مبرور یعنی مقبول ہے یا وہ حج جسمین حاجی کوئی معصیت نکرے تیسرا لفظ انکا مسموعًا مرفوعًا یہ ہی جسنے حج کیا پہر رفث و فسق نکیا وہ پہرا مثل اوسدن کے جسدن اوسکی مان نے اوسکو جنا تہا متفق علیہ چوتہا لفظ انکا رفعا یہ ہی عمرہ عمرہ تک کفارہ ہی مابین ہر دو کا اور حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی مگر جنت متفق علیہ عائشہ نے کہا مینے کہا ای رسول خدا ہم دیکہتی ہین کہ جہاد افضل عمل ہے کیا ہم جہاد نکرین فرمایا تمہارا افضل جہاد حج مبرور ہی رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا یہ ہی نہین ہی کوئی دن کہ بہت سی بندے اوسدن اللہ آگ سی آزاد کرے دن عرفہ سے زیادہ تر رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہی عمرہ کرنا رمضان مین برابر حج کے ہی یا برابر میری ساتہہ حج کرنے کے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ ایک عورت نے کہا ای رسول خدا اللہ کا فرض جو بندون پر ہی حج مین اوسنے میرے بڑے بوڑہے باپ کو پالیا ہی وہ سواری پر نہین تہم سکتا کیا مین اوسکی طرف سی حج کرون فرمایا ہان متفق علیہ لقیط بن عامر نے آکر کہا میرا باپ شیخ کبیر ہی نہ حج کر سکتا ہی اور نہ عمرہ اور نہ چل سکتا ہی فرمایا حج کر تو طرف سی اپنی باپ کے اور عمرہ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح سائب بن یزید کہتے ہین مجکو حج کرایا گیا ہمراہ حضرت کے حجۃ الوداع مین اور مین سات برس کا بچہ تہا رواہ البخاری حدیث ابن عباس مین آیا ہی حضرت نے ایک قافلہ روحاء مین دیکہا پوچہا کون لوگ ہو کہا مسلمان اونہون نے کہا تم کون ہو کہا رسول اللہ ایک عورت نے اپنا بچہ اوٹہا کر کہا کیا اسکے لیے حج ہے کہا ہان اور تجکو اجر ہے رواہ مسلم انس کہتے ہین حج کیا حضرت نے ایک پالان پر وہی آپ کا زاملہ تہا رواہ البخاری یعنی اوسی پر سامان بہی لدا تہا ابن عباس کہتے ہین عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز اسواق تہے جاہلیت مین اونہون نے اسکو

گناہ سمجھا کہ موسم مین تجارت کرین اللہ نے یہ آیت اوتاری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا
من ربکم ای فی مواسم الحج رواہ البخاری

باب ۱۳۷ بیان مین جہاد کے

قال اللہ تعالی وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة واعلموا ان اللہ مع المتقین وقال تعالی
کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو
شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون وقال تعالی انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم
فی سبیل اللہ وقال تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة یقاتلون
فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراة والانجیل والقران ومن اوفی بعھدہ
من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم وقال تعالی لا یستوی القاعدون
من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین
باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجة وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین
اجرا عظیما درجات منہ ومغفرة ورحمة وکان اللہ غفورا رحیما وقال تعالی یا ایھا الذین
امنوا ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ
باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا
الانھار ومساکن طیبة فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب
وبشر المؤمنین والایات فی الکتاب کثیرة مشھورة واما الاحادیث فی فضل الجھاد فاکثر من
ان تحصی قالہ النووی حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا
اللہ ورسول پر کہا پھر کون عمل فرمایا لڑنا راہ خدا مین کہا پھر کونسا عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ ابن
مسعود کہتی ہین مینے کہا ای رسول خدا کون عمل محبوب تر ہی خدا کو فرمایا نماز پڑھنا وقت پر مینے کہا پھر فرمایا
نیکی کرنا مان باپ سی مینے کہا پھر کہا جہاد راہ خدا مین متفق علیہ ابوذر کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا
کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین متفق علیہ انس فرماتے ہین
صبح کرنا راہ خدا مین او رشام کرنا بہتر ہے دنیا و مافیہا سے متفق علیہ ابوسعید خدری نے کہا ایک
شخص نے آکر حضرت سی پوچھا کون آدمی افضل ہے فرمایا مومن جو جہاد کرتا ہی اپنی جان و مال سے راہ
خدا مین کہا پھر کون فرمایا مومن جو ایک شعب مین ہی شعاب سے یا بطن وادی مین ہی ان اودیہ سے

عبادت کرتا ہی اللہ کی اور چھوڑتا ہی لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ معلوم ہوا کہ اگر جہاد نہو
تو پہر عزلت افضل اعمال سے ہے سہل بن سعد رفعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدامین بہتر ہی دنیا و ما علیہا
سے جگہہ ایک تمہاری تازیانہ کی جنت سی بہتر ہی دنیا و ما علیہا سے ایک شام جو بندہ راہ خدامین چلتا ہے
یا ایک صبح بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے متفق علیہ سلمان فارسی مرفوعاً مسموعاً کہتے ہین رباط ایک دن
رات کی بہتر ہے صیام و قیام ایک ماہ سے اور اگر مر جائیگا تو جاری رہیگا اوسپر وہ عمل اوسکا جو کرتا تہا
اور جاری ہوگا اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہیگا فتان یعنی عذاب قبر سے رواہ مسلم فضالہ
بن عبید کا لفظ رفعاً یہ ہی ہر میت کا عمل ختم ہوجاتا ہی مگر مرابط کا راہ خدامین کہ اوسکا عمل قیامت تک
بڑہتا رہتا ہی اور امن مین ہوتا ہی فتنۂ قبر سے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن
عثمان رضی اللہ عنہ مسموعاً مرفوعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدامین بہتر ہے ہزار دن سی اور
منازل مین جو سوا اسکے ہین رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے
فرمایا ضامن ہے اللہ واسطے اوس شخص کے جو نکلا راہ خدامین نہین نکالتا ہی اوسکو مگر جہاد میری راہ
مین اور ایمان رکہنا ساتھہ میرے سو وہ مجہپر ضامن ہے یعنی مضمون کہ مین اوسکو داخل جنت کرون
یا طرف اوسکی منزل کے جہان سے وہ نکلا ہی پہیر دون اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوس شخص کی جسکے
ہاتہہ مین ہے جان محمد کی نہین ہے کوئی زخم جو لگے راہ خدامین لیکن آئیگا دن قیامت کو مثل ہیئت
اوسدن کے کہ زخمی ہوا تہا رنگ اوسکا رنگ خون کا ہوگا اور بو اوسکی بو مشک کی قسم ہی اوسکی
جسکے ہاتہہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر شاق نہوتا مسلمانون پر نہ بیٹہتا مین پیچہے کسی
لشکر کے جو غزا کرتا ہی راہ خدامین کبہی لیکن مین اتنی گنجائش نہین پاتا کہ اونکو سوار کراون اور نہ وہ
اتنی گنجائش پاتے ہین اور اونپر شاق ہے کہ وہ متخلف ہون مجہسے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے
جان محمد کی مین چاہتا ہون کہ غزا کرون ہمراہ اونکے راہ خدامین پہر مارا جاون پہر غزا کرون پہر
مقتول ہون پہر لڑون پہر مارا جاون رواہ مسلم وروی البخاري بعضه دوسرا لفظ ابوہریرہ
کا رفعاً یہ ہی نہین ہے کوئی زخمی جو زخمی ہوتا ہی راہ خدامین لیکن آئیگا دن قیامت کو اور زخم اوسکا
بہتا ہوگا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور بو مشک کی بو ہوگی متفق علیہ معاذ کا لفظ رفعاً یون ہے
جسنے قتال کیا راہ خدامین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جو کوئی زخمی
ہوا راہ خدامین یا پہونچی اوسکو کوئی نکبت راہ خدامین وہ آئیگی دن قیامت کو بہر پور رنگ زعفران
کا ہوگا خوشبو مشک کی ہوگی رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث صحيح ابوہریرہ نے کہا

ایک صحابی کا گزر ایک درہ کوہ پر ہوا وہان ایک چشمہ میٹھے پانی کا تہا اوسکو وہ جگہہ پسند آئی کہا مین
لوگون سے کنارہ کرکے اس جگہہ رہجاؤن لیکن مین یہ کام نکرونگا جب تک حضرت سے اذن نہ لیلون
یہ بات اونے حضرت سے کہی فرمایا ایسا کام نکر مقام ایک تمہارے کا راہ خدا مین افضل ہی اوسکی نماز
سے اوسکے گہر مین ستر برس کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمکو بخشدے اور بہشت مین داخل کرے تم
غزا کرو اللہ کی راہ مین جو کوئی مقاتلہ کرتا ہی راہ خدا مین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوجاتی ہے
اوسکے لیے جنت رواہ الترمذي وقال حديث حسن فواق کہتے ہین مابین الحلبتین کو دوسرا
لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت سے کہا گیا کون چیز برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے فرمایا تم سے نہو سکیگا پہر دوبارہ
سہ بارہ پوچہا آپ ہر بار یہی فرماتے تہے لا تستطیعونہ پہر فرمایا مثال مجاہد کی راہ خدا مین مثال
صائم قائم قانت بآیات اللہ کی ہی کہ نماز و روزہ سے نہین تہکتا یہانتک کہ مجاہد راہ خدا واپس آئے
متفق علیہ وهذا اللفظ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہی کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا مجہے ایسا کام
بتاؤ جو برابر جہاد کے ہو فرمایا مین نہین پاتا پہر فرمایا تجہسے ہوسکتا ہی کہ جب مجاہد باہر نکلے تو تو
اپنی مسجد مین داخل ہوکر قائم ہو نہ تہکے صائم ہو نہ تہکے اوسنے کہا بہلا یہ کس سے ہوسکتا ہی
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی بہتر معاش لوگون مین وہ شخص ہی جسنے پکڑی باگ اپنے
گہوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پہرتا ہی اوسکی پیٹھہ پر جب کوئی کہٹکا یا ڈر سنا اوسکی پشت پر اوڑ
گیا جستجو کرتا ہی قتل یا موت کی مظان موت مین یا وہ آدمی ہی جو اپنی بکریون یا کسی پہاڑ کی چوٹی
یا صحرا اسکے شکم مین ہی نماز پڑہتا زکوۃ دیتا اپنے رب کی عبادت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکو موت
آجاے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی جنت مین سو
درجے ہین اللہ نے اونکو واسطے مجاہدین راہ خدا کے طیار کر رکہا ہی مابین دو درجون کے
برابر مابین آسمان و زمین کے ہی رواہ البخاري حديث ابو سعید مین فرمایا ہی دوسری چیز
وہ ہی کہ بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بندے کو سو درجے ہین جنت مین درمیان ہر دو درجون
کے اتنا فاصلہ ہی جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے پوچہا وہ کیا چیز ہے کہا جہاد فی سبیل اللہ و بار
اسی طرح فرمایا رواہ مسلم ابو موسی روبرو دشمن کے تہے کہا حضرت نے فرمایا ہی بیشک دروازے
جنت کے نیچے سایۂ تلوارون کے ہین ایک مرد رثاثة الهیئة نے کہا ای ابو موسی تو نے یہ بات حضرت سے
سنی ہے کہا ہان وہ پاس اپنے یارون کے آیا اور کہا میرا سلام لو پہر میان اپنی تلوار کا توڑ ڈالا
اور تلوار لیکر طرف دشمن کے چلا سیف رانی کی یہانتک کہ مار گیا رواہ مسلم ...

گر نثار قدم یار گرامی نکنم | گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

عبدالرحمن بن جبیر کا لفظ مرفوع یہہ ہی گرد آلودہ نہوئی پاؤن کسی بندے کی پہر اوسکو آگ چہوے
رواہ البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے نہ گھسیگا آگ مین وہ مرد جو رویا ڈر سے اللہ کے
یہانتک کہ پہرے دودہ تھن مین آور مجتمع نہین ہوتا کسی بندے پر غبار راہ خدا کا اور دخان جہنم
کا رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح ابن عباس مرفوعا سموعا کہتے ہین دو آنکھین ہین جنکو
آگ نچہوئیگی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئے دوسری وہ آنکھ جو حراست کرتی رہے راہ
خدا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن زید بن خالد مرفوعا کہتے ہین جسنے سامان درست
کردیا کسی غازی کا راہ خدا مین اوسنے غزا کی اور جو کوئی خلیفہ ہوا کسی غازی کا اوسکے اہل مین اوسنے
غزا کی متفق علیہ ابو امامہ نے رفعا کہا ہی افضل صدقات سایہ ہی خیمہ کا راہ خدا مین اور عطا کرنا
ہی خادم کا راہ خدا مین اور جفتی نر کی راہ خدا مین رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
انس کہتے ہین ایک جوان قبیلہ اسلم نے کہا ای رسول خدا مین غزا کرنا چاہتا ہون میرے پاس
سامان نہین ہی فرمایا فلان شخص کے پاس جا اوسنے سامان کیا تہا وہ بیمار ہو گیا ہی یہ اوسکے پاس گیا
اور کہا حضرت نے تجکو سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ تو مجکو دے وہ سامان جو تو نے کیا ہی اوسنے کہا
ای فلانہ وہ سب جہاز اسکو دیدے کوئی چیز اوسمین سے نہ روکنا واللہ تو کوئی شی اوسمین روک رکھیگی
پہر تجکو اوسمین کچہہ برکت ہو رواہ مسلم ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو پاس بنی لحیان
کے بہیجا فرمایا دو دو مردون مین سے ایک ایک مرد اوٹھہ کھڑا ہوا اجر دونون کو ملیگا رواہ مسلم
دوسرا لفظ یہ ہی کہ نکلے ہر دو مردمین سے ایک مرد پہر قاعد سے کہا جو کوئی تم مین خلیفہ ہوگا خارج کا
اوسکے اہل و مال مین ساتھہ بھلائی کے اوسکو برابر نصف اجر خارج کے ملیگا حدیث برا مین آیا ہی ایک
آدمی ہتہیار باندہے ہوئے آیا کہا ای رسول خدا مین مقاتلہ کرون یا اسلام لاؤن فرمایا اسلام لا
پہر مقاتلہ کر وہ مسلمان ہو گیا پہر قتال کیا مارا گیا کہا ای رسول خدا اسنے تھوڑا عمل کیا اور اجر بہت پایا
متفق علیہ وهذا لفظ البخاري انس رفعا کہتے ہین نہین داخل ہوگا کوئی جنت مین پہر وہ رجوع
الی الدنیا کو دوست رکہے اور اوسکے لیے ہو وہ سب جو کہ زمین پر ہے مگر شہید کہ وہ تمنا کریگا رجوع
الی الدنیا کی کہ دس بار مارا جاؤن بسبب اوس کرامت کے جو وہ دیکھیگا دوسری روایت یون ہے
کہ بسبب اوس فضل شہادت کے جو دیکھے گا متفق علیہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی بخشی جاتی ہے
واسطے شہید کے ہر شے مگر قرض رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی کہ قتل فی سبیل اللہ کفر ہر شی کا

کاہی مگر قرض ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے درمیان اونکے کہڑے ہوکر کہا کہ جہاد کرنا راہ خدا مین
اور ایمان لانا ساتھ اللہ کے افضل اعمال سے ہی ایک شخص نے کہا بہلا اگر مین مارا جاؤن راہ خدا مین
تو کیا یہ کفارہ ہوگا میری خطاؤن کا فرمایا ہان اگر تو مقتول ہوگا راہ خدا مین اور تو صابر محتسب مقبل
غیر مدبر ہی پہر فرمایا تو نے کیا کہا تہا اوسنے کہا بہلا اگر مارا جاؤن راہ خدا مین تو کیا کفارہ میری خطاؤن
کا ہوگا فرمایا ہان اور تو صابر محتسب مقبل غیر مدبر ہی مگر قرض کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھسے یہ بات
کہی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عباد کا مواخذہ شہید سے بھی رہتا ہی بقیہ حقوق متعلقین
انہین دیون پر جابر کہتے ہین ایک آدمی نے کہا مین کہان ہونگا اگر مارا گیا فرمایا جنت مین اوسکے
ہاتہ مین چند تمر تھے اونکو پھینک کر یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہی حضرت اور
آپکے اصحاب چلے یہانتک کہ مشرکین پر طرف بدر کے سابق ہوگئے پہر مشرکین آئے حضرت نے
فرمایا پیشقدمی نکرے کوئی تم مین طرف کسی شے کے یہانتک کہ مین نزدیک اوسکے ہون مشرکین
قریب آگئے حضرت نے فرمایا قوموا الی جنة عرضها السموات والارض عمیر بن حمام انصاری
نے کہا ای رسول خدا کیا طرف ایسی جنت کے جسکا عرض آسمان و زمین ہی فرمایا ہان عمیر نے کہا
بخ بخ حضرت نے پوچہا تو نے یہ لفظ بخ بخ کیون کہا کہا لا واللہ یا رسول اللہ اس امید سے کہا ہے
کہ مین اہل جنت مین ہوجاؤن فرمایا تو اہل جنت مین سے ہی اوسنے اپنی ترکش سے چند تمرات
نکالکر کہانا شروع کئے پہر کہا کہ اگر مین اتنا جیا کہ یہ کھجور کہاؤن تو یہ حیات دراز ہے جو تمرات اوسکے
پاس تھے پھینک کر لڑنا شروع کیا یہانتک کہ مارا گیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انس کا یہ ہی کہ کچھ لوگ
پاس حضرت کے آئے کہا ہمارے ہمراہ کچھ لوگ بھیجو جو قرآن و سنت سکہائین حضرت نے ستر مرد انصار
بھیجے اونکو قرا کہتے تھے اونمین ایک میرے ماموں حرام نامی تھے یہ لوگ قرآن پڑھتے رات کو
درس قرآن دیتے سیکھتے دنکو پانی بہر لاتے مسجد مین رکھتے لکڑی جمع کرکے بیچکر واسطے اہل صفہ
و فقراء کے کہانا خریدتے حضرت نے انکو بھیجا تہا اونہون نے انکو قبل پہونچنے مکان کے قتل کر ڈالا اونہون نے کہا
اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا عنك و رضيت عنا ایک آدمی نے پیچھے سے آکر
حرام خال انس کو نیزے سے زخمی کیا وہ انکے پار ہوگیا حرام نے کہا فزت و رب الكعبة حضرت
نے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا اللهم بلغ الخ متفق علیه و هذا لفظ
مسلم تیسرا لفظ انس کا یہ ہی غائب رہے چچا میرے انس بن نضر قتال بدر سے کہا ای رسول خدا مین
غائب رہا پہلی لڑائی سے جو آپ مشرکون سے لڑے اب اگر اللہ مجکو کسی قتال مشرکین مین حاضر کریگا

تو مین اللہ کو دکھاؤنگا کہ کیا کرتا ہون جب دن احد کا ہوا مسلمان ہٹ گئے انہون نے کہا ای اللہ
مین عذر کرتا ہون طرف تیرے کام سے ان لوگون کے یعنی اپنے اصحاب کے اور بری ہوتا ہون
طرف تیرے اوس کام سے جو انہون نے کیا ہی یعنی مشرکین نے پھر آگے بڑھے سعد بن معاذ
سامنے آئے کہا ای سعد الجنۃ ورب النضر انی اجد ریحہا من دون احد یعنی ہو جنت کی
قسم ہی اللہ کی کہ مین خوشبو جنت کی ادھر احد کے پاتا ہون سعد کہتے ہین ای رسول خدا جو اونسے ہوا
وہ مجھسے نہو سکا انس کہتے ہین ہمنے کچھہ اوپر ستر ضرب سیف یا طعن رمح یا رمیہ سہم پائے اونکو مقتول
پایا مشرکون نے مثلہ کر ڈالا تھا کسی نے اونکو نہ پہچانا مگر اونکی بہن نے اونگلیون کی پورون سے
انس کہتے ہین ہم یقین یا گمان کرتے تھے کہ یہ آیت اونہین کے حق مین اور اونکے اشباہ کے حق مین
اوتری ہی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الی آخرہا متفق علیہ حدیث
سمرہ بن جندب مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مینے آجکی رات دو مرد دن کو دیکھا وہ اگر مجکو ایک
درخت پر چڑھا لیگئے پھر ایک گھر مین داخل کیا مینے کبھی بہتر وعمدہ تر اوس گھر سے نہین دیکھا مجھسے کہا
کہ یہ گھر دار الشہداء ہی رواہ البخاری بطولہ انس کہتے ہین ام ربیع بنت براء نے آکر حضرت سے کہا
آپ کچھہ حال حارثہ کا نہین فرماتے وہ دن بدر کے مارے گئے تھے اگر وہ جنت مین ہو تو مین صبر
کرون اور اگر کچھہ اور ہو تو خوب اوسپر رولون فرمایا ای ام حارثہ وہ کئی جنتین ہین جنت مین اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی مین پہونچا رواہ البخاری جابر بن عبد اللہ کہتے ہین میرے باپ کو سامنے حضرت
کے لائے اونکو مثلہ کر ڈالا تھا جب سامنے حضرت کے رکھے گئے مین مونہہ کھولنے چلا میری قوم
نے مجکو منع کیا حضرت نے فرمایا فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین متفق علیہ حدیث
سہل بن حنیف مین فرمایا ہی جو کوئی سوال کرتا ہی اللہ سے شہادت کا صدق دل سے پہونچاتا ہے
اوسکو اللہ منازل شہدا کو اگرچہ وہ اپنے فراش ہی پر مرجاے رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہے
جسنے طلب کیا شہادت کو صادق ہوکر وہ دیا جائیگا شہادت اگرچہ اوسکو نہ پہونچے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا نیت ہی پر ہی نیت خیر سے جبکہ صدق دل سے ہو عمل پر اجر مترتب ہوتا ہے
گو وہ عمل وقوع مین نہین آیا ہی وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین پاتا ہی شہید مس
قتل مگر اوتنا کہ پاتا ہی ایک تمہارا کاٹنا چونٹی کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ
بن اوفی نے کہا حضرت نے بعض ایام مین جبکہ لقاء عدو کا اتفاق ہوا انتظار کیا یہانتک کہ زوال
آفتاب ہوگیا پھر لوگون مین کھڑے ہوکر فرمایا ای لوگو تمنا کرو لقاء عدو کی اور مانگو اللہ سے عافیت

اور جب ملو تم اونسے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت نیچے سایۂ سیوف کے ہی پہر کہا اللهم منزل الکتاب
ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم متفق علیه سهل بن سعد رفعاً کہتے ہین
دو دعائین ہین جو مردود نہین ہوتین یا کمتر رد ہوتی ہین دعا وقت ندا کے اور دعا وقت بأس کے
جبکہ ملحمہ بعض کا بعض سے ہو رواه ابو داود باسناد صحیح انس کہتے ہین حضرت جب غزا کرتے کہتے
اللهم انت عضدي ونصيري بك احول وبك اصول وبك اقاتل رواه ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن ابو موسی کہتے ہین حضرت جب کسی قوم سے خوف کرتے کہتے اللهم انا نجعلك في
نحورهم ونعوذ بك من شرورهم رواه ابو داود باسناد صحیح یہ دعا دفع خوف اعدا کے لیے مجرب ہے
مینے بہی اسکا تجربہ کیا ہی ٹہیک پایا ولله الحمد ابن عمر کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا خیر وابستہ ہی پیشانی سے
گھوڑون کی قیامت تک متفق علیه عروہ بارقی نے اتنا لفظ اور زیادہ کیا ہی اجر و غنیمت متفق علیه
ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جسنے باندہا گھوڑا راہ خدا مین ایمان و احتساب سے اللہ کے وعدے کو
سچا سمجھکر اوسکا کہانا پینا لید پیشاب سب میزان مین ہوگی دن قیامت کو رواه البخاري ابو مسعود کہتے ہین
ایک آدمی ایک ناقہ نکیل کیا ہوا پاس حضرت کے لایا اور کہا یہ اللہ کی راہ مین ہی فرمایا تجکو اسکے عوض
دن قیامت کو سات سو ناقہ مخطومہ ملینگے رواه مسلم عقبہ بن عامر مرفوعاً سمعاً کہتے ہین حضرت نے
منبر پہ فرمایا واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل خبردار ہو جاؤ قوت سے مراد
تیراندازی ہی تین بار یہی کہا رواه مسلم اوسوقت بندوق توپ تہی یہی تیر و تلوار تہا اسلئے اہل علم
نے کہا ہی کہ سارے آلات حرب و ضرب داخل ہین قوت مین اور تیر بدخول اولی اوسمین داخل ہی دوسرا
لفظ انکا یہ ہی قریب ہی کہ فتح ہونگی تمپر زمینین اور کفایت کریگا تمکو اللہ پس عاجز نہو ایک تمہارا الہو کرنے
سے ساتہہ تیرون کے رواه مسلم یعنی تیراندازی ترک نکرو تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی جسنے سیکھا تیر
لگانا پہر چہوڑ دیا اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا اوسنے نافرمانی کی رواه مسلم چوتہا لفظ انکا
یہ ہی حضرت نے فرمایا اللہ داخل کرتا ہی ایک تیر سے تین نفر کو جنت مین بنانے والے کو جو امید
خیر کی رکھتا ہی اوسکے بنانے مین اور تیر چلانے والے کو اور تیر اوٹھا کر دینے والے کو تم تیر لگایا
کرو اور سوار ہوا کرو اور اگر تم تیر چلاؤ تو یہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ سوار ہوا اور جسنے
ترک کیا رمی کو بعد سیکھنے کے بی رغبت ہو کر اوس سے تو یہ ایک نعمت تہی جسکو اوسنے چہوڑ دیا
یا اوسکا کفران کیا رواه ابو داود سلمہ بن الاکوع کہتے ہین گذرے حضرت چند نفر پہ جو تیراندازی کر رہے
تہے فرمایا تیر لگایا کرو اے بنی اسمعیل تمہارے باپ تیرانداز تہے رواه البخاري عمرو بن عبسہ کا لفظ

مسموع یہ ہی جسنے تیر لگایا راہ خدامین وہ اوسکے لیے برابر ایک جان آزاد کرنے کی ہے
رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح خریم بن فاتک فرماتے ہین جسنے نفقہ کیا
راہ خدامین لکھا جاتا ہی اوسکے لیے سات سوگنا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابوسعید کا
لفظ مرفوع یون ہی نہین روزہ رکھتا ہی کوئی بندہ ایکدن راہ خدامین لیکن دور کرتا ہی اللہ بسبب
اوسکے مونہہ اوسکا آگ سے ستر برس متفق علیہ مراد اجتماع صوم وغزا ہی ابوامامہ نے کہا ہی
حضرت نے فرمایا جسنے روزہ رکھا راہ خدامین کر دیتا ہی اللہ درمیان اوسکے اور درمیان نار کے
ایک خندق جتنا فاصلہ ہے درمیان آسمان وزمین کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو شخص مرگیا اور اوسنے غزا نہ کی اور نہ اپنے جی سے غزا کو کہا وہ ایک شعبہ
نفاق پر مرا رواہ مسلم جابر نے کہا ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک غزاۃ مین فرمایا مدینے مین کچھ لوگ
ہین کہ نہین چلے تم کوئی رستہ اور قطع نہین کیا تمنے کوئی جنگل مگر وہ تمھارے ساتھہ تھے روکا اونکو
مرض نے دوسری روایت یون ہی روکا اونکو عذر نے تیسری روایت یہ ہی مگر شریک ہی وہ تمھارے
اجر مین رواہ البخاري من رواية انس ورواہ مسلم من جابر واللفظ لہ معلوم ہوا کہ مجرد نیت
صحیحہ صادقہ پر بھی اجر برابر عمل کے ملتا ہی وللہ الحمد ابوموسی کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا ای رسول خدا
کوئی مرد لڑتا ہی واسطے غنیمت کے اور کوئی مرد لڑتا ہی واسطے ناموری کے اور کوئی لڑتا ہی واسطے
بہادری دکھانیکے دوسری روایت مین ہی واسطے شجاعت کے کوئی واسطے حمیت یعنی طرفداری
قوم کے دوسری روایت مین ہی اور کوئی غصہ سے انمین کون شخص مقاتل فی سبیل اللہ ہے فرمایا
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله متفق علیہ جو کہ تحقق اس بات کا نہایت
مشکل ہے اسی لیے اہل علم نے اکثر مقاتلات سلاطین کو خارج دائرۂ جہاد فی سبیل اللہ سے رکھا ہے
کیونکہ ملک گیری اور چیز ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور چیز ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے
نہین ہی کوئی لشکر جو غزا کرتا ہی پھر غنیمت لیتا ہی اور سلامت رہتا ہے لیکن اوسنے دو ثلث اجر اپنا
جلد لیلیا اور جو لشکر لڑا اور غنیمت نپائی اور مارا گیا اوسکا اجر تمام ہوا رواہ مسلم سو جبکہ حصول
غنیمت پر باوجود صلاح نیت کے نقصان اجر ہوتا ہی تو جو لوگ بلا نیت کسی اور غرض سے لڑتے
بھڑتے ہین ملک گیری ہو یا ناموری تو وہ بالاولی اجر سے محروم رہتے ہین بلکہ ایسا لڑنا واسطے
اونکے موجب وبال آخرت کا ہوتا ہی ابوامامہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا مجھے
اجازت دو سیاحت کی فرمایا سیاحت میری امت کی جہاد ہے راہ خدامین رواہ ابوداود

باسناد جید ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے قفلة کغزوة یعنی پھر آنا جہاد سے برابر لڑنے کے ہے رواہ ابوداود باسناد جید نووی نے کہا القفلة الرجوع والمراد الرجوع من الغزو ومعناه انه یثاب فی رجوعه بعد فراغه من الغزو سائب بن یزید کہتے ہین جب حضرت غزوہ تبوک سے آئے لوگون نے استقبال کیا مین بھی آپ کی تلقی مع صبیان کے ثنیة الوداع پر کی رواہ ابوداود باسناد صحیح بهذا اللفظ ورواه البخاري بلفظ ذهبنا نتلقى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مع الصبيان الى ثنية الوداع معلوم ہوا کہ استقبال مین جانا لڑکون کو درست ہے ابوامامہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے غزا نہ کی یا تجہیز نہ کی کسی غازی کی یا خلیفہ نہوا کسی غازی کا اوسکے گھر والون مین ساتھ بھلائی کے تو مبتلا کریگا اوسکو اللہ کسی آفت مین قبل دن قیامت کے رواہ ابوداود باسناد صحیح انس نے رفعاً کہا ہے جہاد کرو مشرکین سے ساتھ اپنے مال وجان وزبان کے رواہ ابوداود باسناد صحیح نعمان بن مقرن کہتے ہین مین حاضر ہوا ہمراہ حضرت کے جب اول روز مین نہ لڑتے تو دیر لگاتے لڑنے مین یہانتک کہ سورج ڈھل جاوے اور ہوائین چلین اور نصر نازل ہو رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے تمنا نکرو لقاء عدو کی اور جب ملو تو صبر کرو متفق علیہ دوسرا لفظ انکا اور جابر کا رفعاً یہ ہے لڑائی دھوکا ہے متفق علیہ

فصل بیان مین جماعت شہدا کے ثواب آخرت مین اور یہ کہ وہ نہلائے جائین اور نہ نماز پڑھی جاوے بخلاف قتیل کے حرب کفار مین

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے شہدا پانچ ہین مطعون مبطون غریق صاحب ہدم اور شہید فی سبیل اللہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے تم کنکو شہید گنتے ہو کہا اے رسول خدا جو مارا جاوے راہ خدا مین وہ شہید ہے فرمایا تو شہدا میری امت کے تھوڑے ہونگے کہا پھر کون ہین فرمایا جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے جو مرا مرض شکم مین وہ شہید ہے جو ڈوبا پانی مین وہ شہید ہے رواہ مسلم ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے مال کے وہ شہید ہے متفق علیہ سعید بن زید نے مسموعاً مرفوعاً کہا ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے خون کے وہ شہید ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے دین کے وہ شہید ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے اہل کے وہ شہید ہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح ابوہریرہ

کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا اے رسول خدا بھلا اگر ایک مرد آئے اور میرا مال لینا چاہے فرمایا تو اپنا مال اوسکو نہ دے کہا بھلا اگر وہ مجھسے لڑے فرمایا تو اوس سے لڑ کہا اگر وہ مجھے مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا بھلا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ نار مین ہے رواہ مسلم انتہی کلام النووی تعداد شہداء غیر فی سبیل اللہ کی اس سے بھی زیادہ ہے قسطلانی شرح بخاری وغیرہ کتب مین ضبط کی گئی ہے کتاب مثیر الغرام الی دار السلام تالیف نحاس دمشقی رح اس باب مین جامع جملہ آیات واحادیث واحکام مطابق مذہب حنفی وغیرہ کے ہے اس جگہہ بغرض عدم نقصان اصل کتاب نووی کے جسکا یہ ترجمہ ہے اس باب کو بھی بدستور رکھا گیا

باب ۱۳۸ بیان مین فضل عتق کے

قال تعالی فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة فك رقبة ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے آزاد کیا کوئی رقبہ مسلمہ آزاد کریگا اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو اوسکا آگ سے یہانتک کہ فرج اوسکی عوض فرج کے متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین مینے کہا کون رقبہ افضل ہے فرمایا جو نفیس تر ہو نزدیک اہل رقبہ کے اور زیادہ قیمت کا ہو متفق علیہ

باب ۱۳۹ بیان مین فضل احسان الی المملوک کے

قال تعالی وما ملکت ایمانکم معرور بن سوید کہتے ہین مینے ابو ذر پر ایک حلہ دیکھا اور اونکے غلام پر بھی ویسا ہی حلہ دیکھا پوچھا اسکا کیا سبب ہے کہا کہ مینے ایک شخص کو عہد حضرت مین گالی دی تھی اور اوسکی مان کو عار لگائے تھے حضرت نے کہا اے ابا ذر تو نے اسکی مان کو عار لگائے تو ایک ایسا آدمی ہے کہ تجھمین جاہلیت ہے یہ تمہارے بھائی ہین اور تمہارے خدمتگار ہین اللہ نے انکو تمہارے ہاتھون کے نیچے کیا ہے سو جس کسی کا بھائی اوسکے ہاتھ کے نیچے ہو تو اوسکو وہ کھلائے جو آپ کھاتا ہو اور وہ پہنائے جو آپ پہنتا ہے تم تکلیف نہ دو اونکو اوس چیز کی جو غالب ہو اونپر اور اگر تکلیف دو تو مدد کرو اونکی اوس تکلیف پر متفق علیہ ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین جب تمہارا خادم کھانا لیکر آئے اگر اوسکو اپنے ہمراہ نہ بٹھائے تو اوسکو ایک دو لقمے دیدے کیونکہ اوسنے اوسکی گرمی اور دھوان اوٹھایا ہے رواہ البخاری

باب فضل مین اوس مملوک کی جو اللہ و مولی کا حق ادا کرتا ہے

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بندے نے جب خیر خواہی کی اپنے سید کی اور اچھی طرح کی عبادت اللہ کی تو اوسکو دوہرا اجر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا عبد مملوک مصلح کے لیے دو اجر ہین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان ابو ہریرہ کی اگر جہاد راہ خدا مین اور حج اور بر والدہ میری کا نہوتا تو مین دوست رکھتا اس بات کو کہ مین مرون اور مملوک ہون متفق علیہ حدیث ابو موسی اشعری مین فرمایا ہے جو مملوک عبادت کرتا ہے اپنے رب کی اچھی طرح اور ادا کرتا ہے حق و نصیحت و طاعت سید اوسکو دو اجر ہین رواہ البخاری دوسرا لفظ اسکا رفعاً یہ ہے تین شخص ہین جنکو دوہرا اجر ہے ایک مرد اہل کتاب سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور عبد مملوک جسنے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا ادا کیا اور وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی اسنے اوسکو اچھا ادب سکھایا اور اچھی تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کرکے بیاہ دیا اوسکو دو اجر ہین متفق علیہ

باب افضل عبادت مین زمانہ ہرج

مراد ہرج سے اختلاط و فتن و نحو ہا ہے معقل بن یسار نے مرفوعاً کہا ہے عبادت ہرج مین مثل ہجرت کے ہے طرف میرے رواہ مسلم حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جب دنیا فتنہ و فساد سے بھر جائے تو اوسوقت مسلمان کنارہ کش ہوکر عبادت کرے اس عبادت و ترک شر و فتنہ مین ویسا اجر ہے جیسا کہ ہجرت کرنے پر دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے ملتا ہے

باب افضل ہین سماحت کرنیکے بیع و شراء و اخذ و عطا و حسن قضا و تقاضی مین اور ارجاح مکیال و میزان مین اور نہی مین تطفیف سے اور فضل مین انظار موسر و معسر و وضع دین کے

قال تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم و قال تعالی و یا قوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم و قال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک شخص پاس حضرت کے آیا تقاضہ کرتا تھا اوسنے سخت سست کہا اصحاب نے قصد کیا کہ اوسکو ڈپٹین حضرت نے فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق

متقاضا یعنے اسکو چھوڑ دو حق والا بات کیا کرتا ہی پھر فرمایا اسکو اونٹ مثل اوسکے اونٹ کے دیدو کہا اے رسول خدا ہم اوسکا سا اونٹ نہین پاتے ہین بلکہ اوس سے بہتر اونٹ ہین فرمایا دیدو بہتر تم مین وہ ہے جو حسن القضا ہو متفق علیہ جابر رفعاً کہتے ہین رحم کرے اللہ مرد سمح کو جب بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضا کرے رواہ البخاری ابو قتادہ نے مسموعا کہا کہ جسکو یہ بات خوش آئے کہ نجات دے اوسکو اللہ کرب یوم القیامۃ سے وہ تنفیس کرے معسر سے اور وضع کرے اوس سے یعنی جو اوسکے ذمہ پر ہی اوسکو چھوڑ دے نہ لے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ایک آدمی تھا لوگون کو قرض دیتا اپنے گماشتے سے کہتا جب تو پاس تنگدست کے جاے درگزر کرنا شاید اللہ مجھسے درگزر کرے جب اوسکی ملاقات اللہ سے ہوئی اللہ نے اوس سے تجاوز کیا ابو مسعود بدری کا لفظ یہ ہی حساب لیا گیا ایک شخص کا اونمین سے جو لوگ تسے پہلے تسے کوئی خیر اوسکے لیے نہ ملی مگر وہ لوگون سے خلط ملط رکھتا تھا اور آسودہ تھا اپنے غلامون سے کہتا کہ تنگدست سے تجاوز کرو اللہ تعالی نے کہا مین احق ہون ساتھ اوسکے تم تجاوز کرو اوس سے رواہ مسلم

العفو یرجی من بنی آدم   فکیف لا یرجی من الرب

حذیفہ کہتے ہین ایک بندہ لایا گیا جسکو اللہ نے مال دیا تھا اوس سے کہا تو نے دنیا مین کیا کام کیا اور اللہ سے کوئی بات نہین چھپا سکتے ہین اوسنے کہا اے رب تو نے مجکو مال دیا تھا مین لوگون سے لین دین کرتا تھا میری عادت درگزر کرنے کی تھی سو مین آسانی کرتا آسودہ پر اور مہلت دیتا تھا تنگدست کو اللہ تعالی نے فرمایا انا احق بذا منک تجاوز کرو میرے بندے سے عقبہ بن عامر و ابو مسعود انصاری نے کہا ہکذا سمعناہ من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے مہلت دی تنگدست کو یا چھوڑ دیا اوسکو تو سایہ دیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے نیچے سایہ عرش کے جسدن نہوگا سایہ مگر سایہ اوسکا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح جابر کہتے ہین حضرت نے مجھسے ایک اونٹ خریدا پھر مجکو تولکر دی اور زیادہ دی متفق علیہ سوید بن قیس کہتے ہین مین اور مخرمہ عبدی ہجر سے کچھ کپڑا لائے حضرت نے آکر ہمسے سراویل کا سول کیا میرے پاس ایک وزن کش تھا جو اجرت پر تولتا تھا حضرت نے کہا تول اور جھکتی تول رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

باب۱۴۳ بیان مین علم کے

قال تعالی وقل رب زدنی علما وقال تعالی هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وقال تعالی یرفع اللہ الذین آمنوا
منکم والذین اوتوا العلم درجات ابن عباس نے کہا للعلماء درجات فوق المؤمنین بسبعمائة
درجة ما بین الدرجتین مسیرة خمسمائة عام وقال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء
وقال تعالی شهد اللہ انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم قائما بالقسط اس آیت مین پہلے
اللہ پاک نے اپنا ذکر کیا پھر بار دوم ملائکہ کا پھر بار سوم اہل علم کا غزالی کہتے ہین وناهیک بهذا
شرفا وفضلا وجلاء ونبلا وقال تعالی قل کفی باللہ شهیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب
وقال تعالی الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک به اسمین تنبیہ ہی اس بات پر کہ اوسنے اپنا
اقتدار ساتھہ قوت علم کے بیان کیا وقال عز وجل وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر
لمن آمن وعمل صالحا اسمین بیان کیا ہی کہ عظم قدر کا آخرت مین علم سے معلوم ہوتا ہی وقال تعالی
وتلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون وقال تعالی ولو ردوہ الی الرسول
والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم اپنے حکم کو وقائع مین طرف استنباط علما کے
رد کیا ہی اور اونکے رتبے کو رتبہ انبیا سے کشف حکم خدا مین ملحق فرمایا ہی وقال تعالی یا بنی آدم
قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا مراد لباس سے علم ہی اور مراد ریش سی یقین
وقال عز وجل ولقد جئناهم بکتاب فصلناه علی علم وقال تعالی فلنقصن علیهم بعلم وقال
تعالی بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وقال تعالی خلق الانسان علمه البیان
اس تعلیم بیان کو اللہ نے معرض امتنان مین فرمایا ہی معاویہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہی جس شخص کے ساتھہ اللہ ارادہ خیر کا کرتا ہی اوسکو دین مین سمجھہ دیتا ہی متفق علیہ
ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہی حسد نہین ہی مگر دو شخصون مین ایک وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے
پھر اوسکو مسلط کیا اوسکے ہلاک کرنے پر حق مین دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے حکمت دی ہے
وہ حکم کرتا ہی اور سکھاتا ہی اوس حکمت کو متفق علیہ مراد حسد سے اس جگہہ غبطہ یعنی رشک ہی
کہ مثل اوسکے اپنے لیے بھی تمنا کرے مراد حکمت سے اس جگہہ علم سنت وکتاب ہی پھر اگر کسی شخص مین
یہ دونون وصف مجتمع ہون کہ وہ عالم بھی ہو اور مالدار بھی اور اپنے مال وکمال مین تابع مرضی
ذو الجلال والجمال بھی ہو تو پھر وہ احق تر ہے ساتھہ مزید رشک کے ابو موسی رفعا کہتے ہین

مثال اوس علم و ہدی کی جو اللہ نے مجکو دیکر بھیجا ہے مثال باران کی ہے کہ ایک زمین پر برسا ایک ٹکڑا اوس زمین کا پاکیزہ تھا اوسنے پانی قبول کرکے گھاس اور بہت سا سبزہ اوگایا ایک ٹکڑا سخت تھا اوسنے پانی روک رکھا اللہ نے اوس سے لوگون کو نفع دیا پیا پلایا کھیتی کی ایک اور ٹکڑا تھا اوسکو بھی وہ پانی پہونچا وہ بالکل قاع تھا نہ اوسنے پانی روکا نہ گھاس اوگائی یہ مثال ہے اوس شخص کی جو فقیہ ہوا دین مین اور نفع دیا اوسکو اللہ نے اوس چیز سے جو مجکو دیکر بھیجا تھا اوسنے علم سیکھا اور سکھایا اور مثال ہے اوس شخص کی جسنے سر سے ہی سے اسطرف سر نہ اوٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہون قبول نکیا متفق علیہ اس حدیث مین زمین کی تین قسمین کین بنسبت قبول باران کے دو قسم کو اچھا ٹھیرایا ایک وہ جو منتفع ہی دوسرے وہ جو نافع ہے پہلی مثال عالم باعمل کی ہے اور دوسری مثال عالم معلم کی تیسری قسم کو ناکارہ بتایا وہ مثال ہے جاہل بے علم کی سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے علی بن ابیطالب سے فرمایا واللہ لان یھدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من حمر النعم متفق علیہ ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہی پہونچاؤ مجسے اگرچہ ایک ہی آیت ہو یعنی حدیث الحدیث رواہ البخاري اس جگہ اطلاق لفظ آیت کا حدیث پر کیا ہی اسلیے کہ آیت وحدیث دونون کا حکم عمل کرنےمین برابر ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحي یوحی اسی طرح آیت قرآن پر اطلاق لفظ حدیث کا آیا ہی قال تعالی ومن اصدق من اللہ حدیثا وقال تعالی فبای حدیث بعدہ یؤمنون یہ دلیل ہے اتحاد کتاب و سنت پر دربارہ وجوب عمل کے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص چلا ایک راہ مین جستجو کرتا ہی اوسمین علم کی تو آسان کر دیتا ہی اللہ بسبب اوسکے راہ طرف جنت کے رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہی جواز سفر پر واسطے طلب علم کے اور اسمین فضیلت ہی طالب العلم کی وقت طلب علم کا مہد سے تا لحد ہوتا ہی کچھ مخصوص بزمانہ طفولیت وعہد شباب نہین ہے جو کوئی طلب علم مین تا آخر عمر رہیگا اور اسی طلب مین مرجائیگا انشاء اللہ تعالی بسبب صدق نیت وخلوص طویت کے وہ داخل جنت ہوگا اللھم ارزقنا دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعتہ ہی جسنے بلایا طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے برابر اجر اون لوگون کے جو اوسکے پیرو ہوے کم نہوگا اونکے اجر سے کچھ رواہ مسلم تیسرا لفظ مرفوع یہ ہی ابن آدم جب مرجاتا ہی تو عمل اوسکا منقطع ہوجاتا ہی مگر تین عمل صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع لیا جاے یا فرزند صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم چوتھا لفظ مرفوع یہ ہی دنیا ملعون ہی اور ملعون ہے جو کچھ دنیا مین ہی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو قریب اوسکے ہی

اور عالم ومتعلم رواه الترمذي وقال حديث حسن نووی نے کہا ہے مراد ساتھ اوسکے طاعت خدا ہے انتہی مین کہتا ہون فضل عالم ومتعلم وعلم مین اگر کوئی آیت وحدیث نہ آتی مگر یہی ایک حدیث جسمین سوا انکے باقی ساری دنیا کو بعد ذکر وطاعت خدا کے ملعون فرمایا ہے تو کفایت کرتی لیکن بحمدا بہت سی آیات وحدیث شرف وفضل علم مین آئے ہین وللہ الحمد آنس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص نکلا طلب علم مین وہ راہ خدا مین ہے جب تک کہ پھر کر آئے رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہے سیر نہین ہوتا ہے مومن خیر سے یہانتک کہ منتہی اوسکا جنت ہو رواه الترمذي وقال حديث حسن اسمین اشارہ ہے طرف طلب علم کے تا موت ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بزرگی عالم کی عابد پر مثل میری بزرگی کے ہے تمہارے ادنی شخص پر پھر فرمایا اللہ اور اوسکے فرشتے اور آسمان وزمین والے یہانتک کہ چونٹی اپنے بل مین اور مچھلی دعا کرتے ہین اون لوگون کو جو لوگونکو تعلیم خیر کرتے ہین رواه الترمذي وقال حديث حسن غزالی نے کہا فانظر كيف جعل العلم مقارنا لدرجة النبوة وكيف حط رتبة العمل المجرد عن العلم وان كان العابد لا يخلو عن علم بالعبادة التي يواظب عليها ولولاه لم تكن عبادته انتہی اطلاق لفظ خیر کا جسطرح مال پر آتا ہے اسی طرح علم پر بھی آیا ہے ان دونون کی خیریت اوسی وقت تک ہے کہ اپنے اپنے محل پر صرف مین آئین ورنہ پھر شر محض ہین ابو الدرداء کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے جو شخص چلا ایسی راہ مین کہ التماس کرتا ہے اوسمین علم کو تو سہل کر دیتا ہے اللہ اوسکے لیے رستہ طرف بہشت کے اور بیشک ملائکہ بچھاتے ہین پر اپنے براہ رضا واسطے طالب علم کے اور بیشک استغفار کرتے ہین وہ لوگ جو آسمانون اور زمین مین ہین واسطے عالم کے یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور بزرگی عالم کی عابد پر مثل بزرگی چاند کے ہے سارے کواکب پر بیشک علما وارث ہین انبیا کے اور انبیا نے کسیکو وارث دینار ودرہم کا نہین کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے لیا اس علم کو اوسنے لیا پورا حصہ رواه ابو داود والترمذي غزالی نے کہا ہے معلوم انه لا رتبة فوق النبوة ولا شرف فوق شرف الوراثة لتلك الرتبة یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مراد اوس علم سے جسکے یہ فضائل قرآن وحدیث مین آئے ہین علم نبوت ونقل ہے نہ علم فلسفت وعقل وغیرہ جو علم سوا علم نبوت کے ہے وہ اس فضیلت سے خارج ہے بلکہ سرے سے وہ علم ہی نہین ہے نفس جہل وعین سفہ ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین سرسبز کرے اللہ اوس شخص کو جسنے سنی ہم سے کوئی شے پھر پہنچا دیا اوسکو جسطرح کہ سنا تھا یعنی سنکے کم وبیش بہت سے مبلغ ہین جو سامع سے

زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہین رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح بلغ اس جگہہ
بصیغہ مفعول ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جو شخص پوچھا گیا کسی علم سے پھر چھپایا اسنے
اوس علم کو یعنی باوجود معلوم ہونے کے تو دن قیامت کو اوسکو آگ کی لگام لگائی جائیگی رواہ
ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن ہمراہ کتمان کے قید سوال کی لگی ہوئی ہی اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کتم بوجہ عدم سوال کیا ہی تو مصداق اس وعید کا نہو گا دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا
مرفوعا یہ ہی جسنے سیکہا کوئی علم اوس علم سے جس سے ذات خدا عز وجل مقصود ہوتی ہی نہین سیکہتا ہے
اوس علم کو مگر اس لیے کہ بسبب اوس علم کے کچہہ سامان دنیا کا ہاتھہ لگے تو نپائیگا وہ شخص بوا جنت
کی دن قیامت کو رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین مذمت ہی عالم دنیا و عالم سوء طالب دنیا کی
جب علم دین سیکہکر دنیا کمائی تو یہ جہل ہوا نہ علم جاہل جنت سی دور رہتا ہے ابن عمرو کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ہی اللہ نہین قبض کرتا ہی علم کو یون کہ ایکبارگی چہین لے اوسکو لوگون سے لکن قبض کرتا ہے
علم کو اسطرح کہ علما کو قبض کر لیتا ہی یعنی موت دیتا ہی یہانتک کہ جب کوئی عالم باقی نہین رہتا تو لوگ
جُہال کو سردار بناتے ہین وہ سوال کیے جاتے ہین فتوی دیتے ہین بغیر علم کے آپ ہی گمراہ ہوئے
اورون کو بھی گمراہ کیا متفق علیہ **ف** نووی نے اسیقدر احادیث اس باب مین لکہے
ہین غزالی نے انکے سوا اور اخبار بہی روایت کئی ہین جیسے یہ حدیث دو خصلتین ہین کہ منافق مین
نہین ہوتین حسن سمت و فقہ فی الدین پہر کہا ہی کہ تو اس حدیث مین شک نکر بسبب نفاق بعض فقہاء
زمان کے اسلیے کہ مراد حضرت کی اس فقہ سے وہ نہین ہے جو تو گمان کرتا ہی ادنی درجات فقیہ یہ ہے
کہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانے سو جب یہ معرفت صادق و غالب ہوجاتی ہی تو نفاق وریا سے
بری ہوجاتا ہی یہ بہی فرمایا ہی کہ قیامت کے دن علما کی سیاہی کو شہدا کے خون کے ساتھہ وزن
کرینگے یہ بہی ارشاد کیا ہی کہ عالم کے لیے مَن فی السموات والارض استغفار کرتے ہین وای منصب
یزید علی منصب من تشتغل ملائکۃ السموات والارض بالاستغفار لہ فھو مشغول بنفسہ
وھم مشغولون بالاستغفار لہ کلام فضل علم و علما مین پیشتر ذیل باب گزرچکا ہی اگرچہ ان دونون
ابواب مین کسیقدر تکرار آیات وغیرہا کی ہی لکن خالی از نفع نہین ہے غزالی کہتے ہین حضرت نے
فرمایا ہی جسکو موت آئی اور وہ طلب علم مین تھا تاکہ اوس علم سے اسلام کو زندہ کرے
تو درمیان اوسکے اور درمیان انبیا کے ایک درجہ ہوگا اللھم ارزقنا ابن عباس نے کہا ہے
ذللت طالبا فعززت مطلوبا وہو الذراسۃ فی کما لئن تعلم مسئلۃ احب الی من قیام لیلۃ

شافعی نے کہا طلب العلم افضل من النافلة ابوالدردا نے کہا من رأی ان الغدو الی
طلب العلم لیس بجہاد فقد نقص فی رأیہ وعقلہ **حکایت** سفیان ثوری عسقلان مین آئے
چند روز ٹھیرے کسی انسان نے ان سے کوئی سوال علم کا نکیا کہا میرے لیے کرایہ کرو مین اس شہر
سے نکل جاؤن هذا بلد یموت فیہ العلم غزالی کہتے ہین یہ بات اونھون نے بطور حرص کے
تعلیم و استفادۂ علم پر کہی تھی عطا کہتے ہین مین پاس سعید بن المسیب کے گیا وہ روتے تھے مینے کہا
تم کیون روتے ہو کہا لیس احد یسئلنی عن شیٔ بعض نے کہا ہی علما چراغ ہین اپنے زمانون کے
ہر عالم ایک چراغ ہے اپنے زمان کا جس سے اہل عصر روشنی حاصل کرتے ہین حسن نے کہا اگر علماء
نہوتے تو لوگ مثل بہائم کے ہو جاتے یعنی بتعلیم علما حد بہیمیت سے نکلکر حد انسانیت مین آتے ہین
غزالی نے کہا ہی اصل سعادت دنیا و آخرت کی یہی علم ہے و لہذا علم افضل اعمال ٹھیرا ہی کیونکہ
ثمرہ علم کا قرب ہی رب العالمین سے اور التحاق ہے افق ملائکہ سے اور مقارنت ہی ملاء اعلی کی
یہ تو آخرت مین ہوگا رہی دنیا سو اوسمین عزو وقار و نفوذ حکم علی الملوک اور لزوم احترام فی الطباع
ہے یہانتک کہ اغبیاء ترک و اجلاف عرب اپنی طبیعتون کو توقیر شیوخ پر مجبول پاتے ہین اسلیے
کہ وہ مختص بمزید علم ہین جو کہ تجربے سے اونکو حاصل ہوا ہی بلکہ بہائم بطبعہا توقیر انسان کی کرتے
ہین بسبب اپنے شعور کے ساتھہ تمیز انسان کے بوجہ اوس کمال کے جو درجۂ بہائم سے متجاوز ہے
یہ فضیلت علم کی مطلقاً ہی پھر یہ فضل باختلاف علوم مختلف ہوتا ہی رتبۂ علیا سیاست ہی انبیاء
علیہم السلام کی انکا حکم خاص و عام پر ظاہر و باطن مین جاری ہے رتبۂ ثانیہ سیاست ہی خلفاء و
ملوک و سلاطین کی انکا حکم خاصہ و عامہ سب پر جاری ہوتا ہی لکن فقط ظاہر پر نہ باطن پر رتبۂ ثالثہ
علماء باللہ و بالدین کا رتبہ ہی جو ورثۂ انبیا ہین انکا حکم فقط باطن خاصہ پر جاری ہی فہم عوام کا یہ
رتبہ نہین ہے کہ انسے استفادہ کرے اور نہ اونکو یہ طاقت ہی کہ لوگون کے ظاہر پر کسی امر کے
لازم کرنے یا منع کرنے کا تصرف کر سکین رتبۂ رابعہ وعاظ کا رتبہ ہی انکا حکم فقط بواطن عامہ پر چلتا ہے
سوا ان چارون صناعات مین اشرف تر بعد نبوت کے افادۂ علم و تہذیب نفوس ہی نفوس مردم کو اخلاق
مذمومہ مہلکہ سے اور ارشاد ہی اونکا طرف اخلاق محمودہ مسعدہ کے تعلیم سے یہی مراد ہی فاي
رتبة اجل من کون العبد واسطة بین ربہ و بین خلقہ فی تقریبہم الی اللہ زلفی و سیاقتہم
الی جنة المأوی جعلنا اللہ منہم حدیث مین آیا ہی انما بعثت معلما **ف** علماء کا اختلاف
ہی کہ وہ علم جو ہر مسلمان پر فرض ہے کونسا علم ہے اسمین بیس قول ہین ہر علم والے نے اپنے علم کو

علم فرض ٹھیرایا ہی مثلاً متکلم نے کہا کہ مراد اوس سے علم کلام ہی اسلیے کہ اس علم سے اللہ کی توحید دریافت ہوتی ہے اور ذات و صفات کا علم آتا ہی فقہا نے کہا ہمارا علم مراد ہی کیونکہ اس علم سے حلال حرام کا تمیز اور جائز ناجائز عبادات و معاملات کا حال معلوم ہوتا ہی صوفیہ نے کہا مراد ہمارا علم ہے پھر کسی نے کہا مراد علم بحال عبد و مقام عبد عند اللہ ہی اور کسی نے کہا علم باخلاص و آفات نفس و خطرات شیطان و الہام ملائکہ ہی کسی نے کہا علم باطن ہے ابو طالب مکی نے کہا مراد علم ہر پنج بنیاد اسلام کا ہی غزالی نے کہا مراد علم معاملہ ہے یعنی معلوم کرنا کیفیت عمل واجب کی سو جو شخص کہ عمل واجب کو جان لیگا اور وقت اوسکے وجوب کا دریافت کرلیگا تو اوسنے علم فرض کو سیکھ لیا مفسرین و محدثین نے کہا ہی کہ مراد علم کتاب و سنت ہی کہ انہین دونون علم سے سارے علوم آتے ہین میرے نزدیک یہی قول اوضح و ارجح ہے اسلیے کہ جسکو علم قرآن و حدیث کا بخوبی حاصل ہوگیا وہ عالم باللہ اور بالدین ٹھیرا اب سارے علوم شرع اسکے پیٹ مین آگئے خواہ علم کلام ہو خواہ علم فقہ خواہ علم تصوف ہر چند وہ ان علوم کو مطابق ضوابط و رسوم علماء کلام و فقہ و تصوف کے نجانے مگر اصول و مہمات ان علوم پر اوسکو بخوبی آگاہی حاصل ہوجاتی ہے وہ محتاج کسی علم کا نہین رہتا ہی اس علم مین علم معاملہ مکاشفہ سب کچھ آجاتا ہی رہا وہ علم جو فرض کفایہ ہی وہ دو قسم ہے ایک شرعیہ دوسرا غیر شرعیہ شرعیہ سے وہ علم مراد ہی جو انبیاء علیہم السلام سے حاصل کیا گیا ہی غیر شرعیہ تین قسم ہے محمود و مذموم مباح محمود وہ ہی جس سے ارتباط مصالح امور دنیا کا ہی جیسے طب و حساب و فلاحت و حیاکت و سیاست بلکہ حجامت و خیاطت کیونکہ اگر شہر ان فنون و صنائع سے خالی ہوگا تو جلد ہلاکت آجائیگی مذموم جیسے علم سحر و طلسمات و علم شعبدہ و تلبیسات مباح جیسے علم اشعار غیر سخیفہ یا علم تواریخ اخبار و بلاد اور جو مثل اسکے ہو باقی رہے علوم شرعیہ سو وہ سب محمود ہین یہ اور بات ہی کہ کسی علم کو دہوکے سے علم شرعی گمان کرلے اور وہ مذموم ہو سو محمود چار قسم ہے ایک علم اصول اربعہ کتاب و سنت و اجماع و آثار صحابہ اجماع اسلیے اصل ٹھیرا کہ دلیل ہے سنت پر و لہذا تیسرے درجے مین اصل ہوا اسی طرح آثار دلائل ہین سنت مطہرہ پر کیونکہ صحابہ مشاہد وحی و تنزیل تھے جو احوال اونکو قرائن سے معلوم ہوتے وہ اوروں کے دیکھنے سے رہ گئے و لہذا علما نے اقتدار اونکا و تمسک کرنا ساتھ اونکے آثار کے قائم رکھا ہی دوسرا علم فروع جو ان اصول سے سمجھا گیا ہی نہ بموجب الفاظ بلکہ اون معانی کے راہ سے جنپر عقل کو تنبیہ ہوا ہی پھر یہ علم دو طرح پر ہے ایک متعلق بمصالح دنیا

جو فقہ کہلاتا ہے اور فقہا اوسکے متکفل ہین وہم علماء الدنیا ہان علما رفقہ سنت اس زمرے سے جدا
سمجھے گئے ہین دوسرے متعلق بمصالح آخرت یہ علم ہی ساتھہ احوال واخلاق محمودہ ومذمومہ قلب کے
تیسرا علم اون مقدمات کا ہی جو کہ جاری مجری آلات ٹھیرے ہین جیسے علم لغت ونحو کہ یہ آلہ علم کتاب
وسنت ہین اگرچہ نفس الامر مین علوم شرعیہ نہین ہین لکن خوض کرنا انمین بسبب شرع کے لازم آیا ہی
کیونکہ آمد اس شریعت کی لغت عرب مین ہوئی ہے اور ظہور کسی شریعت کا بغیر لغت کی نہین ہوسکتا ہے
اسلیے سیکھنا لغت کا آلہ فہم شرع ٹھہرا چوتھا علم متممات کا ہی جیسے علم قرات وعلم تفسیر واصول فقہ
وعلم سنت یا جیسے متممات آثار واخبار مثل علم اسماء الرجال ونحوہ کہ یہ سب علوم شرعیہ منجملہ فرض
کفایات کے ہین اسکے بعد غزالی نے وجہ الحاق علم فقہ کی ساتھہ علم دنیا کے اور وجہ الحاق فقہاء
کی ساتھہ علماء دنیا کے لکھی ہے اسجگہہ بسبب غایت ظہور کے حاجت ذکر کرنیکی تقریر مذکور کی نہین ہے
اور اگر ہے تو طرف احیاء العلوم کے رجوع کرنا چاہیے پھر کہا ہی کہ علم آخرت دو قسم ہی ایک علم معاملہ
دوسرے علم مکاشفہ علم معاملہ تو وہی معلوم کرنا واجبات کا ہی وقت وجوب پر جسکا متکفل علم
فقہ سنت ہی اور اس علم مین کتب مستقلہ موجود و میسر ہین بلا کلفت ومحنت رہا علم مکاشفہ سو مراد
اوس سے علم باطن ہے یہ علم غایت علوم ہی بعض عارفین نے کہا ہی من لم یکن لہ نصیب من ھذا
العلم اخاف علیہ سوء الخاتمۃ وادنی نصیب منہ التصدیق بہ وتسلیمہ لاھلہ اور بعض نے
کہا ہی جس شخص مین دو خصلتین ہونگی اوسکے لیے کوئی شے اس علم سے مفتوح نہوگی بدعت
و کبر بعض نے کہا ہی جو کوئی محب دنیا اور مصر علی الھوی ہے وہ متحقق ساتھہ اس علم کے
نہین ہوتا ہی باقی علوم کے ساتھہ متحقق ہوجائے تو ہوجائے اقل عقوبت منکر اس علم کی یہ ہے
کہ اوسکو کوئی ذائقہ اس علم کا نہین ہوتا ہی حالانکہ یہ علم صدیقین ومقربین کا علم ہی یعنی علم مکاشفہ
یہ علم عبارت ہی ایک نور سے جو اندر دل کے وقت تطہیر وتزکیہ قلب کے صفات مذمومہ سے
چمکتا ہی اور اس نور سے بہت سے امور منکشف ہوجاتے ہین جنکا پیشتر سے نام سنتا تھا اور
اونکے لیے توہم معانی مجملہ غیر متضحہ کا کرتا تھا وہ معانی اسدم واضح ہوجاتے ہین یہانتک کہ
معرفت حقیقی ذات وصفات باقیات تامات وافعال وحکمتہای الٰہی کے خلق دنیا وآخرت
مین حاصل ہوتی ہی اور وجہ ترتیب آخرت کی دنیا پر دریافت ہوجاتی ہی اور معرفت معنی نبوت
ومعنی وحی ومعنی شیطان اور معنی لفظ ملائکہ وشیاطین کے اور کیفیت معادات شیاطین کے ساتھہ
انسان کے اور کیفیت ظہور ملائکہ کی واسطے انبیا کے اور کیفیت پہونچنے وحی کی انبیا تک اور

معرفت ملکوت سموات وارض کی اور معرفت قلب کی اور کیفیت تصادم جنود ملائکہ و شیاطین
کی ولمین اور معرفت فرق کی درمیان لمہ ملک ولمہ شیطان کی اور معرفت آخرت وجنت ونار
وعذاب قبر وصراط ومیزان وحساب کی میسر آتی ہی اور معنی آیہ اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم
علیك حسیبا اور معنی آیہ وان الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون کے اور معنی لقاء اللہ کے
اور معنی نظر الی وجہ اللہ کے اور معنی قرب خدا ونزول کے جوار خدا مین اور معنی حصول سعادت کے
ساتھہ مرافقت ملاء اعلی کی ومقارنت ملائکہ ونبیین کی اور معنی تفاوت درجات اہل جنان کے
معلوم ہوجاتے ہین الی غیر ذلك مما یطول تفصیلہ لوگون کے مقامات معانی ان امور مین
بعد تصدیق اصول کے متفرق ہین کوئی انکو امثلہ سمجھتا ہی کوئی بعض کو امثلہ اور بعض کو حقائق جانتا
ہے کسی کے نزدیک معرفت یہی اعتراف ہی ساتھہ عجز عن المعرفۃ کے بعض مدعی امور عظیمہ کے ہین
معرفت عز وجل مین کوئی کہتا ہی حد معرفت یہی اعتقاد جمیع عوام ہی کہ اللہ موجود عالم قادر سمیع بصیر
متکلم ہے ولا سبیل الیہ الا بالریاضة المفصلة في موضعها وبالعلم والتعليم وهذه هي
العلوم التي لا تسطر في الكتب ولا يتحدث بها من انعم الله عليه بشيء منها الا مع اهله وهو
المشارك فيه على سبيل المذاكرة وبطريق الاسرار والله اعلم **ف** دوسرا علم معاملہ یہ علم
ہی احوال قلب کا جیسے صبر شکر خوف رجا رضا زہد تقوی قناعت سخا ومعرفت منت خدا کی
جمیع احوال مین اور حسن ظن وحسن خلق وحسن معاشرت وصدق واخلاص یہ حالات دل کے
محمودہ ہین معرفت ان حقائق وحدود واسباب احوال کے اکتساب سے حاصل ہوسکتی ہی رہے
وہ احوال دل کے جو مذموم ہین وہ خوف فقر وسخط مقدور وغل وحقد وحسد وغش وطلب علو
وحب ثناء وحب طول بقاء فی الدنیا وکبر وریاء وغضب وانفت وعداوت وبغضاء وطمع وبخل
ورغبت وبذخ واشر وبطر وتعظیم اغنیاء واستہانت فقراء وفخر وخیلاء وتنافس ومباہات
واستکبار عن الحق وخوض فیما لا یعنی وحب کثرت کلام وصلف وتزین للخلق ومداہنت وعجب
واشتغال عن عیوب النفس وزوال حزن عن القلب وخروج خشیت از دل وشدت انتصار للنفس
وضعف انتصار للحق اور امن مین مکر اللہ واتکال علی الطاعة ومکر وخیانت ومخادعت وطول
امل وقسوت وفظاظت وفرح بالدنیا واسف علی فوات الدنیا وانس بمخلوقین ووحشت لفراق
المخلوقین وجفاء وطیش وعجلت وقلت حیا وقلت رحمت ونحو ذلک ہین یہ احوال اور مثل انکے
صفات قلب سے مغارس فواحش ومنابت اعمال محظورہ ہین انکے اضداد اخلاق محمودہ منبع طاعات

وقربات ہین معلوم کرنا حقائق وثمرات ان امور کا علم آخرت ہی یہ فتوی دینا علماء آخرت پر
فرض عین ہوتا ہی سو معرض انسے ہالک ہی ساتھہ سطوت مالک الملوک آخرت کے جسطرح کہ
معرض اعمال ظاہرہ سے ہالک ہوتا ہی ساتھہ سیف سلاطین دنیا کے بحکم فتوی فقہاء دنیا فقہاء
کی نظر فرض عین مین باضافت صلاح دنیا ہوتی ہے اور یہ باضافت صلاح آخرت ہی
اگر کسی فقیہ سے کوئی معنی ان معانی مین سے پوچھے جائین مثلاً اخلاص یا توکل کا سوال کرین
یا کہین کہ احتراز ریا سے کسطرح کیا جاے تو وہ متوقف ہوجائیگا حالانکہ یہ اوسکا فرض عین تہا
اسکے اہمال مین اوسکا ہلاک آخرت مین ہے اور اگر مسئلہ لعان یا ظہار وسبق ورمی پوچہا جاے
تو تفریعات دقیقہ کے مجلدات لکہہ ڈالے کہ اگر سارا زمانہ منقضی ہوجاے تب بہی اوسکی
طرف حاجت نہو پہیات علم دین تلبیس علماء سوء سے بالکل پرانا ہوگیا ورنہ اہل ورع منجملہ علماء
ظاہر کے معترف تہے واسطے فضل علماء باطن و اصحاب قلوب کے امام شافعی سامنے شیبان راعی کے
اسطرح بیٹہتے تہے جیسے کوئی لڑکا مکتب مین بیٹہتا تہا اور پوچہتے کہ اس امر مین کیا کرنا چاہیے اور
اوس امر مین کیا کرنا چاہیے کسی نے کہا تم سا آدمی اس بدوی سے سوال کرتا ہی کہا ان ھذا
وفق لما اغفلناہ احمد بن حنبل ویحیی بن معین پاس معروف کرخی کے جاتے حالانکہ وہ علم ظاہر
مین برابر انکے نہ تہے اور سوال کیا کرتے اسلیے کہا ہی کہ علماء ظاہر زینت زمین وملک ہین
اور علماء باطن زینت آسمان وملکوت اسکے بعد غزالی نے علم کلام کو مذموم وبدعت کہا ہی
اور فلسفت کو علم براسہا نہین ٹہیرایا بلکہ اوسکے چار جزء بتاے ہین ایک ہندسہ وحساب
یہ دونون مباح ہین دوسرے منطق وہ داخل علم کلام ہے تیسرے الٰہیات اوسمین بحث
ذات وصفات الٰہی سے ہوتی ہے سو وہ بہی داخل علم کلام ہے فلاسفہ اس علم مین منفرد
ہین ساتھ ایسے مذاہب کے کہ بعض کفر ہین اور بعض بدعت چوتہے طبیعیات سو بعض طبیعیات
مخالف شرع ودین حق ہین وہ جہل ہے نہ علم اور بعض مین بحث ہی صفات وخواص اجسام
وکیفیت استحالہ وتغیر سے یہ شبیہ نظر اطبا ہے لیکن طب کو اوسپر فضیلت ہی ولو ترکنا المبتدع
ھذیانہ لما افتقر الی الزیادۃ علی ما عھد فی عصر الصحابۃ **ف** اقسام تقرب الی اللہ
کے تین ہین علم مجرد یہ علم مکاشفہ ہی عمل مجرد جیسے عدل سلطان مرکب عمل وعلم سے یہ علم طریق
آخرت ہی ایسا شخص منجملہ علماء واعمال دونون کے ہوتا ہی اب تو دیکہہ کہ قیامت مین تو کس
حزب مین ہوگا علماء یا بندیا عمال یا دونون مین یا ان دونون مین بہتر تو یہی ہی کہ تو انکی ونفع ہو

یہ اہم تر ہے اس سے کہ مجدد شتہار کے حق لیے مقلد ٹھیرے فقہار سلف جنکے مذاہب کا انتحال
کیا گیا ہی مقلدین نے اونپر ظلم کیا ہی وہ اوسدن سخت انکے خصم ہونگے کیونکہ اونکا مقصود اس
علم سے نہ تھا مگر ذات خدا اونکے احوال جو دیکھے گئے وہ علامات تھے علماء آخرت کے وہ کچھہ تر
اسی کام کے نہ تھے کہ مسائل فقہ بنایا کرین بلکہ تر اشتغال اونکا ساتھہ علم قلوب کے تھا سو جس چیز
نے صحابہ کو باوجود فقہار اور مستقل بعلم الفتوی ہونیکی تدریس و تصنیف سے جدا رکھا اوسی طرح
ان لوگون کو بھی اوس چیز نے تدریس و تصنیف سے باز رکھا یہ کچھہ طعن اونکے حق مین نہین ہے بلکہ
یہ طعن حق مین ان لوگون کے تھے جو منتحل اونکے مذاہب کے ہین اور اعمال و سیر مین مخالف مین
اونکے ہرچہ فقہار کثیر الاتباع مذاہب مین پانچ شخص تھے ایمہ اربعہ و سفیان ثوری سو ہر ایک انمین
عابد زاہد عالم بعلوم آخرت تھا مصالح خلق مین فقیہ تھے مراد انکی فقہ سے وجہ اللہ تعالیٰ تھا یہ پانچ
خصال ہین فقہار عصر نے اتباع انکا فقط ایک خصلت مین کیا وہ مبالغہ ہی تفاریع فقہ مین چار
خصال کو چھوڑ دیا اسلیے کہ وہ صالح نہین مگر واسطے آخرت کے اور یہ خصلت واحدہ صالح دنیا
و آخرت ہی اگر اوس سے ارادہ آخرت کیا جاے سو یاروں نے اس ایک خصلت کو لیکر یہ چاہا کہ
اون ایمہ کے مشابہ ہو جائین وھیہات ان تقاس الملوک بالحدادین

جوہر جام جم از طینت کان دگر ست ۔۔۔ تو توقع ز گل کوزہ گران میداری

اسکے بعد غزالی نے احوال ایمہ اربعہ کا باب علوم آخرت مین لکھا ہے جس سے کہ اونکا علماء آخرت
مین سے ہونا ثابت ہو پھر کہا ہی فانظر الان فی سیر هؤلاء الایمة وتامل ان هذه الاحوال و
الاقوال والافعال فی الاعراض عن الدنیا هل یثمرها مجرد العلم بفروع الفقه او یثمرها علم
آخر اعلی واشرف منه وانظر الی الذین ادعوا الاقتداء بهؤلاء اصدقوا فی دعواهم ام لا
انتہی احیاء العلوم مین کتاب العلم لکھی ہے لطف ما بحث علم کا اوسکے مطالعہ سے ملتا ہی یہ جگہ متحمل ذکر
جمیع اونکے مذکورہ کی نہین ہے یہان فقط اسقدر عبارت ثابت ہی یہ مرحلہ بغیر تحقیق آلوس کے طے نہین
ہو سکتا یہ کتاب ریاض الصالحین تو وہی رخ گویا خاص واسطے معرفت علوم آخرت و مقاصد علم
قلب کے مانع گئی ہے اگرچہ ابواب علم معاملہ سے بھی خالی نہین ہے اسی وجہ سے اس کتاب مین
ذکر احکام ظاہرہ کا تتبع کیا ہی علوم محمودہ و احوال مسعودہ ظاہر و باطن کو لکھا ہی اور ابواب ام
آیات کریمات و احادیث صحیحات سے اشارہ و طرق مقاصد باطن و صلاح ظاہر کے فرمایا ہی جزاہ اللہ
خیرا شیخ ولی الدین خطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اکمال فی اسماء الرجال مین انکو منجملہ علماء آخرت کے

شمار کیا ہی اور لکھا ہی کان عالما متورعا فاضلا فقیها محدثا وکان خشن العیش قانعا بالقوت
تارکا للشهوات صاحب عبادة وخوف وکان في الاباء للحق مکبا علی العلم والعمل قدم
دمشق في سنة ٦٤٩ وله تسع عشرة سنة ومات في رجب سنة ٦٧٦ وعاش خمسا واربعین سنة
انتهی حاصله امام غزالی کی عمر پچپن ٥٥ سال کی ہوئی تھی جو عمر اس خاکسار ریزه کار کی اسوقت ہے
نووی کی عمر پینتالیس ٤٥ برس کی ہوئی یہ دس برس نسبت غزالی کے کم جیئے ختم الله لنا بالحسنی
واذاقنا حلاوة رضوانه الاسنی والحقنا بالصالحین وجعل لنا لسان صدق في الآخرین
ہم کسی اور کو کیا کہیں جب اپنے حال وقال وفعال پر نظر کرتے ہیں سمجھ میں آتا ہی کہ ہم رتبہ عوام
میں بھی اسلاماً وایماناً نہیں ہیں خواص کا کیا ذکر ہے اور عالم ہونیکی کیا فکر اور اس حرف شناسی پر
کیا فخر انا لله کاش ہمکو ہماری ماں نے نہ جنا ہوتا یا ہم کوئی درخت ہوتے کہ لوگ اوسکو کاٹ ڈالتے اگر
یا کوئی پتھر ہوتے کہ لوگ اوسکو توڑ ڈالتے مگر انسان نہوتے اگر انسان ہوے تو پھر مسلمان ہوتے
ملا ہونا صوفی ہونا آسان ہی مسلمان عامل انسان کامل بننا مشکل ہے ہماری ندامت و استغفار
محتاج ہی ہزار ندامت و استغفار کی ہمارے مونہہ سے تو بہت کچھ دعوی نکلتے ہیں دلمیں طرح طرح
خیال مغفرت کے گزرتے ہیں لکن نہ کوئی فعل تصدیق قول کی اور نہ کوئی قول تحقیق فعل کی کرتا ہے
اگر ہماری مغفرت نہوئی تو سگ وخوک ہزار مرتبہ ہمسے بہتر ہیں معہذا ہمکو حکم ہی کہ ہم نومید نہوں
کہ یہ شیوہ کفار کا ہی اسلیے باوجود کثرت ذنوب کے جنسے آسمان و زمین بھر گیا ہی یہ امید رکھتے ہیں
کہ مرنے سے پہلے انابت نصیب ہو بنیاد حسن ظن بالعبد پر یہ دعا کرتے ہیں رب انت ولیي
في الدنیا والآخرة توفني مسلما والحقني بالصالحین باقیات صالحات میں سے ایک تالیف
علوم ہی مگر یہہ نہیں معلوم کہ نزدیک رب العلوم کے خالص و صواب ٹھیری ہی یا مردود و نامقبول
ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کون کلام میں حسب مرضی الٰہی لکھا گیا اور کس جگہہ تعصب و ریا و نفاق
ونفسانیت و حمیت کا اختلاط ہوا ہی اسلیے ہم اس جگہہ ہزار زبان سے بصدق دل تائب ہوتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بات ہمارے زبان قلم سے خلاف مراد خدا اور رسول نکلی ہو یا مصلحت دنیا
سے براہ حفظ آبرو قلم زبان سے صادر ہوئی ہو ہم اوس سے مستغفر ہیں ہر مسلمان پر اوسکا رد
کرنا فرض ہی اور حق واضح کا قبول کرنا اور اوسکا ثابت رکھنا واجب ہے ہمارا کام کہدینا تھا ہمنے کہدیا اللهم

اغفر لي وارحمني وعافني وبارك لي في الموت وفیما بعد الموت

والسلام

باب۱۴۴ بیان مین حمد و شکر خداوند تعالی شانہ کے

قال اللہ تعالی فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون وقال تعالی لئن شکرتم لازیدنکم
وقال تعالی وقل الحمد للہ وقال تعالی واخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین ابوہریرہ کہتے
ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب و دودھ کے اونکی طرف دیکھکر
دودھ کا پیالہ لیلیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ اگر تم شراب لیتے تمہاری
امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی ہر امر ذی بال جسکو اللہ کی حمد سے شروع
نہین کیا جاتا ہی وہ اقطع ہوتا ہی حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ حدیث ابوموسی بمقدمہ موت
ولد عبد و بنا بیت الحمد پہلے گذر چکی ہے رواہ الترمذی وحسنہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے
اللہ راضی ہوتا ہی بندے سے اس بات پر کہ وہ ایک لقمہ کہاے اللہ کی حمد کرے پانی پیئے اوسپر
اللہ کی حمد کرے رواہ مسلم

باب۱۴۵ بیان مین درود بھیجنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

قال تعالی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
عمرو بن عاص نے مرفوعا سنکر کہا ہی جسنے درود بھیجی مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار
رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا قریب تر لوگون مین مجھسے دن قیامت کے وہ
شخص ہوگا جو مجھپر بہت درود بھیجتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن اوس بن اوس
کا لفظ رفعا یہ ہی افضل ایام تمہارا دن جمعہ کا ہی سو تم بہت درود بھیجا کرو اوسدن مجھپر تمہاری
درود مجھپر عرض کیجاتی ہے الحدیث رواہ ابوداود باسناد صحیح ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین
خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے مجھپر درود نہ بھیجی رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی مت ٹہیراو میری قبر کو عید اور درود بھیجو مجھپر تمہاری
درود پہونچتی ہی مجکو جہان کہین تم ہو رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
مرقد مطہر نبوی پر سفر کرکے اجتماع وہجوم نہ کیا جاے یعنی زیارت کے لیے تو آوے لیکن اجتماع کی
کثرت نکرے کہ یہ جفا ہے درود ہر جگہ سے پہنچتی ہی رو برو کیون نہو پہونچجاتی ہے تیسرا لفظ انکا
یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی شخص کہ سلام کرے مجھپر لیکن پھیر دیتا ہے اللہ مجھپر روح میری

یہانتک کہ جواب دیتا ہون مین سلام کا رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین ذکر سلام کا ہی
جسطرح کہ پہلی حدیث مین ذکر درود کا تھا قید قبر منور کی نہین ہی بلکہ جہان سے سلام بھیجے گا
وہ پہونچ جائیگا اور اگر وقت زیارت کے ہنگام ورود مدینہ طیبہ سلام کیا ہی تو وہ بھی بالاولے
جواب سلام کا پائیگا علی مرتضی کا لفظ مرفوع یہ ہی بخیل وہ شخص ہی جسکے پاس میرا ذکر ہوا پہر
اوسنے مجہپر درود نہ بھیجی رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح فضالہ بن عبید کہتے ہین
حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی نماز مین دعا کرتا ہی اوسنے نہ اللہ کی تحمید کی اور نہ حضرت پر
درود بھیجی فرمایا اسنے جلدی کی پہر اوسکو بلا کر کہا یا کسی اور سے کہا کہ جب تم مین کوئی نماز پڑہے
تو اللہ کی تحمید سے شروع کرے اللہ پر ثنا کرے یعنی تشہد مین پہر نبی پر درود بھیجے پہر دعا
مانگے جو چاہے رواہ ابوداود والترمذی و قال حدیث حسن صحیح کعب بن عجرہ کہتے ہین
حضرت ہم پر نکلے ہمنے کہا اے رسول خدا سلام کرنا آپ پر تو ہمنے سیکھہ لیا ہی اب ہم درود آپ
کسطرح بھیجین فرمایا یون کہو اللہم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم و علی ال
ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم و علی
ال ابراهیم انک حمید مجید متفق علیہ یہی درود نماز مین بعد تشہد کے پڑہا جاتا ہی افضل
صیغ صلوۃ ہی اگر اسکو خارج نماز پڑہے تو سلام یعنی زیادہ کرلے **حکایت** بعض سلف نے
کہا ہی مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت پر درود بہیجتا تہا سلام نہین آپکو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا
اما تتم الصلوۃ علی فی کتابک پہر اوسکے بعد جب مین حدیث لکہی صلوۃ و سلام دونون لکہے
ابو مسعود بدری کا لفظ یہ ہی آئے ہمارے پاس حضرت اور ہم مجلس سعد بن عبادہ مین تہے بشیر
بن سعد نے کہا اللہ نے ہمکو حکم دیا ہی کہ ہم آپ پر درود بہیجین سو کیونکر بہیجین حضرت خاموش رہے
یہانتک کہ ہمنے تمنا کی کہ ہم نہ پوچہتے پہر فرمایا کہو اللہم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت
علی ال ابراهیم و بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید
اور سلام وہی ہی جو تمکو معلوم ہی رواہ مسلم حدیث ابی حمید ساعدی کا لفظ یون ہی کہا اے رسول خدا
ہم کسطرح آپ پر درود بہیجین فرمایا کہو اللہم صل علی محمد و ازواجه و ذریته کما صلیت علی ال ابراهیم
و بارک علی محمد و علی ازواجه و ذریته کما بارکت علی ال ابراهیم انک حمید مجید متفق علیہ
کتاب نزل الابرار مین صیغ ماثورہ درود شریف کے بجامع فوائد و منافع تصلیہ و تسلیم مرقوم ہین
تمہ تحریم **حکایت** ابو الحسن شافعی کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا اے رسول خدا

شافعی کو آپ کی طرف سے کیا جزا ملی وہ اپنے رسالے مین لکھتے تھے وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون فرمایا جزاعنی انہ لا یوقف للحساب سب سے زیادہ درود بھیجنے مین علماء حدیث ہوتے ہین اسلیے کہ ہر حدیث کے بعد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھتے اور پڑہتے ہین یہ انشاء اللہ تعالی سب لوگون سے زیادہ اوسدن قریب حضرت کے ہونگے تمام درود یہ ہی کہ ہمراہ صلوۃ وسلام کے لفظ آل کو بھی موافق تعلیم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زیادہ کرلی ورنہ درود ناقص رہیگی اصحاب حدیث سے جو لفظ آلہ فوت ہوگیا ہی حسن ظن یہ ہی کہ وہ زبان سے وقت کتابت وقرارت حدیث کے کہہ لیتے ہونگے نہ لکھنا اس لفظ کا بسبب تعصب خلفاء امویہ وعباسیہ کے تھا تاکہ اثارت فتن نہو واللہ اعلم فضائل درود کے بیحد وبحساب ہین یہانتک کہ اگر کوئی اور وظیفہ ودعا نہو تو یہی ایک درود پڑہنا سب کے عوض کفایت کرتا ہی حدیث مین آیا ہی اذا یکفی ھمک ویغفر ذنبک اور بعض اہل اللہ نے فرمایا ہی بہا وجدنا ما وجدنا

	باب فضل مین اذکار کے	

اس باب مین فصول ہین

	فصل فضل ذکر وحث علی الذکر مین	

قال تعالی ولذکر اللہ اکبر وقال تعالی فاذکرونی اذکرکم وقال تعالی واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین وقال تعالی واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وقال تعالی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما وقال تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا والآیات فی الباب کثیرۃ معلومۃ غزالی کہتے ہین بعد تلاوت کتاب اللہ عزوجل کے کوئی عبادت جو زبان سے ادا کیجاتی ہی افضل تر ذکر خدا اور رفع حاجات سے طرف خدا کے ساتھ دعیہ خالصہ کے نہین ہے ثابت بنانی نے کہا مین جان لیتا ہون کہ میرے رب نے کسوقت مجکو یاد کیا ہے لوگ اس کلمہ سے گھبرا گئے اور کہا تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوجاتی ہے کہا جب مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ مجکو یاد کرتا ہی وقال تعالی فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام

واذکروہ کما ھدٰکم وقال تعالیٰ فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او
اشد ذکرا وقال تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم وقال تعالیٰ واذا قضیتم
الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ابن عباس نے کہا ای باللیل والنہار فی البر
والبحر والسفر والحضر والغنی والفقر والمرض والصحۃ والسر والعلانیۃ اور ذم منافقین میں
فرمایا ہی ولا یذکرون اللہ الا قلیلا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری
ترازو مین محبوب رحمٰن کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی مین اگر
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہون تو یہ دوست تر ہی مجکو اوس شے سے جسپر سورج
نکلا ہی رواہ مسلم تیسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا ہی جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شي قدیر ایک دن مین سو بار اوسکو اجر ہوگا برابر آزاد کرنے دس
گردن کے اور لکھے جائینگے واسطے اوسکے سو حسنات اور محو ہونگے اوس سے سو سیئات اور حرز ہوگا
اوسکے لیے شیطان سے اوسدن یہانتک کہ شام کرے اور نہ لایا کوئی بہتر اوس سے جو وہ لایا مگر
وہ مرد جسنے عمل کیا زیادہ تر اوس سے اور فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن مین سو بار
گر گئے خطایا اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون متفق علیہ حدیث ابو ایوب انصاری مین
مرفوعا آیا ہی جسنے کہا لا الہ الیٰ قولہ قدیر دس بار وہ مثل اوسکے ہی جسنے آزاد کیے چار نفس
ولد اسمعیل سے متفق علیہ ابوذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر دون مین تجکو احب کلام
الی اللہ سے بیشک احب کلام الی اللہ سبحان اللہ وبحمدہ ہی رواہ مسلم حدیث ابو مالک اشعری
مین فرمایا ہی الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہی سبحان اللہ والحمد للہ ما بین سموات وارض کو بھر دیتے مین
رواہ مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا مجھے ایسا کلام سکھاؤ جسکو مین کہا کرون
فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم اوسنے کہا یہ کلمات میرے رب کے لیے ہوتے میرے لیے کیا ہی
فرمایا کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی رواہ مسلم ثوبان کہتے ہین حضرت جب نماز
سے پھرتے تین بار استغفار کرتے پھر کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال
والاکرام اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا یون کہے استغفر اللہ استغفر اللہ رواہ
مسلم اوزاعی ایک راوی ہین اس حدیث کے مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین حضرت جب نماز سے فارغ ہوتے
اور سلام پھیرتے کہتے لا الہ الیٰ قولہ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع

ذا الجد منك الجد متفق علیہ ابن زبیر بعد ہر نماز کے کہتے لا الٰہ الی قولہ قدیر لا حول ولا
قوة الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمة ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ
مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ابن زبیر کہتے ہین حضرت بعد ہر نماز کے تہلیل کرتے روٰاہ
مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین فقرا مہاجرین نے حضرت کے پاس آکر کہا لیگئے مالدار لوگ درجات
علی و نعیم مقیم نماز پڑھتے ہین جیسے ہم نماز پڑھتے ہین روزہ رکھتے ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین
اونکے پاس مال زائد ہی وہ حج و عمرہ بجا لاتے ہین اور جہاد و تصدق کرتے ہین فرمایا کیا نہ سکھاؤن
مین تمکو وہ چیز جسکے سبب سے پالو تم اپنے سابق کو اور سابق ہو جاؤ تم اپنے من بعد پر اور نہ ہو
کوئی افضل تم سے مگر وہ شخص جو عمل کرے مثل تمہارے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا تسبیح تحمید تکبیر کرو
تم پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار ابو صالح راوی حدیث عن ابی ہریرہ سے پوچھا کیفیت اس ذکر
کی کیا ہی کہا سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کہے یہانتک کہ ہو ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو متفق علیہ
مسلم مین زیادہ کیا ہی کہ فقرا مہاجرین پھر آئے اور کہا ہمارے اخوان اہل اموال نے سنا جو ہمنے
کیا او نھون نے مثل ہمارے عمل کیا حضرت نے فرمایا ذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء اور دوسرا
لفظ انکا او غایہ ہی جسے تسبیح کی سنت پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور حمد کی تینتیس بار اور تکبیر چونتیس بار
اور تمام سو پر یون کہا لا الٰہ الی قولہ قدیر بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے
ہون رواہ مسلم حدیث کعب بن عجرہ مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا معقبات ہین خائب نہین ہوتا
قائل یا فاعل اونکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار تسبیح تینتیس بار تحمید چونتیس بار تکبیر رواہ مسلم سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین حضرت تعوذ کرتے تھے پیچھے ہر نماز فرض کے ان کلمات سے اللھم انی اعوذ بك
من الجبن واعوذ بك من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنیا واعوذ بك من
فتنة القبر رواہ البخاری معاذ نے کہا حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا ای معاذ واللہ مین تجکو دوست
رکھتا ہون پھر کہا مین تجکو وصیت کرتا ہون کہ نہ چھوڑ تو پیچھے ہر نماز کے کہنا اسطرح کا اللھم اعنی علی
ذکرك وشکرك وحسن عبادتك رواہ ابو داود باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی
جب تشہد کرے کوئی تم مین تو پناہ مانگے اللہ کی چار چیزون سے کہے اللھم انی اعوذ بك من عذاب جہنم
ومن عذاب القبر ومن فتنة المحیا والممات ومن شر فتنة المسیح الدجال رواہ مسلم علی مرتضیٰ
کہتے ہین حضرت جب نماز کو کھڑے ہوتے آخر دعا جو درمیان تشہد و تسلیم کے پڑھتے یہ تھی اللھم اغفر
لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم

وانت المؤخر لا الٰه الا انت رواه مسلم عائشہ کہتی ہین حضرت رکوع وسجود مین بہت کہا کرتی سبحانک اللھم
ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی متفق علیه دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ رکوع وسجود مین یون کہتی سبوح
قدوس رب الملائکة والروح رواه مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی رکوع مین تعظیم کرو
رب کی اور سجدے مین اجتہاد فی الدعا کرو یہ لائق اسکے ہی کہ قبول ہو رواه مسلم ابوہریرہ
مرفوعا کہتے ہین بہت قریب بندہ اپنے رب سی جب ہوتا ہی کہ ساجد ہوتا ہی سو تم بہت دعا کیا کرو
رواه مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت سجدے مین کہتے تھے اللھم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله
واوله واخره وعلانیته وسره رواه مسلم عائشہ کہتی ہین ایک رات مینے حضرت کو مفقود پایا تجسس کیا دیکھا
تو رکوع یا سجدے مین ہین کہتے ہین سبحانک وبحمدک لا الٰه الا انت دوسری روایت یہ ہی
میرا ہاتہ آپ کے بطن قدم پر پڑا آپ مسجد مین تھے دونون قدم منتصب تھے کہتے تھے اللھم انی
اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک
انت کما اثنیت علی نفسک رواه مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے فرمایا
کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس بات سی کہ کمائے ہر دن ایک ہزار حسنہ ایک سائل نے کہا ہزار حسنہ کسطرح
کمائے فرمایا سو بار تسبیح کرے ہزار حسنہ لکھی جائینگے یا ہزار گناہ محو ہونگے رواه مسلم ابوذر کا
لفظ رفعا یہ ہی ثابت ہوتا ہی ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقه ہر تسبیح صدقه ہی ہر تحمید صدقه ہی
ہر تہلیل صدقه ہی ہر تکبیر صدقه ہی امر بمعروف صدقه ہی نہی عن المنکر صدقه ہی اوسکا فی ہین ان سب سے
دو رکعت ضحی رواه مسلم جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت میرے پاس سے صبح کو باہر گئے جبکہ نماز
صبح پڑہی یہ اپنے سجدہ گاہ مین ہین پہر بعد ضحی کے واپس آئے یہ بدستور بیٹھی تہین فرمایا تو جب سے
اسی حال پر ہی جسپر مین تجھکو چھوڑ گیا ہون کہا ہان فرمایا مینے تیرے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر وہ
وزن کیے جائین تیرے قول سے آجکے دن تو بہاری نکلین سبحان اللہ وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته رواه مسلم دوسری تیسری روایت مین زیادت لفظ سبحان اللہ
اوائل رضا نفسه وغیرہ مین آئی ہی ابوموسی مرفوعا کہتی ہین مثال اوس شخص کی جو یاد کرتا ہی اپنے رب کو
اور جو یاد نہین کرتا ہی اپنے رب کو مثال زندے و مردے کی ہی رواه البخاری ابوہریرہ کا
لفظ مرفوعا یون ہی اللہ تعالی کہتا ہی مین پاس گمان بندے اپنے کے ہون اور مین ہمراہ اوسکی ہون
جبکہ وہ مجھکو یاد کرتا ہی اگر وہ ذکر میرا اپنے جی مین کرتا ہی تو مین بہی ذکر اوسکا اپنے جی مین کرتا ہون
اور اگر وہ ذکر میرا مجمع مین کرتا ہی تو مین بھی ذکر اوسکا مجمع مین کرتا ہون یہ مجمع اوسکے مجمع سے

بہتر ہوتا ہی متفق علیہ دوسرا لفظ انکار فعا یہ ہی سابق ہو گئے مفردین کہا وہ کون لوگ ہین فرمایا
الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم جابر نے مسموعا مرفوعا کہا ہی افضل ذکر لا الہ الا اللہ
ہی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عبداللہ بن بسر کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
شرائع اسلام مجھپر کثرت سے ہو گئے ہین مجھی خبر دو ایسی شی کی جسکے ساتھ مین تشبث کرون فرمایا
لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذي وقال حدیث حسن جابر نے رفعا کہا ہی
جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ لگایا گیا واسطے اوسکے ایک درخت جنت مین رواہ الترمذي
وقال هذا حدیث حسن حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی مینے ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج مین
دیکھا مجھسے کہا ای محمد تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور اونکو خبر دو جنت خاک پاک شیرین آب ہی لکن
بالکل میدان ہی اوسکے درخت یہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہین رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہی کیا خبر ندون مین تمکو بہتر و پاکیزہ تر
اعمال تمھارے کی نزدیک مالک تمھارے کے اور بلند تر درجات تمھارے مین اور جو بہتر ہی واسطے
تمھارے انفاق زر و سیم سی اور بہتر ہو واسطے تمھارے اس بات سی کہ ملو تم اپنے دشمن سی پھر گردنین
مارو اونکی اور گردنین ماریں وہ تمھاری کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالی کا رواہ الترمذي وقال
الحاکم اسنادہ صحیح سعد بن ابی وقاص کہتے ہین کہ داخل ہوا مین ہمراہ حضرت کے ایک عورت پر
اوسکے سامنے نوٹی یا حصی رکھی تھی جنسے وہ تسبیح کرتے تھے فرمایا کیا خبر ندون مین تجکو سہل تر یا
افضل تر امر کی اس سے وہ یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض
سبحان اللہ عدد ما بین ذلک سبحان اللہ عدد ما هو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک
ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا راہ نہ بتاؤن مین تجکو ایک کنز پر کنوز جنت سی مینے کہا ہان
ای رسول خدا فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** غزالی رح کہتے ہین اگر تو یہ کہے کہ ذکر اللہ
کا کیا حال ہے کہ باوجود خفت علی اللسان وقلت تعب کے سارے عبادات سی باوجود کثرت
مشقات تعبد کے افضل و انفع ٹھیرا ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ تحقیق اس امر کی بجز علم مکاشفہ کے لائق
نہین ہان بقدر تحقیق جسکا ذکر علم معاملہ مین ہو سکتا ہی یہ ہی کہ موثر نافع وہ ذکر ہوتا ہی جو علی الدوام
ہمراہ حضور قلب کے ہو رہا وہ ذکر جو صرف زبان سے ہی اور دل اوسمین پڑا ہی اوسکا نفع بہت قلیل
ہی دیگر احادیث بھی اسی پر دلیل ہین

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ   چہ حاصل زین نماز پنجگانہ

اسی طرح جو ذکر ہمراہ حضور قلب کے ایک لحظہ ہوتا ہی اور پہر اللہ تعالی سے غفلت ہمراہ اشتغال بالدنیا کے رہتی ہی وہ ذکر بہی قلیل الجدوی ہی بلکہ حضور قلب کا ہمراہ اللہ کے علی الدوام یا اکثر اوقات مین مقدم ہی عبادات پر بلکہ سارے عبادات کو ایسی ذکر سے ایک طرحکا شرف حاصل ہوتا ہی اور یہ ذکر غایت ثمرہ ہی عبادات عملیہ کا ذکر کے لیے ایک اول و آخر ہوتا ہی اول اوسکا موجب انس وحب کا ہوتا ہی اور اوسکے آخر کو انس وحب واجب کردیتا ہی سو یہی انس وحب مطلوب ہی مرید بدایت امر مین کبہی بتکلف اپنے دل وزبان کو وسواس سے طرف ذکر اللہ کے پہیرتا ہی پہر اگر موفق بمداومت ہوا تو مانوس بذکر ہو جاتا ہی اور اوسکے دل مین حب مذکور رچم جاتا ہی پہر وہ اوس سے صبر نہین کرسکتا الی آخر ما قال ؎

فصل بیان مین ذکر خدا کی کہڑے بیٹہے لیٹے حدث وجنابت وحیض مین مگر قرآن کہ اوسکا پڑہنا جنب وحائض کو درست نہین ہے

قال تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم عائشہ کہتی ہین حضرت ذکر کرتے تہے اللہ کا ہر حین مین رواہ مسلم یعنی ہر وقت وہر دم ابن عباس نے رفعا کہا ہی اگر آئے کوئی تم مین کا پاس اپنے اہل کے اور کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پہر اونمین کوئی بچہ پیدا ہونیوالا ہو تو ضرر نہ دیگا اوسکو شیطان ؎

فصل وقت سونے اور جاگنے کے کیا کہے

حذیفہ وابوذر کہتے ہین حضرت جب اپنے بستر پر جاتے کہتے باسمک اللہم احیی واموت جب جاگتے کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ؎

فصل فضیل مجالس ذکر کی اور بیان مداومت حلق کی اور نہی مین اوسکی مفارقت سی بغیر عذر کے

قال تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی اللہ کے فرشتے ہین پہرتے ہین راہون مین جستجو کرتے ہین

اہل ذکر کی پھر جب کسی قوم کو ذکر خدا کرتے ہوے پاتے ہین ایک دوسرے کو پکارتے ہین آؤ
اپنے کام کو پھر اون لوگون کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک چھپا لیتے ہین اللہ ونسے پوچھتا ہے
حالانکہ دانا تر ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہ کہتے ہین کہ وہ تیری تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے
ہین اللہ فرماتا ہی کیا اونہون نے مجھے دیکھا ہی کہتے ہین نہین اللہ فرماتا ہی اگر دیکھین تو کیا ہو
یہ کہتے ہین اگر وہ تجھکو دیکھہ پائین تو اور بہی زیادہ تیری عبادت و تمجید و تحمید و تسبیح کرین فرماتا ہے
وہ کیا مانگتے ہین یہ کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے جنت کو دیکھا ہی کہتے ہین لا واللہ
ای رب نہین دیکھا فرماتا ہی بہلا اگر اوسکو دیکھین تو کیا ہو یہ کہتے ہین وہ اور بہی زیادہ شدید الحرص
و شدید الطلب ہو جائین اور خوب ہی اوسمین رغبت کرین فرماتا ہی وہ کس چیز سے پناہ مانگتے
ہین یہ کہتے ہین آگ سے فرماتا ہی کیا اونہون نے آگ کو دیکھا ہی یہ کہتے ہین نہین دیکھا ہی فرماتا ہے
کیا ہو اگر وہ اوسکو دیکھین یہ کہتے ہین اگر وہ اوسکو دیکھہ پائین تو اور بہی زیادہ شدید الفرار ہون
خوب ہی ڈرین اللہ فرماتا ہی فاشهدکم انی قد غفرت لهم حضرت نے کہا ایک فرشتہ ملائکہ مین سے
کہتا ہی اونمین فلان شخص تھا جو اونمین سے نہین ہے وہ تو کسی کام کو آ گیا تھا اللہ تعالی کہتا ہی
هم الجلساء لا یشقی بهم جلیسهم متفق علیہ مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعا یہ ہی اللہ کے
فرشتے ہین سیر کرتے پہرتے صاحب فضیلت جستجو کرتے ہین مجالس ذکر کی جب کسی مجلس کو پاتے ہین
کہ وہان ذکر ہوتا ہی تو ہمراہ اونکے بیٹھہ جاتے ہین اور بعض بعض کو اپنے پرون سے گھیر لیتے ہین
یہانتک کہ یہان سے آسمان دنیا تک بہر جاتا ہی پھر جب جدا ہوتے ہین تو آسمان پر چڑھ جاتے
ہین اللہ عز وجل اون سے سوال کرتا ہی کہ تم کہان سے آئے وہ کہتے ہین ہم پاس سے تیرے بندون
کے جو زمین مین ہین آئے ہین وہ تیری تسبیح تکبیر تہلیل تحمید کرتے ہین اور تجھسے مانگتے ہین کہا کیا
مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے میری جنت دیکھی ہی یہ کہتے ہین نہین فرماتا ہے
کیا ہو اگر میری جنت کو دیکھین پھر یہ کہتے ہین وہ پناہ چاہتے ہین تجھسے فرماتا ہی کس چیز سے
پناہ چاہتے ہین کہا تیری آگ سے فرماتا ہی کیا اونہون نے میری نار دیکھی ہی یہ کہتے ہین نہین فرماتا ہے
کیا حال ہو اگر وہ میری نار کو دیکھین یہ کہتے ہین وہ استغفار کرتے ہین تجھسے فرماتا ہی قد غفرت
لهم فاعطیتهم ما سألوا واجرتهم مما استجاروا یہ کہتے ہین ای رب اونمین فلان بندہ بڑا خطاوار
ہی اوسکا تو فقط گزر ہوا تہا وہ اونکے پاس بیٹھہ گیا اللہ تعالی فرماتا ہی وله غفرت هم القوم لا
یشقی بهم جلیسهم مین کہتا ہون کہ جب جلیس اہل ذکر و علم بخشدیے جاتے ہین تو جلیسا حضرت [illegible]

علیہ وآلہ وسلم بالاولی مغفور ہونگے جو کوئی حق مین کسی صحابی کے بدگمان یا بدزبان ہی وہ شقی ہے
نہ سعید یہ ذکر جسطرح شامل ہی ذکر تسبیح وتہلیل وتحمید وغیرہا کو اسی طرح شامل ہے درس وقرات
علم تفسیر وعلم سنن کو بعض اخبار مین اسکی صراحت بھی آئی ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ وابوسعید کا مرفوعا
یون ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ ذکر کرے اللہ کا لکن گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی
ہی اونکو رحمت اور اوترتا ہی اونپر سکینہ اور یاد کرتا ہی اللہ اونکو اون لوگون مین جو پاس اوسکے
ہین رواہ مسلم حارث بن عوف کہتے ہین ایک بار حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے
ساتھہ تھے اتنے مین تین نفر آے دو نے توجہ طرف حضرت کے کی اور ایک چلا گیا ان دو مین
ایک حلقے مین شگاف پاکر بیٹھہ گیا اور دوسرا پیچھے حلقے کے بیٹھا تیسرا پشت پھیر کر چلدیا جب حضرت
فارغ ہوے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو ان ہر سہ نفر کی ایک نے جگھہ پکڑی طرف اللہ کے اللہ
نے اوسکو جگھہ دی دوسرے نے شرم کی اللہ اوس سے شرمایا تیسرے نے اعراض کیا اللہ نے
اوس سے اعراض کیا متفق علیہ معاویہ کہتے ہین حضرت ایک حلقۂ اصحاب پر آئے پوچھا تم کیون
بیٹھے ہو کہا ہم بیٹھے ہین اللہ کا ذکر کرتے ہین اور اوسکی حمد بجالاتے ہین اس بات پر کہ ہمکو راہ اسلام
کی دکھائی اور ہمپر احسان فرمایا کہا اللہ کی سوگند ہی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو مینے تم سے حلف
براہ تہمت نہین لیا ہی ولکن جبریل علیہ السلام آے مجھے خبر کی کہ اللہ تعالی مباہات کرتا ہی ساتھہ تمہارے
فرشتون پر رواہ مسلم

فصل بیان مین ذکر صبح وشام کے

قال تعالی واذکر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال
ولا تكن من الغافلين اہل لغت نے کہا ہی آصال جمع ہی اصیل کی اصیل کہتے ہین ما بین عصر ومغرب
کو وقال تعالی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها وقال تعالی في بيوت اذن الله
ان ترفع ويذكر فيها اسمه يسبح له فيها بالغدو والآصال رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر
الله وقال تعالى انا سخرنا الجبال معه يسبحن بالعشي والاشراق ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے
فرمایا جسنے کہا صبح وشام سبحان الله وبحمده سو بار نہ لائیگا کوئی دن قیامت کو بہتر اوس سے
جو وہ لایا مگر جسنے مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے کہا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک آدمی
نے کہا ای رسول خدا آج کی رات ایک بچھونے مجھے ڈنک مارا مینے سخت ایذا پائی فرمایا اگر تو وقت

شام کے یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو کچھہ ضرر نکرتا رواہ مسلم
تیسرا لفظ یہہ ہے کہ حضرت وقت صبح کے کہتے اللھم بك اصبحنا وبك امسینا وبك نحیي وبك
نموت والیك النشور رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن چوتھا لفظ یہہ ہے ابوبکر
صدیق نے کہا مجھے حکم فرمایئے ایسے کلمات کا جو مین کہا کرون صبح و شام فرمایا کہہ اللھم فاطر السموات
والارض عالم الغیب والشهادة رب کل شيء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر
نفسي وشر الشیطان وشرکه فرمایا انکو صبح و شام اور وقت بستر پر جانے کے کہا کر رواہ ابوداود
والترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابن مسعود مین آیا ہے حضرت جب شام ہوتی کہتے امسینا
وامسی الملك للہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ وحده لا شریك له الی قوله قدیر رب اسألك ما في
هذه اللیلة وخیر ما بعدها رب اعوذ بك من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بك من عذاب
في النار وعذاب في القبر اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح کہتے اصبحنا واصبح الملك للہ رواہ
مسلم عبداللہ بن خبیب کا لفظ یہہ ہے حضرت نے مجھسے فرمایا پڑھ قل ہو اللہ احد و معوذتین شام و
صبح تین بار کفایت کریگا تجھکو ہر شے سے رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح
حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ جو کہے ہر صبح یوم و شام شب کو بسم اللہ
الذي لا یضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السمیع العلیم لکن ضرر نکریگی اوسکو کوئی
شی رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح

فصل سوتے وقت کیا کہے

قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبهم حذیفہ و ابوذر کہتے ہین حضرت جب
بستر پر آتے کہتے باسمك اللھم احیي واموت رواہ البخاري علی مرتضی کہتے ہین حضرت نے مجھسے
اور فاطمہ سے کہا جب تم اپنے بسترون پر جاؤ تو تکبیر تسبیح تحمید تینتیس تینتیس بار کہو دوسری روایت
مین تکبیر ۳۴ بار اور ایک روایت مین تسبیح ۳۴ بار آئی ہے متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
جب کوئی تم مین اپنے بستر پر آئے تو اوسکے حاشیہ چادر سے جھاڑے وہ نہین جانتا کہ اوسکے پیچھے
کون آیا تھا پھر کہے باسمك ربي وضعت جنبي وباسمك ارفعه ان امسکت نفسي فارحمها
وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت جب بستر پر
آتے دونون ہاتھون مین پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور بدن پر ہاتھ پھیرتے متفق علیہ دوسری روایت

مین پڑھنا قل ہو اللہ اور پھر دو قل اعوذ کا آیا ہے پھر کہا ہے کہ جہان تک بدن پر ہاتھ پہونچ سکتا
وہان تک پھیرتے اور شروع سر و چہرہ اور سامنے کے بدن سے کرتے یہ بات تین بار کرتے
متفق علیہ براء بن عازب کہتے ہین مجھسے فرمایا تو جب بستر پر جاے تو نماز کاسا وضو کر پھر داہنی
جانب لیٹ اور کہہ اللهم اسلمت نفسي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك
رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجأ منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت و
نبيك الذي ارسلت پھر فرمایا اگر تو مرا تو فطرت پر مریگا انکو سب کے پیچھے کہہ متفق علیہ انس
کہتے ہین حضرت جب بستر پر آتے کہتے الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي
له ولا مؤوي رواہ مسلم حذیفہ کا لفظ یہ ہے حضرت جب ارادہ سونیکا کرتے دست راست
نیچے رخسار کے رکھکر کہتے اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك رواہ الترمذي وقال حديث
حسن ورواہ ابو داود وزاد كان يقول ثلث مرات

باب ۱۴۷ بیان ہین دعوات کے

اس باب مین فصول ہین قال تعالی ادعوني استجب لكم وقال تعالی ادعوا ربكم تضرعا وخفية
انه لا يحب المعتدين وقال تعالی واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا
دعان وقال تعالی امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء الاية حديث نعمان بن بشیر مین آیا ہے
دعا عبادت ہے رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح عائشہ کہتی ہین حضرت
جامع دعا کو دوست رکھتے تھے ماسوا کو چھوڑتے رواہ ابو داود باسناد جید انس نے کہا
اکثر دعا حضرت کی یہ تھی اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
متفق علیہ مسلم نے کہا انس جب دعا کرتے تو یہی دعا کرتے یا جب کوئی دعا مانگتے تو اوسمین یہ
دعا بھی پڑھتے ابن مسعود کہتے ہین حضرت کہتے تھے اللهم اني اسألك الهدى والتقى والعفاف
والغنى رواہ مسلم طارق بن اشیم نے کہا ہے جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو حضرت اوسکو نماز سکھاتے
پھر حکم کرتے کہ یہ دعا کیا کر اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني رواہ مسلم
دوسرا لفظ طارق کا مسموعا یہ ہے کہ ایک مرد نے آکر کہا مین کیا کہون جب اپنے رب سے کچھ مانگون
فرمایا کہہ اللهم الخ فان هؤلاء تجمع لك خير دنياك واخرتك ابن عمرو کا لفظ رفعا یون ہے حضرت
نے کہا اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین

حضرت نے فرمایا ہی پناہ مانگو تم اللہ کے جہد بلا و درک شقا و سوء قضا و شماتت اعدا سی متفق
علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت کہتے تھے اللهم اصلح دیني الذي هو عصمة امري واصلح لي
دنیاي التی فیها معاشي واصلح لي اٰخرتي التي فیها معادي واجعل الحياة زيادة لي في
كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر رواه مسلم علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرت نے مجھے
فرمایا تو کہہ اللهم اهدني وسددني دوسری روایت یوں ہی اللهم اني اسألك الهدى والسداد
رواه مسلم انس کہتے ہیں حضرت یوں کہا کرتے تھے اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل
والجبن والهرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المحيا والممات
دوسری روایت میں ہے وضلع الدين وغلبة الرجال رواه مسلم ابو بکر صدیق نے
حضرت سی کہا تہا مجھے ایسی دعا سکہاؤ جو میں نماز میں پڑہا کروں فرمایا کہہ اللهم اني ظلمت نفسي
ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت
الغفور الرحيم دوسری روایت میں ہے اپنے گھر میں پڑہا کروں کثیرا بثاء مثلثه وبباء موحده
دونوں طرح روایت ہی ابو موسی کہتے ہیں حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللهم اغفر لي خطيئتي
وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي جدي وهزلي وخطائي وعمدي
وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت وانت على كل شيء قدير متفق علیہ
عائشہ نے کہا حضرت اپنی دعا میں کہتے تھے اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر
ما لم اعمل رواه مسلم ابن عمر نے کہا حضرت کی دعا یہ تہی اللهم اني اعوذ بك من زوال
نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك رواه مسلم زید بن ارقم نے کہا
حضرت یہ دعا کرتے تھے اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم و
عذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها
اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا
يستجاب رواه مسلم ابن عباس نے کہا حضرت یوں کہتے تھے اللهم لك اسلمت وبك آمنت
وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما
اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت بعض روایت نے
اتنا اور زیادہ کیا ہی ولا حول ولا قوة الا بالله متفق علیہ عائشہ کہتی ہیں حضرت ان کلمات سے

دعا کرتے تھے اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنى والفقر رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وهذا لفظ ابي داود حديث قطبه بن مالک مین
رفعاً یہ دعا آئی ہے اللهم اني اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء رواه الترمذی
وقال حديث حسن شکل بن حمید نے کہا ای رسول خدا مجھی کوئی دعا سکھاؤ فرمایا کہہ اللهم اني
اعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن انس کا لفظ یہ ہے حضرت کہتے تھے اللهم اني اعوذ بك
من البرص والجنون والجذام وسيئ الاسقام رواه ابو داود باسناد صحیح ابو ہریرہ نے کہا
حضرت یون کہتے تھے اللهم اني اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذ بك من الخيانة
فانها بئست البطانة رواه ابو داود باسناد صحیح حدیث علی مین آیا ہے کہ ایک مکاتب کو واسطے
ادای قرض کے یہ دعا سکھائی فرمایا اگر برابر پہاڑ کے تجھپر دین ہوگا تو اللہ اوسکو تجھسے ادا کریگا
اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك رواه الترمذي وقال حديث
حسن عمران بن حصین کہتے ہین حضرت نے میرے باپ حصین کو یہ دو کلمے سکھاے کہ دعا کرے
ساتھ اونکے اللهم الهمني رشدي واعذني من شر نفسي رواه الترمذي وقال حديث حسن
عباس بن عبد المطلب نے کہا ای رسول خدا مجھی ایسی شی سکھاؤ جو مین اللہ سے مانگون فرمایا مانگ
اللہ سے عافیت تین دن کی بعد پھر جا کر کہا فرمایا ای عم رسول اللہ مانگو اللہ سے عافیت دنیا و
آخرت مین رواه الترمذي وقال حديث حسن صحیح شہر بن حوشب نے ام سلمہ سے پوچھا اکثر
دعا حضرت کی جب وہ تمہارے پاس ہوتے کیا تھی کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك
رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو الدرداء کہتے ہین حضرت نے فرمایا دعا داؤد علیہ السلام
کی یہ تھی اللهم اني اسألك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبلغني الى حبك اللهم اجعل
حبك احب الي من نفسي واهلي ومن الماء البارد رواه الترمذي وقال
حديث حسن انس فعاً کہتے ہین لازم پکڑو یاذا الجلال والاكرام کو رواه الترمذي ورواه
النسائي من رواية ربيعة بن عامر الصحابي قال الحاكم حديث صحيح ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے
بہت سی دعا کی ہمین کچھ اوسمین سے یاد نہ رہا فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ جو جامع ہو ان سب کو
تو کہہ اللهم انی اسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه واله وسلم ونعوذ بك
من شر ما استعاذك منه نبيك محمد صلى الله عليه واله وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن مسعود کہتے ہین ایک دعا حضرت کی یہ بھی تھی اللهم اني اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رواه الحاكم وقال حديث صحيح على شرط مسلم

فصل فضل دعا بظہر الغیب مین

قال تعالى والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان وقال تعالى واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وقال تعالى اخبارا عن ابرهيم عليه السلام رب اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب ابو الدرداء نے مسموعا کہا ہی نہین ہے کوئی بندہ مسلمان جو دعا کرے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت اوسکے لیکن فرشتہ کہتا ہے ولك بمثل رواه مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعا یہ ہی دعا مرد مسلمان کے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت قبول ہوتی ہی نزدیک اوسکے سر کے ایک فرشتہ موکل ہے جب یہ دعا ئی خیر کرتا ہے واسطے اپنے بھائی کے وہ فرشتہ کہتا ہی ولك بمثل رواہ مسلم

فصل مسائل دعا مین

اسامہ بن زید نے رفعاً کہا ہی جسکے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اوسنے کہا جزاك الله خيرا تو سبالغہ کیا ثنا مین رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہی تم بد دعا نکرو اپنی جان پر اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنے مال پر کہین موافق نہو جاؤ تم اللہ سے ایسی ساعت کو کہ اوسمین کچھ مانگا جاتا ہی اور وہ قبول ہو جائے واسطے تمہارے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواه مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی قبول ہوتی ہی دعا ایک تمھارے کی جب تک کہ وہ جلدی نہین کرتا ہی اور نہین کہتا ہی کہ مینے دعا کی اپنے رب سے اوسنے قبول نہین کی متفق علیہ مسلم کی روایت یون ہے ہمیشہ قبول ہوتی ہی دعا جب تک کہ نہ مانگے کوئی گناہ یا قطیعت رحم اور جلدی نکرے کہا اے رسول خدا جلدی کرنا کیا ہی فرمایا کہے قد دعوت ربي فلم يستجب لي متفق علیہ دوسری روایت یون ہے فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء یعنی تھک کر دعا کرنا چھوڑ دے ابو امامہ کہتے ہین

حضرت سے کہا کون دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف شب آخر مین اور پیچھے نمازہای فرض کے
رواه الترمذي وقال حديث حسن عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی نہین ہی زمین
پر کوئی مسلمان جو دعا کرے اللہ سے کوئی دعا لکن دیتا ہی اللہ اوسکو وہ یا پہیر دیتا ہی اوس سے
مثل اوسکے سوء کو جبکہ داعی باثم یا قطیعت رحم نہو ایک مرد نے قوم مین سے کہا اب ہم بہت سی
دعا کرینگے فرمایا بہت سی دعا کر رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح رواه الحاكم من
رواية ابي سعيد وزاد او يدخر له من الاجر مثلها ابن عباس کہتے ہین حضرت وقت کرب کے
کہتے تھے لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات
ورب الارض ورب العرش الكريم متفق عليه **ف** ابواب دعا کے اور الفاظ ماثورہ دعا کے
اور مسائل دعوات کے بےحساب ہین کتب مستقلہ اس باب مین سلف وخلف نے لکھے ہین کتاب
نزل الابرار اس فن مین اجمع مؤلفات وانفع مصنفات ہی اس جگہہ کلام غزالی رح التقاطا متعلق
دعوات نقل کیا جاتا ہی فضیلت دعا مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی قال ربكم ادعوني استجب لكم ان
الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين وقال تعالى قل ادعوا الله او
ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى اور حدیث مین دعا کو مخ عبادت کہا ہی اور فرمایا ہے
کوئی شی اکرم علی اللہ دعا سے نہین ہی آداب دعا کے یہ ہین کہ وقت شریف کو تاکے رہے جیسے روز
عرفہ ورمضان وروز جمعہ اور وقت سحر کو ساعات شب سی قال تعالى وبالاسحار هم يستغفرون
اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ہر رات ثلث آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہی اور کہتا ہے
من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له یہ ایک ادب ہوا دوسرا ادب یہ ہی کہ احوال شریفہ
کو مغتنم جانے جیسے وقت زحف صفوف ونزول غیث واقامت نماز فرض اور درمیان اذان
واقامت وصوم وحالت سجدہ تیسرا ادب یہ ہی کہ رو بقبلہ ہو کر دعا کرے اور ہاتھ اتنے اونچے
کرے کہ سفیدی بغل کی نظر آئے چوتھا ادب یہ ہی کہ آواز پست رکھے درمیان مخافت وجہر کے
قال تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها اى بدعائك وابتغ بين ذلك سبيلا وقال تعالى
اذ نادى ربه نداء خفيا وقال تعالى وادعوا ربكم تضرعا وخفية پانچوان ادب یہ ہی کہ دعا مین
تکلف سجع نکرے کہ یہ اعتدا ہی اور اللہ معتدین کو دوست نہین رکھتا ہی بعض نے کہا مراد اس اعتدا سے
تکلف اسجاع ہی اولی یہ ہی کہ دعوات ماثورہ سے تجاوز نکرے کیونکہ ہر کسی کو اچھی طرح دعا کرنا نہین
آتا ہی معاذ نے کہا علما سے جنت مین بھی کام پڑیگا اہل جنت پوچھینگے کہ کسطرح تمنا کرین آخر علماء

سے سیکھیں گے کہتے ہیں علما و ابدال دعا میں سات کلمات سی زیادہ نہیں کرتے تھے آخر سورۂ
بقر شاہد ہی اس بات پر اللہ نے کسی جگہہ قرآن میں ادعیۂ عباد کو زیادہ سات کلمات سی ذکر نہیں کیا ہے
مراد سجع سے تکلف کلام ہی اور جو بی ساختہ ہوا وسکا کچھ ڈر نہیں ہے چھٹا ادب تضرع و خشوع و رغبت
و رہبت ہی قال تعالی یدعوننا رغبا و رھبا ساتواں ادب یہ ہی کہ دعا پر جزم کرے اجابت کا
یقین رکھے حدیث میں آیا ہی ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللہ لا یستجیب
دعاء من قلب غافل سفیان بن عیینہ نے کہا ہی لا یمنعن احدکم من الدعا ما یعلم من نفسه فان اللہ
عز وجل اجاب دعاء شر الخلق ابلیس لعنة اللہ آٹھواں ادب یہ ہی کہ دعا میں الحاح کرے تین بار
تکرار کرے حضرت جب دعا و سوال کرتے تین بار کرتے نواں ادب یہ ہی کہ شروع ذکر خدا سی کرے
سوال سے بدایت نکرے حضرت جب دعا آغاز کرنا چاہتے کہتے سبحان ربی العلی الاعلی الوھاب
رواہ سلمة بن الاکوع ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں جب اللہ سی کچھ مانگے تو ابتدا بدرود کرے پھر
سوال حاجت پھر درود پر ختم کرے اللہ کریم تر ہی اس بات سی کہ درود کو قبول کرے اور بیچ میں
کو چھوڑ دے دسواں ادب یہ ہی کہ تائب ہو کر رد مظالم کرے اور اللہ پر متوجہ ہو ساتھ کنہ
ہمت کے یہ ادب باطن کا ہی سبب قریب اجابت میں یہی ادب ہی **حکایت** اوزاعی کہتی ہیں
لوگ طلب باران میں نکلے اونمیں بلال بن سعد تھے اونھوں نے کھڑے ہو کر کہا ای گروہ حاضرین
کیا تم اقرار اپنی اسارت کا نہیں کرتے ہو کہا اللھم نعم کہا ای اللہ ہمنے تجھکو سنا ہی کہ تو نے فرمایا ہے
ما علی المحسنین من سبیل اور ہم سب مقر ہیں اپنی اسارت کے تیری مغفرت ہم سے لوگوں کے
لیے ہوتی ہی اللھم فاغفر لنا وارحمنا پھر ہاتھ دعا کو اوٹھائے اللہ نے پانی برسایا **حکایت**
مالک بن دینار کو کہا تم اللہ سے ہمارے لیے دعا کرو کہا تم پانی برسنے میں دیر سمجھتے ہو میں پتھر برسنے
میں دیر سمجھتا ہوں **حکایت** یحیی غسانی نے کہا عہد داود علیہ السلام میں قحط پڑا تین عالموں کو
لیکر لوگ واسطے استسقا کے نکلے ایک عالم نے کہا اللھم انك انزلت فی توراتك ان نعفو
عمن ظلمنا اللھم انا قد ظلمنا انفسنا فاعف عنا دوسرے نے کہا اللھم انك انزلت فی توراتك
ان نعتق ارقائنا اللھم انا ارقاؤك فاعتقنا تیسرے نے کہا اللھم انك انزلت فی توراتك ان لا
نرد المساکین اذا وقفوا بابوابنا اللھم انا مساکینك وقفنا ببابك فلا ترد دعائنا پانی برسا
حکایت عطا سلمی کہتے ہیں ایکبار پانی نہ برسا ہم واسطے استسقا کے نکلے مقابر میں سعدون
مجنون کو پایا میری طرف نظر کرکے کہا ای عطا اھذا یوم النشور او بعثر ما فی القبور میں نے کہا

نہین پانی نہین برسا ہی اسلیے پانی مانگنے کو نکلے ہین کہا قلوب رضیہ سے یا قلوب سماویہ سے
عینے کہا بلکہ قلوب سماویہ سے کہا ہیہات ای عطا تم ان تبہرجین کو کہو کہ یہ تبہرج نکرین کیونکہ ناقد بصیر
ہے پہر آسمان کی طرف نظر اوٹھا کر کہا الهي وسيدي ومولائي لا تهلك بلادك بذنوب عبادك
ولكن بالمكنون من اسمائك وما وارت الحجب من الائك الا ما سقيتنا ماء غدقا فراتا تحيي به العباد
وتروي به البلاد يا من هو على كل شئ قدير عطا کہتے ہین یہ کلام تمام نہوا تہا کہ رعد و برق ہو کر ابر
آیا ایسا پانی برسا کہ گویا دہان مشک کہول دیے ہین سعدون وہانسے چلدیے بہرحال جو دعا بعد انابت
و توبہ ورد مظالم و ندم کے ہوتی ہے اوسکی اجابت جلد تر ظہور مین آتی ہے

باب ۱۴۸ بیان مین کرامات اولیاء و فضل اولیاء کے

قال الله تعالى الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون لهم
البشرى في الحيوة الدنيا وفي الاخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم وقال تعالى
وهزي اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا فكلي واشربي الاية وقال تعالى كلما دخل عليها
زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق
من يشاء بغير حساب وقال تعالى واذ اعتزلتموهم وما يعبدون الا الله فأووا الى الكهف ينشر لكم
ربكم من رحمته ويهيئ لكم من امركم مرفقا وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين
واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة منه حديث طويل عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما مین قصہ مہمانی تین نفر اصحاب صفہ کا آیا ہی کہ جب وہ ایک لقمہ اوٹھاتے تو اسفل سے
وہ طعام زیادہ ہو جاتا یہانتک کہ سب کا پیٹ بہر گیا اور رکہانا تین گنا بچ رہا اوسمین سے حضرت کو
بہیجا آپنے بہی کہایا الحدیث متفق علیہ یہ کرامت تہی صدیق رضی اللہ عنہ کی ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت نے فرمایا اگلی امتون مین تم سے پہلے کچہ لوگ محدث ہوتے تہے میری امت مین اگر کوئی
ہوگا تو وہ عمر ہے رواه البخاري ورواه مسلم من رواية عائشة وفي روايتهما قال ابن وهب
محدثون اي ملهمون اس حدیث سے صاحب الہام ہونا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ثابت ہوا الہام
ایک نوع ہی کرامت کی حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہی کہ اسامہ بن ابی قتادہ نے حق مین سعد بن
ابی وقاص کے کہا تہا ان سعدا كان لا يسير بالسرية ولا يقسم بالسوية ولا يعدل في القضية
سعد نے کہا مین تین دعائین کرتا ہون اللهم ان كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فاطل عمره

واظل فقرہ وعرضہ للفتن اوسکے بعد جب کوئی اوس سے پوچھتا تو کہتا شیخ کبیر مفتون اصابتنی دعوة سعد عبدالملک بن عمیر راوی حدیث جابر بن سمرہ سے کہتے ہین فانا رأیتہ بعد ان سقط حاجباہ علی عینیہ من الکبر وانہ لیتعرض للجواری فی الطرق فیغمزھن متفق علیہ اس حدیث سے کرامت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ثابت ہی کہ اللہ نے اونکی سچی دعا حق مین جھوٹے مدعی کے قبول فرمائی حدیث عروہ بن زبیر مین آیا ہی کہ اروی بنت اوس نے سامنے مروان بن حکم کے سعید بن زید سے خصومت کی اور یہ دعوی کیا کہ سعید نے کچھ زمین اوسکی داب لی ہے سعید نے کہا بھلا جب مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہی کہ من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین تو پھر مین اسکی زمین کیا لونگا مروان نے کہا اب مین تم سے بعد اسکے کوئی بینہ طلب نکرونگا سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبة فاعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ نہ مرے یہانتک کہ اندھے ہوگئے ایکبار اپنی زمین مین چلے جاتے تھے ایک گڑھے مین گر کر مرگئے متفق علیہ یہ کرامت ہی سعید کی دوسری روایت مسلم کی یہ ہی کہ محمد بن زید نے اوسکو اندھا دیکھا دیوارون کو ٹٹولتے تھے اور کہتے کہ اصابتنی دعوة سعید ایک دن کنوئین پر گزرے جو اندر گھر کے تھا جسکے لیے خصومت کی تھی اوسمین گر پڑے وہی گڑھا اوسکی گور ہوا جابر بن عبداللہ کہتے ہین جنگ احد مین میرے باپ نے مجھسے کہا کہ مین اپنے آپکو دیکھتا ہون کہ اصحاب حضرت مین سب سے پہلے مین ہی مقتول ہونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے ہمراہ ایک اور شخص کو بھی قبر مین دفن کردیا پھر میرا جی خوش نہوا کہ یہ ہمراہ دوسرے کے رہین چھ مہینے کے بعد مینے انکو قبر سے نکالا ویسے ہی تھے جیسے کہ دن دفن کے رکھا تھا سوا کان کے پھر مینے اونکو علیحدہ قبر مین رکھا رواہ البخاری انس کہتے ہین دو صحابی پاس سے حضرت کے نکلے رات اندھیری تھی اوکے سامنے دو چراغ سے چلتے تھے جب جدا ہوے تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ رہگیا یہانتک کہ وہ اپنے گھر مین پہونچگئے رواہ البخاری مین طرق دوسری روایت مین آیا ہی کہ وہ دونون صحابی اسید بن حضیر وعبادہ بن بشر تھے حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر قصہ قتل خبیب آیا ہی کہ ایک عورت نے کہا ما رایت اسیرا خیرا من خبیب فواللہ لقد وجدتہ یوما یاکل قطفا من عنب فی یدہ وانہ لموثق بالحدید وما بمکة من ثمرة وہ عورت کہتی تھی انہ لرزق رزقہ اللہ خبیبا الحدیث رواہ البخاری بطولہ نووی کہتے ہین اس باب مین بہت احادیث صحیحہ آئی ہین جیسے حدیث اوس غلام کی جو پاس راہب و ساحر کے جاتا تھا اور جیسے حدیث جریج کی اور حدیث اصحاب غار کی جنکو پتھر نے

چھپا دیا تھا اور حدیث اوس شخص کی جسنے ابر مین یہ آواز سنی تھی اسق حدیقة فلان وغیر ذالک والدلائل فی الباب کثیرة معلومة ابو ہریرہ کہتے ہین مینے عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ کہتے نہین سنا کہ کسی شی کے حق مین یہ کہا ہو کہ مین اوسکو یون گمان کرتا ہون لکن ویسا ہی ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے رواہ البخاری **ف** یہانتک بیان اخلاق حسنہ وخصال حمیدہ کا تھا اب بعد اسکے نووی نے ابواب امور منہی عنہ کے لکھے ہین ہر چند تفصیل ان امور کی رسائل جداگانہ مین مثل قواطع الانسان وقوارع البشر ولسان العرفان ہو چکی ہی لکن جو کہ معرفت اشیاء کے اضداد سے حاصل ہوا کرتی ہے اسلیے ذکر کرنا ان خصال ذمیمہ کا بھی واسطے تکمیل احوال اخلاق کے مناسب ہے وباللہ التوفیق

باب ۱۴۹ بیان امور منہی عنہا کے

اس باب مین فصول ہین

فصل تحریم غیبت اور امر بحفظ لسان مین

قال اللہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم وقال تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نووی کہتے ہین ہر مکلف کو چاہیے کہ اپنی زبان کو ساری باتون سے محفوظ رکھے مگر وہ کلام جسمین کوئی مصلحت ظاہر ہو اور جبکہ مصلحت مین کلام وترک کلام مستوی ہو تو سنت یہی ہی کہ کلام سے باز رہے اسلیے کہ کبھی کلام منجر بطرف مباح یا حرام یا مکروہ کے ہوتا ہی اور یہ بات عادة اکثر ہوتی ہے کوئی شی برابر سلامتی کے نہین ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ ویوم آخرت پر وہ اچھی بات کہے یا چپ رہے نووی نے کہا یہ حدیث صریح ہی اس امر مین کہ آدمی کو چاہیے کہ بات نہ کہے لکن جبکہ اچھی بات ہو یہ اچھی بات وہ کلام ہوگا جسکی مصلحت ظاہر ہے اور جب ظہور مصلحت مین شک ہو تو پھر عدم کلام بہتر ہے ابو موسی نے حضرت سے کہا کون مسلمان افضل ہے کہا جسکے ہاتھ وزبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین متفق علیہ سہل بن سعد کا لفظ رفعا یہ ہی جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونون جبڑون اور

درمیان دونون پانوٴن کے ہے تو ضامن ہوتا ہون مین واسطے اوسکے جنت کا متفق علیہ
مراد اس سے زبان و فرج ہی یعنے اگر کوئی ان دونون عضو کے گناہون سے بچیگا تو وہ لائق جنت
کے ٹہیریگا ابوہریرہ مسموعا کہتے ہین بندہ کوئی بات کرتا ہے پہر تبتین نہین کرتا اوسمین اور
نازل ہوتا ہی بسبب اوس بات کے آگ مین دورتر ما بین مشرق و مغرب سی متفق علیہ نووی نے
کہا معنی تبتین کے یہ ہین کہ فکر نہین کرتا ہی اوسمین کہ آیا یہ بات اچہی ہے یا نہین انتہی یعنی بیساختہ جو
موںہہ پر آتا ہی بے سوچے سمجہے بک ڈالتا ہی اسکا انجام جہنم ہی دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہی بندہ کوئی بات
اللہ کے غصے کی کہتا ہی کچہہ اوسکی پروا نہین کرتا لکن گر جاتا ہی جہنم مین رواہ البخاری ہے بلال بن
حارث مزنی مرفوعا کہتے ہین آدمی کوئی کلمہ اللہ کی رضا کا کہتا ہی اوسکو گمان بہی نہین ہوتا کہ وہ
کہانتک پہونچیگا اللہ اوس کلمے کے سبب سی رضا اپنی یوم لقا تک لکہہ لیتا ہی اور کوئی کلمہ اللہ کی
ناخوشی کا کہتا ہی گمان بہی نہین کرتا کہ وہ کہانتک پہونچا اللہ اوسکے سبب سے سخط اپنا روز ملاقات تک
لکہہ لیتا ہی رواہ مالك فی الموطا والترمذي وقال حدیث حسن صحیح سفیان بن عبد اللہ نے
حضرت سی کہا تہا مجہے ایسی بات کہو جسکو پکڑے رہون فرمایا کہہ رب میرا اللہ ہی پہر استقامت کر
کہا بڑا خوف آپکو مجہپر کس بات کا ہے اپنی زبان پکڑ کر کہا اسکا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی جسکو بچایا اللہ نے شر سے ما بین لحیین و شر ما بین جلین سے وہ جنت
مین جائیگا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عقبہ بن عامر کہتے ہین مینے کہا اے رسول خدا
نجات کیا ہی فرمایا روک اپنی زبان کو اور سمائے تجہکو گہر تیرا اور رو اپنی خطا پر رواہ الترمذي
وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہی جب صبح کرتا ہی ابن آدم تو سارے
اعضا زبان کے خوشامد کرتے ہین کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین ہم تیرے ساتھ ہین اگر
تو سیدہی رہی تو ہم سب سیدہے رہینگے اور اگر تو ٹہڑی ہوئی تو ہم سب ٹہڑے ہوجاینگے رواہ
الترمذي معاذ کہتے ہین مینے کہا اے رسول خدا بتاوٴ مجہے ایسا عمل جو داخل کرے مجہے جنت مین
اور دور کرے مجہے آگ سے فرمایا تونے بڑی بات پوچہی و لکن وہ آسان ہے اوسپر جسپر اللہ آسان
کرے عبادت کر تو اللہ کی شریک نکر کسی شی کو ساتہہ اوسکے اور قائم رکہہ نماز اور دیا کر زکوة
اور روزہ رکہہ رمضان کا اور حج کر گہر کا اگر پا سکے تو طرف اوسکے راہ پہر فرمایا کیا نہ بتاوٴن
مین تجہکو ابواب خیر کے روزہ سپر ہی صدقہ بجہاتا ہی خطا کو جسطرح پانی آگ کو بجہاتا ہی نماز پڑہنا
مرد کا جوف شب مین پہر یہ آیت پڑہی تتجافی جنوبہم عن المضاجع تا یعملون پہر فرمایا کیا

خبر ند ون مین تجھکو اُس وعمود وذروۂ سنام امر کی مینے کہا ہان فرمایا راُس امر اسلام ہی اور عمود
اوسکا نماز ہی اور ذروۂ سنام اوسکا جہاد ہی پھر فرمایا کیا خبر ند ون مین تجھکو اس سب کے ملاک کی مینے
کہا ہان اوسپر اپنی زبان پکڑ کر کہا کف علیك هذا یعنے اسکو روک مینے کہا کیا ہم ماخوذ ہین کلام
پر فرمایا روئی تجھکو مان تیری وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الاحصائد
السنتهم رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یعنی یہی بکواس بان کی آگ مین وندہی موہنہ
جھونکتی ہے حفظ زبان کو سارے ابواب خیر کا قوام ونظام ومعتمد علیہ ومدار ٹھیرایا ہی حدیث
ابو ہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہی کہا اللہ ورسول جانین فرمایا ذکر
کرنا تیرا اپنے بہائی کو ایسی بات سی جسکو وہ مکروہ رکھتا ہی کہا بھلا اگر ہمارے بھائی مین وہ بات ہو
جو ہم کہتے ہین فرمایا اگر وہ بات اوسمین ہے جو تو کہتا ہی تو یہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات نہین
ہے جو تو نے کہی ہے تو یہ اوسپر بہتان ہوا رواہ مسلم حدیث ابی بکرہ مین دن حجۃ الوداع
کے خطبۂ یوم النحر مین بمقام منی فرمایا تھا بیشک خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین
تمھاری حرام ہین تمپر مثل حرمت اس دن تمھارے کے اس شہر تمھارے مین الا هل بلغت
کیون مینے پہونچادیا یا نہین متفق علیہ اس حدیث مین جان مال آبرو کا ایک حکم رکھا ہے
آبرو ریزی داخل غیبت ہی یا داخل بہتان عائشہ نے حضرت سے کہا تھا حسبك من صفیة
كذا وكذا یعنی وہ ٹھنگنی ہین فرمایا تو نے ایسی بات کہی اگر آب دریا سے ملائی جاے تو ملجائے
یعنی سارا پانی گندہ ہو جاے مینے ایک انسان کا حال کہا فرمایا مین نہین دوست رکھتا کہ کسی
انسان کی حکایت مجسے کیجاے اور میرے لیے كذا وكذا ہو رواہ ابی داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح نووی نے کہا هذا الحدیث من ابلغ الزواجر عن الغیبة قال تعالی
وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی جب ایسا کلمہ خفیف مختصر غیبت ٹھیرا اور اوسکا قبح اس
درجہ ہوا کہ اگر سمندر مین اوسکو ملادین تو اوسکی شدت نتن سے سارا پانی دریا کا متغیر الطعم
والریح ہو جاے تو اور کلمات عظیمہ واقوال کثیرہ کا کیا ٹھکانا ہی اللهم غفرا حدیث انس مین
فرمایا ہی جب مجھے معراج مین لیگئے میرا گذر ایک قوم پر ہوا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ
اپنے چہرے و سینے کو اون ناخونون سے نوچتے کھسوٹتے تھے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ
ہین کہا یہ وہ لوگ ہین جو لوگونکا گوشت کھاتے ہین اور اونکی آبرو ریزی کرتے ہین رواہ
ابو داود ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین سارا مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا

اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا رواہ مسلم

باب اس بیان مین کہ غیبت حرام ہی جو شخص غیبت محج مہ کو سنی اوسپر واجب ہے کہ رد و ابطال اوسکا کری قائل پہ اگر عاجز ہوا اور اوسکی بات نمانی جائے تو اوس مجلس ہی کو چھوڑ دے اگر ممکن ہو

قال تعالی واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه وقال تعالی ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا وقال تعالی واذا رأيت الذين يخوضون في اياتنا فاعرض عنهم حتى يخوضوا في حديث غيره واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين حديث ابو الدردا مین فرمایا ہے جسنے پھیر دیا کسیکو آبرو سے اپنے بھائی کے پھیر دیگا اللہ اوسکی مونہہ کو آگ سے دن قیامت کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن حديث عتبان بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے پوچھا مالک بن دخشم کہان ہی ایک مرد نے کہا وہ منافق ہی اللہ رسول کو دوست نہین رکھتا ہی حضرت نے فرمایا یون مت کہہ اوسنے لا الہ الا اللہ کہا ہی بارادہ وجہ اللہ اور اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر قائل لا الہ الا اللہ کو جبکہ اوس کلمے سے جویندہ وجہ اللہ ہو متفق علیہ حدیث طویل توبۂ کعب بن مالک مین آیا ہی حضرت تبوک مین درمیان قوم کے بیٹھے تھے پوچھا کعب بن مالک کا کیا حال ہے ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ حبسہ بردا ہ والنظر في عطفيه معاذ بن جبل نے کہا بئس ما قلت واللہ یا رسول اللہ ما علمنا عليه الا خيرا حضرت خاموش رہے متفق علیہ یعنی اوسنے کعب کو معجب کہا

فصل بیان مین غیبت مباح کے

نووی نے کہا ہی غیبت بسبب غرض صحیح شرعی کے کہ بے اوسکے وصول الی الغرض ممکن نہو مباح ہو جاتی ہے اوسکے چھہ اسباب ہین آیک تظلم مظلوم کو جائز ہے کہ سلطان یا قاضی وغیرہما کے سامنے تظلم کرے جسکو ولایت یا قدرت انصاف پر ظالم سے حاصل ہے اوس سے کہے کہ فلان نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی دوسرے مدد لینے مین تغییر منکر پر اور پھیرنے مین عاصی کی طرف صواب کے جس شخص کو ازالۂ منکر پر قدرت حاصل ہے اوس سے کہے کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوسکو روک دے وغیرہ لک اور مقصود اوسکا توصل ہو طرف ازالۂ منکر کے اور اگر یہ مقصود نہین ہی تو پھر حرام ہے تیسری صورت استفتاء ہی مفتی سے کہے کہ مجھپر میرے باپ یا بھائی یا خاوند نے

یا فلان شخص نے یہ ظلم کیا ہی کیا اسکو یہ امر جائز ہے اور طریقہ خلاص کا اوس سے اور تحصیل حق اور
دفع ظلم ونحو ذلک کا کیا ہی کہ یہ شکایت بسبب حاجت کے جائز ہے ولکن احوط وافضل یون ہے
کہ اسطرح کہے کہ اگر کوئی شخص یا مرد یا زوج اسطرحکا کام کرے تو اوسکا کیا حکم ہی کہ اس تقریر سے
بھی غرض بغیر تعیین حاصل ہوسکتی ہے ومع ذلک تعیین جائز ہے جسطرح کہ حدیث ہند مین ذکر
اسکا انشاء اللہ آئیگا چوتھے تحذیر کرنا ہی مسلمانون کو شر سے اور نصیحت کرنا ہی اونکو اسکی کئی وجوہ
ہین از انجملہ ایک جرح مجروحین ہے رُوات وشہود مین یہ باجماع مسلمین جائز بلکہ واجب ہے
بسبب حاجت کے اور مشورہ کرنا ہی مصاہرت انسان یا مشارکت یا ایداع یا معاملہ ومجاورت مین یا
مشاور پر واجب ہی کہ اوس شخص کے حال کو مخفی نرکھے بلکہ بہ نیت نصیحت اوسکے مساوی وعیوب کا
ذکر کردے یا مثلاً کسی متفقہ کو دیکھے کہ نزدیک کسی مبتدع یا فاسق کے آمد وشد رکھتا ہی اور وہ
اس سے علم سیکھتا ہی اور اس بات کا ڈر ہی کہ اوس متفقہ کو کوئی ضرر اس سے پہونچے تو اسپر نصیحت کرنا
اوسکا حال بیان کرکے واجب ہی اس شرط سے کہ نصیحت کا قصد ہو اسمین غلطی بھی ہوجاتی ہے
متکلم کو کبھی حامل اس بیان پر حسد ہوتا ہی اور شیطان اوسکو دہوکا دیتا ہی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ مین
ناصح ہون اسلیے تفطن کرنا اس امر کا ضرور چاہیے یا مثلاً یہ صاحب ولایت ہو اور قیام ساتھہ اوسکے
بخوبی نکرسکے اسوجہ سے کہ صلح ولایت نہین ہی یا فاسق ہی یا مغفل ہے ونحو ذلک تو اسپر ذکر کرنا
اس حال کا اوس شخص سے جسکو اسپر ولایت عامہ ہی واجب ہی تاکہ وہ اسکو معزول کرکے دوسرا
شخص جو کہ لائق اس کام کے ہو مقرر کرے یا والی خود اسکا حال معلوم کرکے بمقتضای حال معاملہ کرے
دہوکا نہ کھاے بلکہ حث علی الاستقامۃ کرے یا اوسکو اوسکے کام سے بدل دے پانچوین یہ کہ
مجاہر بفسق یا بدعت ہو مثلاً شراب خوار ہو لوگون سے تاوان لیتا ہو آمدنی سائر ودیگر اموال کی
ظلماً جمع کرتا ہو امور باطلہ کا متولی ہو تو ذکر اوسکے مجاہرت بالفسق کا کرنا جائز ہی اور عیوب کا
ذکر کرنا حرام ہی مگر یہ کہ اوسکے جواز کے لیے کوئی اور سبب ہو جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی چھٹے تعریف
کرنا کسی انسان کی جبکہ وہ کسی لقب سے معروف ہو جیسے اعمش اعرج اعور اصم اعمی احول وغیرہا
کہ اس صورت مین اوس لقب کا ذکر کرنا واسطے شناخت کے جائز ہی اور اطلاق کرنا اوس لقب کا
بطور تنقیص کے حرام ہے اور اگر بغیر اسکے اور طرح پر تعریف اوسکی ہوسکے تو اولی تر ہی نووی
نے اسکے بعد کہا ہے فہذہ ستۃ اسباب ذکرہا العلماء واکثرہا مجمع علیہ ودلائلہا من
الاحادیث الصحیحۃ المشہورۃ انتہی لکن قاضی محمد بن علی شوکانی رح نے ایک رسالہ مستقل مین تعقب

نووی رحمہ کا بابت جواز غیبت کے ان اسباب شش گانہ سے بحوالہ تقریر شرح مسلم للنووی کیا ہی
اور یہ بات ثابت کی ہی کہ غیبت کسی شخص کی کسی حال مین بھی کرنا درست نہین ہے اور جو دلائل
جواز غیبت کے اس جگہہ یا شرح مسلم مین احادیث سی نقل کیے ہین اونکا جواب شافی بدفع کافی
دیا ہی اور معنی احادیث کے صحیح طور پر بیان فرمائے ہین وللہ الحمد عائشہ کہتی ہین ایک مردنے
حضرت سے اذن چاہا فرمایا اسکو اذن دو بئس اخو العشیرة نووی کہتے ہین احتج به البخاري في
جواز غيبة اهل الفساد والريب انتہی اس شخص کا نام جسکو حضرت نے برا آدمی قوم مین فرمایا تھا
عیینہ بن حصن تھا اوسوقت یہ سچے دل سے اسلام نہ لائے تھے مگر مظہر اسلام تھے حضرت نے چاہا
کہ لوگ انکو پہچان جائین یہ ہو کا نکھائین یہ حدیث اعلام نبوت سی ہی اسلیے کہ عیینہ سے حیات حضرت
مین اور بعد وفات حضرت کے ایسے امور صادر ہوے جو دلیل ہین اونکے ضعف ایمان پر واللہ اعلم
دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہی حضرت نے فرمایا ما اظن فلانا وفلانا يعرفان من ديننا شيئا رواه
البخاري لیث بن سعد راوی حدیث نے کہا ہی کہ یہ دونون مرد منافق تھے فاطمہ بنت قیس
کہتی ہین مینے آکر حضرت سی کہا ابا جہم ومعاویہ دونون نے مجھے پیغام نکاح کا بھیجا ہی فرمایا معاویہ
تو صعلوک یعنی محتاج ہی اوسکے پاس مال نہین ہے ابو جہم اپنا عصا دوش سے اوتار کر نہین کھتا متفق
علیہ دوسری روایت یہ ہی کہ ابو جہم ضراب نسا ہی یہ لفظ گویا تفسیر ہے جملہ سابقہ کی یا مراد عدم
وضع عصا سی کثیر الاسفار ہونا ہی زید بن ارقم کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک سفر مین نکلے لوگون کو
تکلیف پہونچی عبد اللہ بن ابی نے کہا لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا اور یہ بھی کہا
لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل مینے آکر حضرت کو خبر دی حضرت نے اوسکی پاس
کسی شخص کو بھیجا اوسنے قسم کھائی کہ مینے نہین کہا ہی لوگون نے کہا زید نے حضرت سی جھوٹ بات
کہدی ہے یہانتک کہ اللہ نے میری تصدیق اوتاری اذا جاءك المنافقون پھر حضرت نے اون
منافقون کو بلایا تاکہ اونکے لیے استغفار کرین اونھون نے انکار کیا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین
ہند زن ابو سفیان نے آکر حضرت سی کہا کہ ابو سفیان ایک مرد بخیل ہے مجھکو اتنا نہین دیتا کہ مجھے
اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو کہ مین اوس سے لیلون اور وہ نجانے فرمایا تو اوتنا لے لے
جو تجھکو اور تیرے بچون کو کافی ہو موافق معروف یعنی دستور رواج کے متفق علیہ

باب ١٥ تحریم نمیمہ مین

نمیمہ کہتے ہین بات کے نقل کرنے کو درمیان لوگون کے بطور افساد کے قال تعالی ھماز مشاء بنمیم وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید حدیث حذیفہ مین فرمایا ہی کہ نمام بہشت مین نجائیگا متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گذر دو قبر پر ہوا فرمایا ان دولون کو عذاب ہوتا ہی نہین ہے یہ عذاب کسی بڑے گناہ مین یعنے اونکے زعم مین ہان یہ گناہ بڑا ہی یا ترک کرنا اسکا اونپر بڑا ہے ایک انمین کا نمام تھا اور دوسرا بول سے احتیاط نرکھتا متفق علیہ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی کیا خبر ندون مین تمکو کہ عضہ کیا ہی یہ نمیمہ ہی جو لوگون کے درمیان کہا جاتا ہے رواہ مسلم عضہ بروزن وجہ یا عدہ بمعنی کذب وبہتان ہے

باب ۱۵۱ نقل کرنا لوگونکی بات چیت کا پاس والیان امور کی بدون حاجت مثل خوف مفسدہ ونحوہا کی منہی عنہ ہے

قال تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان احادیث باب سابق کے دلیل ہین اس نہی پر ابن مسعود رفعا کہتے ہین نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے اصحاب سے کوئی شے مین چاہتا ہون کہ نکلون مین طرف اونکے اور مین سلیم الصدر رہون رواہ ابو داود والترمذی یعنی میرا سینہ اونکی طرف سے صاف وبے کینہ ہو

باب ۱۵۲ ذم ذو وجہین مین

قال تعالی یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول الایتین ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین تم پاؤگے لوگون کو معادن یعنی طرح بطرح سو خیار اونکی جاہلیت مین خیار ہین اونکے اسلام مین جبکہ فقیہ ہوجائین اور پاؤگے تم خیار مردم اس شان مین اوسکو جو شدید الکراہۃ ہی اس شان سے اور پاؤگے تم بدترین ہر مردم شخص دورویہ کو جو آتا ہی پاس انکے ایک وجہ سے اور پاس اونکے دوسری وجہ سے متفق علیہ محمد بن زید کہتے ہین کچھ لوگون نے میرے دادا عبد اللہ بن عمر سے کہا ہم اپنے بادشاہ پر داخل ہوتے ہین اونسے برخلاف اوسکے جو ہم باہر نکل کر کلام کرتے ہین بات کہتے ہین کہا ہم اسکو عہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نفاق گنتے تھے رواہ البخاری

باب ۱۵۳ تحریم کذب مین

قال اللہ تعالیٰ ولا تقف ما لیس لك به علم وقال تعالیٰ وما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی صدق دکھاتا ہی رستہ نیکی کا نیکی دکھاتی ہے رستہ جنت کا آدمی سچ بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق لکھہ لیاجاتا ہی اور کذب راہ نماہی طرف فجور کے فجور راہ دکھاتا ہی طرف نار کے آدمی جھوٹ بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے کذاب لکھہ لیاجاتا ہے متفق علیہ ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی چار امر ہین جس کسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہوگا اور جسمین ایک خصلت ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوس خصلت کو ترک کرے جب امانت رکھو خیانت کرے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑا کرے تو گالی گلوج بکے متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جسنے خواب نادیدہ بنائی اوسکو تکلیف دینگے اس بات کی وہ درمیان دو جو کے گرہ لگائے اور وہ کام نکر سکیگا اور جسنے سنی بات ایک قوم کی اور وہ اوس سے ناخوش ہین توڑا لا جائیگا اوسکے کانون مین سیسا اور جسنے تصویر کھینچی وہ معذب ہوگا اوسکو تکلیف دینگے نفخ روح کی اندر اوسکے اور وہ نفخ نکر سکیگا رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی افری الفری یعنی بڑا افترا و بہتان یہ ہے کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز جو اونھون نے نہین دیکھی ہے رواہ البخاری فی معناہ یقول رأیت فیما لم یر حدیث طویل سمرہ بن جندب مین قصہ حضرت کی خواب کا آیا ہی اوسمین فی کرسزای مرو نائم عن الصلوة المکتوبة کا اور ذکر شخص دروغگو کا اور ذکر زناة و زوانی کا اور سود خوارونکا آیا ہی وہ شخص جو نماز فرض سے سوگیا تھا اور قرآن لیکر یعنی سیکھکر چھوڑ دیا ہی اوسکی سزا یہ دیکھی کہ وہ اپنا سر پتھر سے پھوڑتا تھا کاذب کی یہ جزا دیکھی کہ اوسکی باچھہ اور ناک و آنکھہ پشت تک چیری پھاڑی جاتی تھی زناة و زوانی اندر ایک تنور آگ کے تھے سود خوار کو دیکھا کہ اوسکے مونہہ مین لقمہ پتھر کا دیاجاتا ہے الحدیث رواہ البخاری بطولہ من طرق والفاظ

باب ۱۵۵ بیان بعض دروغ جائز کے

نووی کہتے ہین کذب اگرچہ اصل مین حرام ہی لیکن بعض احوال مین کئی شروط سے جائز ہی ہمی الضاح اوسکا کتاب الاذکار مین کیا ہی مختصر یہ ہی کہ کلام وسیلہ ہوتا ہی طرف مقصود کے سوجس مقصود محمود کی تحصیل بغیر کذب کے ممکن ہو تو بھلا اوسمین جھوٹ بولنا حرام ہی اور اگر ناممکن ہے تو کذب جائز ہے پھر اگر تحصیل اوس مقصود کی مباح ہی تو کذب بھی مباح ہوگا اور اگر واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا

مثلاً اگر کوئی مسلمان کسی ظالم سے جو ارادہ اوسکے قتل کا رکھتا ہی یا مال چھین لینے کا روپوش
ہوگیا ہی یا اوسنے اپنے مال کو چھپا رکھا ہی اور کسی انسان سے حال اوسکا پوچھا گیا تو اخفا کرنا
اوسکا جھوٹ بولکر واجب ہی اسی طرح اگر پاس اسکے ودیعت ہی اور کوئی اوسکو لیا چاہتا ہی
تو اوسکے مخفی رکھنے کو جھوٹ بولنا واجب ہی معہذا احوط یہ ہی کہ ان سب صورتوں میں توریہ کرے
توریہ کے یہ معنی ہین کہ عبارت سی مقصود صحیح مراد ہو بنسبت اوس مقصود کے یہ شخص کاذب نہو
گو ظاہر لفظ میں کاذب ہو بنسبت فہم مخاطب کے اور اگر توریہ نکیا بلکہ عبارت کذب کو کہہ ڈالا
تو بھی اس حال میں یہ کچھہ حرام نہ ٹھیرا علماء نے جواز کذب پر ایسے حال میں حدیث ام کلثوم سے
استدلال کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی وہ کذاب نہیں ہی جو درمیان لوگون کے صلح کراتا ہے
اور بھلی بات پہونچاتا ہی یا اچھی بات کہتا ہی متفق علیہ مسلم کی روایت یہ ہی ام کلثوم نے کہا
مینے حضرت کو نہیں سنا کہ کسی شے میں اقوال مردم سے رخصت دروغ دیتے ہون مگر تین امر مین
حرب و اصلاح بین الناس اور گفتگو مرد کی اپنی بی بی سے اور بی بی کی اپنے شوہر سے

باب ۱۵۶ جو بات کہی پہلی سوچ سمجھہ لے پھر کہے

قال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم وقال تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید
حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہی کافی ہی آدمی کو اتنا جھوٹ کہ کہہ ڈالے ہر وہ بات جو سنی رواہ مسلم

نہ ہر خبر کہ در آید بگوش باید گفت نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
ترازوی زخرد پیش آر و نیک بسنج کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود

سمرہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا جسنے بیان کی مجھسے کوئی حدیث اور وہ جانتا ہی کہ وہ بات جھوٹ
ہی تو وہ ایک ہی دو کاذبین سے اسماء کہتے ہین ایک عورت نے کہا اے رسول خدا میری ایک
سوت ہی کیا مجھپر کچھہ گناہ ہی اس بات کا کہ میں اپنی سیری ظاہر کرون اپنے شوہر سے سوا اوسکے
جو وہ مجھی دیتا ہی فرمایا المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور متفق علیہ متشبع وہ شخص ہے
جو اظہار سیرشکمی کا کرتا ہی اور سیرشکم نہیں ہے مطلب یہ ہوا کہ جو فضیلت اسکو حاصل نہیں ہی اوسکا
اظہار کرتا ہی گویا دو کپڑے مکر کے پہنکر لوگون کو دہوکا دیتا پھرتا ہی نہ زاہد ہے نہ عالم
لکن جامۂ زہد و علم میں آپکو ظاہر کرتا ہی تاکہ لوگ فریب کہائیں

باب ۱۵۷ بیان تمین غلظ تحریم شہادت زور کے

یعنی جھوٹی گواہی دینا سخت حرام ہی قال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک به علم وقال تعالیٰ والذین لا یشھدون الزور حدیث ابی بکرہ مین فرمایا ہی کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر کی عرض کیا ہان اے رسول خدا فرمایا اشراک باللہ عقوق والدین پھر تکیہ لگائے تھے اوٹھہ بیٹھے اور فرمایا سن رکھو اور قول زور وشہادت زور یہانتک اس کلمے کی تکرار کی کہ ہمنے تمنا کی کہ کاش چپ ہو رہین متفق علیہ

باب ۱۵۹ اس بیان مین کہ لعنت کرنا کسی انسان یا دابہ پر حرام ہی

ثابت بن ضحاک رفعاً کہتے ہین جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی جھوٹی جان بوجھ کر وہ ویسا ہی ہی جیسا کہ اوسنے کہا اور جسنے قتل کیا اپنی جان کو کسی شے سے وہ معذب ہوگا ساتھ اوسکے دن قیامت کو اور نہین ہی آدمی پر نذر اوس چیز مین جسکا وہ مالک نہین ہی اور لعن مومن کی مثل اوسکے قتل کرنے کے ہے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جان وآبرو کا ایک حکم ہی ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی لائق نہین ہے صدیق کو کہ لعان ہو رواہ مسلم ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہی لعانین دن قیامت کے نہ شفعاء ہونگے نہ شہداء رواہ مسلم حدیث سمرہ بن جندب مین فرمایا ہی تم اللہ کی لعنت نکرو اور نہ اللہ کا غضب ڈالو اور نہ آگ کے ساتھ لعنت کرو کسی پر رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابن مسعود رفعاً کہتے ہین نہین ہوتا ہی مومن طعان اور نہ لعان ورنہ فاحش اور نہ بدزبان رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو الدرداء نے کہا ہی حضرت نے فرمایا بندہ جب لعنت کرتا ہی کسی شے کو تو چڑھتی ہے وہ لعنت آسمان پر پس بند ہو جاتی ہین دروازے آسمان کے پھر وہ اوترتی ہے زمین پر زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتی ہین پھر وہ داہنے بائین جاتی ہے کوئی رستہ نہین پاتی طرف ملعون کے پھرتی ہی اگر وہ لائق لعنت کے ہوتا ہی ورنہ طرف قائل کے پھر آتی ہے رواہ ابو داود عمران بن حصین کہتے ہین حضرت بعض اسفار مین تھے ایک عورت انصاریہ ناقہ پر سوار تھی اوسنے ناقہ کو ضجر کیا اوسپر لعنت کی حضرت نے سنکر فرمایا جو کچھ اسکے ناقہ پر ہے وہ اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو یہ ملعون ہی عمران کہتے ہین گویا مین اوس ناقہ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ لوگون مین پھر رہا ہی کوئی اوس سے تعرض نہین کرتا رواہ مسلم فضل بن عبید کہتے ہین ایک جاریہ ناقہ پر سوار تھی اوس ناقہ پر بعض متاع قوم تھے جاریہ نے حضرت کو دیکھا اور رستہ پہاڑ کا تنگ تھا کہا حل اللہم العنہا حضرت نے

فرمایا یہ ناقہ جسپر لعنت ہی ہمارے ہمراہ نرہے رواہ مسلم حل کلمہ زجر کا ہی واسطے ابل کے
نووی سنے کہا اس حدیث مین نہی اوسکے ہمراہ رہنے سے ہی کچھہ نہی بیع یا ذبح یا رکوب سے
غیر صحبت نبوی مین نہین ہے بلکہ یہ سارے تصرفات اور اوسکے سوا جائز ہین منع نہین مگر
مصاحبت نبوی

باب ۱۵۹ لعنت کرنا اصحاب معاصی غیر معینین پر جائز ہی

قال تعالی الا لعنة الله علی الظالمین وقال تعالی فاذن مؤذن بینہم ان لعنة الله علی الظالمین
اور صحیح مین ثابت ہوا ہی کہ لعنت کی ہی حضرت نے واصلہ مستوصلہ پر اور کہا لعنت کرے الله
سود خوار پر اور تصویر بنانے والون پر اور مغیر منار ارض پر اور سارق پر جو ایک بیضہ چراتا ہی
اور لاعن والدین پر اور ذابح لغیر الله پر اور محدث و مؤوی حدث پر بلکہ اوسپر لعنت ہی الله
و ملائکہ و سارے لوگون کی اور فرمایا اللہم العن رعلا و ذکوان و عصیة عصوا الله و رسولہ
یہ تینون قبائل عرب تھے اور لعنت کی یہود پر جنھون نے اپنے انبیاء کے قبور کو مساجد ٹھیرایا ہے
اور لعنت فرمائی ہے اون مردون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون پر جو
مشابہ مردون کے بنتی ہین یہ سارے الفاظ صحیحین مین آئے ہین مقصود اختصار سے اس جگہہ اشارہ
کرنا ہی باقی ذکر معظم لعائن کا ابواب اس کتاب مین آئیگا انشاء الله تعالی انتہی مین کہتا ہون
ابن حجر مکی نے زواجر مین سارے لعائن ثابتہ کتب سنت کو یکجا کرکر بیان کر دیا ہے.

باب ۱۶۰ مومن یا مسلم کو ناحق گالی دینا حرام ہی

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و
اثما مبینا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی گالی دینا مسلمان کو فسوق ہی اور قتال کرنا اوس سے
کفر ہے متفق علیہ ابوذر کا لفظ رفعا یہ ہی تہمت نہین لگاتا کوئی مرد کسی مرد کو فسق یا کفر کی
مگر پھرتی ہے وہ تہمت اوسپر اگر وہ شخص ایسا نہین ہوتا ہی رواہ البخاری کذا فی المشکوة ابوہریرہ
کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا دو گالی گلوج کرنے والے جو کچھہ کہتے ہین اوسکا وبال بدایت کرنے
والے پر ہی دونون مین سے ہوتا ہی یہانتک کہ مظلوم زیادتی کرے رواہ مسلم دوسرا
لفظ انکا یہ ہی حضرت کے پاس ایک شخص کو لائے جسنے شراب پی تھی فرمایا اسکو مارو ہم مین سے

کسی نے اوسکو ہاتھ سے مارا اور کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے جب وہ پھرا
بعض قوم نے کہا اخزاک اللہ فرمایا یہ مت کہو مدد نہ دو شیطان کو اوسپر رواہ البخاری تیسرا لفظ
انکا سموعًا یہ ہی جسنے قذف کیا اپنی مملوک کو ساتھ زنا کے قائم کیجائیگی اوسپر حد دن قیامت کو
مگر یہ کہ وہ ویسا ہی ہو جیسا کہ کہا ہے متفق علیہ

فصل اموات کو ناحق بغیر مصلحت شرعیہ کی برا کہنا گالی دینا حرام ہی

مصلحت یہ ہی کہ مقصود تحذیر ہو اوسکی اقتداسی بدعت و فسق و نحو ذالک مین
اسمین آیات و احادیث سابقہ باب ماقبل وارد ہین عائشہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا تم گالی نہ دو مردونکو
وہ پہونچ گئی اپنی آگے بھیجے ہوئی کو رواہ البخاری

باب ۱۶۱ ایذا دینا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا
ابن عمرو رضی اللہ عنہا کہتے ہین مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان و ہاتھ سی مہاجر وہ ہے
جسنے چھوڑدی وہ چیز جس سے اللہ نے منع کیا ہی متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہی جو کوئی
دوست رکھے اس بات کو کہ سرکا دیا جاے دوزخ سے اور داخل کیا جاے بہشت مین تو چاہیے کہ
آئے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر اور برتاو کرے لوگون سے
جیسا برتاو اپنے ساتھ چاہتا ہی رواہ مسلم

باب ۱۶۲ تباغض تقاطع تدابر کرنا منع ہی

قال تعالی انما المؤمنون اخوة و قال تعالی اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین و قال تعالی
والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین تم آپسمین بغض حسد تدابر تقاطع
نکرو اور بعض کی بیع پر بیع نکرو اللہ کے بندے آپسکے بھائی ہوجاو حلال نہین ہی کسی مسلمان کو
کہ جدا کرے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے
کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے پیر و پنجشنبہ کو بخشا جاتا ہی ہر بندہ جو شرک نہین
کرتا ہی ساتھ اللہ کے کسی شی کو مگر وہ مرد کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے بھائی کے

شحنا یعنی عداوت ہی کہا جاتا ہی جہلد ے وانکو یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مسلم

باب ۱۶۳ حسد کرنا حرام ہی

حسد کہتے ہین تمنا ہی زوال نعمت کو صاحب نعمت سی خواہ نعمت دین ہو یا دنیا قال تعالے ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ اس باب مین حدیث انس اس سے پہلے باب مین گزر چکی ہی کہ لاتباغضوا ولاتحاسدوا الحدیث متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم حسد سے حسد کہا جاتا ہی حسنات کو جسطرح کہ آگ لکڑی یا گھاس کو کہا جاتی ہی رواہ ابوداود

باب ۱۶۴ تجسس و تسمع کلام کا جبکہ دوسرا اوسکی سننی کو مکروہ جانے منہی عنہ ہے

قال تعالی ولاتجسسوا وقال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ ابوہریرہ رفعا کہتے ہین دور رہو تم گمان سے بیشک گمان بڑی جھوٹی بات ہی اور تحسس و تجسس و تنافس و تحاسد و تباغض و تدابر نکرو اللہ کے بندے آپسکے بھائی ہوجاو جسطرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہی مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسکو ظلم کرتا ہی اور نہ اوسکو بی مدد چھوڑتا ہی اور نہ اوسکو حقیر کرتا ہی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا طرف اپنے سینے کے کافی ہی آدمی کو اسقدر شر کہ حقیر رکھے اپنے بھائی مسلمان کو کل مسلمان کا مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا اللہ نہین دیکھتا ہے طرف تمھاری صورتون اور اعمال کے لیکن دیکھتا ہی طرف تمھارے دلون کے دوسری روایت یون ہی جدا نہو تم یا تم حسد و بغض و تجسس و تحسس و تناجش نکرو رواہ البخاری و مسلم معاویہ سیموعًا کہتے ہین حضرت نے فرمایا تو اگر پیچھے لگیگا عیوب مسلمین کے تو بگاڑ دیگا اونکو یا قریب بگاڑنے کے کردیگا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح ابن مسعود کے پاس ایک شخص کو لائے کسی نے کہا اسکی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہی کہا ہم منع کیے گئے ہین تجسس سے ولیکن اگر ظاہر ہوگی ہمکو کوئی شے تو ہم مواخذہ کرینگے اوسکا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری و مسلم

باب ۱۶۵ بدگمانی کرنا ساتھ مسلمانون کے بغیر ضرورت کے حرام ہے

قال تعالی یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم گمان سے گمان اکذب الحدیث ہی متفق علیہ

باب ۱۶۶ احتقار مسلمین حرام ہی

قال تعالی یا ایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون وقال تعالی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کافی ہے آدمی کو شر سے اتنا کہ حقیر کرے اپنے بھائی مسلمان کو رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہی نجائیگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر ذرّے کے کبر ہوگا ایک مرد نے کہا آدمی دوست رکھتا ہی کہ اوسکا کپڑا اچھا ہو اور اوسکا جوتا اچھا ہو فرمایا اللہ جمیل ہی دوست رکھتا ہی جمال کو کبر بطر حق وغمط مردم ہی رواہ مسلم مراد بطر سے دفع حق مراد غمط سے احتقار ہی جندب بن عبد اللہ رفعا کہتے ہین ایک آدمی نے کہا واللہ فلان شخص کو اللہ نہ بخشیگا اللہ عزوجل نے کہا یہ کون شخص ہے جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلان کو نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا اور تیرا عمل حبط کیا رواہ مسلم

باب ۱۶۷ اظہار کرنا شماتت کا ساتھ مسلمان کے منہی عنہ ہے

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ واثلہ بن الاسقع رفعا کہتے ہین تو ظاہر نکر شماتت واسطے اپنے بھائی کے پس رحم کرے اللہ اوسکو اور مبتلا کردے تجھکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن حدیث ابوہریرہ کل المسلم علی المسلم حرام پہلے گزر چکی ہے ؛

باب ۱۶۸ طعن کرنا نسب مین جو ظاہر شرع مین ثابت ہی حرام ہی

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ ابوہریرہ رفعا کہتے ہین دو امر ہین لوگون مین وہ دونون اونکو کفر ہین طعن کرنا نسب مین نیاحت کرنا مُردے پر رواہ مسلم ؛

باب ۱۶۹ غش وخداع کرنا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الخ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے اوٹھایا ہمپر ہتھیار وہ ہم مین سے نہین ہی اور جسنے دہوکا دیا ہمکو وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ مسلم

دوسری روایت یہ ہی کہ گزرے حضرت ایک ڈہیر پر غلہ کے اوسکے اندر اپنا ہاتھہ ڈالا اوڈگلیون پر کچہہ نمی معلوم ہوئی فرمایا ای صاحب طعام یہ کیا ہی کہا پانی مین بھیگ گیا ہی فرمایا تونے اسکو اوپر رکہا ہتا کہ لوگ اوسکو دیکہتے من غشنا فلیس منا دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہی تم تناجش نکرو متفق علیہ یہ اسلیے کہ نجش مین خداع ہوتا ہی ابن عمرو کا لفظ رفعا یہ ہی نہی فرمائی ہی نجش سی متفق علیہ نجش کہتے ہین نرخ بڑہا دینے کو تاکہ دوسرا دہوکا کہاسے اور آپ لینا منظور نہین ہی دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ایک مرد کا ذکر ہوا کہ وہ بیوع مین فریب کہاتا ہی اوسکو فرمایا توجس سے کچہہ خرید کرے اوس سے کہدے لاخلابۃ متفق علیہ خلابہ بمعنی خدیعہ ہی یعنی دہوکا فریب ندینا اس کہدینے سے خیار ثابت ہوجاتا ہی ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین جسنے بھڑکایا کسی عورت یا مملوکہ کو وہ ہم مین سی نہین ہی رواہ ابو داود

باب ۱۷ غدر کرنا حرام ہی

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود وقال تعالی اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی چار خصال ہین جس کسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہے منجملہ اونکے ایک یہ فرمایا اذا عاہد غدر الحدیث متفق علیہ یہ حدیث پہلی گزر چکی ہی ابن مسعود و ابن عمر و انس رفعًا کہتے ہین ہر غادر کے لیے دن قیامت کو ایک نشان ہوگا کہا جائیگا ہذہ غدرۃ فلان متفق علیہ یعنی یہ عہد شکنی و بد عہدی ہی فلان شخص کی ابو سعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہی ہر غادر کا نشان نزدیک اوسکی مقعد کے ہوگا دن قیامت کو بقدر اوسکے غدر کے اونچا کیا جائیگا سن رکھو نہین ہے کوئی غادر اعظم غدر مین امیر عامہ سے رواہ مسلم ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین اللہ تعالی نے کہا ہی تین شخص ہین مین خصم ہون اونکا دن قیامت کو ایک وہ مرد جو میری سبب دیا گیا پہر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ مرد جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہائی تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا اور اوسکو اجرت ندی رواہ البخاری

باب ۱۷ منت رکہنا بعد عطا کے منع ہے

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی وقال تعالی الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی حدیث ابو ذر مین فرمایا ہی تین شخص

ہین بات نکریگا اللہ اونسے دن قیامت کو اور نہ نظر کریگا طرف اونکے اور نہ پاک کریگا اونکو اونکے لیے عذاب الیم ہی تین بار اسی طرح فرمایا آبو ذر نے کہا خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللہ فرمایا مسبل ومنان ومنفق سلعتہ بحلف کاذب رواہ مسلم مسبل وہ ہی جو اپنی ازار اور اپنا کپڑا ٹخنون سے نیچے لٹکاے اترا کر منان وہ ہی جو احسان کرکے سنت رکھے منفق وہ ہی جو جھوٹی قسم کھاکر سودا بیچے

باب ۲۷ افتخار وبغی کرنا منہی عنہ ہی

قال تعالیٰ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وقال تعالیٰ انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم عیاض بن حمار کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ نے وحی کی مجھکو کہ تم خاکساری کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی تم مین کسی پر اور فخر نکرے کوئی تم مین کسی پر رواہ مسلم اہل لغت نے کہا ہی بغی کہتے ہین تعدی واستطالت کو آبو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جب آدمی نے کہا لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ہلاک تر ہی رواہ مسلم نووی نے کہا یہ نہی اوس شخص کے لیے ہی جو یہ بات براہ عجب نفس وتصاغر مردم وارتفاع خود کہے یہ حرام ہی اور جو شخص اسلیے کہے کہ لوگونمین نقص امر دین دیکھتا ہی اور اوسپر تحزن کرتا ہی اور دین کا غم کھاتا ہی تو لا باس بہ ہی ھکذا فسرہ العلماء وفصلوہ وممن قالہ الائمۃ الاعلام مالک بن انس والخطابی والحمیدی وآخرون قد اوضحتہ فی کتاب الاذکار

باب ۲۸ ہجران مسلم تین دن سے زیادہ حرام ہی لیکن بسبب کسی بدعت یا تظاہر فسق کی یا مانند اسکے

قال تعالیٰ انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان انس نے رفعاً کہا ہے تم تقاطع تدابر تباغض تحاسد نکرو اللہ کے بندے آپسمین بھائی ہوجاؤ مسلمان کو حلال نہین ہے کہ چھوڑے اپنے بھائی کو زیادہ تین دن سے متفق علیہ ابو ایوب کا لفظ رفعاً یہ ہی درست نہین ہے کسی مسلمان کو کہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ ملاقات ہو دونون کی تو ادہر مونھہ پھیرے وہ اودہر مونھہ پھیرے بہتر انمین وہ ہی جو ابتدا بسلام کرے متفق علیہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین عرض کیے جاتے ہین اعمال ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو سو بخشتا ہی خدا ہر مرد کو جو شریک نہین کرتا ہی ساتھ اللہ کے کسی شے کو مگر وہ مرد جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے درمیان شحنا رہتی

دشمنی ہوتی ہے فرمایا ہی چھوڑ دو انُ دونون کو یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مسلم جابر نے کہا
حضرت نے فرمایا ہی شیطان ناامید ہوگیا ہی اس بات سی کہ عبادت کرین اوسکی نماز پڑہنے والے
جزیرۂ عرب مین ولکن آپسکی تحریش مین رواہ مسلم تحریش کہتے ہین افساد اور تغییر قلوب
وتقاطع کو یعنی آپسمین لڑادینا بھڑکادینا بکھیڑا اڑا دینا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے چھوڑا
اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ پھر مرگیا وہ جائیگا آگ مین رواہ ابو داود باسناد علی شرط البخاری
ومسلم حداد بن ابی حداد سے سموعا کہتے ہین جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو ایک سال تو یہ برابر اوسکی
خونریزی کے ہے رواہ ابو داود باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی حلال نہین ہے
مومن کو کہ چھوڑے مومن کو تین دن سے زیادہ پھر اگر تین دن گذر گئے اور ملاقات ہوئی
تو اوسکو سلام کرے اگر جواب سلام کا دیا تو دونون اجر مین شریک ہوے اور اگر نہ دیا تو یہ
گناہ لیکر پھرا اور وہ مسلمان ہجرت سی خارج ہوگیا رواہ ابو داود باسناد حسن ابو داؤد نے کہا

واذا کانت الہجرۃ للہ تعالی فلیس من ہذا فی شیء انتہی

باب دو آدمی سرگوشی بغیر اذن سوم کے نکرین مگر حاجت سی کہ پوشیدہ بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سمجھے اسی معنی مین یہ ہے کہ ایسی زبان مین بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سمجھے

قال تعالی انما النجوی من الشیطان ابن عمر نے رفعا کہا ہی جب تین آدمی ہون تو دو آدمی سرگوشی
نکرین علیحدہ اوس تیسرے سے متفق علیہ ورواہ ابو داود وزاد ابو صالح نے کہا مینے ابن عمر
سے پوچھا بھلا چار شخص ہون کہا تو کچھ ضرر نہین ہی تجھکو ورواہ مالک فی الموطا وسر الفظ انکا
رفعا یہ ہی سرگوشی نکرین دو شخص بغیر ایک کے رواہ مالک فی الموطا ابن مسعود کا لفظ رفعا
یون ہی جب تم تین ہو تو سرگوشی نکرین دو یہانتک کہ مختلط ہو تم لوگون مین کیونکہ یہ بات اوسکو
غمگین کرتی ہے متفق علیہ

باب عذاب دینا غلام و چور و جانور و اولاد کو بغیر سبب شرعی کے یا زائد قدر ادب پر منہی عنہ ہے

قال تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب
والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا ابن عمر
کا لفظ مرفوع یہ ہی عذاب کی گئی ایک عورت ایک بلی کے پیچھے اوسکو باندہ رکھا تھا یہانتک کہ وہ

مرگئی یہ اوسکے سبب سی دوزخ مین گئی نہ اوسکو کھلایا پلایا کیونکہ اوسے روک رکھا تھا اور نہ اوسکو
چھوڑا کہ وہ خشاش ارض یعنے کیڑے مکوڑے وحشرات وہوام زمین کو کھاتی متفق علیہ دوسرا
لفظ انکا یہ ہی کہ انکا گزر جوانان قریش پر ہوا اونھون نے ایک پرندے کو نشانہ بنا کر تیر لگانا شروع
کیا تھا جسکا وہ پرندہ تھا اوس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر چوک جاے وہ اوسکا ہی جب اونھون نے
ابن عمر کو دیکھا متفرق ہوگئے ابن عمر نے کہا من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا متفق علیہ یعنی جو کوئی جاندار
کو نشانہ بنائے وہ ملعون ہی انس کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے حبس بہائم سے متفق علیہ یعنے
واسطے قتل کے کہ بھوکا پیاسا بند رکھا جاے یہانتک کہ مرجائے سوید بن مقرن نے کہا ہم سات
شخصون مین بنی مقرن سے ایک لونڈی تھی ایک اصغر ہمارے نے اوسکو طمانچہ مارا حضرت نے
حکم دیا کہ ہم اوسکو آزاد کردین رواہ مسلم دوسری روایت یہ ہی ہم سات بھائی تھے ابو مسعود
بدری کہتے ہین مین اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز سنی اعلم ابا مسعود
مارے غصے کے مینے آواز نہ پہچانی جب وہ شخص مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت تھے فرمایا تو جان لے
کہ اللہ قادر تر ہے تجھسے اس غلام پر مینے کہا آج سے مین پھر کبھی کسی غلام کو نہ مارونگا دوسری روایت
یون ہی کہ حضرت کی ہیبت سی کوڑا میرے ہاتھ سے گرگیا تیسری روایت مین ہی مینے کہا ای رسول خدا
یہ آزاد ہی واسطے اللہ کے فرمایا اگر تو ایسا نکرتا تو لپٹ مارتی تجھکو آگ یا چھوتی تجھکو آگ رواہ مسلم
بھذہ الروایات حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے ماری اپنے غلام کو حد جو اوسنے نہین کی ہی یا طمانچہ
لگایا اوسکے تو کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کردے رواہ مسلم ہشام بن حکیم بن حزام کا شام مین
گذر کچھ لوگون پر اہل انباط سے ہوا اونکو دھوپ مین بٹھایا تھا اور اونکے سر پر تیل ڈالا تھا پوچھا
یہ کیا ہی کہا عذاب کیے جاتے ہین بابت خراج کے دوسری روایت مین ہی محبوس ہین جزیہ مین
ہشام نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے اللہ عذاب کریگا اون
لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین پھر امیر کے پاس گئے اور اوسنے کہا امیر نے حکم
دیا کہ اونکو چھوڑ دو رواہ مسلم انباط کہتے ہین کاشتکاران عجم کو دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ گذرے
حضرت ایک گدہے پر اوسکے مونہہ پر داغ دیا تھا فرمایا لعن اللہ من وسمہ رواہ مسلم دوسری
روایت مسلم کی یہ ہی منع کیا ہی حضرت نے مونہہ پر مارنے سے اور داغ دینے سے مونہہ پر

باب ۱۷۶ آگ سی کسی حیوان کو جو ان ہو یا مانند اوسکے عذاب کرنا حرام ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو حضرت نے ایک لشکر مین بھیجا فرمایا اگر تم فلان و فلان کو قریش
مین سے پاؤ اور اونکے نام بتائے تو اونکو آگ مین جلا دو پھر جب ہم باہر نکلنے کو ہوے
فرمایا مینے تمکو حکم دیا تھا کہ فلان و فلان کو جلا دو آگ سے عذاب کرنا اللہ ہی کا کام ہی اگر تم اونکو
پاؤ تو قتل کرو رواہ البخاری ابن مسعود کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک سفر مین
حضرت حاجت کو گئے ہمنے ایک حُمّرہ کو دیکھا اوسکے ساتھ دو بچے تھے ہمنے وہ بچے پکڑ لیے
حُمّرہ آئی اپنے پر پھیلانے لگی حضرت نے آکر فرمایا اسکو کسنے اسکے بچون کی طرف سے دکھ دیا ہے
اسکے بچے پھیر دو اور ایک قریہ نمل کو دیکھا جسکو ہمنے جلا دیا تھا فرمایا اسکو کسنے جلایا ہی ہمنے
کہا ہمنے فرمایا زیبا نہین ہے عذاب کرنا آگ سے مگر رب النار کو رواہ ابو داود باسناد صحیح
نہایہ مین کہا ہی حُمّرہ بضم حا و تشدید میم ایک پرندہ کو چاک ہی مانند گنجشک کے انتہے مراد قریہ
نمل سے موضع نمل مع النمل ہے

باب ۱۷۷ دیر لگانا آسودہ حال کا ادائی حق مین وقت طلب صاحب حق کے حرام ہی

قال تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال تعالیٰ فان امن بعضکم بعضا
فلیؤدی الذی اوتمن امانتہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مطل الغنی ظلم اور جب حوالہ
کیا جاسے کوئی تم مین کا کسی مالدار پر تو اوسکے پیچھے لگے متفق علیہ

باب مکروہ ہی عود کرنا ہبہ مین جسکو سپرد ہوب لہ نہین کیا ہی اور جو ہبہ لہ کو دیا ہی خواہ سپرد کیا ہو یا نکیا ہو اوسمین عود کرنا مکروہ نہین ہی اور خرید کرنا کسی شی کا اپنی صدقہ مین سے متصدق علیہ سے یا زکوۃ و کفارہ وغیرہا کا مکروہ ہی ہان اگر وہ شی کسی اور شخص کے پاس منتقل ہو گئی ہے تو پھر اوسکے خرید مین کچھ ڈر نہین ہے

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جو شخص عود کرتا ہی ہبہ مین وہ مثل کتے کے ہی جو اپنی قے
کو کھاتا ہی متفق علیہ دوسری روایت یون ہی مثال اوسکی جو رجوع کرتا ہی اپنے صدقے مین مثال
کتے کی ہی کہ قے کرتا ہی پھر اپنی قے مین عود کرتا ہی اور اوسکو کھا لیتا ہی لیسے ہی عائد اپنی ہبہ مین
مثل عائد کے اپنی قے مین ہی عمر بن خطاب کہتے ہین مینے ایک گھوڑا راہ خدا مین دیا جسکو دیا تھا
اوسنے اوسکو ضائع کیا مینے چاہا کہ اوسکو خرید لون مجکو گمان ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سستا بیچ دیگا

سینے حضرت سی پوچھا فرمایا تو اوسکو خرید نکر اور اپنے صدقے مین عود نکر اگرچہ وہ تجھکو ایک درہم پر دے عود کرنے والا صدقے مین مثل عائد کے قے مین ہوتا ہے متفق علیہ

باب ۱۷۹ بیان مین تاکید تحریم کے مال یتیم مین

قال اللہ تعالی ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما انما یأکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا وقال تعالی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وقال تعالی ویسألونك عن الیتامی قل اصلاح لہم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم واللہ یعلم المفسد من المصلح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم سبع موبقات سی کہا ای رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا اشراک باللہ وسحر وقتل نفس جسکو اللہ نے حرام کیا ہی اور اکل ربا واکل مال یتیم وتولی یوم زحف وقذف محصنات مومنات غافلات متفق علیہ موبقات بمعنی مہلکات ہی

باب ۱۸۰ بیان مین تغلیظ تحریم ربا کے

قال اللہ تعالی الذین یأکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلك بانہم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئك اصحاب النار ہم فیہا خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات الے قولہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا الایۃ ربی احادیث جو صحیح مین بکثرت وشہرت موجود ہین منجملہ اونکے ایک حدیث وہی حدیث ابوہریرہ ہے سبع موبقات مین جو اوپر گزر چکی دوسری حدیث ابن مسعود کی ہے کہ لعنت کی حضرت نے آکل وموکل ربا پر روایت مسلم ترمذی وغیرہ نے شاہدین وکاتب کو بھی زیادہ کیا ہے

باب ۱۸۱ تحریم ریا مین

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ وقال تعالی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس الایۃ وقال تعالی یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہا مین غنی تر ہون شرکا ءسے شرک سی جسنے کوئی عمل کیا اور اوسمین ہمراہ میرے غیر کو شریک کیا مین چھوڑتا ہون اوسکو اور اوسکے شرک کو

چھوڑ دیتا ہون رواہ مسلم اس حدیث سی استدلال منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے
ہو سکتا ہی یہ تصور مثل ریا کے شرک خفی ہی اسی طرح اس آیت سے فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدًا فتامل دوسر الفظ انکا سو عًا یہ ہی پہلا شخص جسکا فیصلہ دن قیامت کو ہوگا
وہ مرد ہی جو شہید ہوا اوسکو لاکر نعمت خدا کی یاد دلائی جائیگی وہ پہچانیگا اللہ کہیگا تونے اوس
نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا مین تیری راہ مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا اللہ فرمائیگا تو جھوٹا ہی
ہان تو اسلیے لڑا کہ جری یعنی شجاع حاذق بہادر کہلائے سو کہا گیا پہر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ کے
بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا دوسرا وہ مرد جسنے علم سیکھا سکھایا اور قرآن پڑہا اوسکو لایا جائیگا
اوسکو بہی اللہ اپنی نعمت جتائیگا وہ اوسکو پہچانیگا فرمائیگا تونے اس نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا
مینے علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ مین قرآن پڑہا اللہ کہیگا تو جھوٹا ہی لکن تونے اسلیے سیکھا کہ عالم
کہلاے اور قرآن پڑہا اسلیے کہ قاری ٹہیرے سو کہا گیا پہر اوسکو حکم ہوگا مونہہ کے بل گھسیٹکر
آگ مین ڈالدیا جائیگا تیسرا وہ مرد ہی جسپر اللہ نے وسعت کی اور طرح طرح کے مال اوسکو دیے
اوسکو لائینگے اور نعمت یاد دلائی جائیگی وہ اوسکو پہچانیگا اوس سے اللہ فرمائیگا تونے اس مال مین
کیا کام کیا وہ کہیگا مینے کوئی راہ جو تجھکو محبوب تھی باقی نہین چھوڑی لکن اوسمین مال خرچ کیا فرمائیگا
تو جھوٹا ہے لکن تونے یہ کام اسلیے کیا کہ سخی کہلاے سو تجھکو جوا دکہا گیا پہر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ
کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا رواہ مسلم اس حدیث مین شہید و عالم و قاری و مالدار اہل
ریا کا انجام کار ذکر فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ شرکت ریا سے سیئات ہوجاتے ہین ریا
ایک نوع ہی شرک کی شرک کی کوئی سی نوع کیون نہو مستثنی ہوتی ہے مغفرت سے انواع ریا بیحد ہیں جیسا
ہین ہر عمل خیر مظنہ ریا ہوتا ہے سب سی بہتر علاج ریا کا یہ ہی کہ جسطرح انسان اپنی سیئات کو نظر
خلق سے پوشیدہ و مخفی رکھتا ہی اسیطرح اپنے حسنات کو مخفی رکھے کچھہ لوگون نے ابن عمر سے
کہا تھا کہ ہم جب پاس اپنے بادشاہ کے جاتے ہین تو اوس سے برخلاف اوسکے گفتگو کرتے ہین
جو ہم وہان سے نکلکر کرتے ہین ابن عمر نے کہا کنا نعد هذا نفاقا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ
علیه وآله وسلم رواہ البخاري یہ حدیث باب نفاق مین گذر چکی ہی اس جگہہ شاید اسواسطے
مذکور ہوئی کہ نفاق بہی ایک شعبہ ریا کا ہی جندب مرفوعا کہتے ہین جو کوئی سنائیگا تو اللہ اوسکو
سنائیگا اور جو کوئی دکہائیگا تو اللہ اوسکو دکہائیگا متفق علیه نووی نے کہا معناہ من اظهر
عمله للناس ریاء سمع اللہ به ای فضحه یوم القیامة ومن رایا رایا اللہ به ای من اظهر للناس

العمل الصالح لیعظم عندهم اظهر الله سریرته علی رؤس الخلائق حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے سیکھا کوئی علم جس سے الله مقصود ہوتا ہی نہ سیکھا اوسکو مگر اسلیے کہ کچہہ دنیا ہاتھہ آئے تو نپاویگا وہ ہوا جنت کی دن قیامت کو روایت کیا ابوداود باسناد صحیح احادیث اس باب مین کثرت وشہرت سے انتہیٰ

باب ۲۷ بیان مین اوس امر کے جسکے ریا ہونیکا توہم ہوتا ہے اور وہ ریا نہین ہے

ابو ذر رفعاً کہتے ہین حضرت سی کہا بھلا ایک آدمی عمل خیر کرتا ہی لوگ اوسکی تعریف اوس عمل پر کرتے ہین فرمایا تلک عاجل بشری المؤمن روایت کیا مسلم مین کہتا ہون یہ اوسوقت ہی کہ عامل کی نظر مین مدح و ذم خلائق یکسان ہو نہ مدح سے دل مین سرور پیدا ہو نہ ذم سے دلمین رنج آئے تب اگر کوئی اوسکے عمل صالح کی محمدت یا مدحت کرے تو کچہہ خوف ریا کا نہین ہوتا ہے والله اعلم

باب ۲۸ نظر کرنا طرف زن اجنبیہ کے اور طفل بے ریش خوبصورت کے بغیر حاجت شرعی کے حرام ہی

قال تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم وقال تعالیٰ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا وقال تعالیٰ یعلم خائنة الاعین وقال تعالیٰ ان ربک لبالمرصاد ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین لکھا گیا ہی ابن آدم پر نصیب اوسکا زنا سے وہ اوسکو لامحالہ پائیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا استماع ہے زبان کا زنا کلام ہی ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا زنا چلنا ہی رہا دل سو خواہش و تمنا کرتا ہی اب شرمگاہ اوسکو سچا کردے یا جھوٹا متفق علیہ وهذا لفظ مسلم ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہی بچو تم بیٹھنے سے راہون مین کہا اے رسول خدا ہمکو بے بیٹھے چارہ نہین ہے فرمایا جب تم سے بے بیٹھے نہین بنتا تو تم راہ کا حق ادا کرو پوچھا حق طریق کیا ہی فرمایا آنکھہ بند کرنا یعنی نادیدنی سے روکنا ایذا کا جواب بینا سلام کا حکم کرنا معروف کا منع کرنا منکر سے متفق علیہ زید بن سہل کہتے ہین ہم صحن خانہ مین بیٹھے باتین کرتے تھے حضرت آئے کھڑے ہوکر فرمایا تمکو مجالس صعدات سی کیا واسطہ ہی بچو ان مجالس صعدات سی ہمنے کہا ہم تو اس جگہہ بغیر یاس کے لیے بیٹھے ہین یہان بیٹھکر چرچا اور بات کرتے ہین فرمایا اگر یہی ہی تو پہر تم حق اوسکا ادا کرو آنکھہ بند رکھو سلام کا جواب دو اچھی بات کہو روایت کیا مسلم صعدات یعنی طرقات ہی جریر کہتے ہین مینے حضرت سی پوچھا نظر ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا پہیر لے اپنی نظر کو روایت کیا مسلم ام سلمہ کہتی ہین مین پاس حضرت کے تھی وہان میمونہ بھی بیٹھی تھین اتنے مین ابن ام مکتوم آئے یہ آنا انکا بعد امر بالحجاب کے تھا حضرت نے

کہا تم انسے پردہ کرو ہمنے کہا ای رسول خدا کیا یہ نابینا نہین ہین ہمکو نہ دیکھتے ہین نہ پہچانتے فرمایا
کیا تم دونون بھی نابینا ہو تم تو اوسکو دیکھتے ہو رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
ابو سعید رفعا کہتے ہین کہ نظر نکرے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ عورت طرف ستر عورت کے
اور نہ پہونچے مرد طرف دوسرے مرد کے ایک جامہ مین اور نہ عورت طرف دوسری عورت کے
ایک جامہ مین رواہ مسلم

باب خلوت کرنا اجنبیہ سے حرام ہے

قال تعالی واذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب عقبہ بن عامر نے رفعا کہا ہی بچو تم
داخل ہونے سے عورتون پر ایک مرد انصاری نے کہا بھلا دیور سے فرمایا دیور موت ہے
متفق علیہ لفظ حدیث کا حمو ہی نووی نے کہا ہی حمو قریب زوج کو کہتے ہین جیسے بھائی بھتیجا برادر
چچازاد شوہر کا ابن عباس نے رفعا کہا ہی خلوت نکرے کوئی تم مین کا کسی عورت سے مگر ہمراہ ذی محرم
کے متفق علیہ حدیث بریدہ مین فرمایا ہی حرمت زنان مجاہدین کی قاعدین پر مثل حرمت امہات
کے ہے نہین ہے کوئی مرد قاعدین مین سے کہ خلیفہ ہو کسی مرد کا مجاہدین مین سے اوسکے اہل مین پہر
خیانت کرے اوسکے اہل مین الکن کھڑا کیا جائیگا دن قیامت کو پھر لیگا وہ اوسکے حسنات جتنے
چاہے یہانتک کہ راضی ہو پھر ہماری طرف التفات کرکے فرمایا ما ظنکم رواہ مسلم

باب ۱۶۵ تشبہ کرنا مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد سے لباس و حرکت و غیر ذلک مین حرام ہی

حضرت نے لعنت کی ہی اون مردون کو جو متشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون کو جو
متشابہ مردون کے بنتی ہین رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی لعنت کی ہے رسول خدا نے
اوس مرد پر جو لباس زنانہ پہنے اور اوس عورت پر جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابوداود باسناد صحیح
دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی دو نوع ہین اہل نار سے جنکو مینے نہین دیکھا ہی ایک وہ قوم ہی کہ انکے پاس
کوڑے ہین مثل دم گاؤ کے لوگون کو اوسنے مارتے یعنی ہٹلاتے دور باش کرتے ہین دوسرے
عورتین ہین کپڑے پہنے ننگے بدن جھکاتی اور جھکتی ہین سر اونکے جیسے کوہان اونٹون کی داخل
نہونگی جنت مین اور نہ پائینگی ہوا اوسکی اگرچہ ہوا جنت کی اتنی اتنی دور سے پائی جاتی ہی رواہ مسلم
شرح مسلم مین کہا ہی هذا الحديث من معجزات النبوة فقد وقع هذان الصنفان وهما موجودان

قوم اول کی مصداق اس زمانے مین چوبدار ہین جو دربار امراء اور رؤسا مین کھڑی رہتے ہین اور قوم ثانی کی مصداق بیگمات ہین ملوک و امراء کی نووی نے کہا کاسیات ہین یعنی نعمت خدا سی عاریات ہین یعنی شکر نعمت سی اور بعض نے کہا معنی اسکے یہ ہین کہ بعض بدن مستور ہی اور بعض واسطی اظہار جمال و نحوہ کے مکشوف ہی اور بعض نے کہا لباس باریک پہنتے ہین جس سے رنگ بدن کا ظاہر ہوتا ہی انتہی مین کہتا ہون یہ تینون معنی جمع ہو سکتے ہین اور ہر معنی کا وجود اس عہد مین مشہود ہے مائلات ہین یعنی طاعت خدا سے اور اوس امر سے جسکا حفظ اونکو لازم ہی ممیلات ہین یعنے اپنا فعل مذموم دوسری عورتون کو سکھاتے ہین یا چلنے پھرنے مین مائلات ہین یا ناز نخرے سے چلتے ہین ممیلات ہین یعنی اکتاف و دوش کو جھکاتے چلتے ہین یا مائلات ہین یعنی بغایا کی سی کنگھی چوٹی رکھتے ہین ممیلات ہین یعنی دوسرون کی کنگھی چوٹی مثل بغایا کے درست کرتی ہین کوہان شتر سے مراد بڑا کرنا سر کا ہے موباف یا نحوہ سے انتہی قول النووی

باب تشبہ کرنا ساتھہ شیطان و کفار کی منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم کھانا نہ کھاؤ بائین ہاتھہ سے شیطان شمال سے کھاتا ہے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ کھائے کوئی تم مین اپنے دست چپ سے اور نہ پیوے اوس سے کیونکہ شیطان شمال سے کھاتا ہی رواہ مسلم ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی یہود و نصاری رنگ نہین کرتے تم اونکے خلاف کرو متفق علیہ مراد رنگ سی خضاب ہی سر و ریش سفید کا زردی سرخی سے ہی نہ سیاہی سو وہ منہی عنہ ہے

باب امرد و عورت کو سیاہ خضاب کرنا بالون مین منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین ابو قحافہ والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما دن فتح مکے کے لائے گئے اونکا سر و ریش مثل ثغامہ کے تھا سفیدی سے حضرت نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے بچو رواہ مسلم نہایہ مین کہا ہی ثغامہ ایک گھاس ہے جسکا پھول و پھل سفید ہوتا ہی یا ایک درخت سفید ہی مثل برف کے

باب قزع یعنی کچھ سر سے رکھنا منع ہی

نووی نے کہا قزع یہ ہے کہ بعض سر کو منڈاے بعض کو باقی رکھے ہاں سارے سر کا مرد کو
منڈانا مباح ہے نہ عورت کو ابن عمر کہتے ہین منع کیا ہے حضرت نے قزع سے متفق علیہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دیکھا حضرت نے ایک طفل کو کہ بعض بال اوسکے منڈے تھے
اور بعض رکھے تھے منع فرما کر کہا سارا سر منڈاؤ یا سب بال چھوڑ و رواہ ابوداود باسناد
صحیح علی شرط البخاری ہے عبداللہ بن جعفر کہتے ہین مہلت دی حضرت نے آل جعفر کو تین دن
پھر اونکے پاس آکر فرمایا مت روؤ تم میرے بھائی پر بعد آجکے دن کے پھر کہا بلاؤ میرے بھتیجون
کو ہم لاے گئے گویا چڑیا کے بچے تھے فرمایا حلاق کو لاؤ اوسکو حکم دیا اوسنے ہمارے سر مونڈے
رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری ومسلم علی مرتضی کہتے ہین نہی فرمائی حضرت نے
اس بات سے کہ عورت کا سر مونڈا جاے رواہ النسائی

باب ۱۸۹ بال کا جوڑنا سوئی سے کھال کا نیلا کرنا دانتون کا تیز کرنا حرام ہے

قال تعالیٰ ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن
من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم ولامنینہم ولامرنہم فلیبتکن اذان الانعام
ولامرنہم فلیغیرن خلق اللہ الآیۃ اسما کہتی ہین ایک عورت نے حضرت سے کہا میرے بیٹی کو
چیچک ہوئی اوسکے بال اوتر گئے اور مین اوسکا بیاہ کرنا چاہتی ہون فرمایا لعنت کرے اللہ
واصلہ موصولہ پر متفق علیہ دوسری روایت مین واصلہ مستوصلہ آیا ہے وعن عائشۃ نحوہ متفق
علیہ معاویہ نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہوکر اور ایک مشت بھر بال لیکر کہا اے اہل مدینہ تمہارے
علما کدھر ہین مینے حضرت کو سنا ہے کہ اتنے بالون سے بھی منع کرتے تھے اور فرماتے ہلاک ہوے
بنی اسرائیل جبکہ اونکی عورتون نے یہ کام کیا متفق علیہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ لعنت کی حضرت نے
واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ واشمات مستوشمات
متنمصات ومتفلجات للحسن مغیرات خلق اللہ پر ایک عورت نے اسمین کچھ کہا ابن مسعود نے فرمایا کیا
مین لعنت نکرون اوسپر جسپر حضرت نے لعنت کی ہے اور وہ امر اللہ کی کتاب مین ہے وما اتاکم
الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا متفق علیہ متفلجہ وہ عورت ہے جو اپنی دانتون کو گھسکر
بعض کو بعض سے قدرے دور کرتی ہے تاکہ خوبصورت ہو جائین اسکو وشر کہتے ہین نامصہ وہ عورت
ہے جو موی ابرو کو باریک بناتی ہے واسطے حسین کرنے کے متنمصہ وہ ہے جو دوسری عورت کے

اس کام کا حکم دیتی ہے

باب ۱۹۰ چننا سفید بالون کا داڑھی و سر وغیرہا سی منع ہی اسی طرح نتف کرنا امرد کا موی ریش کو اول طلوع مین منہی عنہ ہے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعًا یہ ہی تم مت اوکھاڑو شیب کو کہ وہ نور ہی مسلمان کا دن قیامت کو حدیث حسن رواہ ابوداود والترمذی والنسائی باسانید حسنۃ عائشہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد رواہ مسلم یہ حدیث جوامع کلم ہی صدہا مسائل اس سے مستخرج ہوتے ہین سارے بدعات کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہی ساری منکرات اس سے رد ہو جاتے ہین

باب ۱۹۱ دست راست سے استنجا کرنا اور شرمگاہ کرنا وقت استنجا کے بغیر عذر مکروہ ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب پیشاب کرے کوئی تم مین تو نہ پکڑے اپنے ذکر کو دست راست سی اور نہ استنجا کرے دست راست سی متفق علیہ اس بارے مین اور بھی احادیث صحیحہ کثرت سے آئی ہین

باب ۱۹۲ ایک پاپوش یا ایک موزی مین بغیر عذر کے چلنا مکروہ ہی اسی طرح پہننا نعل و خف کا کھڑی ہو کر بغیر عذر کے کراہت رکھتا ہے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نہ چلے کوئی تم مین ایک نعل مین دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب تم مین کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائی تو دوسری پاپوش مین نہ چلے جب تک کہ اوسکو درست نکرلے جابر کا لفظ یہ ہی نہی کی حضرت نے جوتا پہننے سے کھڑے ہو کر رواہ ابوداود باسناد حسن

باب ۱۹۳ آگ کا گھر مین وقت خواب و نحوہ چھوڑنا خواہ چراغ مین ہو یا سوا اسکی منہی عنہ ہی

ابن عمر رفعًا کہتے ہین مت چھوڑو تم آگ اپنی گھرون مین جس وقت کہ سوؤ تم متفق علیہ ابو موسی اشعری نے کہا ہی مدینے مین ایک گھر گھر والون پر رات کو جل گیا جب حضرت سے ذکر اسکا آیا فرمایا یہ آگ تمھاری دشمن ہے جب تم سویا کرو تو اوسکو بجھا دیا کرو متفق علیہ جابر کا

لفظا مرفوع یون ہی چھپاؤ برتنون کو اور بند کرو مونہہ مشکیزے کا اور بھیڑو دروازہ گھر کا اور
بجھاؤ چراغ شیطان نہین کھولتا مشکیزے کو اور نہ دروازے کو اور نہ برتن کو پھر اگر نپاے
کوئی تم مین مگر اتنا ہی کہ رکھدے برتن پر ایک لکڑی آڑی اور نام لے اوسپر اللہ کا تو یہی کرے
کیونکہ فویسقہ یعنی چوہا آگ لگا دیتا ہی گھر والون پر اونکے گھر مین رواہ مسلم

باب ۱۹۰ تکلف کرنا منہی عنہ ہی خواہ فعل مین کرے یا قول مین جسمین کچھہ مصلحت نہین ہے اوسکو مشقت کرنا تکلف کہلاتا ہے

قال تعالی وما انا من المتکلفین ابن عمر نے کہا ہم منع کیے گئے ہین تکلف سے رواہ البخاری
مسروق نے کہا ہم پاس ابن مسعود کے گئے کہا اے لوگو جو کوئی جانتا ہو کسی شے کو تو اوسکو کہے اور اگر
نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم کہے منجملہ علم کے ایک یہ بات ہی کہ نامعلوم مین اللہ اعلم کہے اللہ نے اپنی نبی کو
فرمایا ہی قل ما اسألکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین

باب ۱۹۱ نوحہ کرنا میت پر اور طمانچہ مارنا اور گریبان پھاڑنا اور بال وکھاڑنا اور سر منڈانا اور ویل و ثبور کہنا یعنی فریاد کرنا حرام ہے

حدیث عمر بن خطاب مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا میت معذب ہوتا ہی اپنی قبر مین بسبب نوحہ کے جو اوسپر کیا جاتا ہی دوسری روایت
مین یون ہی دن قیامت کو متفق علیہ ابن مسعود سے روایت ہی کہا فرمایا ہم مین سے نہین ہی جسنے مارا گالونکو اور پھاڑا گریبان اور
چلایا جاہلیت کی طرح متفق علیہ ابو موسی نے کہا حضرت نے فرمایا ہی مین بری ہون صالقہ حالقہ شاقہ سے متفق علیہ صالقہ
وہ جو آواز نوحہ بلند کرے حالقہ وہ ہی جو وقت مصیبت کے سر منڈاے شاقہ وہ ہی جو کپڑے
پھاڑے مغیرہ بن شعبہ کا لفظا مرفوع یہ ہی جسپر نوحہ کیا جاتا ہی وہ معذب ہوگا بسبب اوس نوحہ کے
دن قیامت کو متفق علیہ ام عطیہ نے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا وقت بیعت کے کہ ہم نوحہ نکرین
متفق علیہ **حکایت** نعمان بن بشیر کہتے ہین عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن نے
واجبلاہ واکذا واکذا کہنا شروع کیا جب وہ ہوش مین آے کہا تونے جو کہا مجھسے کہا
گیا کہ کیا تو ایسا ہی تھا رواہ البخاری سعد بن عبادہ کا جب انتقال ہوا حضرت روے قوم بھی
رونے لگی فرمایا تم نہین سنتے اللہ عذاب نہین کرتا ہی آنسو پر اور نہ دل کے غم پر ولکن عذاب
کرتا ہی اسپر اور اشارہ کیا طرف زبان کے یا رحم کرتا ہی متفق علیہ حدیث ابو مالک اشعری مین

فرمایا ہی نائحہ جب توبہ نہین کرتی قبل موت سکے تو کھڑی کیجائیگی دن قیامت کو اور اوسپر ایک سربال ہوگی قطران کی اور ایک کُرتہ جرب کا رواہ مسلم سربال سے مراد قمیص ہی اُسید بن اسید کہتے ہین ایک عورت نے سبایعات مین سے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا تھا کہ ہم نہ مونہہ نوچین اور نہ ویل پکارین اور نہ گریبان پھاڑین اور نہ بال بکھیرین رواہ ابو داود باسناد حسن ابو موسی مرفوعا کہتے ہین نہین مرتا کوئی مردہ پھر رونے والا کہتا ہی واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک لکن موکل ہوتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ گھونسا مارتے ہین اوسکے سینے مین زور سے کہ کیون تو ایسا ہی تھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہی دو چیزین ہین لوگون مین وہ اونکے لیے کفر ہین طعن نسب مین اور نیاحت میت پر رواہ مسلم

باب ۱۹۶ کاہن منجم عراف رمال طارق بالحصی و بالشعر کے پاس جانا منہی عنہ ہے

عائشہ کہتی ہین لوگون نے حضرت سی حال کہان کا پوچھا فرمایا لیس بشئ یعنی وہ کچھ چیز نہین ہے کہا وہ بعض اوقات ہم سے کوئی بات کہتی ہین وہ ٹھیک پڑتی ہی فرمایا اوس ٹھیک بات کو جنی اوچک کر اپنے یار کے کان مین کہدیتا ہی یہ اوسکے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہین متفق علیہ دوسر الفظ بخاری کا عائشہ سے سموعًا یون ہی ملائکہ نازل ہوتے ہین ابر مین اوس امر کا چرچا کرتے ہین جسکا حکم آسمان مین ہو چکتا ہی شیطان اوسکو سنکر چورا لیتا ہی پھر کہان کو وحی کرتا ہی وہ اوسکے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سی ملا لیتے ہین بعض ازواج حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا ہی جو شخص آیا پاس عراف کے اور کوئی بات پوچھی پھر اوسکی تصدیق کی تو قبول نہین ہوتی نماز اوسکی چالیس دن تک رواہ مسلم قبیصہ بن مخارق نے رفعا سمعًا کہا ہی عیافت طیرہ طرق جبت ہی رواہ ابو داود باسناد حسن طرق کہتے ہین زجر طیر کو یعنی بیٹھے پرندے کا اوڑا دینا پھر اگر وہ داہنی طرف اوڑا تو مبارکی ہی اور اگر بائین طرف اوڑا تو نحوست ہی عیافت سی مراد خط ہی جوہری نے صحاح مین کہا ہی جبت ایک کلمہ ہے جو صنم و کاہن و ساحر ونحو ذلک پر بولا جاتا ہی ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جسنے اقتباس کیا کوئی علم نجوم مین سی اوسنے اقتباس کیا ایک شعبہ سحر کا اب جتنا چاہی زیادہ کرے رواہ ابو داود باسناد صحیح معاویہ بن حکم کہتے ہین مینے حضرت سی کہا ای رسول خدا مین تازہ عہد بجاہلیت ہون اللہ اسلام کو لایا ہم مین سے کچھ لوگ پاس کہان کے جاتے ہین فرمایا تو اونکے پاس نہ جا مینے کہا کچھ لوگ ہمارے بد فالی لیتے ہین کہا یہ ایک شی ہے جسکو وہ اپنے سینون مین پاتے ہین یہ بات اونکو نہ روکے مینے کہا ہم مین

کچھ لوگ خط کشی کرتے ہین فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے جسکا خط اونکے خط کے موافق پڑا وہ ٹھیک ہی رواہ مسلم ابو مسعود بدری کا لفظ رفعًا یہ ہی نہی کی ہی حضرت نے حلوان کاہن سے متفق علیہ

باب ۱۹ التطیر یعنی بدفالی لینا منہی عنہ ہی

اس باب مین احادیث سابقہ گزر چکی ہین انس نے رفعًا کہا ہی نہ عدوی ہی نہ طیر مجھکو فال خوش آتی ہے کہا فال کیا ہی فرمایا اچھی بات متفق علیہ جاہلیت مین مرض کو متعدی گمان کرتے تھے اسلام نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا طیرہ کہتے ہین فال بد لینے کو یہ ایک قسم ہی شرک کی ابن عمر کا لفظ یہ ہی نہ عدوی ہی نہ طیرہ اور اگر شوم کسی چیز مین ہوگا تو گھر عورت گھوڑی مین ہوگا متفق علیہ گھر کی نحوست یہ ہی کہ صحن تنگ ہو ہمسایہ موذی ہون عورت کی نحوست یہ ہی کہ بدزبان بداخلاق ہو بچہ نہ جنے گھوڑے کی نحوست یہ ہی کہ سرکش ہو قابو مین نہ آئے بریدہ کہتے ہین حضرت فال بد نہ لیتے تھے رواہ ابو داود باسناد صحیح عروہ بن عامر کہتے ہین طیرہ کا ذکر سامنے حضرت کے آیا فرمایا احسن طیرہ فال ہی اور رد نکرے طیرہ کسی مسلمان کو اور جب دیکھے تم مین کوئی شخص کسی امر مکروہ کو تو کہے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک حدیث صحیح رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۱۹ بنانا تصویر حیوان کا بساط یا سنگ یا جامہ یا درہم یا دینار یا گل تکیہ یا مسند وغیر ذالک پر حرام ہے

اسی طرح اتخاذ صورت کا دیوار یا سقف یا پردہ و عمامہ و ثوب و نحوہا پر حرام ہی حکم یہ ہی کہ صورت کو تلف کر دے ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جو لوگ یہ صورتین بناتے ہین وہ عذاب کیے جائینگے دن قیامت کو اونسے کہا جائیگا تم زندہ کرو جسکو تمنے پیدا کیا ہی متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہی کہ حضرت سفر سے آئے مینے ایک سہوہ پر پردہ لٹکایا تھا اوسمین صورتین تھین حضرت نے جب اوسکو دیکھا رنگ چہرے کا بدل گیا کہا ای عائشہ سخت تر لوگون مین بہ اعذاب دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو مشابہت پیدا کرتے ہین ساتھ آفرینش خدا کے مینے اوسکو دو ٹکڑے کرکے دو وسادہ کر لیے متفق علیہ سہوہ کہتے ہین صحن چبوترے کو یا طاقچہ کو جو لیوا

مین ہوتا ہی ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہی ہر مصور نار مین ہوگا عوض ہر صورت کے جو اوسنے
بنائی تھی ایک نفس مقرر کیا جائیگا جو اوسکو آگ جہنم مین عذاب دیگا ابن عباس نے کہا پھر اگر تو
ہے بنائے نمانے تو درخت بنا اور وہ شی جسمین روح نہو متفق علیہ دوسر الفظ انکا رفعاً سمعاً
یہ ہی جسنے بنائی دنیا مین کوئی صورت وہ تکلیف دیا جائیگا روح پہونکنے کی اوسمین دن قیامت کو
اور وہ پھونک نہ سکیگا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ سمو عامر فوعاً یہ ہی اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ
عند اللہ المصورون متفق علیہ ابو ہریرہ سمعاً کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی کون بڑا ظالم ہے
اوس سے جو لگا بنانے مثل میری خلق کے اب چاہیے کہ بنائے وہ کوئی ذرہ یا پیدا کرے کوئی دانہ
یا جو متفق علیہ حدیث ابو طلحہ مین فرمایا ہے داخل نہین ہوتے فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا یا
تصویر ہوتی ہے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے حضرت سے وعدہ آنے کا
کیا تھا آنے مین دیر ہوئی یہانتک کہ حضرت کو سخت گزرا گھر سے باہر نکلے جبریل سے ملاقات
ہوئی شکوہ کیا کہا ہم اوس گھر مین نہین جاتے ہین جسمین کوئی سگ و صورت ہو رواہ البخاری
عائشہ کا لفظ یہ ہی وعدہ کیا تھا جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہ مین فلان ساعت آؤنگا وہ ساعت
آئی مگر وہ نہ آئے حضرت کے ہاتھ مین عصا تھا اوسکو پھینک کر فرمانے لگے اللہ اور اوسکے رسل
وعدہ خلاف نہین کرتے ہین پھر جو التفات کیا تو چارپائی کے نیچے ایک بچہ کتے کا تھا پوچھا یہ کب
یہان گھس آیا مینے کہا واللہ مجھے نہین معلوم حکم دیا وہ نکالا گیا جبریل علیہ السلام آئے حضرت نے کہا
مین بموجب تمہارے وعدے کے بیٹھا رہا تم نہ آئے کہا منع کیا مجھکو کتے نے جو تمہارے گھر مین
تھا ہم نہین داخل ہوتے ہین اوس گھر مین جسمین کتا ہوتا ہی یا صورت رواہ مسلم ابو الہیاج حیان
بن حصین نے کہا مجھسے علی نے کہا کیا نہ بھیجون مین تجھکو اوس کام پر جسپر مجھے حضرت نے بھیجا تھا
نہ چھوڑ تو کسی صورت کو مگر مٹا دے اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر برابر کردے اوسکو رواہ
مسلم حدیث دلیل ہی طمس تصویر و تسویۂ قبر مشرف پر و بعد الحمد ؁

باب ۱۹۹ کتا پالنا حرام ہی مگر شکار یا کھیتی یا مویشی کے لیے

ابن عمر کہتے ہین حضرت کو سنا فرماتے تھے جسنے پالا کتا مگر کتا شکار یا ماشیہ کا کم ہوتے ہین اوسکے
اجر سے ہر دن دو قیراط متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے روک رکھا کوئی کتا گھٹتا ہے
اوسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا کھیتی یا مویشی کا متفق علیہ مسلم کی روایت یون ہی جسنے

جسنے پالا کتا اور نہ وہ شکار کا ہی اور نہ ماشیہ کا اور نہ زمین کا یعنی کھیتی کا تو کم ہوتا ہی اوسکے اجر سے ہر دن ایک قیراط

باب ۲۰ گھنٹا لٹکانا گلے مین اونٹ وغیرہ کی مکروہ ہی اور ساتھ رکھنا کلب جرس کا سفر مین مکروہ ہے

ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین ہمراہ نہیں رہتے ملائکہ اوس کاروان کے جسمین کتا یا گھنٹا ہوتا ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا جرس مزامیر شیطان ہے رواہ مسلم

باب ۲۱ سوار ہونا جلالہ پر یعنی اوس اونٹ اور اونٹنی پر جو نجاست کھاتا ہی مکروہ ہی ہان اگر پاک چارہ کھا کر گوشت اوسکا طیب ہو جائے تو کراہت جاتی رہیگی

ابن عمر کہتے ہین نہی فرمائی ہے حضرت نے جلالہ سے ابل مین اس بات کی کہ اوسپر سواری کیجاے رواہ ابوداود باسناد صحیح مین کہتا ہون یہی حکم گاو بکری مرغی جلالہ کا ہے

باب ۲۲ مسجد مین تھوکنا منع ہی اور اگر پڑا ملے تو اوسکو دور کر دے مسجد کو گھن کی چیز سے پاک صاف رکھے

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا تھوکنا مسجد مین خطا ہی یعنی گناہ کفارہ اوسکا دفن کرنا ہی اوسکا متفق علیہ یہ دفن جب ہے کہ مسجد مٹی یا ریت کی زمین رکھتی ہو تو اوسکو کرید کر چھپا دے ابو المحاسن رویانی نے کتاب البحر مین کہتے ہین بعض نے کہا ہی مراد دفن سے اخراج اوسکا ہی مسجد سے اور جبکہ مسجد مبلط یا مجصص ہو یعنی زمین سنگین یا گچ کردہ تو پھر ملدینا اوسکا فرش سے یا کسی اور چیز سے جسطرح کہ بہت جاہل کیا کرتے ہین دفن نہین ہے بلکہ زیادت فی الخطیئہ اور تکثیر قذر فی المسجد ہے جو کوئی ایسی حرکت کرے اوسپر لازم ہی کہ جامہ یا ہاتھ سے یا کسی اور چیز سے اوسکو پونچھ ڈالے یا دھو ڈالے عائشہ کہتی ہین حضرت نے دیوار قبلہ مین آب بینی یا تھوک یا نخامہ دیکھا اوسکو چھیل ڈالا متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعا یہ ہی کہ یہ مساجد لائق کسی چیز کے اس بول و قذر سے نہین ہین یہ تو واسطے ذکر خدا و قرأت قرآن کے ہین او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ مسلم

باب ۲۳ مسجد مین خصومت کرنا آواز بلند کرنا اور گم شدہ شی کا ڈھونڈھنا یا اجارہ و بیع شرا کرنا اور مانند اوسکے معاملات کرنا مکروہ ہی

حدیث ابوہریرہ مین مسموعًا آیا ہی جو کوئی سنے کسی شخص کو کہ ڈھونڈہتا ہی ضالہ اپنا مسجد مین تو
یون کہے لا ردہا اللہ علیك کیونکہ مسجدین اسلیئے نہین بنائی گئی ہین رواہ مسلم و سرا لفظ انکا
رفعًا یہ ہی جب دیکہو تم اوس شخص کو جو خرید فروخت کرتا ہی مسجد مین تو کہو لا اربح اللہ تجارتك
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن بریدہ کہتی ہین ایک آدمی مسجد مین اپنا ضالہ ڈھونڈھتا تھا
کہتا تھا من دعا الی الجمل الاحمر حضرت نے فرمایا لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت
رواہ مسلم عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین حضرت نے منع کیا ہی بیع و شراے مسجد مین
اور نشد ضالہ و انشاد شعر سے اوسمین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن سائب
بن یزید کہتے ہین مین مسجد مین تھا ایک شخص نے ایک کنکری مجھے ماری مینے دیکھا تو عمر بن خطاب
تھے کہا جا ان دونون آدمیون کو لے آ مین لے آیا پوچھا تم کہان کے ہو کہا طائف کے کہا اگر
تم اس شہر کے ہوتے تو مین تمکو سزا دیتا تم دونون اپنی آواز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم مین بلند کرتے ہو رواہ البخاری

باب ۲۰ جو شخص لہسن پیاز گندنا وغیرہ کوئی شی کریہ الرائحہ کہاے اوسکا آنا مسجد مین قبل زوال رائحہ کے مکروہ ہی مگر ضرورت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص کہاے اس درخت سی یعنی توم سے وہ نہ آئے ہماری
مسجد مین متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی ہماری مسجدون مین انس نے رفعًا کہا ہی جو کہائے اس درخت
کو وہ نزدیک نہو ہماری مسجد سے اور نماز نہ پڑہے ہمارے ساتھ متفق علیہ جابر کا لفظ یہ ہے
حضرت نے فرمایا جسنے کہایا لہسن یا پیاز وہ ہمسے الگ رہی یا ہماری مسجد سے کنارہ گیر ہو متفق علیہ
مسلم کا لفظ یہ ہی جو کہاے توم یا کراث وہ پاس آئے ہماری مسجد کے فرشتے ایذا پاتے ہین
اوس چیز سے جس سے بنی آدم متاذی ہوتے ہین عمر بن خطاب نے ایکدن خطبہ پڑہا کہا ای لوگو
تم کہاتے ہو ان دو درختون کو مین نہین دیکہتا انکو مگر خبیث بصل و توم مینے حضرت کو دیکہا تہا کہ جب
بدبو ان دونون کی کسی شخص سے پاتے حکم دیتے وہ طرف بقیع کے نکالدیا جاتا سو جو کوئی انکو کہائے
اونکو پکا کر مار ڈالے رواہ مسلم ہر شی کریہ الرائحہ کا یہی حکم ہے بعض حقہ نوشون کے مونہہ مین
بدبو لہسن و پیاز کی بدبو سے بہی زیادہ آتی ہے انکا حکم بہی یہی ہے کہ مسجد سے نکال
دیے جاوین

باب جمعہ کے دن حُبْوَتی ہوکر بیٹھنا اور امام خطبہ پڑھتا ہو مکروہ ہی کیونکہ اس نشست سے نیند آتی ہے سننا خطبے کا فوت ہوجاتا ہے ڈر وضو ٹوٹ جانیکا رہتا ہے

معاذ بن انس جہنی کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہے حبوہ سے دن جمعہ کے ور امام خطبہ پڑھتا ہے

رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

باب جب عشرۂ ذیحجہ آوے اور ارادہ اضحیہ کا رکھتا ہو تو اوسکو بال کترانا ناخن لینا جب تک کہ قربانی نکرلے منع ہے

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہی جسکے پاس کوئی قربانی ہو جسکو ذبح کریگا تو جب ہلال ذیحجہ دیکھے تو بال وناخن سے کچھہ نہ لے یہانتک کہ قربانی کرے

باب حلف کرنا ساتھہ مخلوق کے جیسے نبی وکعبہ وملائکہ وآسمان وآبا وحیات وروح وراس وحیوۃ سلطان ونعمت سلطان وتربت فلان منع ہی اور امانت کی قسم کہانا سخت نہی ہی

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ منع کرتا ہی تمکو اس بات سی کہ حلف کرو تم اپنی باپون کا جسکو حلف کرنا ہو تو وہ حلف نکرے مگر ساتھہ اللہ کے یا چپ رہے متفق علیہ حدیث عبد الرحمن بن سمرہ مین فرمایا ہی مت قسم کھاؤ طواغی وآبا کی رواہ مسلم طواغی جمع ہی طاغیہ کی مراد اوس سے اصنام ہین ومنه الحديث هذه طاغية دوس اي صنمهم ومعبودهم غیر صحیح مسلم مین لفظ طواغیت کا آیا ہی مراد اوس سے شیطان وصنم ہی بریدہ کہتے ہین حضرت نے کہا جسنے قسم کھائی امانت کی وہ ہم مین سے نہین ہے حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہے جسنے حلف مین کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جھوٹا ہی تو ویسا ہی ہی جیسا کہا اور اگر سچا ہی تو پہر طرف اسلام کے سلامت نہین پہرتا رواہ ابوداود مثلا یون کہے کہ کافر باشم اگر چنان نباشد ابن عمر نے ایک شخص کو سنا کہتا تہا لا والکعبۃ کہا تو قسم نکہا غیر اللہ کی مینے حضرت کو سنا فرماتے تھی جسنے قسم کہائی غیر اللہ کی وہ کافر ہوا یا اوسنے شرک کیا رواہ الترمذي وقال حديث حسن امام نے کہا بعض علماء نے تفسیر فقد کفر او اشرک کی تغلیظ پر کی ہی جسطرح کہ حضرت نے ریا کو شرک کہا ہی انتہی مین کہتا ہون یہ تغلیظ نہین ہے بلکہ تصریح بالحکم ہے جس شخص سے حلف لغیر اللہ صادر

ہوا اوسکو چاہیے کہ فی الفور مستغفر ہو کر کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کرے اگر ایسا نکریگا تو گرفتار دام کفر و شرک رہیگا و نعوذ باللہ

باب ۲۰ جھوٹی قسم عمدا کھانا سخت حرام ہی

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا پہر حضرت نے ہمپر مصداق اسکا کتاب اللہ عزوجل سے پڑہا اِنَّ الذین یشترون بعہد اللہ و ایمانھم ثمنا قلیلا الآیۃ متفق علیہ ابو امامہ حارثی کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے قطع کر لیا حق کسی مرد مسلمان کا اپنی سوگند سے تو بیشک واجب کی اللہ نے اوسکے لیے آگ اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک مرد نے کہا بھلا اگر ذرا سی چیز ہو فرمایا اگرچہ ایک شاخ ہو اراک کی رواہ مسلم یعنی مسواک یہ حکم قسم کہا کر لینے کا ہی اور اگر بی قسم دوسرے کا مال لیا ہی تو وہ غصب ہوا وہ بہی حرام ہی حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ البخاری دوسری روایت یون ہی ایک اعرابی نے آکر کہا اے رسول خدا کبائر کیا ہین فرمایا اشراک باللہ پہر کہا یمین غموس پوچہا یمین غموس کیا ہے فرمایا وہ شخص جو قطع کر لیتا ہی مال کسی مرد مسلمان کا اللہ کی قسم کہا کر اور وہ جہوٹا ہے

باب ۲۰ قسم کہائی پہر دیکہا کہ غیر قسم بہتر ہی تو وہی کار خیر کری قسم کا کفارہ دیدے یہ مندوب ہے

عبد الرحمن بن سمرہ بن جندب کہتے ہین حضرت نے مجہے فرمایا تو جب کوئی قسم کہائے پہر دیکہے کہ سوا اوسکے بہتر ہی اوس سے تو وہی کام کر جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جس شخص نے کوئی قسم کہائی پہر اوسکے غیر کو بہتر دیکہا تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہی کام کرے جو بہتر ہے رواہ مسلم ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین واللہ انشاء اللہ کسی قسم پر حلف نہین کرتا ہون پہر اوس سے بہتر دیکہتا ہون لیکن اپنی حلف کا کفارہ دیتا ہون اور وہ کام کرتا ہون جو بہتر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین اگر تمادی کرے کوئی تم مین کا اپنی قسم مین اپنے اہل مین وہ زیادہ گناہگار ہے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دیوے کفارہ جو اللہ نے اوسپر فرض کیا ہے متفق علیہ

باب ۲۱ لغو یمین معاف ہی اوسمین کفارہ نہین ہی

مراد اس سے وہ قسم ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو جاتی ہے جیسے عادۃً لا واللہ بلی واللہ و نحو ذلک کہا قال اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اهلیکم او کسوتهم او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام ذلک کفارة ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم عائشہ نے کہا یہ آیت حق میں قائل لا واللہ بلی واللہ کے اوتری ہی رواہ البخاری ہے

باب ۲۱۱ کثرت قسم کی بیع میں اگرچہ سچا ہو مکروہ ہے

ابو ہریرہ سے مرفوعاً کہتے ہیں حلف منفق سلعہ ممحق کسب ہے متفق علیہ یعنی قسم کھانے سے مال کی نکاسی ہو جاتی ہے لیکن برکت کمائی کی جاتی رہتی ہی ابو قتادہ کا لفظ یہ مرفوعاً یہ ہے بچو تم کثرت حلف سے کہ وہ نکاسی کرتا ہی پھر باطل کر دیتا ہی یعنی برکت کو رواہ مسلم

باب ۲۱۲ سوال کرنا انسان کا بوجہ اللہ سوا جنت کے مکروہ ہی اور جس سے اللہ کا نام لیکر مانگا جائے اور وہ نہ دے تو یہ بھی مکروہ ہی

جابر نے رفعاً کہا ہی سوال نہ کیا جائے بوجہ اللہ مگر جنت کا رواہ ابو داود ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے پناہ مانگی اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جسنے سوال کیا اللہ کے نام سے اوسکو کچھ دو اور جو کوئی بلائے تمکو اوسکو قبول کرو اور جو کوئی نیکی کرے ساتھ تمہارے اوسکا بدلا کرو اگر نپاؤ وہ شی جس سے کہ عوض کرو تو دعا دو اوسکو یہانتک کہ دیکھو تم کہ بدلا کر دیا تمنے اوسکا حدیث صحیح رواہ ابو داود والنسائی باسانید الصحیحین

باب ۲۱۳ سلطان کو شاہنشاہ کہنا حرام ہی اسلیے کہ معنی اسکے مالک الملوک ہوتے ہیں سوا اللہ کے دوسرے کو یہ صفت کہنا نہیں چاہیے

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہی ذلیل ترنام نزدیک اللہ کے وہ مرد ہی جسکا نام ملک الاملاک ہی متفق علیہ سفیان بن عیینہ نے کہا جیسے شاہنشاہ میں کہتا ہوں یہی حکم لفظ مہاراج کا ہی اسی پر قیاس کراہت و حرمت و بشاعت و قباحت اسماء و القاب مزکاۃ کا کیا گیا ہے جیسے قاضی القضاۃ و احکم الحاکمین و محی الدین و تاج العارفین و غوث اعظم و صاحب عالم

وغیرہا کا بلکہ یہ پہلا لفظ اشد التحریم ہی اسمین بالکل دعوی خدائی کا نکلتا ہی نووی رح اپنے لیے لقب محی الدین ناپسند رکھتے تھے

باب ۲۱۴ فاسق ومبتدع ونحوہما کو بلفظ سید ونحوہ مخاطب کرنا منع ہے

بریدہ مرفوعا کہتے ہین تم منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر وہ سید ہوگا تو تم اپنے رب عز وجل کو خفا کردوگے رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۲۱۵ تپ کو برا کہنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت پاس ام السائب کے یا ام المسیب کے گئے کہا ای ام سائب تو کانپتی ہی کہا مجھ تپ ہی لا بارك الله فيها فرمایا برا نہ کہہ تپ کو وہ دور کرتی ہے بنی آدم کی خطاؤن کو جسطرح کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا رواہ مسلم ہر مرض کفارہ خطا ہوتا ہی یہ تکلیف مسلمان کی ضائع نہین جاتی

باب ۲۱۶ ہوا کو جب تیز چلے برا نہ کہے

حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہی تم برا نہ کہو ہوا کو جب دیکھو تم وہ ہوا جو بری لگے تمکو تو کہو اللهم انا نسألك من خير هذه الريح وخير ما فيها وخير ما امرت به رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی ریح روح ہی اللہ کی رحمت لاتی ہی عذاب لاتی ہی سو جب تم اوسکو دیکھو تو برا نہ کہو اللہ سے اوسکی خیر مانگو اوسکے شر سے پناہ چاہو رواہ ابوداود باسناد حسن روح الله ای رحمته لعباده عائشہ کہتی ہین جب تیز ہوا چلتی حضرت کہتے اللهم اني اسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به رواہ مسلم

باب ۲۱۷ مرغ کو برا کہنا مکروہ ہی

حدیث زید بن خالد جہنی مین فرمایا ہے تم برا نہ کہو مرغ کو وہ جگاتا ہی واسطے نماز کے رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۲۱۸ یہ کہنا کہ ہمکو پانی ملا فلان تارے سے منع ہے

زید بن خالد جہنی کہتے ہین حضرت نے ہمکو نماز صبح پڑہائی حدیبیہ مین بعد پانی برسنے کے
جو رات کو برسا تھا جب نماز پڑہ کر پہرے لوگون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ
تمہارے رب نے کیا کہا کہا اللہ و رسول جانے فرمایا یہ کہا کہ بعض بندے میرے مومن اور
بعض کافر ہوے جسنے کہا پانی ملا ہمکو اللہ کی فضل و رحمت سے وہ مومن ہے ساتھہ میرے اور کافر ہے ساتھہ کواکب کے اور جسنے
کہا پانی ملا ہمکو فلان نو یعنی نچہتر اور فلان تارے سے وہ کافر ہے ساتھہ میرے اور مومن ہے ساتھہ کواکب کے متفق علیہ

باب ۲۱۹ کسی مسلمان کو ای کافر کہنا حرام ہے

ابن عمر رفعاً کہتے ہین جب کہا مرد نے اپنے بہائی کو ای کافر تو پہرا ساتھہ اوسکے ایک ان دونون
مین کا اگر وہ ویسا ہی جیسا اسنے کہا تو خیر ورنہ پہرتی ہے یہ بات اوسی کہنے والے پر ابو ذر کا لفظ
مسموع یہ ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھہ کفر کے یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہین ہے تو پہرتا ہے
یہ کہنا اوسی پر متفق علیہ

باب ۲۲۰ فحش بکنا بد زبانی کرنا منہی عنہ ہے

ابن مسعود رفعاً کہتے ہین مومن طعان لعان فاحش بذی نہین ہوتا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
انس کا لفظ رفعاً یہ ہے نہین ہوتا ہے فحش کسی شے مین لکن عیب دار کر دیتا ہے اوسکو اور نہین ہوتی حیا
کسی شے مین لکن زینت دیدیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ہے

باب ۲۲۱ تقعیر کرنا کلام مین ساتھہ تشدق و تکلف فصاحت کی اور استعمال کرنا لغات وحشی و دقائق اعراب کا مخاطبت عوام و نحوہم مین مکروہ ہے

ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے ہلاک ہوے متنطعین تین بار اسیطرح فرمایا رواہ مسلم متنطع کہتے ہین مبالغ
فی الامور کو ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے مرد بلیغ کو جو تخلل کرتا ہے ساتھہ اپنی زبان کے
مثل تخلل بقرہ کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن جابر نے مرفوعاً کہا ہے
بہت دوست تم مین مجہکو اور بہت نزدیک تم مین مجہسے مجلس مین دن قیامت کے وہ لوگ ہین
جو احاسن الاخلاق ہین اور بہت دشمن مجہکو اور بہت دور مجہسے دن قیامت کو تم مین وہ لوگ ہین
جو ثرثار متشدق متفیہق ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ثرثرۃ کہتے ہین کثرت و تردید کلام

کو ایسے شخص کو ثرثار مہذار بولتے ہین یعنی فر فر باتین کرنیوالا متشدق وہی جو مونہہ بھر بھر باتین کرتا ہے مثل گاؤ کے زبان لپیٹتا ہے متفیہق وہ شخص ہے جو کلام مین توسع کرتا ہے یعنی باتونی بکواسی ہے

باب ۲۲۲ یہ کہنا کہ میرا جی خبیث ہوگیا ہے مکروہ ہے

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا تم مین کوئی یون نکہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے بلکہ یون کہے کہ میرا نفس لقس ہوگیا ہے یعنی خراب متفق علیہ علما نے کہا معنی خبثت غثت وھو معنی لقست ولکن کرہ لفظ الخبث

باب ۲۲۳ انگور کا نام کرم رکھنا مکروہ ہے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مت نام رکھو انگور کا کرم کیونکہ کرم مسلمان کو کہتے ہین متفق علیہ وھذا لفظ مسلم دوسری روایت یہ ہے کہ کرم دل ہے مؤمن کا صحیحین کا لفظ یہ ہے کہتے ہین کرم کرم نہین ہے مگر دل مومن کا وائل بن حجر کا لفظ رفعًا یہ ہے تم مت کہو کرم بلکہ عنب و حبلہ کہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ شی حرام کا نام بلفظ کرم ونحوہ رکھنا حرام ہے نووی رحمہ نے ہر باب کے ترجمہ مین لفظ کراہت بجای لفظ تحریم غالبًا موافق محاورۂ سلف وعادت اہل علم اختیار کیا ہے کیونکہ صدر اول مین استعمال لفظ کراہت کا موضع تحریم مین کرتے تھے ایک دلیل اسکی یہ ہے کہ الفاظ حدیث مین ان مکروہات سے نہی آئی ہے اور اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے ناواقف لوگ لفظ کراہت یا لفظ مکروہ کا سنکر خیال کرتے ہین کہ وہ امر منہی عنہ خفیف شی ہے حالانکہ یہ بات نہین اصطلاح وعرف سلف مین جس شے کو مکروہ بولتے تھے مراد اوس سے تحریم اوس شی کی ہوتی ہے

باب ۲۲۴ بیان کرنا کسی عورت کی محاسن کا ایسے مرد سے جسکو کوئی حاجت طرف اوسکے بسبب کسی غرض شرعی کے نہین ہے جیسے نکاح ونحوہ مکروہ ہے

ابن مسعود رفعًا کہتے ہین مباشر نہو کوئی عورت کسی عورت سے پھر وصف کرے اوسکا اپنے شوہر سے گویا وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے متفق علیہ

باب ۲۲۵ کہنا انسان کا دعا مین اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت مکروہ ہی بلکہ جزم کری طلب مین

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی تم مین اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت یعنی ای اللہ اگر تو چاہے تو مجھکو بخش اور رحم کر بلکہ عزم کرے مسئلت مین اور رغبت عظیم کرے اللہ کے سامنے کوئی شی عظیم نہین ہے جسکو وہ دیتا ہی آنس کا لفظ مرفوع یہ ہی تم مین جب کوئی دعا مانگے عزم مسئلہ کرے یون نکہے اللھم ان شئت فاعطنی کیونکہ اللہ کے لیے کوئی مستکرہ نہین ہی یعنی اوسپر زبردستی کرنے والا متفق علیہ ۴

باب ۲۲۶ یہ کہنا کہ ماشاء اللہ وشاء فلان مکروہ ہے

حدیث حذیفہ مین فرمایا ہی مت کہو ماشاء اللہ وشاء فلان ولکن یون کہو ماشاء اللہ ثم شاء فلان رواہ ابو داود باسناد صحیح نووی رح نے موافق اپنی عادت کے اس باب مین کوئی آیت نہین لکھی حالانکہ یہ آیت ونحوہا موجود ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین

باب ۲۲۷ بعد عشاء آخر و کی بات چیت کرنا مکروہ ہی

مراد بات سی اس جگہہ وہ بات ہی جو کہ اور وقت مین سوا اسوقت کی مباح ہی اور فعل و ترک اوسکا یکسان ہی رہے حرام و مکروہ بات سو وہ ہر وقت میں اشد التحریم والکراہت ہوتی ہی ہان حدیث خیر جیسے مذاکرہ علم و حکایات صالحین و مکارم اخلاق اور بات کرنا مہمان سے اور طالب حاجت سی ونحو ذالک مکروہ نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور اسیطرح بات کرنا کسی عذر وعارض سے غیر مکروہ ہی ان سب مذکورات پر احادیث صحیحہ متظاہر ہین ابو برزہ کہتی ہین حضرت مکروہ رکھتے تھے سونا قبل عشا کے اور بات کرنا بعد عشا کے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی نماز پڑھی حضرت نے عشا کی آخر حیات اپنی مین جب سلام پھیرا کہا دیکھا مینے تمکو آج کی رات تمھاری مین کہ بیشک سر پر سو برس کے باقی نرہیگا کوئی شخص اونمین سی جو آجکے دن پشت زمین پر ہے متفق علیہ یہ حدیث اعلام نبوت مین سے ہی کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث سی علماء حدیث نے عدم وجود خضر علیہ السلام پر بھی استدلال کیا ہی اگر فرض کیا جا

کہ وہ اوس وقت تک زندہ تھے واذ لیس فلیس انس کہتے ہین اونھون نے انتظار کیا
حضرت کا پس آئے حضرت قریب نصف شب کے پہر نماز پڑہائی اونکو یعنی عشا کی پہر خطبہ
سنایا ہمکو فرمایا سن رکھو لوگ نماز پڑھکر سو رہے اور تم برابر نماز مین تھے جب تک کہ تم انتظار نماز
کرتے رہے رواہ البخاری مین کہتا ہون اس انتظار کو حکم نماز کا ہی اور دوسری حدیث مین
اسکو رباط فرمایا ہی وللہ الحمد

باب ۲۲۸ عورت کا مرد کے بستر پر وقت بلانیکے بلا عذر شرعی نجانا حرام ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مرد نے جب بی بی کو اپنے بستر پر بلایا اور وہ نے آئے اسکے پاس اور
کیا وہ خفا ہو کر سو رہا تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیہ دوسری روایت
مین یون ہی یہانتک کہ وہ بی بی رجوع کرے

باب ۲۲۹ عورت کو روزہ نفل رکھنا اور خاوند حاضر ہو حرام ہی مگر اوسکے اذن سے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین حلال نہین یعنی حرام ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا شاہد
یعنی موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور اذن نہ دے عورت اوسکے گھر مین کسی کو مگر اوسکی
اجازت سے متفق علیہ

باب ۲۳۰ ماموم یعنی مقتدی کا سر اوٹھانا رکوع سجدہ سے قبل امام کے حرام ہے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا جبکہ اوٹھاتا ہی سر اپنا پہلے امام سے
یہ کہ کرے اللہ سر اوسکا گدہے کا سر یا صورت اوسکی گدہے کی صورت متفق علیہ

باب ۲۳۱ رکھنا ہاتھ کا کمر پر نماز مین مکروہ ہی

ابو ہریرہ نے کہا نہی کی گئی ہی تخصر سے نماز مین متفق علیہ

باب ۲۳۲ کھانا آگے آوے اور دل کھانیکو چاہے یا ضرورت بول و براز کی ہو تو نماز پڑھنا اوس حال مین مکروہ

عائشہ نے سنا کہا ہی نہین ہی نماز حضور طعام مین اور نہ حالت [illegible] اخبثین مین [illegible]

باب ۲۳۳ آنکھہ اوٹھانا طرف آسمان کے نماز مین مکروہ ہی

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا آنکھین اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نماز مین پہر سخت کہا اس بارے مین یہانتک کہ فرمایا اس کام سے باز رہین ورنہ اوچک لیجائینگے آنکھین اونکی رواہ البخاری

باب ۲۳۴ التفات کرنا نماز مین بغیر عذر کے مکروہ ہی

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت سے پوچھا التفات کرنا نماز مین کیسا ہی فرمایا اختلاس ہی شیطان بندے کی نماز سے اوچک لیجاتا ہی رواہ البخاری انس کہتے ہین حضرت نے مجھسے کہا بچ تو التفات سے نماز مین بیشک التفات نماز مین ہلاکت ہی پہر اگر ضرور ہی تو نماز تطوع مین نہ فریضہ مین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مراد التفات سی نظر دوڑانا ہے ادہر اودہر

باب ۲۳۵ قبرون کی پاس نماز پڑہنا منہی عنہ ہے

عبداللہ بن حارث مرفوعاً کہتے ہین اگر جانے گزرنے والا سامنے سے نمازی کی کہ کیا ہی اوپر یعنی کتنا گناہ ہی تو اگر چالیس برس کہڑا رہے یہ بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ گزرکرے اوسکے سامنے سے متفق علیہ کذا فی المشکوۃ

باب ۲۳۶ جب موذن اقامت نماز کہی تو ماموم کو نافلہ شروع کرنا مکروہ ہی خواہ اوس نماز کی سنت ہو یا سوا اوسکے

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین جب اقامت کہی گئی نماز کی تو نہین ہے نماز مگر فرض رواہ مسلم

باب ۲۳۷ روز جمعہ کو خاص کرنا ساتہہ صوم کے یا شب جمعہ کو ساتہہ نماز کے مکروہ ہی

ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی تم خاص نکرو شب جمعہ کو ساتہہ قیام کے درمیان سی راتون کے اور نہ روز جمعہ کو ساتہہ صیام کے درمیان سی ایام کو مگر یہ کہ ہووے دن صوم مین ایک تمہارے کے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا سمعوا یہ ہے نہ روزہ رکہے کوئی تم مین دن جمعہ کو مگر ایک دن پہلے یا پیچہے اوسکے روزہ رکہے متفق علیہ محمد بن عباد کہتے ہین مینے جابر سے پوچھا کہ کیا منع کیا ہے حضرت نے صوم جمعہ سے کہا ہان متفق علیہ جویریہ

ام المؤمنین نے کہا حضرت دن جمعہ کو پاس اونکے آئے وہ روزہ دار تھین فرمایا تو نے کل روزہ رکھا تھا کہا نہین فرمایا کیا کل روزہ رکھیگی کہا نہین فرمایا افطار کر رواہ البخاری

باب صوم مین وصال کرنا حرام ہے یعنی دو دن یا زیادہ تک لگاتار روزہ رکھنا او رکچھ نہ کھانا پینا

حدیث ابو ہریرہ و عائشہ مین آیا ہے کہ نہی کی حضرت نے وصال سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے نہی فرمائی وصال سے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا مین تمہاری طرح نہین ہون مجھکو کھلایا پلایا جاتا ہے متفق علیہ و ہذا لفظ البخاری

باب بیٹھنا قبر پر حرام ہے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین تم مین اگر کوئی چنگاری پر بیٹھے وہ اوسکے کپڑے کو جلا دے پھر کھال تک پہونچے یہ بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے رواہ مسلم

باب گچ کرنا قبر پر بنیاد کرنا اوسپر منہی عنہ ہے

حدیث جابر مین آیا ہے کہ نہی فرمائی حضرت نے گچ کرنے سے قبر کے اور بیٹھنے سے اوسپر اور بنانے سے اوسپر رواہ مسلم

باب غلام کا پاس سے سید کے بھاگ جانا سخت حرام ہے

جریر رفعاً کہتے ہین جو غلام بھاگ گیا اوس سے ذمہ بری ہوا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز قبول نہین ہوتی رواہ مسلم دوسری روایت مین ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے

باب حدود مین سفارش کرنا حرام ہے

قال تعالیٰ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر عائشہ کہتی ہین قریش کو حال زن مخزومیہ نے جسنے چوری کی تھی فکر مین ڈالا کہا کون ایسا ہے جو حضرت سے اسکے بارے مین گفتگو کرے کہا کون آپ پر جرات

فلا اذن متفق علیہ یعنی تو اب ایک کو بالخصوص نہے

باب ۲۴۴ سوگ کرنا عورت کا مُردے پر تین دن سے زیادہ حرام ہی مگر خاوند پر چار ماہ دس دن

زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہین مین پاس ام حبیبہ کے گئی جبکہ اونکے باپ ابو سفیان کا انتقال ہوا ام سلمہ نے خوشبو طلب کی اوسمین زردی خلوق کی تھی یا کسی اور چیز کی اوس سے ایک جاریہ کی تدہین کی پہر اپنی گالون سے ہاتہہ مل لیے پہر کہا واللہ مجہکو کچہہ حاجت خوشبو کی نتھی لکن مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے منبر پر کہ حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکہتی ہو اللہ اور یوم آخر پر یہ کہ سوگ کرے زیادہ تین شب سے مگر شوہر پر چار ماہ دس دن زینب نے کہا پہر مین پاس زینب بنت جحش کے گئی اونکے بہائی مر گئے تھے اونہون نے عطر منگا کر ملا پہر کہا واللہ مجہے کچہہ حاجت عطر کی نتھی لکن مینے حضرت سے بالای منبر سنا کہ فرماتے تھے لا یحل لامرأة تؤمن باللّٰہ والیوم الاٰخران تحد علی میت فوق ثلٰث لیال الا علی زوج اربعة اشہر وعشرا متفق علیہ

باب ۲۴۵ شہری کا بیچنا واسطے دہاتی کے اور آگے بڑہ کر لینا بیوپاریون کا اور بیع کرنا بیع برادر پر اور منگنی کرنا منگنی پر حرام ہی مگر یہ کہ اذن دے یا پہیر دے

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس بات سے کہ بیع کرے حاضر واسطے بادی کے یعنی شہری واسطے دہاتی کے اگرچہ اوسکا بہائی ہو ایک ماں باپ سے یعنے رہنے والا شہر کا گاؤن کے لوگون کا خرید فروخت مین کارندہ نہ بنے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہی تم آگے بڑہ کر چیز بست نہ لو یہانتک کہ وہ بازارون مین لا کر اوتاری جاوے متفق علیہ ابو ہریرہ و ابن عباس کا لفظ یہ ہی تلقی نکرین لوگ کہان کی اور بیع نکرے کوئی حاضر واسطے بادی کے طاؤس سے پوچہا اسکا کیا مطلب ہو اکہا شہری دہاتی کا سمسار یعنی دلال نہ بنے متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہی اس بات سے کہ بیع کرے حاضر واسطے بادی کے اور فرمایا تم تناجش نکرو یعنی دوسرے کے دہوکا دینے کو نرخ نہ بڑہاؤ اور بیع نکرے مرد بیع پر اپنے بہائی کی اور نہ منگنی کرے منگنی پر اپنے بہائی کے اور نہ سائل ہو عورت طلاق کے واسطے اپنی بہن کے تاکہ اونڈیل لے وہ جو اوسکے برتن مین ہی دوسری روایت یون ہی نہی فرمائی ہے حضرت نے تلقی سے اور اس بات سے کہ لین دین کرے مہاجر واسطے اعرابی کے

اور یہ کہ شرط کرے عورت طلاق اپنی بہن کی اور یہ کہ چکائے مرد نرخ پر اپنے بھائی کے اور منع فرمایا ہی تجش و تصریہ سے متفق علیہ ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا بیع نکرے بعض تمہارا بعض پر اور نہ منگنی کرے منگنی پر مگر کہ اذن دے اوسکو یعنی خاطب وھذا لفظ مسلم عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین مومن بھائی ہے مومن کا حلال نہین ہی مومن کو یہ خریداری کرے بیع پر اپنے بھائی کے یا منگنی کرے منگنی پر اپنے بھائی کے یہانتک کہ وہ ترک کردی رواہ مسلم

باب ۲۴۹ ضائع کرنا مال کا غیر اون وجوہ مین جنکا شرع نے اذن دیا ہے منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی اللہ تعالی پسند کرتا ہی تمہارے لیے تین کام اور ناپسند کرتا ہی تین کام پسند کرتا ہی یہ بات کہ تم عبادت کرو اوسکی اور شریک نکرو ساتھ اوسکے کوئی چیز اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور متفرق نہو اور مکروہ رکھتا ہی تمہارے لیے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال کو رواہ مسلم وراد کاتب مغیرہ کہتے ہین مغیرہ بن شعبہ نے مجھسے ایک خط بنام معاویہ لکھوایا اوسمین یہ بھی لکھوایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد ہر نماز فرض کے یہہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذا الجد منک الجد پھر یہ لکھا کہ حضرت نہی کرتے تھے قیل و قال و اضاعت مال و کثرت سوال سے اور نہی فرماتے تھے عقوق امہات و واد بنات و منع و ہات سے متفق علیہ نووی رح نے اس باب مین ابتدا آیت نہین کی حالانکہ استنباط اسکا آیت سے ظاہر ہے و لا تؤتوا السفھاء اموالکم الایۃ مراد سفہاء سے نزدیک مفسرین کے بچے اور عورتین ہین انکے ہاتھہ مین مال کا دینا مال کا برباد کرنا ہوتا ہی اللہ نے مال کو قیام معیشت ٹھیرایا ہی اسی طرح جس جگہہ مین اللہ و رسول نے حکم صرف کرنے مال کا نہین دیا ہی وہان مال کا خرچ کرنا داخل اضاعت مال ہے جیسے عمارت مین جو زائد ہے حاجت سے یا اسراف کرنا طعام و شراب و لباس و مرکب وغیرہا مین

باب ۲۵۰ اشارہ کرنا طرف مسلمان کے ہتھیار وغیرہ سے خواہ بطور جد کرے یا مزاح اور برہنہ کرنا تلوار کا منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے کہا اشارہ نکرے کوئی تم مین طرف اپنے بھائی کے ہتھیار سے وہ نہین جانتا

شائد شیطان اوسکے ہاتھ سے چھین لے اور یہ ایک گڑھے مین دوزخ کے جا گرے متفق علیہ مراد چھین لینے سے اس جگہہ زخمی کرنا و فساد کرنا ہی مسلم کی روایت یون ہی ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے لوہے سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے اگرچہ وہ بھائی اوسکا اسکے ماں باپ ہی سے کیون نہو جابر کہتے ہین حضرت سے نہی کی ہی ننگی تلوار لینے سے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

باب ۲۵۱ مسجد سے بعد اذان کے نکلنا مکروہ ہی مگر عذر سے یہانتک کہ نماز فرض پڑھ لے

ابو الشعثا کہتے ہین ہم ہمراہ ابو ہریرہ کے مسجد مین بیٹھے تھے ایک موذن نے اذان دی ایک مرد مسجد سے اوٹھکر چلا ابو ہریرہ نے اوسکے پیچھے نظر لگائی یہانتک کہ وہ مسجد سے نکل گیا پھر کہا اسنے نافرمانی کی ابو القاسم کی رواہ مسلم

باب ۲۵۲ پھیرنا ریحان کا بغیر عذر مکروہ ہی

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسپر ریحان عرض کیا جائے وہ اوسکو رد نکرے اسلیئے کہ خفیف المحمل طیب الریح ہی رواہ مسلم انس نے کہا حضرت رد طیب نکرتے تھے رواہ البخاری

باب ۲۵۳ موںہہ پر مدح کرنا اوس شخص کی جسپر ڈر مفسدہ اعجاب و نحوہ کا ہو مکروہ ہے اور اگر اوسکے حق مین اس امر کا امن ہے تو پھر جائز ہے

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ ایک مرد پر ثنا کرتا ہی اور اوسکی مدح مین مبالغہ کر رہا ہی فرمایا تمنے اسکو ہلاک کیا یا اسکی پشت کو قطع کیا متفق علیہ ابو بکرہ نے کہا حضرت کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا ایک مرد نے اوسپر ثنا خیر کی فرمایا افسوس ہی تجھکو تونے اپنے یار کی گردن ماری کئی بار اسی طرح کہا اگر تم مین کسیکو مادح ہونا ضرور ہی تو یون کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ اگر اوسکے اعتقاد مین وہ شخص ویسا ہی ہو اور تزکیہ نکرے اللہ پر کسی کا متفق علیہ مقداد کہتے ہین ایک مرد عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح کرنے لگا یہ اپنے دونون زانو پر بیٹھکر اوسکے موںہہ پر کنکریاں ڈالنے لگے عثمان نے کہا تم یہ کیا کرتے ہو کہا مین نے حضرت کو سنا فرماتے تھے جب تم مداحین کو دیکھو اونکے موںہہ مین خاک جھونکو رواہ مسلم

نووی کہتے ہین یہ احادیث نہی مین آئے ہین اور اباحت مین بھی بہت سی حدیثین صحیح آئی ہین علما نے کہا ہی طریق جمع کا ان احادیث مین یہ ہے کہ اگر ممدوح کے پاس کمال ایمان و یقین و ریاضت نفس و معرفت تامہ ہی جسکے سبب سے وہ مفتتن و مغتر نہوگا اور اوسکا نفس ساتھ اوسکے تلاعب نکریگا تو مدح کرنا حرام نہین ہے بلکہ مکروہ بھی نہین اور اگر اوسپر ڈر کسی شی کا ان امور سے ہی تو پھر اوسکے سونھہ پر مدح کرنا سخت مکروہ ہی اسی تفصیل پر احادیث مختلفہ نازل ہین منجملہ ادلۂ اباحت کے قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ارجو ان تکون منہم اور عمر کو فرمایا تھا ما رأك الشيطان سالكا فجا الا سلك فجا غير فجك و الاحاديث في الاباحة كثيرة و قد ذكرت جملة من اطرافها في كتاب الاذكار انتہی جتنے انواع خوشامد کے ہین وہ احادیث نہی مین داخل ہین یہ بلا مجالس و دربار امرا و ملوک مین سب جگہہ سے زیادہ ہوتی ہی

باب ۲۵۴ جس شہر مین وبا پڑی وہان سی بھاگ کر نکلنا اور وہان آنا دونون مکروہ ہین

قال تعالى اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة و قال تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة حدیث طویل ابن عباس مین بذیل قصۂ عمر بن خطاب بابت سفر شام عبدالرحمن بن عوف سے رفعا آیا ہی جب سنو تم وبا کسی زمین مین تو نجاؤ وہان اور جب وبا پڑے کسی زمین مین اور تم وہان ہو تو مت نکلو وہان سے بھاگ کر متفق علیہ اسامہ کا لفظ حضرت سے یون ہی جب سنو تم طاعون کسی زمین مین تو مت داخل ہوا وسمین اور جب پڑے طاعون کسی زمین مین اور تم وہان ہو تو نہ نکلو تم وہان سے متفق علیہ

باب ۲۵۵ جادو کرنا سخت حرام ہے

قال تعالى وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بچو تم سبع موبقات سی منجملہ اونکے ذکر سحر کا کیا ہی الحدیث متفق علیہ

باب ۲۵۶ سفر مین مصحف کو بلاد کفار مین ہمراہ لیجانا جسجگہ ڈر ہو کہ ہاتھہ مین کسی دشمن کے پڑیگا منہی عنہ ہے

ابن عمر کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے سفر کرنے سے قرآن لیکر طرف زمین عدو کی متفق علیہ

باب ۲۵۵ استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا اکل و شرب و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

قاله النووي مگر حرمت مین سائر وجوہ استعمال کی بحث و خلاف ہی اور نہی اکل و شرب مجمع علیہ ہے واللہ اعلم حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہی جو شخص پیتا ہی چاندی سونے کے برتن مین وہ غٹ غٹ اوتارتا ہی اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ دوسری روایت مسلم اس لفظ سے ہی جو شخص کہاتا پیتا ہی برتن مین زر و سیم کے الخ حذیفہ کہتی ہین حضرت نے منع کیا ہی ہمکو حریر و دیباج و شرب سی زر و سیم مین اور فرمایا یہ اشیاء اونکے لیے دنیا مین ہین اور ہمارے لیے آخرت مین متفق علیہ صحیحین کا لفظ حذیفہ سے یہ ہی کہ حضرت نے کہا نہ پہنو تم حریر و دیباج اور نہ پیو تم ظرف زر و سیم مین اور مت کہاؤ اونکی رکابیون مین ابن سیرین نے کہا مین ہمراہ انس بن مالک کے تھا نزدیک چند نفر مجوس کے ایک چاندی کے برتن مین فالودہ لائے انس نے نہ کھایا کہا اسکو بدل دو پھر ایک دوسرے برتن خلنج مین اوسکو بدلکر لائے تب کھایا رواہ البیہقی باسناد حسن خلنج معرب خدنگ ہی خدنگ ایک درخت ہی جسکی لکڑی نہایت عمدہ و صاف و سپید ہوتی ہے مطلب یہ ہوا کہ عوض آوند سیم کے پیالۂ چوبی مین وہ فالودہ رکھکر کھایا

باب ۲۵۶ مرد کو زعفرانی کپڑا پہننا حرام ہی

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے اس بات سے کہ مرد زعفرانی رنگ کا کپڑا پہنے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا ہی حضرت نے مجہپر دو جامہ معصفر دیکھے فرمایا تیری مان نے تجھکو اسکا حکم دیا ہوگا مین نے کہا مین انکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ جلا ڈال دوسری روایت یہ ہی فرمایا کہ یہ دونون ثیاب کفار کے ہین تو انکو نہ پہن رواہ مسلم عصفر ایک گھاس ہے زرد رنگ سوا اسکے رنگ عصفر و زعفرانی کے سارے الوان پختہ و خام کا مرد کو پہننا درست ہی لیکن افضل یہ ہے کہ جامہ سفید پہنے کہ یہی مسلمان کا لباس حیات و ممات مین ہے

باب ۲۵۷ ساری دن رات تک چپ رہنا منع ہی

علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت سے یہ بات یاد کرلی ہی کہ نہین ہے یتیم بعد احتلام کے اور نہ خاموشی

دن بھر کی رات تک روٰاہ ابوداود باسناد حسن خطابی نے کہا شک جاہلیت مین ایک چپ رہنا تھا اسلام مین اوس سے نہی کی گئی اور حکم ذکر اور اچھی بات کہنی کا دیا گیا سنتے بعض جاہل فقیر بالکل خاموش رہتے ہین اپنا نام چپ شاہ مشہور کرتے ہین قیس بن ابی حازم نے کہا ہی ابوبکر پاس ایک عورت کے احمس سے آئے اوسکو زینب کہتی تھے دیکھا تو وہ بات نہین کرتی ہی پوچھا یہ کیا بات ہی کہ یہ بولتی نہین ہی کہا اسنے حج کیا ہی اسی طرح چپ چاپ اوس سے کہا تو بول کہ یہ نہ بولنا درست نہین ہی یہ کام جاہلیت کا ہے آخر وہ بولی روٰاہ البخاری

باب ۲۶ منسوب کرنا انسان کا آپکو طرف غیر باپ کے یا غلام کہنا آپکو غیر مولی کا حرام ہے

سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین جسنے دعوی کیا طرف غیر باپ اپنے کے اور وہ جانتا ہی کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو جنت اوسپر حرام ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تم بیزار نہو اپنے باپون سے جو شخص بیزار ہوا اپنے باپ سے وہ کافر ہوا متفق علیہ حدیث طویل یزید بن شریک مین علی مرتضی سے رفعاً آیا ہی جسنے ادعا کیا غیر پدر کا یا منسوب ہوا طرف غیر موالی کے اوسپر لعنت ہی اللہ و ملائکہ و سارے لوگون کی قبول نہین کرتا ہی اللہ اوس سے دن قیامت کو صرف و نہ عدل متفق علیہ ابوذر کا لفظ مسموعاً یون ہی نہین ہی کوئی شخص کہ دعوی کرے غیر باپ کا اور وہ جانتا ہی مگر کافر ہو جاتا ہی اور جسنے دعوی کیا ایسی بات کا جو اوسکو حاصل نہین ہی وہ ہم مین سے نہین ہے اوسکو چاہیے کہ بنا رکھے جگہ اپنی آگ سے الحدیث متفق علیہ وھذا لفظ روایۃ مسلم

باب ۲۷ جس چیز سے اللہ و رسول نے نہی فرمائی ہی اوسکے ارتکاب سے بچنا لازم ہے

قال تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم وقال تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ وقال تعالی ان بطش ربک لشدید وقال تعالی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ غیرت کرتا ہی اللہ کی غیرت یہ ہی کہ آدمی وہ کام کرے جسکو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے متفق علیہ

باب ۲۸ مرتکب منہی عنہ کا ہو یا کہی یا کرے

قال تعالی و اما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ وقال تعالی ان الذین اتقوا اذا
مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون وقال تعالی والذین اذا فعلوا فاحشۃ
او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما
فعلوا وھم یعلمون اولئك جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار
خالدین فیھا ونعم اجر العاملین وقال تعالی توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا وقال تعالی توبوا الی اللہ
جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قسم کھائی پہر کہا اپنے
حلف مین باللات والعزی تو وہ کہے لا الہ الا اللہ اور جسنے کہا اپنے صاحب سے آ جوا کھیلین
وہ صدقہ دے متفق علیہ

باب ۲۶۳ بیان مین منثورات و ملح کے

نووی رح نے اس باب مین احادیث کثیرہ لکھے ہین پہلے حدیث طویل نواس بن سمعان کو
رفعا ذکر صفت دجال مین نقل کیا ہی رواہ مسلم اوسمین ذکر نزول عیسی و خروج یاجوج وماجوج
کا بہی آیا ہی پہر حدیث ربعی بن حراش و حدیث ابن عمرو بن العاص و دو تا احادیث انس و حدیث
ام شریك و حدیث عمران بن حصین و حدیث مغیرہ بن شعبہ و حدیث انس و ابی ہریرہ وغیرہم
متعلق حالات دجال و صفات کذاب مذکور ایك جماعت کثیرہ صحابہ سے بطور سرد نقل کی ہین
ان احادیث مین ذکر اشراط ساعت کا بہی آیا ہی اور نفخ صور و بدء خلق وغیرہ امور متفرقہ کا
ذکر بہی وارد ہوا ہی پہر حدیث طویل شفاعت انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہی اور ام اسمعیل علیہ السلام
کا جبکہ ابراہیم علیہ السلام اونکو مکے مین لاکر چھوڑ گئے ذکر کیا ہی یہ حدیث بہت طویل ہی بخاری نے
اسکو روایت کیا ہی قریب ایك نیم کراسہ تك یہی احادیث مشار الیہا اس باب مین مذکور ہین
ہمنے ذکر تراجم ان احادیث کا اس جگہہ ضرورت نہین سمجہا اسی لیے ترجمہ اونکا ترك کر دیا ہے
کتاب حجج الکرامہ و اقتراب الساعۃ کفیل ان بیان کے ہین وللہ الحمد

باب ۲۶۴ بیان مین استغفار کے

قال تعالی واستغفر لذنبك وقال تعالی واستغفر اللہ ان اللہ کان غفورا رحیما وقال تعالی
فسبح بحمد ربك واستغفرہ انہ کان توابا وقال تعالی للذین اتقوا عند ربھم جنات الایۃ

والمستغفرین بالاسحار وقال تعالی ومن یعمل سوءا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا
رحیما وقال تعالی وما کان الله معذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون
وقال تعالی والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن
یغفر الذنوب الا الله ولم یصروا علی ما فعلوا آیات اس باب مین بهت هین اغر مزنی کهتے هین
حضرت نے فرمایا میرے دل پر ایک پردہ سا پڑجاتا ہی مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ایکدن مین
سو بار رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع مسموع یون ہی واللہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے
اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر دن مین ستر بار سے زیادہ رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا یہ
ہی فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان میری اگر تم سے گناہ نہوتا تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایسی
قوم کو لاتا جو گناہ کرتی پہر استغفار کرتے اللہ سے اللہ اونکو بخشتا رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین
ہم گنتے واسطے حضرت کے ایک مجلس مین سو بار رب اغفرلي وتب علي فانك انت التواب الرحیم
رواہ ابوداود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہی جسنے لازم پکڑا
استغفار کو کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی سے نکاسی اور ہر فکر سے کشایش اور رزق دیتا ہی
اوسکو جہان سے اوسکو گمان ہی نہین ہوتا ہی رواہ ابوداود ابن مسعود مرفوعا کہتے ہین جسنے
کہا استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القیوم واتوب الیه بخشے گئے گناہ اوسکے اگرچہ بہاگا ہو
زحمت سی یعنی لڑائی پر سے رواہ ابوداود والترمذي والحاکم وقال حدیث صحیح علی شرط البخاری
ومسلم شداد بن اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہی اللهم انت ربي لا اله الا انت
خلقتني وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت
ابوء لك بنعمتك علي وابوء لك بذنبي فاغفرلي فانه لا یغفر الذنوب الا انت جسنے کہا اسکو
دن مین یقین سے پہر مرگیا اوسدن قبل شام کرنے کے تو وہ اہل جنت سی ہی اور جسنے کہا اوسکو
رات مین اور وہ یقین کرتا ہی اوسپر پہر مرگیا پہلے صبح کرنے سے تو وہ اہل جنت سی ہی رواہ
البخاری ابو ہریرہ مسموعا کہتے ہین ایک بندے سے گناہ ہوا یا اوسنے گناہ کیا پہر کہا اے رب
مینے گناہ کیا ہی یا مجھسے گناہ ہوگیا ہی تو اوس گناہ کو بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے
کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پہر وہ ٹہہرا رہا
جب تک اللہ نے چاہا پہر گناہ کو پہونچا یا گناہ کیا کہا اے رب مینے ایک اور گناہ کیا یا مین گناہ کو
پہونچا تو اوسکو بخشدے اللہ نے کہا کیا میرے بندے کو معلوم ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ

بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پھر وہ ٹھیرا رہا جب تک اللہ نے چاہا
پھر اوسنے گناہ کیا یا گناہ کو پہونچا کہا ای رب مین گناہ کو پہونچا یا مینے ایک اور گناہ کیا ہی تو اسکو
بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو علم ہی اس بات کا کہ اوسکا کوئی رب ہی جو گناہ
بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا رواہ البخاري في التوحید ومسلم في
التوبة واللفظ للبخاري حدیث دلیل ہی رجا پر یعنی اگر مکرر سہ کرر ٹھیر ٹھیر کر گناہ ہو گیا ہی اور
اگلے گناہ پر اصرار نہ تھا بلکہ یہ دوسرا تیسرا گناہ تھا جو بیوقوفی سے اتفاقاً ہو گیا ہی تو نا امید
نہو جب توبہ کریگا تب ہی اللہ اوس گناہ کو انشاء اللہ تعالی بخشدیگا گناہ تو اسلیے ہو گیا تھا
کہ ع کرد ہائی تو مار اگر دگستاخ ہ مغفرت ہر بار اسلیے ہوئی کہ ع نا امید از رحمت شیطان بود
جو شخص ہر روز وظیفہ استغفار کا اور ورد توبہ کا رکھتا ہی اوسکے گناہ صغیرہ وکبیرہ جو بھول
چوک سی یا غوای نفس امارہ وشیطان لعین کے ہو جاتے ہین معاف ہوتے رہتے ہین مگر وہ
گناہ جو حقوق عباد سے متعلق ہین کہ اونکی معافی عفو صاحب حق پر یا رد مظلمہ پر موقوف ہی
پھر یہ مغفرت ذنوب جب ہی کہ عمداً واصراراً تکرار گناہ واحد کی نہو اور اگر ہی لکن جب ہوش
آیا اور ایسی توبہ کر ڈالے کہ پھر بعد اوسکے ارد گرد اوس گناہ کے نہ پھرا اور نادم ومنفعل ہوا
اور عوض اوسکے تکرار حسنات کو شیوہ لیل ونہار ٹھیرایا تو وہ گناہ ستمر ہی مغفور ہو جاتا ہی مشکل
اوسکو ہی جو مدیم ہی کسی گناہ پر اور مدمن ہی کسی معصیت پر بغیر توبہ واستغفار کے وہ اللہ پاک
کی مشیت مین ہی چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اسکا علم قطعی ہمکو حاصل نہین ہو سکتا حدیث
طویل ابوذر مین روایۃً عن اللہ تعالی فرمایا ہی کہ ای میرے بندو مینے حرام کیا ہی ظلم اپنی جان پر
اور حرام ٹھیرایا ہی اوسکو درمیان تمھارے سو تم باہم ظلم نکرو الی قولہ ای میرے بندو تم گناہ
کرتے ہو رات دن اور مین بخشتا ہون سارے گناہ سو استغفار کرو تم مجھسے مین بخشونگا تمکو رواہ
مسلم في کتاب البر والصلة والادب انس بن مالک کا لفظ مسموعاً یہ ہی اللہ تبارک وتعالی
فرماتا ہی ای ابن آدم تو جب تک مجھکو پکاریگا اور مجھسے امید رکھے گا مین تجھکو بخشتا رہونگا تیرا
عمل کیسا ہی کیون نہو اور کچھ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر پہونچ گئے ہین گناہ تیرے ابر آسمان
تک پھر تو نے مجھسے مغفرت چاہی تو مین تجھکو بخشدونگا اور کچھ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر آئیگا
تو پاس میرے زمین بھر خطائین لیکر پھر ملیگا تو مجھکو کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شی کو ساتھ میرے
تو آؤنگا مین پاس تیرے زمین بھر مغفرت لیکر متفق علیہ رواہ الترمذي وقال هذا حدیث

حسن غریب حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بندہ جب کوئی خطا کرتا ہی تو اوسکے دل مین ایک
سیاہ نکتہ ہوجاتا ہی پھر جب وہ اوس خطا سے الگ ہوکر استغفار و توبہ کرتا ہی تو دل اوسکا صاف
ہوجاتا ہی اور اگر پھر اوس خطا کو کرتا ہی تو وہ نکتہ زیادہ ہوجاتا ہی یہانتک کہ دلپر چھپا جاتا ہے
یہی ہی وہ رین جسکا ذکر اللہ نے کیا ہے کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح جتنے احادیث ترغیب و تحریض و حث توبہ و استغفار مین آئی ہین
سب دلائل رجا ہین یہ مسئلہ کہ غلبہ کسکا چاہیے رجا کا یا خوف کا پیشتر اس کتاب مین مذکور ہوچکا ہی
ف غزالی رح کہتی ہین ابن مسعود نے کہا ہی اللہ کی کتاب مین دو آیتین ہین نہین گناہ ہوا
کسی بندے سے پھر اوسنے پڑہا اون دونون آیتون کو اور استغفار کی اللہ عزوجل سی لکن اللہ
اوسکا گناہ بخشدیتا ہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیہ وقولہ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ
ثم یستغفر اللہ الخ حضرت نے فرمایا ہی اصرار نہ کیا اوسنے جسنے استغفار کی اگرچہ ایکدن مین
ستر بار عود کرے فرمایا ایک مرد تھا جسنے کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی اوسنے آسمان کی طرف
نظر اوٹھاکر دیکھا اور کہا میرا رب ہی ای رب تو مجھکو بخشدے اللہ نے فرمایا مینے تجھکو بخشدیا
معلوم ہوا کہ اوسکے معاصی مین شرک نہوگا نہ عملا و نہ قولا ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جسنے
گناہ کیا اور جان لیا کہ اللہ اوسپر مطلع ہی اوسکی مغفرت ہوتی ہی گو اوسنے استغفار نہ کی ہو **حکایت**
قتادہ نے کہا قرآن تمکو دوا و دوا بتاتا ہی داء تمھارے ذنوب ہین دوا تمھاری استغفار ہے
علی مرتضی نے کہا تعجب ہی اوس شخص سے جو ہلاک ہوا اور اوسکے پاس نجات تھی پوچھا گیا کہا
استغفار یہ بھی کہتے تھے الہام نہین کرتا ہی اللہ کسی بندے کو استغفار کا پھر ارادہ اوسکی عذاب
کا رکھتا ہو **حکایت** ربیع بن خثیم کہتے تھے تم مین کوئی استغفر اللہ واتوب الیہ نہ کہی کیونکہ
اگر ایسا نکریگا تو گناہ و کذب ہوگا ولکن یون کہی اللھم اغفر لی وتب علی مین کہتا ہون حدیث
مین دونون طرح پر کہنا آیا ہی اسلیے جملہ اولی کا حمل اگر اس معنی پر کرین کہ مراد طلب توفیق ہی
تو کچھ دور نہین ہی اسی لیے فضیل نے کہا ہی کہ قول بندے کا استغفر اللہ اسکی تفسیر یہ ہی کہ
اقلنی یعنی مجھے معاف کیجیے در گزر فرما بعض علما نے کہا ہی بندہ درمیان گناہ و نعمت کے
ہوتا ہی اسلیے لائق نہین ہے اوسکو مگر حمد و استغفار فضیل کہتے تھے استغفار بلا اقلاع کے توبہ
کذابین ہی رابعہ نے کہا ہماری استغفار محتاج ہی استغفار کثیر کی بعض حکما نے کہا ہی جسنے
استغفار کو ندم پر مقدم کیا وہ اللہ پاک سی استہزا کرتا ہی اور نہین جانتا **حکایت**

ایک اعرابی کو سنا کہ وہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہتا تھا اللھم ان استغفاری مع اصراری للوم وان ترکی استغفارك مع علمی بسعة عفوك لعجز فکم تتحبب الی بالنعم مع غناك عنی وکم اتبغض الیك بالمعاصی مع فقری الیك یا من اذا وعد وفی واذا اوعد عفا ادخل عظیم جرمی فی عظیم عفوك یا ارحم الراحمین ابو عبد اللہ وراق کہتے ہین اگر تجہپر برابر قطرہ باران اور زبد دریا کے گناہ ہونگے اور تو یہ دعا کریگا ساتھ اخلاص کے تو وہ گناہ تیرے محو ہوجائینگے اللھم انی استغفرك من کل ذنب تبت الیك منه ثم عدت فیه واستغفرك من کل ما وعدتك به من نفسی ولم اوف لك به واستغفرك من کل عمل اردت به وجهك فخالطه غیرك واستغفرك من کل نعمة انعمت بها علی فاستعنت بها علی معصیتك واستغفرك یا عالم الغیب والشهادة من کل ذنب اتیته فی ضیاء النهار وسواد اللیل فی ملأ او خلاء وسرا وعلانیة یا حلیم یہ بھی کہتے تھے کہ یہ استغفار آدم علیہ السلام یا خضر علیہ السلام کی تھی واللہ اعلم بالصواب **ف** آج روز جمعہ وقت یازدہ نیم ساعت روز ۲۲ جمادی الاخرہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری کو ترجمہ جملہ ابواب کتاب مستطاب ریاض الصالحین کا تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمته تتم الصالحات یہ ترجمہ مع اضافات ملحقہ تخمیناً اندر ۴۴ روز کے ۲۲ کراسہ مین قلم مترجم عفا اللہ عنہ سے لکھا گیا ہی غالباً ہشتم جمادی الاولی سنہ صدر کو لکھنا اوسکا شروع کیا تھا

باب ۲۶۵ یہ باب اس کتاب کا نووی رح سے نہین ہی بعض علما حدیث نے طرز اصل کتاب پر بوجہ نقصان اصل نسخہ وعدم تیسر نسخہ کاملہ اوسکو بڑہا دیا ہی مجھکو بھی اس کتاب کا کوئی نسخہ قلمی میسر نہین آیا یہی نسخہ مطبوعہ لاہور مطبع مصطفائی مطبوع سنہ ۱۲۹۳ ہجری ہاتھ آیا اوسی پر اعتماد کرکے ترجمہ لکھا گیا اصل نسخہ مین شاذ و فاذ مواضع مین تخریج بعض احادیث کی بھی رہگئی ہی تکمیل اصل و ترجمہ کی وجود نسخہ صحیحہ پر موقوف ومحول ہے اللہ تعالی سے امید ہی کہ اصل نسخہ کاملہ میسر فرمائے اب باب اخیر مضاف ملحق کو اس ترجمہ کا خاتمہ کہا ہی جسطرح کہ باب اول کتاب کو مقدمہ ترجمہ کا قرار دیا گیا تھا وباللہ التوفیق وھو المستعان

خاتمہ بیان مین ساز و برگ جنت کے جو اللہ نے واسطے مؤمنین و مؤمنات کے طیار کر رکھا ہے

قال اللہ تعالی فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون وقال تعالی جنات عدن مفتحة لهم الابواب یدعون فیها بفاکهة کثیرة وشراب وعندهم قاصرات

الطرف اتراب وقال تعالى ان المتقين في مقام امين في جنات وعيون يلبسون من
سندس واستبرق متقابلين كذلك وزوجناهم بحور عين يدعون فيها بكل فاكهة
آمنين لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى ووقاهم عذاب الجحيم وقال تعالى اولئك لهم
جنات عدن تجري من تحتهم الانهار يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا
من سندس واستبرق متكئين فيها على الارائك وقال تعالى متكئين على سرر مصفوفة و
زوجناهم بحور عين الى قوله يتنازعون فيها كاسا لا لغو فيها ولا تاثيم وقال تعالى وعندهم
قاصرات الطرف عين كانهن بيض مكنون وقال تعالى وحور عين كامثال اللؤلؤ المكنون
وقال تعالى حور مقصورات في الخيام وقال تعالى لم يطمثهن انس قبلهم ولا جان وقال تعالى
وفيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين وانتم فيها خالدون وقال تعالى لهم ما يشاؤن فيها
ولدينا مزيد وقال تعالى اكلها دائم وظلها وقال تعالى مثل الجنة التي وعد المتقون فيها انهار
من ماء غير آسن وانهار من لبن لم يتغير طعمه وانهار من خمر لذة للشاربين وانهار من عسل
مصفى وقال تعالى ويسقون من رحيق مختوم ختامه مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون
وقال تعالى يطوف عليهم ولدان مخلدون باكواب واباريق وكاس من معين لا يصدعون
عنها ولا ينزفون وقال تعالى واصحاب اليمين ما اصحاب اليمين في سدر مخضود وطلح منضود و
ظل ممدود وماء مسكوب وفاكهة كثيرة لا مقطوعة ولا ممنوعة وفرش مرفوعة انا انشاناهن
انشاء فجعلناهن ابكارا عربا اترابا لاصحاب اليمين وقال تعالى وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة
زمرا حتى اذا جاؤها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين
وقال تعالى لكن الذين اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنية وقال تعالى اولئك الذين
يجزون الغرفة بما صبروا ويلقون فيها تحية وسلاما خالدين فيها حسنت مستقرا ومقاما
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالی کہتا ہی طیار کی ہی مینے واسطے اپنے بندون
نیکبخت کے وہ چیز جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ دلپر گزری تم چاہو تو یہ آیت پڑہو
فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين رواہ الشیخان انس نے مرفوعا کہا ہی جگہہ ایک کمان
یا ایک تازیانہ کی جنت مین سے بہتر ہے دنیا وفیہا سے اگر ایک عورت نساء اہل جنت سے
طرف زمین کے جہانکے تو مابین اوسکا چمک اوٹھے اور خوشبو سے بہر جای اور اوڑہنی اوسکی
بہتر ہی دنیا وما فیہا سے رواہ البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جنت مین ایک درخت ہے

جسکے سائے مین سوار سو برس چلے رواہ الشیخان دوسری روایت بخاری یون ہے اقرؤا ان شئتم وظل ممدود ترمذی کا لفظ یہ ہی وذلک الظل الممدود ابو موسی اشعری رفعا کہتے ہین مومن کے لیے جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک خالی موتی کا جسکا طول یا عرض ستر میل کا ہی اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے جنکو دوسرے نہ دیکھینگے دو بہشتین چاندی کی ہونگی برتن اونکے اور جو کچھ اونکے اندر ہی اور دو بہشتین سونیکی ہونگی برتن اونکے اور جو کچھ اونمین ہی الحدیث رواہ الشیخان ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین پہلا گروہ جو جنت مین گھسیگا اونکی صورتین جیسے چودہوین رات کا چاند نہ تھوکین نہ ناک سنکین نہ ہگین برتن اونکے زر و سیم کے ہونگے کنگھیان اونکی سونے چاندی کی ہین انگیٹھیان اونکی عود کی پسینا اون کا مشک ہی ہر ایک کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی جنکا گودا اندر سے گوشت کے نظر آئیگا بسبب حسن کے اختلاف نہوگا درمیان اونکے اور نہ دشمنی اونکی دل ایک طرح کے ہونگے تسبیح کرینگے اللہ کی صبح و شام رواہ الشیخان دوسری روایت بخاری کی یون ہے کہ وہ لوگ جو انکے پیچھے ہونگے وہ چمک مین مانند بہترین کوکب درخشندہ کے آسمان پر ہونگے تیسری روایت یہ ہی کہ کبھی بیمار نہونگے مسلم کا لفظ یہ ہی کہ جنت مین کوئی عزب نہوگا یعنی مرد بی زن دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہی کہ جنت والے کھائینگے پیئینگے بول و غائط نکرینگے نہ آب دہن و بینی ڈالینگے پوچھا حال طعام کا کیا ہوگا کہا ڈکار و پسینا ہوگا مثل خوشبوی مشک کے ملہم تسبیح و تکبیر ہونگے جسطرح کہ الہام سانس کا ہوتا ہی روایت ترمذی یہ ہی کہ ہر مرد کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر زوجہ پر ستر حلہ ہونگے جس سے گودا اونکی پنڈلیون کا نظر آئیگا ترمذی نے کہا هذا حدیث حسن صحیح ابو سعید خدری کہتے ہین اہل جنت اہل غرف کو اوپر سے یون دیکھینگے جسطرح کہ لوگ کوکب درخشندہ غابر یعنی باقی کو افق غرب یا شرق مین دیکھتے ہین بسبب تفاضل مابین کے کہا ای رسول اللہ یہ منازل انبیا کے ہونگے غیر اس درجے کو کاہیکو پہونچیگا فرمایا بلی والذي نفسي بيده رجال اٰمنوا باللّٰه وصدقوا المرسلين رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی کہ اللہ تعالی اہل جنت سے کہیگا ای اہل جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر في يديك فرمائیگا کیا تم راضی ہوئے وہ کہینگے ہمکو کیا ہوا ہی کہ ہم راضی نہون حالانکہ تو نے ہمکو وہ کچھ دیا ہی جو کسی اپنی خلق کو نہین دیا فرمائیگا کیا مین تمکو اس سے بھی بہتر چیز دیدون وہ کہینگے ای رب اس سے بہتر اب کیا ہوگا فرمائیگا احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده

ابدا رواه الشیخان بزار نے جابر سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہی ورضوانی اکبر
فتح الباری مین کہا ہی وهو تلمیح الی قوله تعالی ورضوان من الله اکبر صہیب مرفوعا کہتے مین
جب جنت والے جنت مین جا چکینگے اللہ تعالی فرمائیگا تم کچھ چاہتے ہو جو مین تمکو اور دون
وہ کہین گے کیا تو نے ہمارے مونہہ سفید نہین کیے یا ہمکو جنت مین داخل نہین کیا آگ سے نجات
نہین دی اوسپر اللہ تعالی پردہ اوٹھا دیگا تو پھر کوئی شئی محبوب تر نظر الی الرب سے نہین دیگئی
رواہ مسلم ع پردہ بردار کہ صاحب نظران منتظر اند ٭ دوسری روایت مین ہی کہ پھر
حضرت نے یہ آیت پڑھی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ مراد حسنی سے جنت اور زیادہ
سے دیدار خدا ہی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی ایک منادی آسمان سے پکاریگا تمھارے
لیے یہ بات ہی کہ تم تندرست رہو کبھی بیمار نہو اور زندہ رہو کبھی نہ مرو اور جوان بنے رہو کبھی
بوڑھے نہو اور آرام پاؤ کبھی دکھہ نہ دیکھو فذلك قوله عز وجل ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها
بما کنتم تعملون رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جو گیا بہشت مین وہ آرام مین رہیگا
یؤس یعنی شدت حال نپائیگا نہ اوسکے کپڑے پرانے ہون نہ اوسکی جوانی فنا ہو رواہ مسلم
انس بن مالک رفعا کہتے ہین جنت مین ایک بازار ہوگا ہر جمعہ کو وہان جائینگے باد شمال چلیگی
وہ اونکے مونہہ اور کپڑون مین لگیگی وہ حسن و جمال مین بڑھ جائینگے اپنے گھر والونکے پاس پھر آئینگے گھر والے کہینگے واللہ تم تو بعد ہمارے
حسن و جمال مین زیادہ ہو گئے وہ کہینگے واللہ تم بھی بعد ہمارے حسن و جمال مین بڑھ گئے ہو رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نہین ہی جنت مین کوئی درخت لکن ساق اوسکی سونے کی ہی رواہ
الترمذی وقال غریب حسن انس کہتے ہین حضرت سے پوچھا کوثر کیا ہی فرمایا ایک نہر ہی جو اللہ نے
مجھے دی ہی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین اوسمین پرندے ہونگے جنکی گردنین
مثل اونٹ کے ہونگی عمر ان نے کہا یہ طیر تو بہت عمدہ ٹھیرے فرمایا اونکے کھانے والے اون سے
بھی زیادہ عمدہ ہونگے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غزالی رح نے کہا ہی ان الحوض
مکرمة عظیمة خص الله بها نبینا صلی الله علیه واله وسلم وقد اشتملت الاخبار علی وصفه
ونحن نرجوان یرزقنا الله فی الدنیا علمه وفی الاخرة ذوقه فان من صفاته ان من شرب منه
لم یظما ابدا وعن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان لکل نبی حوضا
وانهم یتباهون ایهم اکثر واردة وانی لارجوان اکون اکثرهم واردة فهذا رجاء رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم فلیرج کل عبد ان یکون فی جملة الواردین ولیحذر ان یکون

متمنیا و مغترا و یظن انه راج فان الراجی للحصاد من بث البذر و نقی الارض و سقاها الماء ثم جلس یرجو فضل الله بالانبات و وقع الصواعق الی اوان الحصاد فاما من ترک الحراثة والزراعة و تنقیة الارض و سقیها و اخذ یرجو من فضل الله ان ینبت له الحب و الفاکهة فهذا مغتر و متمن و لیس من الراجین فی شیء و هکذا رجاء اکثر الخلق و هو غرور الحمقی نعوذ بالله من الغرور و الغفلة فان الاغترار بالله اعظم من الاغترار بالدنیا قال تعالی فلا تغرنکم الحیوة الدنیا و لا یغرنکم بالله الغرور انتہی علی مرتضی رفعاً کہتے ہین جنت مین ایک بازار ہوگا جسمین نہ خرید ہی نہ فروخت مگر صورتین مردون عورتون کی مرد جب کسی صورت کو پسند کریگا تو اوس شکل مین داخل ہوگا رواہ الترمذی و قال حسن غریب ابن عمر نے رفعاً کہا ہی ادنی درجہ اہل جنت مین وہ شخص ہوگا جو طرف اپنی باغات و زوجات و نعم و خدم و سُرر کے ہزار برس تک کی راہ کو دیکھے گا اور بڑا اکرم اللہ پر اونمین وہ ہوگا جو صبح و شام نظر طرف وجہ اللہ کے کریگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة رواہ الترمذی انتہی آخر کتاب الریاض

ف بیان جنت و ما فی الجنة مین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح تالیف حافظ و احد متکلم ابن القیم رحمہ کتاب مستقل غیر مسبوق ہی ہر شی جنت کا ذکر باب جداگانہ مین آیات کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے کیا ہی تفصیل جمیل بہر حال خیر اشتمال کی لکہی ہی احادیث کو اپنی سند سے ایراد کیا ہی ہمنے خلاصہ اوسکا بحذف اسانید و ابقاء تخریج و نام راوی حدیث کیا تھا جسکا نام مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ہی غزالی رحمہ نے آخر کتاب احیاء العلوم مین کچھہ اقوال متعلق جنت و غیرہا لکھے ہین اور کہا ہی و مہما اردت ان تعرف صفة الجنة فاقرء القرآن فلیس وراء بیان الله بیان واقرء من قوله و لمن خاف مقام ربه جنتان الی آخر سورة الرحمن واقرء سورة الواقعة و غیرها من سور القرآن پھر ذکر عدد جنان و ابواب جنت و غرف جنت و صفت حائط و ارض و اشجار و انہار جنت و لباس اہل جنت و فرش و سرر و ارائک و خیام و طعام اصحاب جنت و صفت حور عین و ولدان و غلمان و غیر ذلک کا کیا ہی پھر کتاب کو باب سعت رحمت الٰہی پر ختم کیا ہی بطریق تفاؤل کے اسلیے ہم بھی اس ترجمے کو بیان سعت رحمت پر بالتقاط چند جملات تمام کرتے ہین و الله المستعان **ف** غزالی رحمہ کہتے ہین حضرت صلی الله علیہ و آلہ و سلم فال کو دوست رکھتے تھے ہمارے اعمال ایسے نہین ہین کہ ہم بسبب اونکے رجاء مغفرت کی کرین لہذا ہم تفاؤل مین پیروی حضرت کی کرتے ہین اور امید رکھتے ہین کہ خاتمہ ہماری کتاب کا

دنیا و آخرت مین خیر پر ہو قال تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء وقال تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم وقال تعالیٰ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر
اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ہم اللہ سے استغفار کرتے ہین بابت ہر زلت قدم وطغیان قلم کے
جو اس کتاب مین یا سارے کتب ہمارے مین ہوئی ہو اور اون اقوال سے مستغفر ہین جو
موافق ہمارے اعمال کے نہین ہین کیونکہ اللہ کا کرم عمیم ہی اور اوسکی رحمت واسع ہی اور اوسکا
جود اصناف خلائق پر فائض ہی اور ہم ایک خلق ہین منجملہ اوسکی مخلوق کے ہمارا کوئی وسیلہ
نہین ہی مگر اوسیکا فضل وکرم حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی ان رحمتي سبقت
غضبی اور اپنی ذات پاک کو ارحم الراحمین کہا ہی دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اللہ دن قیامت کے
مؤمنین سے کہیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تھے وہ کہین گے ہان اے رب فرمائیگا کسلیے وہ کہین گے
رجونا عفوک ومغفرتک اللہ فرمائیگا قد اوجبت لکم مغفرتی تیسیر الفظار رفعایہ ہی اللہ تعالیٰ
دن قیامت کو ارشاد کریگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا ہی مجھکو کسی دن یا ڈرا وہ
مجھسے کسی جگہہ مین جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جسکے حسنات سیئات پر زیادہ ہونگے وہ جنت مین
بغیر حساب جائیگا اور جسکے حسنات وسیئات برابر ہونگے اوس سے حساب لیسیر لیا جائیگا پھر
داخل جنت ہوگا شفاعت حضرت کی اوسکے لیے ہی جسنے اپنی جان کو ہلاک کیا اپنی پشت بہاری کی
حکایت ابن عباس یہ آیت پڑہتے تھے وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا
ایک اعرابی نے سنکر کہا واللہ ما انقذکم منہا وھو یرید ان یوقعکم فیہا ابن عباس نے کہا خذوہا
من غیر فقیہ حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہی من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار عبادہ نے مرتے دم یہ حدیث پہونچادی اس سے زیادہ ارجی
حدیث بطاقہ ہی جسمین کلمہ طیبہ لکہا ہوگا وہ بطاقہ سارے سجلات سیئات پر بہاری ہوجائیگا
فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء اس سے بڑہکر حدیث شفاعت
ہی اوسمین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا ملائکہ ونبیین ومؤمنین سب کے سب شفاعت کرچکے اب کوئی
باقی نرہا مگر ارحم الراحمین پھر ایک قبضہ بھر کر اونکو نکالیگا جنہون نے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا
ہی وہ عتقاء الرحمن کہلائینگے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے وقت انتقال کہا تہا
خلوا بینی وبین ارحم الراحمین فھذہ الاخبار والآثار تبشرنا بسعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فنرجو من الله تعالیٰ ان یعاملنا بما لا نستحقه ویتفضل علینا بما هو اهله بمنه وسعة جوده ورحمته والحمد لله وحده لا نحصی ثناء علیه هو کما اثنیٰ علیٰ نفسه والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمد وآله وصحبه

فہرست ابواب و فصول جزء ثانی کتاب مکارم الاخلاق

تمت

اصلاح ماوقع من الغلط فی الجزء الثانی

من کتاب مکارم الاخلاق

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۶	۸	القفر	الفقر	۵۰	۵	بوجه	بوجه
۹	〃	سروارات	سرّوارات	۵۱	۱۳	قرع	فزع
۱۳	۲	پسنیلے	پسینے	〃	۱۸	اتقواو	اتقوا
۲۰	۱۵	لاندی	لاتری	۵۴	۵	لب	لپ
۲۲	۱۹	اونهون	انهون	۵۶	۱۶	جاء	جاءه
۲۴	۱۴	الی	×	۵۸	۱۵	خطنی	خطمی
〃	۲۲	المسلمین	المسلمین مین	۶۲	۱۹	پنداز	پندار
۲۵	۱۲	داء	×	۶۵	۴	السته	السنه
۲۸	۵	زیاوه	زیاده تر	〃	۲۲	زعفات	زعقات
〃	۱۶	ترنی	ترنِ	۷۱	۱۰	المتشهین	المتشبهین
〃	۲۲	کثر	کثرت	۸۳	۸	علیه	علیه وآله وسلم
۳۱	۱	یغبتر	یفتر	۸۶	۱۶	خزیم	خرایم
۳۲	۲۵	ستق	سبق	۸۸	۱۲	امری	امری الیك
۳۸	۴	بهی	یهی	〃	۱۴	الآدب	الدعوات
۳۹	۲۱	کرو	کر	۹۵	۲۴	مونهه	اپنی مونهه
۴۵	۲۵	سوا	سور	۹۶	۲	هان	هان کها
۴۸	۱۰	انهین	نهین	۱۰۱	۱۲	یتبعها اخری	اتبعها باخری
۴۹	۴	نہ پڑہے	پڑہے	۱۰۶	۲۵	قال حدیث	حدیث
〃	۲۵	زمانے	امانی	۱۱۵	۱۲	واسطے حسن الصوت کے	واسطے نبی کے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۱	۱۷	عزا	غزا
۱۲۹	۲۵	فجر	تطہر
۱۴۰	۱۹	پامال	وہ پامال
۱۴۱	۲	ضحب	صخب
۱۴۵	۱۷	افصل	افضل
۱۴۶	۱۲	انضاریہ	انصاریہ
۱۵۳	۱۰	اگر	آگر
〃	۲۴	اوفی	ابی اوفی
۱۵۸	۱۰	بیاہ دیا	نکاح کیا
〃	۲۳	یخسرون	یخسرون الایطن
۱۶۰	۸	الذی	قال الذی
۱۷۳	۲	جزا	جزی
۱۸۶	۲۵	نجانیگی	نجانین گے
۱۹۶	۱	کرتے	کرتے
۲۰۳	۳	تلزموا	تلمزوا
〃	〃	تنابزوا	تنابزوا
〃	۸	ومراد	اور مراد
۲۰۴	۱۶	عدر	عذر
۲۱۶	۱۱	باب ۱۱۹	باب ۱۹۵
۲۱۸	۵	طیر	طیرہ
۲۱۹	۲۵	جنے	+
۲۳۰	۱۴	باب ۲۳۷	باب ۲۳۶
۲۳۳	۴	ام سلمہ	ام حبیبہ
۲۳۵	۲۱	فلانا	فلانا کذا
۲۳۷	۱۲	فالوذج	فالوذج کو
۲۳۸	۲۲	اذ	اذا
〃	۲۵	کہی یاکرے	کیا کہی یا کیا کرے
۲۳۹	۶	ایہ	ایھا
۲۴۱	۸	گرد	کرد
〃	۲۵	سواہ	وردواہ
۲۴۶	۲۴	وازدۃ	واردۃ
۲۴۷	۲	وقع	دفع

تمت

یہاں سے آخر تک ایک نمبر کی غلطی ہے